فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون

بیناۓ پچھے پاری زان

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

خواجہ معین الدین چشتیؒ

خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ

خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ

خواجہ محمد باقی باللہؒ

شیخ احمد سرہندیؒ



تحقیق، ترتیب تہٕ تالیف

غلام حسن غمگینؔ

پیشِ لفظ

ازقلم: (پروفیسر) محمّد ناصر مرزا
شعبہ صحافت، کشمیر یونیورسٹی

شریکِ زمرۂ لایحزنون کر!
ہماری قسمتیں کھُل جائیں،
نصیب جاگ اُٹھیں
اللہ تبارک وتعالےٰ کی خاص عنایت ہو،
حیاتِ مستعار کامیابی سے عبارت ہو،
روزِ محشر آقا ﷺ کی نظرِ کرم ہو ہم پر،
یہاں بھی، وہاں بھی، خیر ہی خیر ہو،
بیماری، وبا، ان دیکھی بلاؤں،
نظر آنے والی مشکلات سے محفوظ رہیں

تلافیٔ مافات ہو،

گم گشتہ کی بازیافت ہو،

علم وحکمت، ہماری جان ہو،

ایمان واخلاص، ہماری پہچان ہو،

نورِ بصیرت ہماری امتیازی شان ہو،

استقامت علی الحق ہمارا شعار ہو،

دعوت الی اللہ ہمارا مقصد ہو

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد!

یہ دعائیں وادیٔ گل پوش میں عبادت گاہوں سے بلند ہوتی ہیں، تنہائیوں میں لبوں پر آتی ہیں۔

دعائیں کب قبول ہوتی ہیں؟ اس پر یہاں بحث مقصود نہیں،

دعا سے کیا کچھ بدلا جاسکتا ہے؟ اس پر رائے زنی کا ارادہ نہیں،

تاہم جو سوال پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ بتا تیری رضا کیا ہے؟ کے مقامِ بلند تک پہنچنے کے لیے بندے کو کیا کرنا لازمی ہے؟

یقیناً صحبتے با اولیاء ایک ممکن راستہ ہے۔ اہلِ دل کی روح پرور محافل میں، حاضری ایک ذریعہ تھا الجھن سلجھانے کا، گرہیں کھولنے کا، راستے روشن کرنے کا، بند دروازے کھولنے کا، اپنی صلاحیتوں کو آج کی اصطلاح میں اَن لاک کرنے کا، منزل کی نشاندہی کا، شُبانی سے کلیمیؑ تک دو

قدم ہیں، مگر شعیبؑ میسر آتے تب! اب تو حال یہ ہے کہ ہر دو قدم دوریٔ منزل سے عبارت ہے ایسے میں سسکتی بلکتی انسانیت رہنمائی کی متلاشی ہے۔

بات آج کی نہیں سات سو سال پہلے لل عارفہ دست بدعا تھیں وہ روشن ضمیر عارفہ، جو بقولِ شیخ العالمؒ علم وآگہی کے ایک خزانے سے مالا مال تھیں، یمہِ گلے امرت چیو، جو آگہی کے مشروب سے سیر تھیں، وہ دعا کرتی ہیں:

آمہِ پنہٕ صدرس ناوِ چھَس لمان

کتہِ بوزِ دَے میون مےٚ تہِ دِیہ تار

اپنی بے بضاعتی کا احساس، اور انعام یافتگان کا ادراک، کہ جیسے ان انعام یافتگان پر کرم ہوا، الٰہی ایسا ہی کرم ہم پر بھی ہو!

اسی کاروانِ ظفر نشان میں شامل ہونے کے لیے علمدارِ کشمیر شیخ العالم حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ اس استعاراتی پیرائے میں کہتے ہیں:

ناوِ تھچھ دیو حضرتِ نوحسؑ

نتہٕ صدرس باتھ چھنہٕ چأنی

سوار ہو جاؤ اس کشتی میں جس کا ناخدا، خدا سے جدا نہیں ہے۔ فرستادۂ خداوند قدوس کی دعوت حق پر لبیک کہو۔ سفینہ نجات میں آجاؤ پار اترنے والوں میں تم بھی شامل ہو گے۔

تب سے اب تک دریاؤں میں کتنا پانی بہہ چکا ہے، شمس وقمر نے

کتنی گردشیں پوری کی ہیں، چرخِ کہن نے کتنے نظارے دیکھے ہیں۔ حالات کے تازیانے نوعِ انسانی کو پھر خوابِ غفلت سے بیدار کررہے ہیں۔ لازمی ہے کہ ہم اسی دربارِ دُربار کی طرف رجوع کریں جہاں نور کی مشعلیں فروزاں ہیں، جہاں ہدایت ملتی ہے، حکمت عطا ہوتی ہے، خدا شناس اور خود شناسی کی تعلیم دی جاتی ہے، درسِ اَلست کا اعادہ ہوتا ہے، صدق وصفا، عدل وانصاف اورتہذیب وشائستگی کی راہ دکھلائی جاتی ہے، اورمحبّت وموّدت کے جام پلائے جاتے ہیں۔

ہم ایمان کا دعوٰی کرتے ہیں، اعتقاد کا دم بھرتے ہیں، عشق حقیقی کی قسمیں کھاتے ہیں، لیکن تردد وتشکیک کے جالے دور نہیں کرپاتے ہیں، تذبذب اورشش وپنج سے پوری طرح نکل نہیں پاتے ہیں۔ بابِ رحمت کے وا ہونے کے لیے مجسم سوال اور سراپا اشتیاق نہیں بنتے ہیں۔ رحمت کی چھاؤں میں آنے کا خاطرخواہ سامان تیار نہیں کرتے ہیں۔

اس پسِ منظر میں محترم غلام حسن غمگیںؔ کی بہت سے شب وروز کی محنت شاقہ کا ثمرہ، مسودہ کتاب بعنوان 'بینایی چھ پاٗرِ زان' سامنے آیا۔ دل خوش ہوا، یک گونہ مسرت وفرحت ہوئی، لگا کہ جیسے بابِ رحمت خود بخود کھل رہا ہے۔ اورراستہ نظر آرہاہے جس پر چل کر ہم دنیا کی کامیابی اورآخرت کی کامرانی کے حقدار ٹھہرائے جاسکتے ہیں۔

خوشا وہ دور کہ یثرب تھا اُن کا، یاد آیا۔

ایک حدیثِ شریف کے مطابق، ایک بار حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلّم مدینہ طیبہ میں مسجدِ نبویؐ میں نماز فجر سے فارغ ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے موجود صحابہ کی طرف رخِ انور کیا۔ اور ایک صحابی سے دریافت فرمایا: کیف اَصْبَحْتَ ؟ آج کیسی صبح ہوئی ؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے ہمکلام ہونے والے خوش قسمت صحابی نے عرض کیا اَصْبَحْتُ مومِنًا حقًا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم آج تو مجھے سچے مومن کی صبح نصیب ہوئی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا کہ ہر چیز کی ایک صفت، ایک نشانی ہوتی ہے تمہارے مؤمن صادق کی حیثیت سے صبح کرنے کی کیا نشانی ہے! اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اس حال میں صبح کی کہ جیسے جنت کو بچشمِ خود دیکھ رہا ہوں اور جیسے جہنم کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہا ہوں۔

جنّت کے انعام اور دوزخ کے عذاب کو محسوس کر سکیں، یہ مقامِ احسان واقعی اسلام کا حُسن اور دین کی خوبی ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے نتیجے میں بننے والے خدا ترس کردار کا نقطۂ عروج ہے۔ اللہ کا خوف اس کی خشیت، اس کا استحضار، آخرت کا خیال، جنت کی امیدیں، جہنم کے اندیشے، اس خدا رخی زندگی کی علامات ہیں۔ اگر یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ استحضار اللہ فی القلب آجاتا ہے۔ شخصیت میں نکھار آتا ہے، یقین کی دولت ہاتھ آتی ہے، ایمان کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ کیفیت کیسے پیدا ہوتی ہے، بیش بہا سوغات کہاں ملتی ہے؟ جواباً پھر کہا جا سکتا ہے اسی دربارِ عالی صلی اللہ علیہ وسلّم سے، جہاں سے کوئی خالی نہیں جاتا۔

حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم سے براہِ راست فیض یافتہ صحابہ کی بابرکت جماعت ماشاءاللہ یہ جماعت خاص انعام یافتگان کی، جن کو رضی اللہ عنھم ورضوعنہٗ کی توسیفی سند سے خداوند قدوس نے نوازا۔ اوران کے بعد اولیاء کرام کا ایک پُرفیض کارواں ہے جس میں ایسی اولوالعزم ہستیاں، ایسے روشن بلند کردار، ایسی پرشکوہ شخصیات جن کی کوئی مثال نہیں، ایسے افراد دوسری کسی امّت میں نہیں آئے۔ یہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم کی امّت کا اختصاص ہے۔ سیدالاولیاء حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چستی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ جیسی شخصیات اور کہیں نظر نہیں آتیں۔ بلاشبہ ان کی آمد امّتِ وسط پر اللہ کی خاص نوازش ہے۔

اللہ اللہ! یہ مقدس ہستیاں، یہ سعید روحیں، حضرت بہاؤ الدین نقشبندؒ جیسے روشن ستارے جو حق تعالیٰ جل شانہٗ کی ذاتِ پاک سے لو لگاتے ہیں، قربِ الٰہی کی منزلیں طے کرتے ہیں، یادِ الٰہی میں مُستغرق رہتے ہیں۔ حیاتِ مستعار کے لیے دائمی راحت کا سودا نہیں کرتے بلکہ دائمی راحت کے لیے عارضی آسائشوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ انہیں دنیا میں بھی

عزت وعظمت، سر بلندی وسرخروئی عطا فرماتے ہیں۔آخرت میں بھی اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا ہوگی ،منصبِ محبوبیت اور مقامِ ولایت سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔ رنج وغم ،حزن وملال ،خوف وخطر،فکر واندیشہ سے بے نیاز ہوتے ہیں، الا انّ اولیاء اللہ لا خوفٌ علیھم ولاھم یحزنون کے ارشادِ ربّانی میں ان ہی ہستیوں کا ذکرِ خیر ہے۔ذکر سے کیا مراد ہے، دعا کی کیا اہمیت ہے؟ تصوّف کیا ہے نئی نسل کو یہ جاننا اور بتا دینا ضروری ہے۔اگر پوچھا جائے کہ تصوف کی بنیادی شرائط کیا ہیں؟ جواب میں جن چیزوں کا ذکر ہوگا، غالبًا ان میں شامل ہوگا:

۱۔علم ۲۔عمل ۳۔اخلاص ۴۔ادب ۵۔ پاکیزگی اور سب سے بڑھ کر صحبتِ با اولیاء۔

ان لازمی عوامل کی ترتیب میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ان میں سے ہر ایک کی اہمیت سے کوئی نکار نہیں کرسکتا ہے کہ ان کے بغیر تصوّف کا تصور این خیال است ومحال است وجنوں است کے مترادف ہے۔

صحبتِ با اولیاء کو میں اس لیے مقدم سمجھتا ہوں کہ ان کی بابرکت اور پرفیض صحبت میں علم کے دروازے کھلتے ہیں۔ ادب کی تلقین ہوتی ہے۔ پاکیزگی کی مثالیں سامنے آتی ہیں۔

اولیاء کرام رحمھم اللہ کے فیوض وبرکات کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ نقشبندؒ کے مبارک حوالے سے بات کریں تو ان کے تبرکات

وفیوضات میں ان کی گرانقدر تصانیف شامل ہیں۔ان سے عقیدت رکھنے والوں پر لازمی ہے کہ اس قیمتی ورثے سے اپنے آپ کو مالا مال کریں۔

دورِ حاضر میں جب اصل سے دوریاں بڑھ رہی ہیں، علماء واتقیاء، ڈھونڈو انہیں اب چراغِ رُخِ زیبا لے کر، کے مصداق کم یاب ہوتے جارہے ہیں۔اسلاف کے چھوڑے ہوئے قیمتی علمی ورثے کی جانب بے التفاتی بڑھ رہی ہے۔ایسے ان نادیدۂ خزاں گلہائے سرسبد کی مسحور کن خوشبو سے عامتہ المسلمین کے دل ودماغ کو معطر کرنے کا سامان فراہم کرنے کا، غمگیںؔ صاحب نے بیڑا اٹھایا۔اور اس کارِ عظیم کو تائید ایزدی سے بحسن وخوبی انجام دینے میں کامیابی حاصل کی۔

'بینایی چھ پٲرٕ زان' عنوان کے تحت حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ سے منسوب رباعیات کا یہ گلدستہ علم وآگہی کا ایک خزانہ ہے، عرفان وایقان کا ایک سمندر ہے، بارگاہ بے نیاز میں نیاز مندانہ عرضیوں کا ایک سلسلہ ہے۔یہ رباعیات کشمیری اور اردو قالب میں دیکھ کر مجھے لگا کہ میری برسوں پرانی آرزو پوری ہوگئی، یقیناً شاہ نقشبندؒ سے والہانہ عقیدت رکھنے والے لاکھوں عقیدت مندوں کو اس کی تلاش ہے کتاب ھذا کی صورت میں آج ہم سب کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہورہی ہیں۔اب ہم سب حضرت خواجہؒ کے کلام سے براہِ راست جُڑ سکتے ہیں۔

اِنَّ من الشعر الحکمة (بلاشبہ اشعار میں دانایی ہوتی ہے)

اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق اچھی شاعری میں عقل و دانش کی باتیں ہوتی ہیں۔ آج کے دور میں ان مضامین کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ جاں بلب انسانیت، سلگتی روحانیت، مادیت پرستی، تنگ نظری اور اخلاق باختگی نیز بیماری و وبا کے طوفانی تھپیڑوں سے پریشان دنیا کے لیے یہ ایک مژدہ جانفزا ہے۔ جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے، جیسے بیمار کو بفضلہٖ قرار آجائے، جیسے بھٹکے ہوئے کو منزل کا نشان مل جائے یہ علمی سوغات ہر خاص وعام کے لیے یقیناً باعثِ نفع ہے۔

وادی کشمیر کے معاصر اول، شعری، تعلیمی، صحافتی، سماجی، عوامی اور دینی حلقوں میں غلام حسن غمگینؔ صاحب محتاجِ تعارف نہیں ہیں، خوش فکر، خوش ایمان اور خوش نوا نعت گو شاعر و سیرت نگار، غمگینؔ صاحب کی کشمیری زبان میں لکھی ہوئی دعا 'غم زدن دل پھولن خدا بوزِن' جموں وکشمیر کے طول وعرض میں محراب و منبر کی زینت بن گئی ہے۔ یہ نظم عوامی مقبولیت کے درجۂ کمال پر پہنچ گئی ہے، بہت سوں کو یہ دعا اب زبانی یاد ہے۔ اللہ اسے ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلّم میں ڈوبی ہوئی ان کی تحریریں اور ان کا خوبصورت نعتیہ کلام ہمارے دینی علمی شعری و ادبی سرمایے کا ایک اہم حصہ ہے۔ اعلیٰ مذہبی مناسب اور ذمہ دار مقامات پر فائز بزرگ علمی ہستیاں ان کے عرفانی حمدیہ اور نعتیہ کلام کو اپنے دینی دروس اور علمی خطبات میں محبت سے شامل کرتے ہیں۔

دربارِاقدس میں غمگینؔ صاحب کے قلم سے گلہائے عقیدت و نیاز مندی کے کئی مجموعوں بشمول نورانہٖ ،نورِفاران،آبِ رحمت، پرتوِ انور،مشک عنبر،نورِعرفاں،ثنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے کئی کئی ایڈیشن چھپ کرآتے ہیں اورعوام وخواص انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔قابلِ ذکر ہے کہ کشمیری زبان میں پہلی بارمکمل ومفصل سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلّم لکھنے کی سعادت غمگینؔ صاحب کوحاصل ہوئی ہے۔تمام کشمیریوں کیلئے بعثِ افتخار، یہ ایک عظیم الشان علمی کارنامہ ہے۔موصوف ۳۵ سال تک کمالِ استقامت سے اس پروجیکٹ پرکام کرتے رہے ہیں۔کئی جلدوں میں شائع ہونے والی، تقریباً آٹھ ہزارصفحات پرمشتمل ’’سیرتِ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلّم‘‘ کا شائقین بےصبری سے انتظارکررہے ہیں۔

کلامِ غمگینؔ سے روحیں شاد ہوتی ہیں،قلوب کی تسکین کا ساماں فراہم ہوتا ہے۔ایک خاص روحانی کیف حاصل ہوتا ہے ان کے سرمدی نغموں سے ایک سماں بندھ جاتا ہے۔وادیٔ گل پوش میں جب سوز وگداز کی شمعیں روشن ہوں،نوروسرورکی محافل آراستہ ہوں تو ان ہی کے الفاظ میں اکثر دربارِصمدیت میں دعائیں مانگی جاتی ہیں اورحضورِپُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم کے تیئں محبت وعقیدت کا اظہارہوتا ہے۔ایسے میں لگتا ہے کہ زمان و مکان کی دوریاں دور ہوگئیں اورشرکاءِ محفل ان نورانی قافلوں اورعرفانی سلسلوں کا حصہ بن گئے جن میں ہماری دنیوی اوراخروی کامیابی وکامرانی اورسرخروئی کاسامان ہے۔

غمگینؔ صاحب نے اپنے علمی، ادبی، شعری اور دینی جستجو کو مقاصدِ عالیہ سے ہم آہنگ کیا ہے۔ وہ ابتداء سے ہی بفضل تعالیٰ اسی انداز اور انہماک سے سرگرم عمل رہے ہیں۔ موصوف کو حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ صاحب سے والہانہ محبت ولگاؤ ہے۔ جناب نے ان کے فارسی کلام کو کشمیری و اردو زبان میں ترجمہ کرنے کے مستحسن عمل کو پورا کرکے ایک سنگ میل طے کیا ہے۔ اللہ انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان کی علمی و دینی مساعی جمیلہ قبول فرمائے۔

'بیٚنٲیی چھ پٲرِ زان' سے روحانی بیداری کی ضرورت اور واضح ہو جاتی ہے۔ ایک نئی ہوش مندی کی شناسائی ہوتی ہے تصوّف کے مبادیات سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ نیز مختلف سلسلہ ہائے سلوک ومعرفت سے تعارف حاصل ہوتا ہے۔

لازمی ہے کہ ہم اپنی نیستی وپستی کا اقبال کریں، اپنی بے بسی و بے چارگی کا اقرار کریں، اپنی کم علمی و بے عملی کا اعتراف کریں، اپنی کم مائیگی وکم کوشی کا ادراک کریں اور بزرگانِ دین کے فرمودات کی روشنی میں اصلاحِ احوال کی راہ تلاش کریں۔

یہ سطور رقم کرتے وقت مجھے اپنے پیر طریقت اور والد نسبتی پیرزادہ جامعہ مدینۃ العلوم حضرت بل کے با اثر استاد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ یاد آئے۔ ان کی دینی علمی تصانیف وتالیفات کا ایک بڑا سلسلہ ہے جو ہمارے

مقامی دبستانِ معرفت کا ایک روشن باب ہے۔ وہ ہمہ وقت متحرک اور سرگرم عمل تھے اور تادم آخر تحریر و تقریر سے دعوت الی اللہ کے مشن کی آبیاری کرتے رہے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

غمگینؔ صاحب کی تازہ تصنیف و تالیف کو میں اسی سلسلۃ المذہب کی ایک اہم کڑی تصور کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سلفِ صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں اسلام کا جذبِ دروں کر، کی دعا ہمارے حق میں بھی قبول ہو۔

'بینائی چھ پأرٕ زان' پڑھ کر آپ کی فارسی کی حلاوت و شیرینی، اردو کی نفاست و نزاکت اور کشمیری کی ثروت مندی اور اثر آفرینی سے لطف اندوز ہوں گے۔ رباعیاتِ نقشبندیہؒ سے آپ کو پیار ہو جائے گا۔ نیز اسلاف کی باقیات الصالحات سے استفادہ کرنے کی اور تحریک ملے گی۔ فیوضاتِ نقشبندیہؒ کا یہ گلدستہ ہماری روحانی ترقی کا ایک وسیلہ بنے، ہم اس سے مستفید ہوں اور اسے اپنے معمولات کا جُز بنائیں۔ اللہ جل مجدہٗ اسے سب قارئین کے لیے ذریعہ نجات و غفران بنائے۔ اور ہم سب بفضلہٖ تعالیٰ شریکِ زمرۂ لایحزنون ہوں! آمین

دعا گو

(پروفیسر) محمّد ناصر مرزا عفی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اولیائے امت کا طرہ امتیاز یہ رہا ہے کہ وہ تعلیمات مُحمَّدی کو عملی جامہ پہنا کر مخلوق خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ محبت کے داعی ہیں۔ لیکن وہ اپنی محبت کی طرف نہیں بلاتے۔ وہ اپنے پاکیزہ، معطر اور جان بخش محبت کے جام پلاتے ہیں۔ ان کی محفل سے بوئے یار آتی ہے۔ محبت پیدا ہو جائے تو محبوب کی ہر ادا جان سے پیاری ہو جاتی ہے۔ عملِ محبوب کی نقل زندگانی کا کمال قرار پاتی ہے۔ لہذا عاشق ہر وقت محبوب کی اداؤں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ خود جان نہیں سکتا تو دوسروں سے محبوب کی اداؤں کو سننا چاہتا ہے، ان سے پوچھتا ہے تاکہ ان اداؤں کی نقل کر کے اپنی رگوں میں محبت کا تازہ خون اور جوان توانائیاں داخل کر سکے۔

انسانیت کی حقیقی خدمت ان بندگان خدا کی ادائے دلربا ہوتی ہے۔ وہ خود بھوکے رہ کر لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ وہ خود پیاسے ہوتے ہیں اور

ٹھنڈا میٹھا پانی دوسروں کو پیش کر دیتے ہیں۔ وہ قمیض اتار کر ناداروں کو پہنا دیتے ہیں۔ وہ سحر خیزی کے شیدائی ہوتے ہیں۔ امت مُحمّدیہ کی بخشش و رفعت کی دعائیں مانگیں وہ روتے ہیں تا کہ لوگ ہنس سکیں۔ وہ دعوت الی اللہ دیتے ہیں تا کہ لوگوں کی آخرت سنور سکے۔ یعنی ان کے حسن سلوک کا دائرہ صرف ظاہری زندگی تک محدود اور قبر کے کنارے تک مسدود نہیں ہوتا وہ دوسری زندگی کی بھلائیاں اور آخرت کی سرخروئیاں بھی انسانوں کی گود میں ڈالتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رب العالمین نے سیدنا محمّد رسول اللہ ﷺ کو فرمایا: ولا تعدعیناک عنھم - اے محبوب! آپ کی نگاہِ نازان سے ہٹنے نہ پائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے لوگ نگاہ مصطفٰی ﷺ کے پروردہ اور عشق مصطفٰی ﷺ کے زخم خوردہ ہیں۔ ان کی عظمتوں اور رفعتوں کو الفاظ کی تنگ دامانی میں سمویا نہیں جاسکتا۔ کیا مقام ہے ان انسانوں کا جو نگاہِ نبوت سے دیکھتے ہیں، جو محبت رسول ﷺ کے قدموں سے چلتے ہیں۔ شوق محبوب ﷺ کی وجہ سے جن کے دل دھڑکتے ہیں۔ رات بھر جوان کی جدائی میں تڑپتے اور بلکتے ہیں۔ جن کی ہر ادا جمال مصطفٰی ﷺ کی نمود ہوتی ہے جن کے انفاس قدسیہ سے غنچہ دل کی کشود ہوتی ہے۔ بھلا ایسے انسان عام انسان ہوتے ہیں؟ جی نہیں۔ میر تقی میر نے کیا خوب کہا:

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

میر تقی میر نے برسوں کہا، کیا ہی بہتر ہو کہ معزز قارئین اس سے

صدیوں کے لفظ سے تبدیل فرما کر پڑھ لیں۔

یہ ایک ہمالیائی سچائی ہے کہ ان بزرگوں کے اقوال واحوال نے ملت کی مردہ رگوں میں ہمیشہ زندگی کی نئی روح پھونکی ہے، اور آج بھی اگر ذوق دلی اور اخلاصِ نیت کے ساتھ اُن کی زندگیوں یا اُن کی تحریروں کا مطالعہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ حوصلوں میں بلندی، عزائم میں پختگی، دلوں میں جولانی، ایمان میں توانائی اور قوتِ عمل میں غرق آسا سرعت اور چمک دمک پیدا نہ ہو جائے۔

چوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کے بعد انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ تو بند کر دیا گیا، مگر آپ ﷺ کی رحمت کے تصدق سے آپ کی اُمّت پر یہ خصوصی انعام فرمایا گیا کہ اللہ تعالی نے ہر دور میں سے اپنے محبوبین ومقربین سے نوازا۔ یہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی وقوعِ قیامت تک اپنی روحانی حرکات سے اہل عالم کو متمتع و فیض یاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوت سے دلوں کی مردہ زمینوں کو سیراب وشاداب کرتے رہیں گے۔

غمگین صاحب نے بھی اس کتاب میں جا بجا انھیں قدسی صفات شخصیتوں کے تذکروں کا ساز چھیڑا ہے تاکہ ان کی بات سن کر کچھ ہماری بات بن جائے۔ اُن کا حال جان کر کچھ ہمارا حال سنور جائے۔ ان کی بیداریاں دیکھ کر کچھ ہماری غفلت دور ہو۔ اُن کی گریہ وزاری دیکھ کر کچھ ہمیں رونے کا طریقہ آجائے۔ محبوب کے لئے اُن کی بے قراریاں دیکھ کر

کچھ ہمیں تڑپنے کا سلیقہ آ جائے۔ اُن کی بے نفسیاں دیکھ کر کچھ ہم قیدِ نفس سے چھٹکارا پائیں اور اُن کی مستیاں اور مشاہدے دیکھ کر کچھ ہم بھی لذتِ دید کے طالب و آرزو مند بنیں۔

قلمکاروں کی کمی نہیں ہے۔ مگر با مقصد قلمکاروں کا تو قحط پڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں غمگین صاحب کی شکل میں ایک بہترین قلمکار مل گیا ہے جس نے مشائخ عالی پر قیمتی لٹریچر فراہم کر دیا ہے۔ غمگین صاحب کو پوری وادی کشمیر میں ایک نعت گو شاعر کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ آپ کا نعتیہ کلام یہاں کی خانقاہوں، مسجدوں اور درگاہوں میں اکثر پڑھا جاتا ہے۔ اتنی شہرت کسی بھی زندہ نعت گو شاعر کے نصیب میں بہت کم آیا ہے۔ غمگین صاحب خود اپنا کلام سیرت کی مختلف مجلسوں میں ترنم کے ساتھ لوگوں کو سناتے ہیں اور لوگ بھی آپ کے کلام اور آواز کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوگا کہ وہ ایک بہترین سیرت نگار بھی ہے۔ غمگین صاحب نے کشمیری زبان میں سیرت النبی ﷺ پر بھی ایک کتاب لکھی، جو بلا مبالغہ سیرت پر کشمیری زبان میں ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔

غلام حسن غمگین صاحب ان اصحاب قلم میں شامل ہیں جو اولیاء کرام پر لکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔ یوں تو آپ نے کافی تحریری کام کیا ہے مگر آپ کی یہ تصنیف 'بینائی چھ پاری زان' خاصیے کی شے ہے۔ اس تصنیف میں اگرچہ غمگین صاحب نے حضرت خواجہ بہاو الدین نقشبندؒ کی

رباعیات کا ترجمہ کشمیری زبان میں پیش کیا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ آپ نے نقشبندی سلسلہ سے وابستہ چند بزرگوں کے علاوہ دوسرے سلسلوں سے وابستہ مشہور بزرگوں کا سوانح خاکہ بھی پیش کیا ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے باقی صوفیہ کی طرح مافی الضمیر کو شاعری کی زبان عطا فرمائی۔ آپؒ نے رباعیات کو انتخاب فرمایا اور اپنے افکار کو رباعیات کی تنگنایوں میں کمال مہارت سے سمو دیا۔ ان کے انداز بیان کو سمجھنے کے بعد علامہ اقبال کا ایک مصرعہ بیساختہ زبان پر آجاتا ہے، کہ:

کہہ گئے ہیں شاعری جزویست از پیغمبری

خواجہ نقشبندؒ کی شاعری پیغمبری کا ایک جزو معلوم ہوتی ہے۔ یعنی افکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے الفاظ میں سمو کر جب انسانیت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، تو یہ شاعری وقتی و ماحولیاتی نہیں رہتی بلکہ ابدی اور پیغمبرانہ انداز کی علمبردار بن جاتی ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ حقیقی شاعری وہی ہوتی ہے جس میں حقیقی محبت کے چھلکتے پیالے ملتے ہیں۔ چونکہ حقیقی محبت صوفیہ کے دلوں سے ملتی ہے لہذا حقیقی شاعری بھی صرف صوفیہ کے ہاں پلتی، پھلتی اور پھولتی ہے۔ روح کی دنیا بڑی وسیع وعریض اور بے حد گیرائی اور گہرائی والی ہوتی ہے۔ زندگی کی گہرائیوں تک ان روحانی لوگوں کی ہی نگاہیں پڑتی ہیں۔ لہذا یہ روحوں کے نمائندے اور دلوں کے ترجمان ہوتے ہیں۔ ان کا کلام حسن تخیل سے عبارت نہیں ہوتا بلکہ ان کے خیالات ونظریات کی جن وسعتوں کو

ہم حسن تخیل سمجھتے ہیں وہ حقیقت ہوتے ہیں۔ جوں جوں ہماری روحیں بالیدگی پاتی ہیں توں توں ان کے خیالات حقیقت کا جامہ پہن کر ہمارے سامنے آتے جاتے ہیں۔ نقشبندی صوفی مجاز کا رخ بہت جلد حقیقت کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ عشق مجازی جو مختصر سے دور کا نمائندہ ہوتا ہے ان کی نگاہوں کی لمعانیوں سے حیات جاودان پاکر حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے۔ خارزار وادیوں سے نکال کر یہ حضرات ہمیں حقیقت کے سدا بہار گلشنوں میں لے جاتے ہیں۔ جہاں توحید کے پھول کھلتے ہے اور رسالت ﷺ کے گل مہکتے ہیں۔ جہاں نور قرآن کی روشنی دمکتی ہے اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار چمکتے ہیں۔ فنا کے راز کھلتے ہیں اور بقا کی کلیاں کھلتی ہے۔
حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے رباعیات کو بھی تبلیغ واشاعت کا ذریعہ بنایا اور لاکھوں دلوں کی کایا پلٹ دی۔ آپ کی رباعیات میں ایسی تاثیر بھری ہوئی ہے کہ پڑھنے والا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اکثر رباعیات ایسی ہیں کہ اولیائے کرام نے انہیں بطور وظیفہ ہرز جان بنایا ہے۔ کشمیری عوام کے ساتھ ساتھ یہاں کے علماء ومشائخ نے ہر دور میں ان رباعیات کو زبانی حفظ کر کے ایک طرف ان رباعیات کا تحفظ کیا تو دوسری جانب سے اپنی روحانی پیاس بھی بُجھاتے رہے۔ اگرچہ رباعیات خواجہ نقشبند کا ترجمہ اردو زبان میں وقفے وقفے سے ہوتا رہا ہے، مگر کشمیری زبان میں ان کا ترجمہ میری معلومات کے مطابق ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اردو زبان میں جن کشمیری نژاد اہل قلم نے ان رباعیات کو اردو کا جامہ پہنایا، ان میں پروفیسر

شمس الدین احمد، غلام احمد کاملی اور قاری سیف الدین کا نام شامل ہے۔ ایک ترجمہ انگریزی زبان میں بھی دستیاب ہے جس کا سہرا پروفیسر الطاف حسین ٹاک کے سر ہے۔ غمگین صاحب نے کشمیری زبان میں ان رباعیات کو ترجمہ کر کے اس خلا کو پورا کیا جو کسی غیر مادری زبان کو سمجھنے میں اکثر ہوتا ہے۔ ترجمے کا کام انگوٹھی میں نگینہ جڑنے کے برابر ہوتا ہے، اور یہ کام ہر کس و ناکس نہیں کرسکتا۔ غمگین صاحب کا کشمیری ترجمہ پڑھنے کے بعد احساس ہی نہیں ہوتا ہے کہ ہم ترجمہ پڑھتے ہیں بلکہ وہی مٹھاس اور چاشنی محسوس کرتے ہے جو اصل کلام میں موجود ہے۔ اس بات کا اندازہ قارئین یہ ترجمہ پڑھنے کے بعد ہی کرسکتے ہیں۔ اسلاف کے کارناموں کو دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے کا کام قرونِ اول سے ہی جاری و ساری ہے۔ تاریخ اسلام کے ہر دور میں صحابہ کرام سے لے کر آج تک اللہ والوں کا ذکر کرنا، ان کے حالات و واقعات، احوال و کیفیات، ریاضت و مجاہدات، مشاہدہ و کمالات اور اقوال و فرمودات کا بیان کرنا اور سننا ہر صاحبِ ایمان و محبت کا محبوب عمل رہا ہے۔ ائمہ محدثین، علمائے کاملین اور اولیاء و عارفین سب اپنے اپنے ذوق کے مطابق ان تذکروں کو لکھتے، پڑھتے اور سنتے سناتے رہے ہیں، اور ہر دور میں ان تذکروں پر کتابیں تصنیف کی جاتی رہی ہیں۔ حتّٰی کہ خیر القرون کے زمانے ہی میں ان پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ اہل علم پر مخفی نہ ہوگا کہ دوسری صدی ہجری میں جب حدیث کی جمع و تدوین کا کام ہو رہا تھا، تو ٹھیک اسی دور میں اکابر اہل علم و عمل

ان تذکروں کی جمع وتدوین میں بھی مصروف تھے۔امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام وکیع بن الجراحؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جیسی نابغہ روزگار ہستیوں کی اس موضوع پر بڑی ضخیم کتابیں علمی وفکری اور اخلاقی وروحانی تربیت کا بہترین سامان فراہم کررہی ہیں۔بس اسی فرض کی ادائیگی کے احساس نے غمگین صاحب کے سمندرِ شوق کو اس کتاب کو لکھنے کے لئے مہمیز کیا تاکہ قوم وملت خصوصاً نوجوانوں کی خدمت میں اربابِ زہد وورع اور عابدانِ شب زندہ دار کے دل نواز پہلوؤں اور دل گوشوں کو پیش کرکے اُن وارفتگانِ حسن غیر کو یہ کہہ کر جنجھوڑا جاسکے کہ:

اے تماشا گاہِ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا می روی

دعا گو
ڈاکٹر محمّد تنویر حیات
شوپیاں کشمیر

پننٟ کتھ

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمؤمنین

الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہاے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

ٲمِہ حقیقتہٕ نِش چھِ ٲسی سٲری واقف زِ حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ خیرالوریٰ، بدرالدّجیٰ، نورالھدیٰ، رحمت نما، امام المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، انیس الغریبین تہٕ خاتم النّبین، یَمن چھُ حضرت اللہ پننٕ مَلکھ ہیٚتھ درودِ سوزان۔ پیٚتی شوبن تیٚتی درودٕ ٲسِن یَمن پیٚٹھ تہٕ یہندیٚن آل واولادن پیٚٹھ۔ قرآن پاک چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندیو تعریفو

سٟتۍ بٔرِتھ۔ یِم چھ تمام کأینا تن ہندِ باپتھ رحمت تہٕ سلامتی ہیٚتھ آمتۍ۔ صحابہ کبّار رضی اللہ عنہم اجمعین چھُ صدمرحبا زِ تِمو کوٚر دیدار حضرت رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلّم تہٕ تابعینن چھُ مبارک زِ تِمو کوٚر صحابۂ کبّارن ہنٛد دیدار۔ تہٕ یہِ رحمتُک سلسلہٕ چھُ ازتانۍ جأری تہٕ برونٛٹھ کُن تہِ روزِ جأری، انشا اللہ۔ اَمی رحمتچہ پڑٕیوٕ پیٚیہِ تابعینن، اولیاے عظامن تہٕ بزرگانِ دینن پیٚٹھ تہٕ رحمتً للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛد اتباع، تہندی اعمال تہٕ اقوال مدِ نظر تھٲوِتھ گزٲرِکھ زندگی۔ اللہ تعالیٰ سٟنٛز بندگی کٔرِکھ تہٕ روٗبن کٔری یِہندی دل روشن۔ عٔلم کوٚر رنٛگھ عطا، روحانیتہٕ کیٚو سِروٕسٟتۍ کٔرِن مالامال، تھزر تہٕ بزرگی کٔرنکھ عطا۔ یِم بنے یہِ خدایہِ سٟندین بندن ہِندی رہنما تہٕ رہبر۔ یِہنٛد مرتبہٕ چھُ تھوٚدیمن چُھ تتھ نورٕ آگرس سٟتۍ تعلق یُس ذاتہِ پاکن حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندی ذٔسی جأری کوٚر۔

اولیاء اللہ ہِن ہنٛز بزرگی تہٕ تھزر چھُ قرآن پاکس منٛز بیان کرنہٕ آمُت۔ بےشک آسہِ نہٕ خدایہِ سٟندیٚن وٕلین قیامتس کیٚتھ کانٛہہ خوف۔ یہِ اوِکنہٕ زِ یِم چھ خدایس کھوژان یِم چھِ عقل، فہم تہٕ ادراک کامہِ لأگِتھ خدایہِ سٟنٛد منشہِ سمجان۔ یِم چھنہٕ دُنیاہ تہٕ اتھ منٛز موجود دولت مند تہٕ تھدیٚن لُکن مانان بٔلکہ چھِ یِم خالقِ حقیقی یس مانان، تسٟنٛد تھزر تہٕ بزرگی تسلیم کران تہٕ ہر صورتس منٛز تسٟی برونٛٹھ کنہِ سرخم کران تہٕ تسٟی منگان، تہٕ یہِ کینٛہ سُہ عطا کریٚکھ تتھی پیٚٹھ گُزارٕ کران۔ یہِ اللہ دِیکھ تتھ پیٚٹھ شُکر کران، کم میلیٚکھ قناعت کران جاذٕ

میلیٖکھ تہٕ حمد پران، یہِ کیٛژھا ہُرے مانہٕ آسیٚکھ سُہ بے کسن، عاجزن تہٕ مسکیٖنن منٛز تقسیم کران۔ یِمن چھنہٕ اسبابن کُن، بلکہ مُسب الاسبابس کُن توجہ آسان۔ یعنی یِم چھِ پرٛیتھ معاملس منٛز خدایس پیٹھ توکل کران۔ تہٕ یِمے صفات چھِ اولیائے عظامن تہٕ بزرگن تھزر تہٕ عظمت عطا کران۔

بہرحال یہِ کتھ موختصر کرِتھ چھُم عرض کرُن زِ یِمن اولیا اللہٕ ہن ہنٛز مبارک ذکر یتھ کتابہِ منٛز کرنہٕ آمٕژ چھےٚ تِم سأری چھِ سیٹھاہ عظیم۔ پننہِ زندگی دوران یِم کارنامہٕ یِمو انجام دِتی تِم چھِ بے مثال تہٕ یِم سلسلہٕ یِہنٛدِ دٔسی جأری سپدی تِم چھِ وتہٕ ہاوکر تہٕ رہنما یِنتھ انسانن خدایہِ سنٛزِ وتہِ پیٹھ گامزن کران یتھ صراط المستقیم وننہٕ چھُ آمُت۔ یِمن سلسلن ہندیٚن اسباقن منٛز چھےٚ ذکرِ خاص اہمیت دِنہٕ آمٕژ۔ تہٕ خدایہِ سنٛدِس تخلیقس پیٹھ فِکر کرٕنی لازم قرار دِنہٕ آمٕژ۔ یتھی حضرات چھِ دراصل ازلے مقبوٗل آسان، یِمن چھُ گوڈٕ پیٹھے اللہ توفیق عطا کران زِ یِم چھِ خدایہِ سُنٛد قرب حاصل کرنہٕ باپتھ زبردس محنت کران۔ یِم چھِ نفس ماران، تتھ مدٕ والان، تہٕ پانس تابع بناوان۔ یہِ سُہ منگیٚکھ تہِ چھُس نہٕ دِوان، یِنہٕ سُہ منگیٚکھ تی تس دِوان۔ تہٕ کیازِ یِمن چھُ پتاہ زِ نفس چھُ ژیرِ یوٗ اگ یُس نہٕ دَگ دِتھ زانٛہہ پھولہِ۔ یِم چھنہٕ نفسس پانس پیٹھ غالب دِوان یِنہٕ۔ یِہوے چھُ یِہنٛد کمال آسان یُمہِ ستی یِم پُرجلال چھِ بنان۔ تہٕ یِم چھِ کرامتہٕ وألی بنان، تہٕ یِم کرأمژ یِم ہاوان چھِ تِمن پتہٕ کنہِ چھُ خدأیی طاقت آسان۔ یہِ کتھ چھےٚ اسہِ حضرت شیخ عبدالقادر

جيلاني، حضرت معين الدّين چستي، حضرت شهاب الدّين سهروردي، حضرت بهاؤ الدّين نقشبند تہِ حضرت باقي باللہ رحمتہ اللہ عليهم اجمعين هنڙ سيرتِ مبارکہِ نِش ننان ۔ چونکہ يتھ کتابہِ منڙ ڇهڻ يمنِ حضراتن هنڙ ذِکرِ مبارک اوِ کنِ ڱرمےؔ صرف يهنڊِ اسماء مبارک بيان ۔ باقي اوليا هن هينڊ طرِيقہ تہِ اوس يِي خدازائن تہِ پهچانن تہِ پتہِ تسنڙ قُربت حاۡصل کرِنی تہِ اتھ سلسلس منڙ کاميأبي حاۡصل کرنہِ باپتھ حضورِکريم صلي اللہ عليہ وسلّم وسيلہِ بناوِني ۔ يمن ءستي سيٹھاہ جاۡدِ محبت کرُن تہِ يهنڙِ رهنمأيي منڙ کاميأبي تہِ کامرأني حاۡصل کرِني ۔

حقيقت ڇهڻ يہِ زِمےؔ اوس نہِ يہِ ارادِ زِبوليکهِ ترِ ڈھ کانهہ کتاب يتھ منڙ مختلف سلسلن تہِ يمن سلسلن هينڊ آغاز کرن والّين حضراتن هينڊ ذکر آسہِ ئلي کہ اوس مےؔ سيٹھاہ شوق زِحضرتِ بهاؤ الدّين نقشبند رحمتہ اللہ عليہ هن هنڙِ رباعي گرٹھِ ميانہِ ڈسي ترجمہِ يِنہِ کرنہِ (منظوُم تہِ نثر)۔ يمو منڙ اوسُس بوا کثر مجلسن منڙ يم رباعي فارسي زبأني منڙ بوزان تہِ يم بوَ زِتھ سيٹھاہ متأثر سپدان، اَمي کنِ لاجِہِ مےؔ يم رباعي ترجمہِ کرنہِ، يقين زأنو زِمےؔ اوس باسان زِيہِ کأم ڇهڻ وارياہ مشکل، مگر اللہ تعالیٰ سُنڊ کرم زِاتھ وتہِ منڙ تمام ٹھرٔي گٔيہ دوٚ رتہِ اللہ تعالیٰ سنڊِ يرِٹھنہِ سپز يہِ کأم مکملٕ الحمدللہ هتھ کھوتہِ زيادِ رباعي سپزِ ترجمہِ ۔ چونکہ يم رباۡعي ڇهڻ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ عليہ هن هينڊ کلام امہِ کنِ زون مےؔ بهتر زِسيرت مبارک تہِ گرٹھِ کتابہِ منڙ موجود آسني تا کہ پرن وألس گرٹھِ آساني يمن رُباعياتن هينڊ معنہِ تہِ مفهوم سمجنس ۔ امہِ پتہِ آومےؔ ذِيهنس منڙ

یہنٛدِس سلسلس متعلق تہٕ گژھِ کتھ ہیٚنٛز کرنہٕ تہٕ ہتی باقی سلسلن ہنٛز تہٕ، تِمن بُزرگن ہنٛز تہٕ یہنٛدِ ذٔسی یِم سلسلہٕ جٲری سپدی۔ اللہ تعالیٰ ہن کر مہربٲنی زِ کتابہٕ تہٕ سپز میسر تہٕ غٲبی مدتھ تہٕ، تہٕ یہِ کٲم وأژ نہایت خوش اسلوبی سان اند۔

مےٚ چھنہٕ یہِ نیّت زِ کانٛہہ صاحبِ علم کرِ مےٚ یہِ کٲم کرنس پیٹھ شابش ٲسی کہ یہِ زِ یہِ کٲم سپدِ اللہ تعالیٰ سٕنٛدِس دربارس منٛز قبول تہٕ بس۔ یِم حضرات یہِ کتاب پرن تِمن واتہِ امیک فٲیدٕ تہٕ امہِ ہتی بنہِ مےٚ گوہن مغفرت، تہٕ یہِ بنہِ میانہِ باپتھ توشۂ آخرت تہٕ تِمن حضراتن ہنٛدِ باپتھ تہٕ یِمو مےٚ قلمے، سوخنے تہٕ درہمے اتھ بارس منٛز مدتھ تہِ کوٚر تہٕ حوصلہٕ افزٲیی تہِ۔

رباعیات نقشبند رحمتہ اللہ علیہ جمع کرنس منٛز یوس کٲم جناب محمّد صادق قصوری صٲبن کرمٕژ چھےٚ سو چھےٚ قابلِ تحسین تہٕ قابلِ داد۔ ''رباعیات نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ناوٕ چ یہنٛز ترتیب دِژمٕژ کتاب گٔژ مےٚ واریاہ بکار۔ یِمو چھےٚ خواجہ صٲبنہِ رباعیات سیٹھاہ محنت کرِتھ أکِس جایہِ سوٚمبرٲوِتھ سیٹھاہ احسن کٲم انجام دِژمٕژ۔ تھ پیٹھ یِمن مرحبا تہٕ مبارک شوٗبہِ۔ یہِ مبارک کٲم کتھہ کٔنٛز کر یِمو، بوزِو یہنٛزی زیٖو۔

''رباعیاتِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ وُچھنہٕ مےٚ طالب علمی ہنٛدِ زمانہٕ پیٹھ یکجا تہٕ ٲسی کہ کانٛہہ کُنہِ کتابہِ منٛز تہٕ کانٛہہ کنہِ بیٖیہ کتابہِ منٛز تہٕ کانٛہہ کُنہِ رسالس منٛز۔ یِمن دوہن بوٗ ''مکاتیب امیر ملّت'' ترتیب دِوان اوٗسس مےٚ گوٚو امیرِ ملّت محدث علی پوری قدس سرہٗ سُنٛد اکھ مکتوب نظرِ یُس تِمو حضرت

حافظ علی رہتکیؒ (وفات: ۱۹۷۰عیسوی)ہِنٛدِ ناوِ ۱۶/اگست ۱۹۰۴عیسوی منٛز تحریر کوٚر رُمت اوس، اتھ منٛز چھُ اکھ جملہٕ موجود ''رباعیات حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھُ توٚہ کُن روانہٕ اتھ سۭ زِ ورسید۔ (رباعیات حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ارسال خدمت ہیں۔رسید سے مطلع فرمائیں) امہِ تلہٕ چھُ ننان زِ رباعیات چھےٚ کتٲبی شکلہِ منٛز ۱۹۰۴ عیسوی منٛز جمع کرنہٕ آمژٕ مگر افسوس یہِ نُسخہٕ آونہٕ کوشش کرنہٕ باوجودتہٕ بدست۔ اتھ دوران آوےٚ اکھ ژھیوٚ نمُت نسخہ اتھِ یُس حضرت امیرِ ملّت قدس سرہٗ ہنٛز سرپرستی منٛز تیار اوس کرنہٕ آمُت۔ ترجمہ تہٕ شرح اوسُس محمّد اکرم ایڈوکیٹ (وفات:۱۹۵۹ عیسوی) صٲبن کوٚر رُمت۔ مگر اتھ کُن وُچھن تہٕ اوس نہٕ ٹھیک لگان۔ بہر حال مےٚ دِژٕ ۱۳۷ رباعیات ترتیب، ترجمہٕ تہٕ کوٚر رمکھ تہٕ شرح تہٕ یتھٕ کٕنٛی مےٚ توٚگ۔ مےٚ کوٚر حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہٕ ہن ہِنٛد متفرق کلامہٕ تہٕ جمع۔ کتاب گیہِ تیار مگر یہِ کتھ چھےٚ پٔز زِ مےٚ ہیوٚک نہٕ حق ادا کٔرِتھ۔

اگر اتھ کتابہِ منٛز کانٛہہ خوبی چھےٚ یہِ چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد کرم تہٕ اگر اتھ منٛز کانٛہہ کمی چھےٚ تیٚچ ذمہٕ دٲری چھےٚ مےٚ پیٚٹھ۔''

پیٚژ بڈٕ کٲم کرِتھ وُچھو یِہنٛز ندامت تہٕ انکسٲری۔ یی چھُ بڈٮ۪ن بزرگن ہِنٛد کمال آسان۔ زِیمن چھنہٕ ہم ہستی آسان۔

''زمینس پیٹھ چھُ بوٚڈ سرمایہ انسان
لقب اشرف أمس تھدِ یا یہ انسان

اگر زأنتھ ونان گرٛھ ہچھ دانی
ہمہ دانی چھُ کورمُت ضایع انسان''

(مولف)

یہنٛد یہِ جذبہٕ رۄ دمےٚ نظرن تل تہٕ اتھ قدر کٔرِتھ پۆکُس بو برونٛٹھ۔ ناہنجار تہٕ گونہگار آٔسِتھ تُل مےٚ امہِ پاکیزٕ کامہِ ہینٛد دس۔

''بینائی چھےٚ پأری زان'' ناوچ یہِ کتاب ترتیب دِوان روزٕ مےٚ واریاہ کتابہٕ زیرِ نظر۔ یمن منٛز ''رباعیات نقشبند رحمتہ اللہ علیہ از محمّد صادق قصوری، رسالہ علم تصوّف از صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی (آستانہ عالیہ فیض آباد شریف) ''روحِ تصوّف (فرید بُک سٹال اردو بازار لاہور) مصنف سید خورشید گیلانی، ''تصوّف کی حقیقت از پرویزی (طلوع اسلام ٹرسٹ گلبرگہ لاہور) ''تصوّف کا انسایکلو پیڈیا'' از امام قاسم عبدالکریم ھوازن، مترجم محمّد عبدالنصیر بن عبدالبصیر العلوی۔ ''تصوّف اور صوفیا کی تاریخ'' از ڈاکٹر محمّد حفیظ الرّحمٰن تہٕ باقی کتابہٕ شأمل چھےٚ۔ یمنٕ کتابن ہینٛد ہرتر تُلِتھ آیہِ میأنۍ یہِ کتاب ''بینائی چھےٚ پأری زان'' بارس۔ محنت پیٚیہِ واریاہ کرٕنی۔ اللہ تعالیٰن دِژ ہیٚمتھ، تسنٛد کوتاہ شُکر شۄبہِ کرُن، مےٚ چھنہٕ امہِ باپتھ لفظےٕ بدست۔ اتھ بارس منٛز تحقیق کرٕنی اوس نہٕ سہَل مگر مےٚ کٔر راتھ دوہ محنت، الحمدللہ اتھ بارس منٛز مشکلن بنیو وآسان تہٕ ماجہِ زیٚو استعمال کٔرِتھ، یعنی کأشُر پأٹھۍ یہِ کتاب ترتیب دِتھ گوٚ ومےٚ دلشاد، دل تہٕ جگر شیٚہلیو و۔ یہِ کتاب پٔرِتھ شیٚہلن تُہنٛدی دل

تہٕ انشااللہ۔یہِ چھَم وومید۔رباعین گرمےٚ اردوپأٹھۍ تہٕ تشریح امہِ ستۍ ہیٚکن تم
پرن وٲلۍ تہٕ یمن ہیٚنٛد فاید تُلتھ یمن نہٕ پننٕز زبان کاشرِ پرٕنۍ تگان چھےٚ۔
مشورٕ کرُن چھُ سنّت۔حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ٲسۍ پیغمبرٲسِتھ
تہٕ کانٛہہ کٲم شروع کرنہٕ برونٛٹھ مشورٕ کران۔مےٚ تھوٚو امیٚک سیٹھاہ خیال۔
مختلف علمی تہٕ ادبی شخصیاتن ستۍ روٗ دُس رٲبطس منٛز۔
پروفیسر ناصر صٲب،سینیر فیکلٹی ممبر ماس کمیونکیشن ڈیپارٹمنٹ کشمیر
یونیورسٹی روٗ دی مےٚ ستۍ ستۍ رہنمٲیی تہِ کرٕکھ تہٕ موٗللی مشورٕ تہِ دِتکھ۔کتابہِ
لیوٚ کھکھ پیشِ لفظ تہِ۔یم چھ سیٹھاہ مصروف آسان مگر تمہِ پتہٕ روٗ دی مےٚ پنٕن
قیمتی وکھ فراہم تھوان۔چونکہ یتھ دورس منٛز چھِ یتھۍ حضرات کمےٚ نظرِ گژھان،بہٕ
چھُس یہنٛد سیٹھاہ سیٹھاہ شکر گزار۔اللہ تعالیٰ کرٕنکھ ازلہٕ یاوری تہٕ عزتس کری
نکھ ہُریر۔یمو لیوٚکھ یتھ کتابہِ ''پیش لفظ'' اردوزبٲنی منٛز امیٚک فائدٕ تہٕ تُلو توٚہۍ۔
انشاءاللہ۔
محترم ڈاکٹر تنویر حیات چھِ نوجوان عالم،یم چھِ شُپینہٕ روزان یمن
چھُ میون کم مایہ تہٕ کم علم آسُن نظرِ تل مگر تمہِ پتہٕ تہٕ چھِ یم مےٚ ستۍ محبت کران
تہٕ مےٚ عزّت کران،یمو لیوٚکھ مدلل مضمون (تقریظ) یُس یٔمہِ کتابہِ ہنٛز
زینت بنٕتھ چھُ،یہنٛد شکریہ۔اللہ ہرٕ رٲ ونکھ عزّت تہٕ آبرو۔
چونکہ مےٚ چھُنہٕ فارسی زبٲنی پیٛٹھ تیوٗت دسرس،کُنہِ کُنہِ اوس نہٕ مےٚ
کُنہٕ رباعی منٛز کانٛہہ لفظ سمجھ یوان بہٕ اوسُس فوری طورٲ کِس نہایت رٕتِس تہٕ

نیک عٲلِم جناب مفتی شفیق صاٰبس ہِتہٕ اتھ سلسلس منٛز فونس پیٹھ رابطہٕ کران، یمن دیُت مےٚ اتھ بارس منٛز گرٕ گرِتکلیف تہٕ یمو وۄن نہ کُنہِ تہِ وزِ ''لا''، یُس سنّتِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھُ۔ رباعیاتن ہِنٛد فارسی متن وُچھکھ تتھ کٔرِکھ تصحیح۔ وڑھ وانجہِ یہنٛد تہِ شکریہ۔

(مفتی شفیق صاٰب چھ اکیڈمی منٛز عربی شعبکی سربراہ)

پنہٕ نِس فرزندِ نسبتی جناب محمّد شفقت بیگ صاٰبن سیٹھاہ شکریہ زِ تِمن یوس تہِ کتاب تصوّفس پیٹھ تیج سوتھۄ کھ مےٚ میسر۔ یہنٛدی والد صاٰب محترم غلام رسول بیگ صاٰب سپدی کمیٚ کال بروٚنہہ رحمتِ حق تِمن کرِنی اللہ مغفرت۔ پنہٕ نِس فرزند یُونس صابن تہِ وڑھ وانجہِ شُکریہ، یموٕ یمہِ کتابہِ ہِنٛد ٹائیٹل تیار کوٚر۔ بوڑ فرزند بلال صاٰب تہِ چھ مےٚ یڑھ کامہِ کرنس منٛز مدتھ دوان۔ اللہ تعالیٰ کرنس ازلہٕ یاوری۔ مفتی محمّد الطاف (استاذ دارالعلوم حسینیہ کٹلری) صاٰبن کٔری کینٛژہ ھاربا عین تصحیح تہُند شکریہ۔

خضرمحمّد صاٰب تہٕ یہنٛدی فرزند جناب جنید صاٰب یمو یمہِ کتابہِ ہِنٛد متن کمپیوٹرایز کوٚر تہٕ اتھ سلسلس منٛز محنت کٔر سو چھےٚ قابلِ مبارک باد۔ اللہ کٔرِنی یہنٛدی دل شاد تہٕ بیٚیہِ کٔری نکھ آباد۔

محترم محمّد امین بابا، یایِل وانہ بل چھِ مےٚ قریبی دوس، یمن سپُد اپریل ۲۰۲۱ عیسوی فرزندِ ارجمند زاہد امین شہید اللہ کٔرنس درجات بلند۔ یہِ کتاب کٔرمےٚ أمسے شہیدسٕنٛدِ ناوِ بصد خلوص، یہنٛد باپتھ چھُ دعائے مغفرت کرنٛچ گزارِش۔

امین صاًبن کوٚ رمےٚ یہِ کتاب توٚہہِ تانٛ واتہٕ ناوٗنس منٛز مدتھ۔ اللہ کرِنٛ یمن اجرِعظیم عطاتہٕ ستی صبرِ جمیل تہِ۔

''بیناًیی چھےٚ پاًری زان'' ناوِ چ یہِ کتاب پران تہٕ پرِٛتھ کرِی زیٚومےٚ تہٕ میانٛین اسلافن ہنٛدِ باپتھ دُعا۔

اللہ تعالیٰ کرِی نو توٚہہِ عزّت عطا، تہنٛدٚین اسلافن تہٕ سارنےٚ مسلمانن کرِنٛ مغفرت تہٕ درجات کرِی نگھ بلند۔

یمہ بروٚنٛٹھ یم کتابہٕ یمن منٛز حمد تہٕ نعت شریف چھ، تمن ہنٛز ذکر چھےٚ محترم ناصر مرزا صاًبن کرمٕژ۔

سیرتِ مبارکُک کتاًبی سلسلہ ''نبیؐ رحمت'' صلی اللہ علیہ وسلّم چھُ تیار یہِ چھُ اٗٹھن ساسن صفن پیٹھ مشتمل، توٚہی کرِو دعا زِ اللہ تعالیٰ کھولہِ پننہٕ نٚین خزانن بَر تہٕ یہِ واتہِ توٚہہِ تانٛ خدایہٕ سنٛدِ یرٛھنہٕ۔ یہِ چھُ کاٗشرِ زبانٛی منٛز گوڈنیک بوٚڈ مفصل تہٕ مدلل پوشہِ گوٚند۔ یُس ترتیب دِنس مےٚ ۳۵ ؤری کھوتہٕ جاٛد وکھلوٚگ۔ اللہ تعالیٰ کرِنٛ عقیدتہٕ بوٚرُت یہِ نذرانہٕ قبوٗل، تہٕ اسہِ کرِنٛ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس شفاعتس ووٚمیدوار۔

کتاب چھےٚ پیشِ خدمت یہِ ؤنتھ زِ

''کہ برگِ سبز است تحفۂ درویش''

غلام حسن غمگین

۲۱ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری

صوفی سلسلہ

ترُواہمہِ صدی ہندیوٚ شاعروٚ کرٕ تتھٕ روحانی شاعری زِ پوٚرٕ معاشرٕ آو تصوفہٕ کِس رنٛگس منٛز رنٛگنہٕ تہٕ مشائیخو کوٚر روحانی تعلیم تہٕ تربیتُک اکھ نظام شروع۔ تیُتھ زِ کانٛہہ فرد ہیوٚک نہٕ امہِ کہِ اثرٕ نِش دوٗر روٗزِتھ۔ ولایتس متعلق یُس تنازعہٕ قطب تہٕ ابدال مسلس پیٚٹھ چلان اوس، منگولن ہندیوٚ لگاتار حملوکنٛز سپدی امِکی اثرات ختم تہٕ یمن صوٗفین پیوٚ ویکجا گژھِتھ حقیقی طور اِسلام قائیم کرنہٕ تہٕ امکہِ ترویج تہٕ تبلیغہٕ باپتھ آمادٕ گژھُن۔ پرٛیتھ جایہٕ آیہٕ تربیتی مرکز قائیم کرنہٕ تہٕ امہِ کِسہٕ تناظرس منٛز آیہٕ واریاہ سلسلہٕ وجودس منٛز۔ یمو منٛز کرٕ وکینٛژن ہنٛز ذکر۔

یِتھٕ کٔنٛ چھِ ژور سلسلہٕ واریاہ مشہور یمن ہنٛز پٲروی کرن وٲلی تہٕ چھِ پورٕ دُنیہس منٛز موجود۔ یمن سارنے سلسلن ہنٛز بُنیاد یوٚ دوے کُنی چھےٚ مگر طریقہٕ چھِ سارنے الگ الگ۔ منٛزِل چھُ سارنے کُنے مگر یم چھِ الگ الگ وتو پٔکِتھ اتھ منٛزلس کُن رواں دواں۔ بہرحال یم سلسلہٕ چھِ: سلسلۂ

خواجگان، سلسلۂ قادریہ، سلسلہٕ چستی تہٕ سلسلہٕ سہروردیہ۔

سارٕوے سِلسلو منٛز یُس سلسلہٕ گوڑٕ انوارِ بارسس آوسہ چھُ سلسلۂ خواجگان۔ یہِ سلسلہٕ سپُد ترکستانس منٛز شروع تہٕ امِکی مشہور بزرگ چھِ خواجہ محمّد عطالیوی (۱۱۶۶ عیسوی)۔ یمو یہِ سلسلہٕ برٛوٚنٛٹھ پکہٕ ناونہٕ باپتھ سیٹھا کوشش کٔر، مگر یہنٛزِ کوششہِ ہٕتی لۆب نہٕ اَمہِ سلسِلن جہار، یہِ سِلسلہٕ بنیوٚ و حضرت خواجہ بہاء الدّین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ہٕندِ ذٕسی مقبول تہٕ یہِ سلسلہٕ سپُد یہندِ سےٕ نام مبارکس ہٕتی منسوٗب زِ اتھ چھِ خواجہ صأبن سلسہٕ ونان۔ یہِ سلسلہٕ ووت ہندوستانس منٛز ۱۶۰۳ عیسویس منٛز خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ہٕندِ واسطہِ کِنٛزِ۔ (یہُنٛد مرقد چھُ دلہِ ہندِ صدر بازرٕ یگُن پہن عیدگاہ روڈس پیٛٹھ)۔ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ہٕندی خلیفہ شیخ احمد مجدد الف ثانی (۱۶۲۴ عیسوی) ین واتہٕ نووامہِ سلسلُک فأض تمام ہندوستانس تانٛز۔ تہٕ حضرتن ہنٛزِ لگاتار کوشش کرنہٕ کِنٛزِ سُپد سلسلہٕ خواجگان مجددیہ سلسلہٕ ناوٕ مشہور۔

سلسلۂ قادریہ

امہِ سِلسلُک آغاز سپُد حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہن ہِندی ذٕسۓ یہُنٛد مرقدِ مبارک چھُ بغدادِ شریفس منٛز۔ یمو کۆر پنہٕ نِس دورِ حیاتس منٛز پنہٕ نیٚن مریدن تعلیم دنُک سلسلہٕ شروع۔ یتھُے تِم تصوّفہٕ کہِ علمہٕ ہٕتی سرفراز سپدی پتہٕ سوزِکھ تِم پٔننی جانشین بنأوِتھ مختلف اسلامی مُلکن منٛز۔

یِہنٛدِ ذٔسی ووت یہِ سلسلہٕ تہٕ دۄ ردۄ رتانٛی تہٕ سیٹھاہ ترقی تہٕ کٔرِن۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہٕندی فرزند سیّد نا سیف الدّین عبدالوہاب جیلانی رحمتہ اللہ علیہ آیہِ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہن ہٕتی ہندوستان تہٕ یہِ سلسلہٕ برونٛٹھ پکہٕ ناوٕنہٕ باپتھ کٔرکھ دوہ راتھ محنت۔ یہِنٛد مزارِ مبارک چھُ ناگورشریفس منٛز بڑے پیر درگاہ ناوِ مشہور۔ ناگورشریف چھُ راجتھانس منٛز۔ جودپور تہٕ بیکانیرس منٛزِ باگ۔

چشتیہ سلسلۂ

چِشتیہ سلسلچ بُنیاد ترٲو شیخ ابواسحٰق شامی (۹۴۰ عیسوی) رحمتہ اللہ علیہن۔ مگر یہِ سلسلہٕ منظّم تہٕ وسیع کرنٕچ اصل کٲم دِژ خواجہ معین الدّین سنجری رحمتہ اللہ علیہو (۱۲۳۵ عیسوی) چِشت ناوِ کی چھِ زٕ مقام اکھ خراسانُک مشہور شہر تہٕ دویم ملتان تہٕ اُچھ شریفس درمیان اکھ قصبہٕ۔ مگر یہِ سلسلہٕ چھُ خراسانٕہ کِس شہرس ہٕتی منسوب۔ خراسان چھُ افغانستانس منٛز۔

سلسلۂ سہروردیہ

امہِ سلسلکی مشہور صوفی چھِ شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۳۴ عیسوی) یمو پننہِ زندگی دوران اکھ تیتھ تربیتی مرکز قٲیم کۆر ییٚتہِ لاتعداد صوٗفین تربیت دِنہِ آیہِ تہٕ پتہٕ آیہِ مختلف اسلامی مُلکن کُن سوزنہٕ۔

حضرت شہاب الدّ ین سہروردی رحمتہ اللہ علیہو کوٚر ہندوستانس کُن خاص توجہ یہِ زِیورسوزِ کھ پنٕنۍ جانشین۔ یمن منٛز شیخ نورالدّ ین مبارک غزنوی، شیخ ضیاء الدین رومی تہٕ قاضی حمید الدّ ین ناگوری جاہ مشہور چھِ مگر سہروردی سلسلس منٛز چھِ اصل تہٕ بنیٛادی کاٗم انجام دِنس منٛز حضرت شیخ بہاء الدّ ین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سرس۔ یمو ےکرٕ مُلتان تہٕ اُچ علاوٕ باقی علاقن منٛز تہِ سہروردی خانقاہ قاٗیم۔

نقشبندی سلسلہٕ

نقشبندی سلسلکۍ باٗنی چھِ حضرت شیخ بہاء الدّ ین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ۔ (۱۳۸۸ عیسوی) ہندوستانس منٛز کوٚر یہِ سلسلہٕ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہو شروع۔ یِہٕنٛدۍ مشہور خلیفہ چھِ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (۱۶۲۴ عیسوی) تہٕ شیخ عبدالحق دہلوی (۱۶۴۲ عیسوی)۔ حضرت مجدد الف ثانی ہٕندۍ فرزند خواجہ محمّد معصومؒ (۱۶۶۸ عیسوی) بنے یہ یِہٕنٛدۍ جانشین۔ شیخ احمد سرہندیؒ ہٕندۍ زُرۍ شیخ سیف الدّ ینؒ (۱۶۸۶ عیسوی) نس ہٕتۍ چھِ شہنشاہ اورنگ زیبن تہِ بیعت کٔرمٕژ۔ حضرت مرزا مظہر جانِ جانان شہید (۱۷۸۱ عیسوی) ہٕندۍ خلیفہ چھِ شاہ غلام علی دہلوی (۱۸۲۴ عیسوی) یِہٕنٛدۍ ملفوظات ''دار المعارف'' تہٕ ''ملفوظاتِ شریفہ'' ہٕس منٛز چھِ نقشبندی سلسلہٕ کیٛن بزرگن ہٕنٛد ذکر کرنہٕ آمُت۔

شطاریہ سلسلہٕ

صوٗفین ہنٛد بیاکھ سلسلہٕ چھُ ستاریہ یا شطاریہ۔ یہِ چھُ ایرانس منٛز۔ ایرانس منٛز چھِ اتھ سلسلس ''عشقیہ'' تہٕ روٗمس منٛز ''بسطامیہ'' ونان۔ شطارُک معنہِ چھُ تیز پکن وول۔ طریقتہٕ کِس اتھ سلسلس منٛز چھِ صوفیا تیز حرکت کران۔ امی کنٔی چھِ اتھ سلسلس شطاریہ ونان۔ ہندوستانس منٛز چھِ امہِ سلسلٕکی بانی شاہ عبداللہ شطاری (۱۵۷۲عیسوی)۔ یِم چھِ شیخ شہاب الدّین سٕند یواولادو منٛزٕ۔ یِموٗ سیٚٹھاہ زیوٗٹھ سفر کوٚر۔ یِہُنٛد مزار چھُ سعدیہ آباد مانڈو قلعس منٛز خلجی پادشاہ سٕندِس مقبرس نزدیک أکِس چبوٗترس پیٚٹھ۔ شطاریہ سلسلٕکی اکھ مشہور بزرگ چھ شاہ وجیہ الدّین علوی (۱۵۸۸عیسوی)۔ یِم چھِ احمد آبادس منٛز۔ دوٚیِم شیخ چھُ محمّد غوث گوالیری (۱۵۶۲عیسوی)۔ یِم چھِ شیخ فرید الدّین عطار نیشاپوری (۱۲۳۰ عیسوی) سٕند یوٚ اولادو منٛزٕ۔ ییٚلہ شیر شاہ سوری (۱۵۴۵،۱۵۳۹ عیسوی) ین ہمایوں بادشاہ ہارنوو۔ ہمایوں گوٚ واریان۔ تہٕ شیخ محمّد غوث گوٚ ہجرت کرِتھ گجرات تہٕ تتٔی کرِن سکونت اختیار۔ شیخ عیسیٰ جنداللہ برہان پوری بنے أمِسٕندی جانشین۔ شیخ محمّد غوث آسی سنسکرت تہٕ زانان۔ یِموٗ چھُ یوگاہس متعلق اکہِ کتابہِ ''امر کنڈ'' ڈک ترجمہ تہِ کوٚرمُت۔ یِمو چھ ریاضتہٕ باپتھ یہِ اہم قرار دِتمت۔ أمی کرٕژ تجھن دوہن گنگایہِ ہنٛدِس بٹھس پیٚٹھ چنار پہاڑن منٛز ریاضت۔ جواہر خمسہ، کلید مخازن، گنج الوحدت، ضمایرتہٕ بصایر چھِ أمسٕنزٕ اہم کتابہٕ۔

بہر حال یتھٕ کٔنۍ سپدۍ تصوّفکۍ ژوداہ سلسلہٕ قایم۔ یِموٚ اسلامہٕ کِس تبلیغس منٛز حصہٕ نیوٚ۔ یِمن سلسلن ہنٛدۍ ناو چھِ یتھٕ کنۍ:

۱: حبیبیہ۔ بانی شیخ حبیب عجمیؒ

۲: تیغوریہ۔ بانی شیخ بایزید تیغور بسطامیؒ

۳: کرخیہ۔ بانی خواجہ معروف کرخیؒ

۴: سقطیہ۔ بانی حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطیؒ

۵: جندیہ۔ بانی شیخ جنید بغدادیؒ

۶: گازرونیہ۔ بانی شیخ ابواسحٰق بن شہریار گازرونیؒ

۷: طوسیہ۔ بانی شیخ علاء الدّین طوسیؒ

۸: فردوسیہ۔ بانی شیخ نجم الدّین کبریؒ

۹: سہروردیہ۔ بانی شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہرورد یؒ

۱۰: زیدیہ۔ بانی شیخ عبدالواحد زیدؒ

۱۱: ایازیہ۔ بانی شیخ فضیل بن ایازؒ

۱۲: ادہمیہ۔ بانی شیخ ابراہیم بن اَدھَمؒ

۱۳: ہبریہِ۔ بانی خواجہ ہبیرالبصریؒ

تہٕ

۱۴: چشتیہ۔ بانی خواجہ اسحٰق شامی، اللہ تعالیٰ ہنٛز رحمت آسِن یِمن پیٹھ۔ یِم سلسلہٕ آسۍ ہندوستانس منٛز رأیج تہٕ پٲروی تہِ آسکھ یوان

کرنۓ ۔ یَمن ہٛز ذکر چھَ ابوالفضلن آئین اکبری کتابہِ مٛز گٔر ءِ مٛژ ۔

ولی کس چھِ ونان

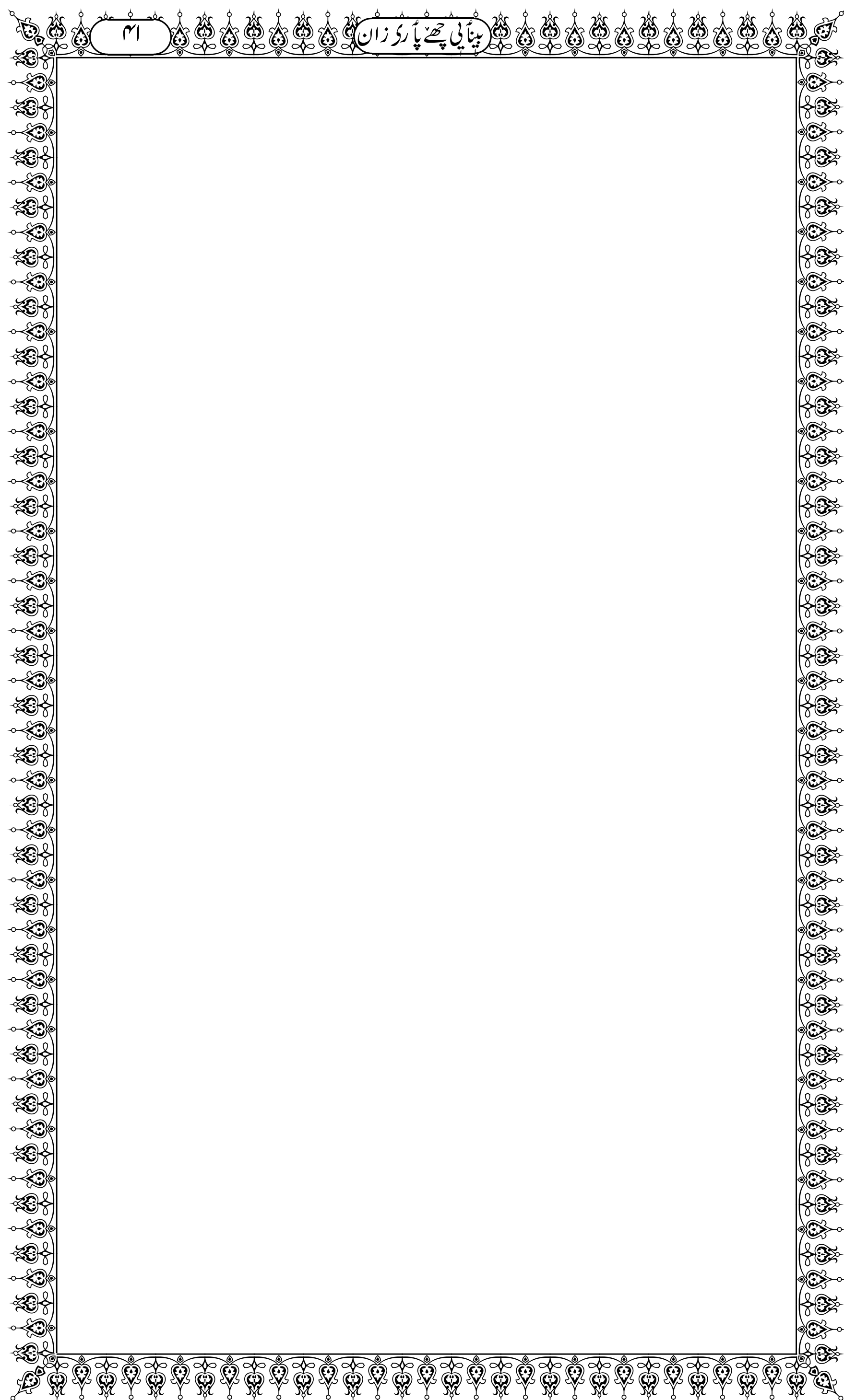
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ چھِ روایت کران ییٚلہِ تہٕ کانٛسہِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن سوال کوٚر اولیا اللہ یعنی خدایہٕ سندی ولی کم گے، حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو کٔر درفشانٛی زِ ''یم چھ تم لُکھ یمن کُن وُچھتھ خدایاد پیٚیہٕ۔'' امہِ حدیث مبارکٕچ تشریح چھِ حکیم ترمذی پننہِ کتابہِ یتھ ناو چھُ ''نوادِرالاصول'' یتھِ کٔنۍ کران زِ ولی سُند دل چھُ نورُک خزانہٕ (سبط) ہأبتِ ذاتہِ پاٛکٕچ کان تہٕ خدالیس نکھٕ گژھنک حُسن۔ ییٚمیُک اثر خدایہِ سِندِس دوستس بتھِس پیٛٹھ نمایاں آسان چھُ۔ یعنی أمسِندِ دِلکی اثرت چھِ امسِند جسمکس پریتھ عضو یا حصص پیٛٹھ نظرِ گژھان، یوہے چھُ وجہ زِ أمس کُن وُچھتھ چھُ اللہ تعالیٰ یاد پیوان۔ حضرات عزیزان رحمتہ اللہ علیہ چھِ بیان کران زِ ''یمن ستۍ بہتھ ژےٚ دل مطمین تہٕ یکسُو چھُنہٕ گژھان، ئلی کہ چھےٚ بے اطمنانٛی پادٕ سپدان، تیٚلہِ گژھِ یتھِ قوم تہٕ یتھیٚن لُکن نِش دوٗر روزُن۔

بیٚا کھ ولاتچ علامت چھ زِ حقیقی بُزرگن ہنٛزن مجلسن منٛز چھُ انسان جسمہٕ چیٚو زمتو نِش الگ سپدان تہٕ روح تہٕ دل چھُ پنٕنِس تعلق جوڑان یُمہٕ سٟتؠ دل مطمئِن چھُ سپدان۔ مطمین دِلس چھُ تھزر عطا سپدان تہٕ ذکرِ ہنٛز تہٕ فکرِ ہنٛز کأم چھےٚ تکمیل پذیر سپدان تہٕ انسان چھُ قربِ خداحأصل کران۔ تہٕ یہے نزدیکی چھےٚ انسانس ولایتہٕ کِس درجس تانٛی واتہٕ ناوان۔(یتھٕتھ أسی انسانہٕ ہنٛز کتھ چھِ کران یہٕ چھےٚ دراصل مومنہٕ ہنٛز کتھ)

خواجہ بہاوالدّین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہٕ ہن ہنٛد فرمان چھُ زِ ولی ہنٛز چھےٚ ترٛے نشأنی اکھ یہِ زِ أمِس کُن چھُ دل پھیران، دوٚیم یہِ زِ بیٚلہِ کتھ کرِ تہٕ سارسے مجلسہِ چھُ پانس کُن رأغب کران یعنی توجہ پانس کُن پھران تہٕ ترٛیٚیم تہٕ آخری نشأنی چھےٚ أمسنٛدی اعضا چھنہٕ خلافِ شرع کانٛہہ کأم کرنہٕ باپتھ تیار گژھان۔ چنانچہ حدیثِ قدسی چھُ زِ ''بیٚلہِ بوٚ کانٛسہِ ہنٛد دل دُنیاہ تہٕ آخرتہٕ نِش خألی چھُس لبان، بوٚ چھُس تِمس منٛز پنٕنہِ محبت بران تہٕ تتھٕ کٕنہِ پنٕنہٕ نِس قبضس منٛز کران زِ تسُند بوزن، وچھن، رٹُن، قدموٕ سٟتؠ پکن، زیوٕ سٟتؠ کتھ کرنٕی تہٕ تسندِ دِلچ کیفیت چھُ سورُے میانہِ مرضی مطابق سپدان۔'' یمن علامتن منٛز چھُ اکھ باریک تہٕ سوٚن اشارٕ زِ یمس بندٕ سُند وُچھن، اورٕ یور پکن، بوزن تہٕ باقی حرکژ حق چھےٚ آسان سُہ چھُ یقینن بہترین تہٕ خوبصورت آسان۔ یہوے وجہ زِ أمِس چھِ لُکھ الٕنہٕ ولنہٕ یوان تہٕ یم چھِ وٕلی سٕندِ فاضہٕ سٟتؠ مُستفید سپدان۔ اصلن چھُ انسان ولی سُند کمال تہٕ جمال وُچھتھ تسند

فِدوی سپدان۔

کینٛہہ حضرات چھِ فرماوان ولایت چھُ نوٗر۔ خدایہِ سُنٛد نوٗر ریُس نیک تہٕ پارسا بندس دِلس منٛز اُجاگر چھُ گژھان۔ امہِ نوٗرٕ ستؠ منوّر سپدِتھ چھےٚ انسانٕہ سٕنٛز حالت بدلان تہٕ سُہ چھُ تہِ وُچھان یِنہٕ بیا کھ یابیٚیہِ کانٛہہ وُچھِتھ چھُ ہیکان۔ تہٕ أمسےٕ بندس چھِ ولی ونان۔



صوٗفی کُس وَنو

حضرتِ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان اگر ژٕ صوٗفی بُنُن چھُکھ یژھان تیٚلہِ بوز تصوّف چھُ صفا منٛزٕ درامُت، گویا أندرِمہِ پاکیزگی ہیٛند ناو چھُ تصوّف زِ رزیلہٕ خصلتہٕ ہِن دوٗر کرنہٕ تہٕ انسان بنہِ حَسنا تن ہیٛند حاصل تہٕ بہترین قدرٕ نظرِ تل تھٲوِتھ کرِ عمل۔ صوٗفی چھُ سُہ یُسنفسچ پرٕتھ خاہِش ترک کرِ۔ حضرتِ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ چھِ بیان کران زِ صوٗفی گوٚو سُہ یُس نہٕ اللہ تعالیٰہس ورأے کانٛسہِ کُن وُچھان چھُ۔ تس چھےٚ نظر صرف مالِکس پیٚٹھ آسان۔ لا معبود الّا اللہ یہِ چھُ صوٗفیتُک نعرٕ۔ معبوٗد چھُنہٕ کانٛہہ، معبوٗد چھُنہٕ کانٛہہ، موجوٗد چھُنہٕ کانٛہہ اگر کانٛہہ چھُ سُہ چھُ اللہ۔ صوفی چھِ تِمس وَنان یُس دلہٕ منٛزٕ تہٕ جسمہٕ جانہٕ منٛزٕ دُنیاہ الگ کٔرِتھ کُنیٛر سرِ۔ أمِس چھنہٕ دِلس منٛز کانٛہہ لالچ یا کانٛہہ خاہش آسان۔ یُس اللہ دُنیہس منٛز موجوٗد تمام نعمژن ہیٛند خالق چھُ ییٚلہِ تس سٟتی رابطہٕ گژھِ پتہٕ کیاہ لوِ دُنیاہ۔ صوفی چھُنہٕ سُہ یُس خاص قسمُک لباس لاگہِ، بہترین ٹوٗپۍ دِیہ کلس یا خاص تسبیح تھوِ یوس

سیٹھاہ خوبصوٗرت آسہِ ۔حضرتِ ابونصر نوری رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ تصوّف چھُنہٕ مختلف قسمہٕ کیٚن رسمن ہِنٛد ناو، نہٕ چھُ یہِ علومن ہِنٛد ناو نہ اصلاحاتن ہِنٛد ناو بلکہ چھُ یہِ بہترین اخلاقن ہِنٛد ناو، یہِ چھُ اسہٕ وُنہِ ہوٚنجہِ کتھ کرنُک ناو، کانٛسہِ نفع واتناونُک ناو تہٕ کانٛسہِ ہِنٛدِ پھرنُک ناو۔تصوّف چھُ مالکہٕ سٕنٛدی حقوق ادا کرنُک ناو تہٕ تٕسنٛدیٚن بندن ہنٛدی حقوق نکھٕ والنُک ناو۔تصوّف چھُ پٲکیزٕ خیالاتن ہِنٛد ناو، باطنچہِ صفٲیی ہِنٛد ناو، یہِ چھُ روچہِ پٲکیزگی ہِنٛد ناو، یہِ چھُ سوچن ہندِ نورُک ناو، تصوّف چھُ اخلاقکی بہتر زیور لاگنُک ناو، یہِ چھُ دلہٕ اللہ تعالٰہس سٟتؠ تعلق پٲدٕ کرُن ۔تصوّف گوٚو شریعت پالنُک ناو،یہِ چھُ استقامت تہٕ استحامُک ناو، خدالیس نزدیکھ گژھنُک ناو۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

تصوف چھُ بنیٲدی طور تزکیہ نفسُک ناو۔ یعنی دلہٕ منٛزٕ حسد، کینہ، بُغض تہٕ ضد کڈِتھ خدایہِ سُنٛد ناوسرُن ۔تہٕ کیازِ یم بدصفات چھِ خدایہِ سُنٛد بجر تہٕ کُنیٚر ژھارنس تہٕ گارنس منٛز بوٚ ڈٕھوٚر۔ دلچ مکمل صفٲیی چھےٚ گوڑٕ انوارِ کرٕنی ضروٗری ادے ہیکہِ اتھ منٛز نورِ خدا سرایت کرِتھ۔ یمہِ وزِ دلس منٛز نوٗر اُجاگر گژھِ سالک چھُ پتہٕ امہِ کِسےٕ بُنیادس پیٹھ مکمل عمل کران تہٕ یوٚس عمل کرنہٕ چھےٚ یِوان سوچھےٚ نورٲنی آسان ۔اَمی چھِ مختلف سِلسلن منٛز جسمس منٛز موجود مختلف جایَن منٛز نور روشن کرنہٕ باپتھ اَسباق یمن پیٹھ سالک چھُ محنت

کران ۔ یُمہِ وِزِ صوٗفی خدایہ سٕندس وحدانتس منٛز گم چھُ گژھان، اُمِس چھِ خدایہِ سٕندِ طرفہٕ انعام عطا سپدان ۔ یہ یِتہِ منگان چھُ تہِ چھُ میسّر سپدان ۔ نیاز ِ راہ تلِتھ خزانہٕ وآرد سپدُن یا قند و نابدُک خزانہٕ ظاہر سپدُن چھُ ممکن بنان ۔

صوٗفی چھُنہٕ سُہ ٹلی ہیٚکی نہٕ اَستھ یَس دلس منٛز غاٗرن ہیٚنٛد خوف آسہِ ، یہِ خوف زِ خلقت گژھِ نہٕ مےٚ بے عزّت کرٕنی رُسواتہٕ ذلیل کرٕنی ، یم گژھی نہٕ مےٚ کانٛہہ ددارٕ واتہٕ ناوٕنی ۔ یہِ خوف چھُ انسانس خدایہِ سٕنٛدِ خوفہٕ نِش دوٗر کران ۔ یوٗ دوے یہِ خوف انسانہٕ سٕنٛدِ دلہٕ منٛزٕ نیرِ تہٕ سُہ تھوِ صرف اکھ خوف، یعنی خدایہِ سُند خوف ۔ امہِ سِتّی چھُ یہِ پکہٕ بنان تہٕ اُمِس منٛز چھِ خدائی صفات سرایت کران تہٕ یِس منٛز یہِ کیفیت پاٗدٕ گژھِ سُےٚ گوٚ وصوٗفی ۔ یہِ کتھ چھےٚ حدیثِ مبارکس منٛز تہِ بیان کرنہٕ آمٕژ تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم یہِ فرماوان چھِ سُہ چھُ کلامِ خدا آسان ۔ اِوٕ کنہٕ زِ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ قرآنِ ناطق ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّمو یہِ کینٛژھا بیان کوٚر تہٕ باٗگر ووُستہِ چھُ علم، تہٕ یُس صرف خاصن عطا کوٚر کھ سُتہِ چھُ علم، تہٕ یم معاملات تمن تہٕ خدایس درمیان چھِ تتھ منٛز چھُنہٕ کانٛہہ شریک سپد مُت نہٕ سپدِ کانٛہہ ۔ صوفی چھِ بُنیاٗدی طور خاص علم زانہٕ نِچ کوشش کران یُمہِ خاطرٕ زبردس مجاہدٕ تہٕ محنت کرٕنی لاٗزم چھےٚ نتہٕ گوٚ وبقول صمد میرؔ

ژٕ ودٕہن علمن طے ہے کرکھ توتہٕ کوٚت واتکھ تورٕ''

یُس علم خاص چھُ آسان اتھ بُنیاد چھےٚ محبتس پیٹھ آسان۔ محبتُک گوڈنیُک حرف چھُ ''میم''یعنی ''میں'' گوٚو ''بوٚ'' تہٕ امیُک أخری حرف چھُ ''تا'' یہٕ گوٚو ''تُوٚ'' یعنی ''ژٕ'' گوٚو بہٕ تہٕ ژٕ تہٕ ''حُب'' چھُ منز باگ یہٕ گوٚو وونی کُلس پیٹھ بہٕ تہٕ ژٕ تہٕ اسہِ دوٚن ہینٛد محبت۔ یُس یتھس علمس وٲنی چھُ دِوان سُے چھُ صوفی آسان۔ یہِ چھُ خدایہِ سٕنٛدس محبتس منٛز غرق گژھان پتہٕ یہِ کینٛژھاہ چھان چھُ سُہ چھُ خدایہِ سٕنٛدِ عطا کرِمتہٕ طاقتہٕ ستۍ وُچھان۔

صوٗفی چھِ تسٕی ونان یُس گوڈٕ ''لا'' چھُ سران تہٕ پتہٕ چھُ ''الا اللہ'' کِس مقامس منٛز دٲخل سپدان۔ یعنی یہِ چھُ نفی پیٹھ اِثباتس کُن سفر کران۔ امہِ کِنۍ چھُنہٕ یہِ منزِل پرٛاونس منٛز ناکام سپدان۔ أتھی مٔنزِلس چھِ نوٗرونان۔ تہٕ سِلسلن ہنٛدی اسباق پرن وٲلی حضرات چھِ أتھی ظہورِ خداونان۔

اللہ تعالیٰ سُنٛد پرٛیتھ شیہِ منٛز موجود آسُن چھُ مسلّم، یہِ کتھ چھےٚ قرآن پاکس منٛز تہِ بیان کرنہٕ آمٕژ تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو تہِ چھےٚ اتھ متعلق پھِری پھِری دُرفشأنی کٔرمٕژ۔ یم بینا چھِ آسان تِم چھِ یہِ کتھ زانان تہٕ خدایہِ سُنٛد پرٛیتھ جایہِ آسُن روحانیچہِ وتہٕ رٔٹتھ تہٕ پنٕن باطن پاک کٔرتھ محسوس کران۔ چونکہ اللہ تعالیٰ چھُ جسم آسنہٕ نشہِ مبرّا نہٕ زاو کانٛسہِ نہٕ زاوتس کانٛہہ، سُہ چھُ لاشریک، سُہ چھُ، سُہ اوس تہٕ سُے آسہِ، یم کتھ زانٔنتھ چھُ تصوّفہٕ کِس دُنیہس گژھ دِنہٕ وول خدایہِ سٕنٛز ذات تسٕنٛز ذکر کٔرتھ تسٕنٛدس نوٗرس گژھ دِوان تہٕ

قربتِ خداحاصل کران تہٕ امہِ پتہٕ چھُ اُمِس پنہٕ نٕس وجودس منٛز سُے نظرِ یوان تہٕ یوہے چھُ اُمِس دلکہِ قرارُک بأعث بنان۔ چھُ تہٕ یہِ سأ لک آسان مگراَتھ سِلسلس منٛز ذکرکرنہٕ آمتہٕ مجأہد، ریاضتہٕ تہٕ عبادتہٕ ستی چھُ یہِ مأ لک بنان۔یہِ یِی ونہٕ تی چھُ بنان۔موخصر یہِ زِ صوٗفی چھُ خدایہ سنٛز عبادت کُرِتھ، حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن دروٗدسلام سوٗ زِتھ تہٕ ذکرتہٕ فکر کُرِتھ خدایہِ سنٛدِ آسنک نظارٕ وُچھان تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛد دربارٕ منوّر گژھان۔

چونکہ رزیلہٕ صفت چھِ رُح کمزور کران امہِ کنٛہ چھُ صوٗفی حلال رزق کھیٚوان تاکہ رُح بنٛیس قوی۔تمام چیزن منٛز یُس لذّت آسان سُہ چھُ صوٗفِس مُشتھ گژھان تہٕ اُمِس چھُ صرف ذکرِ خداتہٕ ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کرنس منٛز سروٗر یِوان۔لذٕ تکہ دُنیأوی چیز چھُ یہِ حسبِ ضرورت استعمال کران۔صوفی چھُ ژأ رتہٕ فرق کرن وول آسان۔یہِ چھُ حلالس تہٕ حرامس فرق کران۔یہِ چھُ تکرار کرن وول آسان۔یعنی پھِری پھِری منگن وول آسان، یہِ چھُ یقینٛک تہٕ اطمنانُک دعا کران روزان، تاکہ حأصل گوٚمُت گژھِیس نہٕ اتھِ۔یہِ چھُنہٕ تکرار کُرِتھ فخر کران بلکہ ندامتُک اظہار کرُن پانس پیٚٹھ لأزم کران۔صوٗفی چھُ عاشق آسان، یہِ چھُ شمع بنِتھ پنُن پان زالان تہٕ گالان توّت تانی یوّت تانی نہٕ نورُک متلأشی پونپُر اُمِس گتھ چھُ کران۔

صوٗفی چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن حدٕ رۆس محبت کران۔
أمِس چھُ مُرشد باوان زِ حضورِ صلی اللہ علیہ وسلّمن محبت کرُن چھُ سہٕ خدأیی
قاعدٕ یتھ نہ کانٛہہ بدلأ وِتھ ہیٚکہِ یعنی ان كنتم تحبون الله فاتبعونی
يحببكم الله۔صوٗفی گۄ ویُس یٔمہِ کتھِ نِش زأنی یاب چھُ آسان زِیہ کینٛژھا
مےٚ میوٗل یہِ میوٗل مےٚ تمےٚ دربارٕ یٔمہِ دربارٕ صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم اجمعین
عطاسپُد۔یہِ کتھ کروأتھی ہتی بس۔

تصوّف

دراصل چھُ تصوّف خدایہٕ سٕنٛدِ حکمہٕ مطابق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛزِ عملی زندگی ہندِ ذریعہ پانہٕ ناونہٕ آمٕژ عملہِ ہیٛنٛد ناو۔ یُمہِ کنٛز حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛنٛد پاکیزٕ کردارتہٕ بہترین اِخلاق پننہِ زندگی منٛز نافذ کرٕنۍ تہٕ نفسہٕ کہ تزکیہِ مطابق پنٛن روح پاک کرُن تہٕ نفسِ امّارہ کہ اثرٕ نِش نجات لبنہٕ باپتھ خوف تہٕ آشہِ سان عبادتس منٛز مشغوٗل سپدِتھ خدایس سٕتۍ محبت تہٕ تسنٛز قربت حاصل کرنہٕ باپتھ تہٕ تسُند مدتھ حاصل کرنہٕ باپتھ، پنٛن زُو جان قربان کرنہٕ باپتھ اکھ جذبہٕ پانس منٛز پأدٕ کرنُک اکھ طریقہ، یہِ کیٛنٛژھا حضورِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّمو فرمووتہٕ عملہِ منٛز اوٗن، تمِی طریقہ عمل کرنُک ناو چھُ تصوُّف۔

یِہے کتھ اگر دوٗ یمین لفظن منٛز بیان کرو، تصوّف چھُ تمہِ وتہِ ہیٛنٛد ناو یتھ پیٹھ پکِتھ اکھ انسان دُنیاوی خیالو نِش آزاد سپدِتھ پنٛن پان مکمّل پأٹھۍ أکِس خدایس آیہِ تن چھُ تھوان۔ یتہِ عمل کرنہٕ یِیہ سو گژھِ حضورِ اکرم صلی اللہ

علیہ وسلّمن سٟتۍ منسوٗب آسن۔ یعنی یتھٕ کٲنٛہہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو غارِ حراہس منٛز یکسوگژھتھ کوٚر۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم آیہِ اُمی مقصدٕ باپتھ سوزنہٕ زِ تِم دِن لُکن کتابہِ ہنٛز تعلیم تہٕ دِنکھ نفس پاک تہٕ صاف بناونٕچ تربیت۔ امہِ باپتھ چھُ ضروری زِ اکھ انسان روزِ خدایس کھوژان تہٕ خلوصِ نیّتہٕ سان دیہِ خدایہٕ سٟندۍ احکام انجام۔ برٲیی نِش روزِ دوٗر۔ یتھٕ کٲنٛہہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرمووتھ کٲنٛہہ کرِ اللہ تعالیٰ سٟنٛز عبادت تہٕ خدایہٕ سُنٛد رضا تہٕ خوشنوٗدی حٲصل کرنہٕ باپتھ کرِ زبردست کوشش، ایماندار بنہِ، انصاف کرِ، تھٔدۍ تہٕ بہتر اخلاق کرِ پانس منٛز پٲدٕ، صبر کرن وول بنہِ تہٕ یوٗت بٔنیوٗت روزِ خدایہٕ سُنٛد پکہٕ بندٕ بٔنتھ۔ تہٕ یہِ سورُے سپدِ تیٚلی ییٚلہِ انسان نفس حدٕ رٹہِ۔ یتھٕ کٲنٛہہ حضرت نورالدّین نورانی رحمتہ اللہ علیہو فرمووُمت چھُ:

نار گژھہِ ژٕہُن گار گژھہِ ژاپُن اوہر گژھہِ کڈُن ووپل ہاکھ تہٕ ہنٛدے
حدٕ گژھہِ رٹُن مَدٕ گژھہِ والُن اِدٕ بو تارُن سیٛنٛدے پان ! !!

یعنی مشکلن بتھِ لگُن، بٔنن گُدرُن ویتراوُن، کمَس پیٛٹھ گزار کٔرِتھ نفسہٕ کِس گُرِس لاکم کرِنی تہٕ پتہٕ کامیاۓبی حٲصل کرِنی۔ اَتھی چھِ ونان تصوّف۔

حضرتِ اللہ چھِ امہِ کتھِ ہینٛد بار بار اعلان کران، زِ اَسے بندٕ ژٕ منٛگ مےٚ بو کرے عطا۔ توبہ کرناوِم بٔنتھ روز، نماز کر قایم، انصاف کر، کانٛسہِ ہینٛد حق مَہ کھیٚیہ میون بن ذاکر بٔنتھ، صبر کٔرِتھ یہِ مےٚ نزدیک تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ

علیہ وسلّمن سۭتؠ کرمحبت تمہ کرنے ژٕرےٚ دُنی یاہ نِش دوٗر تہٕ چانٛس دِلس گژھِ عُقبا سرٕنٛک جذبہٕ پٲدٕ یتھ کٔنۍ کرکھ ژٕ دُنیہس منٛز روٗزِتھ یِنہٕ وٲلِس عالمس منٛز تھوٗد مقام حاصل۔

تصوّف تہٕ صوٗفین ہنٛز حقیقت بیان کرنہٕ باپتھ چھِ مختلف انداز پانہٕ ناونہٕ آمتؠ ۔ تہٕ یمس یتھٕ کٔنۍ بہتر باسیووٗمُت گرتِتھٕ کٔنۍ کتھ کیٛنہہ محقق چھِ ونان تصوُّف چھُ عیسأے، بودھ، ہندو تہٕ پارسی مذہبہٕ کِنۍ برٛونٛہہ کُن آمُت۔ مگر اسلأمی محققین چھِ ونان زِ اسلأمی تصوّفُک ربط چھُ قرآن پاک تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندِس سیر تہِ مبارکس سۭتؠ، تہٕ تِتھ عملہ سۭتؠ یوس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو کٔر۔ پروفیسر لویِس میسی نون یم بٔڈی بارٕ محقق تہٕ اسلامی تبصرٕ نگار مانہٕ چھِ یِوان چھُ ونان زِ تصوّفچ بُنیاد چھِ حدیث تہٕ قرآنِ مجید تہٕ تصوّفٕچ تحریک چھےٚ مکمّل طور اسلامی تاریخ۔

پروفیسر ولور فورس کلارک تہٕ پروفیسر لویس چھِ خیال باوان ز، ''پرٛیتھ فرقہ یا مذہبکۍ لُکھ چھِ کُنہ نہٕ کُنہِ وِزِ خدایس سۭتؠ ربط کرنہٕ باپتھ مجبور سپدان یا تہٕ خدایس کُن توجُہ پھِران تہٕ یہ چھےٚ اِنسانہٕ سٕنٛز فطری خاہش زِ سُہ کرِ رُوح پاکیز بناونہٕ باپتھ پنہٕ نِس روٗبس کُن توجہ۔'' یعنی یہ کتھ چھےٚ انسانہٕ سٕنٛدِس فطرتس منٛز۔

صوٗفی لفظ کتھٕ کٔنۍ آو برونٛٹھ کُن اتھ متعلق چھےٚ مختلف دلیلہٕ۔ تہٕ اتھ سلسلس منٛز چھےٚ اکھ کوشش کرنہٕ آمٕژ زِ مختلف لفظ چھِ پانہٕ وٲنۍ جوڑنہٕ آمتؠ۔

یم لفظ چھِ ییتھ کٔنۍ :

صفا: امیُک مطلب چھُ روحٲنی پاکیزگی تہٕ یم لُکھ اتھ پیٹھ زور دِوان چھِ تِمن چھِ صوٗفی وَنان۔

اہلِ صُفہٕ: تِم حضرات یم حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سٕندِ زمانہٕ پرٕ یِتھ وقتہٕ عبادتس منٛز مشغول آسی روزان۔ یم آسی مسجدِ نبوی یس منٛز تتھ جایہِ بیہوان، یوٚس ازتانی موجود چھےٚ اتھ چھِ صُفہ وَنان۔

صف: صف چھِ وَنان قطار بناوُنس۔ چونکہ صُفہٕ وٲلۍ آسی گوڈنِکس صفس منٛز نمازِ منٛز جاے رٹان امہِ کِنۍ آسی یِمن صوٗفی وَنان۔

صوفہ: یہِ اوس اکھ پرٛ ون قبیلہٕ، یُس کعبچ خدمت اوس کران، یہِ قوم اوس کعبس صاف سُتھرٕ تھوان تہٕ عبادتس منٛز مشغول روزان تہٕ ذکرتہٕ فِکر کران۔

شیِوصوفیا: یہِ چھُ یونٲنی لفظ۔ ییمیُک مطلب حکمتِ الٰہی چھُ، چونکہ صوٗفی آسی قرآنِ پاک تہٕ حدیثِ مبارکن پیٹھ غور وفکر کران امہِ کِنۍ آسی یِمن صوفی وَنان۔

صوف: امیُک مطلب چھُ ''یٔر'' مطلب عربکی تہٕ ایرانکۍ لُکھ یم یرُ ولباس لاگان آسی تِمن چھِ صوٗفی وَنان۔

یم تمام لفظ چھِ مختلف دلیلہٕ پیش کٔرِتھ تصوٗفس سٍتۍ جوڑنہٕ آمتۍ۔ صوفی لفظ تہٕ تصوّفہٕ کِس وجوٗدس متعلق چھِ مورخ ابو ریحان البیرونی رقم طراز زِ

یوٗ نانس منٛز چھِ فلسفہٕ دانس صوفی ونان۔ اسلامس منٛز اَسی کیٚنہہ لُکھ اسلامی نظریس پیٹھ غور تہٕ فکر کران تہٕ تِمنے چھُ صوٗفی ونہٕ آمُت۔

اتھ سلسلس منٛز چھِ امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ تحقیق پتہٕ ونان: زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہٕندِ روزن والیٚن چھُ صحابہ ونہٕ آمُت، یِم تِمن نکھہٕ روٗ دی تِمن چھِ تابعین ونان تہٕ یِم تابعینن نکھہٕ روٗ دی تِمن چھِ تبع تابعین ونان۔ امہِ پتہٕ آیہِ مختلف جمأژ بارسس، یِمو منٛزٕ یِم دِین پرست روٗ دی تِمن چھِ زأہد تہٕ عأبد ونہٕ آمُت۔ امہِ پتہٕ یِم لُکھ پرہیز گار بٔنِتھ روٗ دی تِمنے چھِ صوٗفی ونان تہٕ یِمنے چھُ اہلِ سُنّت ونہٕ آمُت۔

وٕلو ووٗن وُچھو تصوٗفس متعلق کیاہ چھُ قرآن مجیدس منٛز تہٕ حدیثہ مبارکن منٛز کیاہ چھُ اتھ بارس منٛز حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرمووُمُت۔

قرآن پاکس منٛز چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد فرمان موجود زِ ''اگر توٚہی اللہ تعالٰہس ہٕتۍ محبت تھوان چھوٕ تیٚلہِ کٔرِومیون اِتباع اگر توٚہی یہِ کٔرِو خدا کرِ توٚہہِ ہٕتۍ محبت۔''

آیت۔ قُل ان کنتُم تُحِبون الله فاتّبعونی یحببکم الله

صوفین ہینٛد وُنُن چھُ زِ اللہ تعالیٰ چھُ قرآنِ مجیدس منٛز بار بار عبادژ ترغیب دِوان تہٕ اتھ پیٹھ عمل کرن وألی ییٚتہِ سأری صحابہ أسی تتہِ أس اکھ جماعت یِم نہٕ عبادتہٕ علاوٕ کہیں کران أسی صرف ذکرِ خداتہٕ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم۔ یِمنے چھُ اہلِ صفہٕ ونہٕ آمُت۔ یِمن حضراتن ہنٛدِس سیرتس متعلق

چھےٚ سیرت مبارکہ کِس کتٲبی سلسلس منٛز مےٚ تفصیلہٕ سان کتھ کٔرمٕژ۔ کتابہِ ہیٚنٛد ناو چھُ ''نبی رحمت'' صلی اللہ علیہ وسلّم تحقیق، ترتیب تہٕ تالیف غلام حسن غمگینؔ۔

اللہ تعالیٰ ہن چھُ فرموومُت '' مےٚ چھِ جِن تہٕ انسان پننہِ عبادتہٕ باپتھ پٲدٕ کٔری متیٖ۔'' (الزاریات:۵٦) یتہٕ زِ فاذکرو اللّٰہ قیاماً و قعوداً وعلیٰ جنوبِھم ۔ یعنی یم خدایس ووٚدنی، بہتھ تہٕ لرترٲ وِتھ یاد چھِ کران۔ یتہٕ زِ یم راتس ہِنٛدِ رٕوٚتھتھ خدایس چھِ خوف تہٕ آش ہیٚتھ آلو دِوان۔ یا توٚ ہی وُچھو کھ تم یم خدایہٕ سُنٛد رضا حٲصل کرنہٕ باپتھ رکوع تہٕ سجدٕ چھِ کران۔

صوفیا یم چھِ تِمن چھُ یقین زِ بنٛدٕ چھُ پننہِ ریاضتہٕ تہٕ خدایس ستی محبت کرنہٕ کہِ سببہٕ، اللہ تعالیٰ سنٛز قربت حٲصل کران۔ یِمن بندن چھُ معرفت عطا سپدان۔ یِہوے مٔعرفت تہٕ قربت حٲصل کرنہٕ باپتھ چھُ صوٗفی محنت کران۔ تہٕ یہ کتھ چھےٚ سیٖقہٕ زِ یم اللہ تعالیٰ ہس قریب چھِ گژھان تم چھِ دنیاہ پرستی نِش دوٗر سپدان تہٕ دُنیاہ نِش دوٗر گژھن چھُ بجہِ کامیأبی ہیٚنٛد باعث بنان۔

شیخ ابونصر السّراج چھِ پننہِ کتابہِ ''کتاب اللمعۃ'' ہس منٛز لیٚکھان زِ قرآنِ مجیدس یم لفظ یعنی صادقین، صادقات، مخلصین، محسنین، عابدین، اولیا، ابرار تہٕ مقربین موجود چھِ یم چھِ سأری تصوّفس متعلق۔

صوفیا چھِ ونان زِ یمہٕ تھ چیز پانس نِش الگ کٔرتھ، خدایہٕ سٕنٛدِس

عبادژس منٛز وَکھ گزارُن، یہِ حکم چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن دِنہٕ آمُت تہٕ صوٗفی چھِ یہِ عمل لگاتار کران روزان۔ یِم چھِ ونان راتھ کیُت خدایہِ سُنٛد یاد کرُن چھُ صوفین ہینٛد طریقہ ازتہِ تہٕ پتھ کُن تہِ چھُ یِموے کوٗرمُت۔

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ چھِ ''حجۃ اللہ البالغہ'' کتابہِ منٛز حدیثِ مبارکس پیٹھ روشنی تراوان ونان زِ یقینن چھُ تصوّفُک مفہوم یِمہِ حدیثہٕ سِتۍ نمایاں سپدان۔ یتھ منٛز حضرت جبریل علیہ السلامن حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن عرض کوٚر زِ احسان کیاہ گوٚو حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرموٗس ''اللہ تعالیٰ سٕنٛز عبادت یہِ سمجھتھ کرِنۍ زِ بوٚ چھُسن خداوٗ چھان تہٕ اگر نہٕ یہِ تیٚلہِ یہِ زِ سُہ چھُ مےٚ یقینن وُچھان۔ اصل چھِ یہِ زِ تصوّفُک پیغام چھُ یۍ زِ خدایہِ سٕنٛز عبادت کران گژھِ باسُن زِ اللہ تعالیٰ چھُ مےٚ برونٛٹھ کنہِ۔ اگر نہٕ وونۍ یہِ باسیٚس تیٚلہِ زانہِ زِ خدا چھُ مےٚ وُچھان۔ دراصل چھےٚ ذکر، مجاہدٕ تہٕ ریاضت امہِ کنۍ ضروری زِ نفس گژھِ پاک۔ییٚلہِ نفس چھُ پاک سپدان انسانہٕ سٕنٛدِ دلہٕ منٛزٕ چھِ وسوسہٕ دوٗر سپدان۔ اُمِس چھنہٕ لالچ، حسد، کینہٕ تہٕ بُغض روزان، یہِ چھُ اطمنانہٕ سان خدایہِ سُنٛد قرب حاصل کران۔ نفسِ امّارہ چھُ نفسِ مطمئنہ ہس منٛز تبدیل سپدان۔ قرآنِ پاکہٕ کہ آیتِ مبارکُک مفہوم چھُ یُس نفس پاک کوٚر یعنی باطن چمکووُسہ سپُد کامیاب، یُس نہٕ یہِ پاکیز بنووُسہ سپُد ناکام۔ یہِ کتھ چھےٚ پکہٕ زِ روزِ محشرس منٛز لگہِ نہٕ انسانس مال دولت تہٕ اولاد بکارٕ بلکہ صاف تہٕ شفاف دل یعنی قلبِ سلیم۔

اصل کتھ چھےٚ یہِ زِ تصوّفُک تعلق چھُ قرآنِ مجیدتہٕ حدیثِ مبارکن سۭتۍ۔ صوٗفی چھُ مکمل پأٹھی سُے طرزِ عمل پانہٕ ناوان یُس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو اختیار کوٚر۔ تہٕ یہوے چھُ اسلامی طریقہ۔ یعنی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ امی کٔر تصوّفن ترقی۔ ہاں یہ کتھ چھےٚ امہِ کِس طریقہٕ کارس منٛز آیہِ تبدیلی۔ یہ ہیوٚک نہٕ رسم وریٚو اجہ کہِ اثرٕ نِش مُچِھ روٗ زِتھ۔

صوفیا چھِ ونان زِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمو واتہٕ نوو قرآنِ پاک حکمتہٕ سان لکُن تانی۔ تِموسمجو وقرآنُک پیغام تہٕ پانہٕ روٗ دی بنفسِ نفیس اتھ پیٹھ ڈٔ ٹھ عمل کران۔ تصوّفٕچ بُنیاد تہِ چھِ یِی۔ صوفیو تہِ کٔر اتھ پیٹھٕ عمل تہٕ پیغامِ خداتہٕ رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلّم واتہٕ نووُکھ لکُن تانی نہایت خوش اسلوٗ بی سان۔

صوفیا چھِ ونان زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛز زندگی مبارک اٚس تیٚژ صاف تہٕ پاکیزٕ زِ یہِ وُچھِتھ گۓ عرب ہِو علاقٕک لُکھ متأثر تہٕ پتہٕ ووت اسلامُک پیغام تمام دُنیہس تانی۔ امِی چھِ صوٗفی پانس منٛز پاکیزٕ اخلاق تہٕ اخلاصس کأم ہیٚنٛز تعلیم دِوان۔ تا کہ کامہِ ہنٛز نسبت بنہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن سۭتۍ یوس امچہِ کامیأبی ہنٛز ضمانت چھےٚ۔ یہ کتھ چھےٚ بالکل پٔز زِ یتھ عملہِ نہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛز مو ہرآسہِ سو چھنہٕ بہتر تہٕ فأید مند آسان۔

تصوّفٕچ تعلیم اسہِ تانی واتہٕ ناونہٕ باپتھ چھُ سأنین بزرگن سَخ تکلیف

ٹُلن پیٚوٗمُت۔ مگر یِم روٗدی ڈٔٹتھ۔ پانے کٔرِ وانداز کوفُک شہر یٚیتہِ اموی گورنرو زبردس ظلم کوٚ رمُت چھُ، اُتی بنیو تصوّفُک گوڈنیُک مرکز۔ چھِنا ونان زِہمتِ مرداں مددِ خدا۔ بہرحال صوفین ہیٚنٛد گوڈنیُک گروہ یُس ۶۶۱ عیسوی تا ۸۶۱ عیسوی تانٛی اوس تتھ منٛز کوٚرکینٛژ وحضراتو نمایاں رول ادا۔ یِمن رہبرن ہندی ناو چھِ تاریخہٕ چَن کتابن منٛز یِمہٕ آیہِ موجود۔

۱۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت حسن بصری

۳۔ مالک بن دینار

۴۔ محمّد واسع

۵۔ حبیب اعظمی

۶۔ خواجہ فضیل بن ایاض

۷۔ تہٕ حضرت ابراہیم بن ادھم

(رحمتہ اللہ علیہم اجمعین)

اتھ جماعتس منٛز اٰسی عالمِ اسلامکی مشہور ترین حضرات شامل۔ یِہنٛد ذکرِ خار چھُ حضرت فرید الدّین عطار رحمتہ اللہ علیہو ''تذکرۃ الاولیا'' کتابہِ منٛز کوٚرمُت۔

یِمو حضراتو رٔٹ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛز تعلیم تہٕ یِہنٛدین حکمن پیٚٹھ کٔرِکھ عمل۔ یِمو کٔر دینس پیٚٹھ محنت، مرید بنٲوِکھ نہٕ کوٚر کھ عبادتُک

کاںٛہہ الگ طریقہٕ بیان۔ یِم رٗ دۍ حاکمِ وقتس نِش دۄرٕ تہٕ یکسوٗیی سان کوٚرکھ ذکرِ خداتہٕ ریاضتس منٛز رٗ دۍ مشغول۔ یِمن نِش اگر کاںٛہہ وقتک حاکم ملاقاتہٕ باپتھ یِوان اوس۔ اوّل اَسی نہٕ یِم تِمن ملاقاتے دِوان اگر ووٚنی کُنہٕ سمکھِ ہنکھ تیٚلہِ اَسی تِہنٛز خامی تِمن بتھُس پیٹھ بیان کران۔ یِمن اوس نہٕ کاںٛہہ خوف تہٕ خطرٕ یہِ گرتھ باسان۔ ''یُس کھوژِ ذاتس تس کھوژِ عالم اِد کونہٕ جِن تہٕ انسان۔'' یِمہِ ہیمتک مظاہرٕ یِمو کوٚرسہٕ اوس الگ تہٕ بدٕ ن۔ نتہٕ اوس یہِ سپدان یوٚ دوَے کاںٛہہ حاکمِ وقتس مخالفت کرِ ہےسہٕ اوس سیٚدِ سیوٚ دموتہٕ چہِ کھونہِ منٛز واتان۔

امامِ ابوحنیفہ، سفیان ثوری، خواجہ فضیل بن ایاز، خواجہ حبیب اعظمی تہٕ ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین، اَسی تِم حضرات یِمو امہِ عہدٕ کیٚن خلیفن ہنٛدِ ذٔریعہ کرنہٕ آمژٕ غٲر اسلامی کامہِ پننہِ نین حاکمن نِش دوٗری ہٕنٛد ثبوت بناوِ۔ یِمو کوٚر پننہِ سلوٗکہٕ ستی یہِ تہٕ ثابت زِ حق چھُ حق تہٕ اتھ پیٹھ ظلم تہٕ جبر ہاوی سپدان، امہِ کنِ رٗ دۍ یِم اتھ ماحولس منٛز تہٕ نڈٕر تہٕ بے باک بٔنتھ، سیٚٹھاہ کوٗشش کٔرِکھ زِ خلیفہ گژھی ظلم کرنہٕ نِش رُکنِ۔ یُس کارنامہٕ یِمو انجام دیُت سہٕ چھُ واریاہ بوٚڈ تہٕ تھیٚکُن لایق۔

صوفیاہن ہنٛز دۆیم جماعت اَٹھمہِ تہٕ نومہِ صدی منٛز

تاریخِ اسلامُک سارِوے کھوتہٕ بۆڈ واقہٕ چھُ خلافت مُلوکیتس منٛز تبدیل سپدُن۔ امی دورِ منٛزی اوس صوفیاے کرامن ہیٛنڈ دوُیم گروہ گُزران، یتھ دورَس منٛز یۄنانکی فلسفَن اسلام تہٕ قرآن پاککی احکامتن منٛز شک تہٕ شبہہ پأدِ کرُن شروع اوس کۆرمُت۔

یۄنٲنی فلسفہِ نِش سپدی مسلمان مصرِ کہِ فتح پتہٕ واقف۔ امہِ فلسفُک مرکز اوس اسکندریہ بنی امیّہ ہِکس دورَس منٛز آو صرف علمِ کیمیا (کمسٹری) توجہ طلب بناونہٕ۔ یم کمسٹری ہنٛزٕ کتابہٕ آسہٕ تِمن آو عربی پأٹھی ترجمہٕ کرنہٕ۔ مگر عباسی ین ہنٛدس دورس منٛز گۆو یونٲنی ادبس ستی رشتہٕ مستحکم۔ خلیفۂ ہارون رشید سنٛدس دورس منٛز پێیہِ اکہِ ترٛٹھِ تنظیمہِ ہنٛز بُنیاد تھیچ کأم صرف یہ أس زِ باقی زبانن منٛز لیکھنہٕ آمٕژ کتابہٕ یِن عربی زبٲنۍ منٛز ترجمہٕ کرنہٕ۔ یونٲنی فلسفس متعلق کتابہٕ آیہِ ہارۄن رشید سنٛدس دورس منٛز ترجمہٕ کرنہٕ۔ یِہوے بنیو وبہانہٕ زِ اسلأمی عقایِد تہٕ اصۄلن پێٹھ ہیۆت لُکو شکس منٛز مبتلا سپدُن۔ حتیٰ کہ ارسطوتہٕ باقی فلسفین ہنٛزٕ کتابہٕ وُچھِتھ گۆو ہارون رشید تہِ بدظن اتھ حدس تانۍ

زِٹٕی کوٚر حکم جأری زِلُکھ گژھن نہٕ قرآنِ پاکس پیٛٹھ اعتماد تھوٕنی۔ اگر نہٕ تم یہِ
مانن تیٛلہِ گژھن تم زنگن ہاٗنکلہٕ گنٛڈِتھ بغداد روانہٕ کرٕنی۔ یہِ بوٗزِتھ گےٚ عام
مسلمان پریشان تہٕ خوف زدٕ تہٕ تمن باسیوو اکے جاے چھےٚ بچہٕ پنچ یعنی
صوفیاہن ہنٛدِس دامنس تل جاے ژھانڈٕنی۔

امام احمد بن حنبل تہٕ محمّد بن نوح رحمتہ اللہ علیہن آو قرآنِ مجیدس
پیٛٹھ پوٚختہٕ اعتبار تہٕ اعتماد آسنہٕ کنہٕ جیل سوزنٕک سزا دِنہٕ۔ مگر جلدے آیہ رہا
کرنہٕ۔ یمہِ عہدٕچ کتھ کرنہٕ آیہِ امہِ دورٕکۍ مشہور صوٗفی چھِ:

۱۔ حضرت بایزدید بسطامی

۲۔ حضرت ذوالنّونِ مصری

۳۔ حضرت جنید بغدادی

۴۔ امام احمد بن حنبل

۵۔ تہٕ حضرت محمّد بن نوح

(رحمتہ اللہ علیہم اجمعین)

یمے چھِ تم حضرات یمو منطق، عقل، دلیل تہٕ اقتصادی ترقی ہنٛدین
خیالاتن ہِنٛز زبردس مخالفت کٔر۔ صوفیا حضراتو کوٚر پانس رُوحانی اصلاح،
خدایہِ سُنٛد محبت تھوٗکھ دِلن منٛز تہٕ پنُن جسم و جان کوٚر کھ خداے ذوالجلالس
حوالہٕ۔ تہٕ لُکن تہِ دیتُکھ یہوے سبق۔ أتھی دورس منٛز جنیدِ بغدادی رحمتہ
اللہ علیہن ہنٛدِ دٔسی یہِ تصوّر پیش کرنہٕ زِ اللہ تعالیٰ چھُ ہر ذرس منٛز جلوٕگر۔ یعنی

وحدۃ الوجودِ چ کتھ۔

ڈہمہِ صدی عیسوی منٛز سپُد فتو حاتن ہیٚنٛد سلسلہٕ درازتہٕ اتھ ستۍ آیہِ نٔوۍ نٔوۍ علاقٲئی مسلہٕ تہٕ برونٛٹھ کُن۔حدیث تہٕ قرآنِ پاکس منٛز یمن مسلن ہیٚنٛد حل موجوٗد اوسنہٕ تمن ہیٚنٛد حل تلاش قرآنِ پاک تہٕ حدیثِ مبارکن ہنٛزِ روشنی منٛز کرنہٕ باپتھ آے ژور فقہی مرکز بارسس، یم یتھٕ پأٹھی چھِ:

۱۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سُنٛد فقہی مرکز

(۶۹۹۔۷۶۶عیسوی)

۲۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سُنٛد فقہی مرکز

(۷۱۵۔۷۹۵عیسوی)

۳۔ امامِ شافعی رحمتہ اللہ علیہ سُنٛد فقہی مرکز

(۷۶۷۔۸۲۰عیسوی)

۴۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سُنٛد مرکز

(۷۸۰۔۸۵۵عیسوی)

یمو فقہی مرکزو کٔر مسلن ہیٚنٛد حل تلاش کرنس منٛز تھٮ۪کنۍ لایق کأم۔حتیٰ کہ حکمرانو تہٕ کٔری یِہنٛدی فأصلہٕ قبوٗل مگر اکثر أسی وقتکۍ حکمران یمو فأصلو نِش پنُن دامن بچأوِتھ دوٗر رہیوان۔تہٕ یم حکم یمو مرکزو پیٚٹھٕ جأری أسی سپدان تِمن کُن اوس نہٕ دیٚان دِنہٕ یِوان۔

حالت کیاہ أس اتھ متعلق چھِ مولانا ابوالکلام آزاد ''تذکرہ'' ناوچہِ

کتابہِ منٛز لیکھان ''فقہٕ کُس ناوس پیٚٹھ ہٲو ہر ذی شعور انسانن تیزی، تہٕ پریٚتھ خابس آو تعبیر کرنہٕ۔ مذہبہِ اسلامس منٛز آیہِ دوکھ دہی تہٕ ظٕلمکی درواز یلہٕ تراونہٕ۔ زنٛین ہتی اُس جادتی سپدان یہ جاۍیز قرار دِنہٕ باپتھ آیہِ وتہٕ کڈنہٕ۔ زکات نہٕ دِنہٕ باپتھ اُسی لُکھ پنٛنۍ دولت پنہٕ نیٚن زنانَن ہنٛدِ ناوِ کران۔ یتھٕ کٕنۍ آیہِ غٲر شرعی کامہِ شرحہٕ کُس ناوس پیٚٹھ انجام دِنہٕ۔'' بقول علامہ الطاف حسین حالی رحمتہ اللہ علیہ:

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

بہرحال امہِ صدی ہنٛدی مشہور و معروف صوفیا چھِ یم حضرات:

۱۔ شیخ ابوسعید ابن عربی (۸۹۵عیسوی)

۲۔ شیخ ابومحمّد خلدی (۹۵۲عیسوی)

۳۔ شیخ ابونصر سراج (۹۸۸عیسوی)

۴۔ شیخ ابوطالب مکی (۹۹۴عیسوی)

۵۔ شیخ ابوبکر (۱۰۰۰عیسوی)

۶۔ تہٕ شیخ عبدالرحمٰن السومی (۱۰۲۱عیسوی)

یمن سارنٕے حضراتن ہنٛد پیغام اوس یہوے زِ دل کٔرِو پاک تاکہ کیف تہٕ سرور سپدِ حاصل۔ رُوح بنہِ نورٲنی اتھ پیٚٹھ کٔرِو محنت اِطمنان سپدِ یوٚ حاصل۔ خدایس تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛد محبت تھٔوِو،

اخلاق تہٕ کردار کٕرِ وٹھیک تہٕ رٕژَر پَھٕہلاٚ وِ و۔تا کہ اکھ شہٕل سماج سپدِ تعمیر۔

صوفیاہن درمیان یُس اخلاقس متعلق نظریہ موجود اوس تتھ متعلق چھِ علامہ شبلی نعمانی رحمتہ اللہ علیہ لیکھان ''شریعتس تہٕ اخلاقس تحت یوس تعلیم دِنہٕ یوان چھےٚ سو چھےٚ یتھٕ کٕنۍ۔صبر، رضا، توکل، استغفار تہٕ قناعت۔انسان چھُنہٕ اتھ پیٹھ عمل کران زِ امہِ ستۍ میلہِ مےٚ جنّت ، بلکہ چھُ اکھ صوفی جبرن صبر کران، انسان چھُنہٕ امہِ کنۍ نیماز پران زِ نیماز نہٕ پرنہٕ ستۍ گژھ سُہ جہنّمس بلکہ امہِ موکھہٕ پران زِ یہِ ترٚ اوٗنۍ چھنہٕ اُمِس پانس تانۍ۔یہوے چھُ طریقۂ مبارکہِ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ، تہٕ یہوے مبارک طریقہ چھُ ییٚتہِ، وتہٕ تہٕ تتہِ تارتہٕ کامیابی لبنہٕ باپتھ اہم۔یہوے چھُ صوفیا حضراتن ہیٛنٛد نصب العین۔

شیخ ابوسعید عربین کٕر اکھ کتاب تحریر یتھ ''طبقات'' ناو چھُ، اتھ منٛز کوٚر یمو تمہِ کامہِ ہیٛنٛد ذکر یوس صوفیاے کرامو کٕر۔''حکایت الاولیا'' تہٕ آیہِ أتھی دورَس منٛز تحریر کرنہٕ ییٚمکۍ مصنّف شیخ ابو محمّد الخلدی چھِ۔شیخ عبداللہ انصاری سٕنٛز کتاب ''طبقات صوفیا'' تہٕ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ سٕنٛز کتاب ''نفحات الانس'' تہٕ آیہِ لیکھنہٕ۔یمن منٛز صوفیا حضراتن ہنٛز ذکر تہٕ چھےٚ تصوّفس متعلق کتھ تہٕ کرنہٕ آمٕژ چھےٚ۔شیخ ابو طالب اَسی قرآن تہٕ حدیثکۍ جیّد عالم یمو لیچھۍ ''قوۃ القلوب'' ناوٕچ اکھ بہترین کتاب۔اتھ کتابہِ منٛز چھُ یمو وۄنمُت زِ تصوّف چھُ قرآنِ پاک تہٕ حدیثِ پاکو منٛز درامُت۔اتھ کتابہِ منٛز

چھُ عبادتُک بٲطنی پہلوبِ کڈنہٕ آمُت۔

شیٚخ ابو بکرن کٔر کتاب تحریر ''التعارف المذ ہب اہلِ تصوُّف'' یتھ منٛز اسلامُک پرٛیتھ اصوٗل تفصیلہٕ سان بیان چھُ آمُت کرنہٕ۔ یم چھِ ونان زِ یمے اصوٗل چھِ صوفیا حضراتن ہیٛنٛد ایمان تہٕ سلوٗک۔ اتھ کتابہِ منٛز چھِ تصوّ ٕفکۍ تعریف واضح ثبوٗت پیش کٔرِتھ برونٛہہ کُن انہٕ آمٕژ، امہِ عہدٕ چ سارٕوے کھوتہٕ مشہور کتاب چھےٚ ''کتاب اللمع'' اِمکۍ مصنّف چھِ شیٚخ ابونصر سراج۔ کتابہِ منٛز چھِ تصوّ ٕفکۍ بُنیٲدی اصوٗل تہٕ علوم بیان کرنہٕ آمٕژ۔ اتھ منٛز چھُ وننہٕ آمُت زِ ''نیت چھےٚ خدایس ستۍ، خدایہٕ سٕندِ ستۍ تہٕ خدایہٕ سٕندِ باپتھ۔''

دٔہمہِ صدی عیسوی منٛز کٔر تصوُّفن اکہِ تحریکہِ ہنٛز شکل اختیار۔ اتھ دورس منٛز آیہِ اتھ موضوعس پیٹھ مُستند کتابہٕ لیکھنہٕ۔ وونٛی اٚس صوفیاہن ہنٛز اکھ جماعت تیار سپٕز مٕژ۔ کتابہٕ آسہٕ رِسالن ہنٛزِ شکلہِ منٛز یمن رِسالن منٛز اٚس صوفیاہن ہنز ذکر تہٕ آسان تہٕ کُنہِ موضوعس پیٹھ وضاحتہٕ سان کتھ تہِ موجود آسان۔ تصوّفٕچ مکمل تشریح تہٕ اٚس نہٕ سپٕز مٕژ مگر امیک ابتدا اوس ضرور سپُدمُت۔ تہٕ صوفیاہن ہنٛز مختلف جمٲژ آسہٕ منظّم سپدان۔

کٔہمہِ صدی عیسوی ہنٛدی مشہور مشائخ اٚسۍ

۱۔ شیٚخ ابونعیم اصبہانی (۱۰۳۸عیسوی)

۲۔ شیٚخ ابوقاسم قشیری (۱۰۷۲عیسوی)

۳۔ شیٚخ علی ہجویری (۱۰۷۲عیسوی)

۴۔ شیخ عبداللہ انصاری (۱۰۸۸عیسوی)

۵۔ تہٕ شیخ ابوسعید ابی الخیر (۱۰۴۹عیسوی)

ابونعیم اصبہانی ٲسی علمِ حدیثُکی بٔڑی استاد۔ یمو چھےٚ ''حلیۃ الاولیا'' ناوچہِ پننہِ کتابہِ منٛز ساس کھو تہٕ جاہٕ صوفیائے کرامن ہنٛز تاریخ بیان کٔرمٕژ۔ یہِ کتاب چھےٚ دہن جلدن منٛز۔ یہِ کتاب چھےٚ صوفیاہن ہنٛز زندگی تہٕ کارنامن متعلق مستند کتاب ماننہٕ یِوان۔ شیخ ابو القاسم قشیری ین لیوٚکھ اکھ رسالہِ یتھ ''رسالۂ فن تصوّف'' ناو چھُ۔ اتھ منٛز چھےٚ تصوّفہِ کیٚن مختلف اصولن ہنٛز ذکر کرنہٕ آمٕژ۔ یم الزام صوفیاہن پیٹھ لگاونہٕ ٲسی آمتؠ تمن ہنٛز زوردار تردید چھےٚ اتھ رسالس منٛز کرنہٕ آمٕژ۔ یمو چھُ اتھ منٛز یہِ ثابت کرنچ کوٗشش کٔرمٕژ زِ تصوّف چھُنہِ شریعتہٕ تہٕ سُنّتہٕ نِش الگ کانٛہہ چیز۔ امہِ ستؠ گوٚو تصوّفچ مخالفت کرن والیٚن دَم تہٕ یتھہٕ کنٛئ گٔے تصوٗفس بتھِ یِنہٕ وٲلی ٹھٔری ختم تہٕ وَتھ گٔے ہموار۔ یہِ اوس پزی پأٹھی علامہ قشیری سُند اکھ بوٚڈ کارنامہٕ۔

شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمتہ اللہ علیہ ٲسی اکھ مشہور عالمِ دین تہٕ سیٹھاہ ذہین صوٗفی۔ یمن اوس مشائخن ستؠ ووتھنُک بیہنُک سخ شوق۔ اتھ سلسلس منٛز کوٚر یمو مختلف علاقن ہنٛد سفر۔ شام پیٹھہٕ ترکمانستان اتہِ پیٹھہٕ سندھ کِس ساحلس تانٛ تہٕ ٲخرس وٲتؠ لاہور تہٕ ٲتؠ کٔرکھ سکونت اختیار۔ یہنٛز مشہور کتاب چھےٚ 'کشف المحجوب' یہِ کتاب چھےٚ تصوّفہِ کِس دُنیہس منٛز اکھ معتبر کتاب ماننہٕ یِوان۔ یمو کوٚر پننہِ نیٚو تحریرو ستؠ

تصوّف اسلامس ءستۍ جوڑنٕچ کاٗم تہٕ تہٕ اتھ ءستۍ کوٚرکھ شک تہٕ شُبہ دوٗرکرنٕچ بر پوٗرکوٗشش ۔امہِ کتابہِ بروٗنٹھ یم تہِ کتابہٕ تصوّفس متعلق لیکھنہٕ آسہٕ آمژٕتم آسہٕ سارے عربی زبٲنۍ منٛز تہٕ یہنٛز ذکر کرنہٕ آمژ کتاب چھےٚ فارسی زبٲنۍ منٛز لیکھنہٕ آمژ ۔اتھ چھُ اردو ترجمہٕ تہِ کرنہٕ آمُت ۔امہِ کتابہِ ہیٚنٛد ترٲئل پر ـیتھ کانٛسہِ صوٗفی تہٕ یہِ کتاب چھےٚ ازتہِ سیٚٹھاہ شوقہٕ سان پرنہٕ یوان ۔امہِ کتابہِ ءستۍ سپٕز تصوّچ فٕچ وَتھ ہموار۔

شیخ عبداللہ انصاری یم پیرہروی ناوٕ مشہور چھِ، اُمی پننہِ دورٕکۍ مشہور تہٕ معروف محدّث تہٕ صوٗفی ۔یم اُسی امامِ احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہن ہنٛدی پٲرو۔تصوّف بروٗنٹھ پکہٕ ناونس منٛز کوٚر یمو تہِ اہم رول ادا۔یم کتابہٕ یمو تصنیف کرِ تم چھےٚ منازل السایرین، وطبقاتِ صوفیا، جامع الکلام تہٕ مناجات ۔یم کتابہٕ سپٕز ہندوستانس منٛز سیٚٹھاہ مشہور۔شیخ احمد الدّین ناگوری یوچھُ یمن کتابن ہنٛدی اقتباس جایہِ جایہِ پیش کٔری متۍ ۔

بہر حال اتھ دورس منٛز یم کتابہٕ بروٗنٹھ کُن آیہِ، تِمن ہنٛدی اثرات اُسی سیٚٹھاہ ءسٔی تہٕ یمو ءستۍ گیہِ تصوّفس متعلق شک تہٕ شبہات دوٗر۔تہٕ پتہٕ آیہِ تصوّفس متعلق تمام کتابہٕ مختلف نظریہ تھون والیٚن ہنٛدی ذٔسی لیکھنہٕ۔

ٲہمہِ صدی ہنٛدی مشہور مشائخ چھِ

۱۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ (۱۱۱۱عیسوی)

۲۔ شیخ محی الدّین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (۱۱۶۶عیسوی)

۳۔ شیخ محی الدّین ابن عربی (۱۱۵۶۔۱۲۵۴عیسوی)

۴۔ شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ (۱۱۴۴۔۱۲۳۴عیسوی)

۵۔ شیخ اکبر (۱۱۵۶عیسوی) سپدِ تولُد سپینس منٛز

٦۔ خواجہ فریدالدّین عطار (۱۲۳۰عیسوی)

۷۔ تہٕ حکیم سنایی (عظیم صوفی شاعر)۔

بٲہمہِ صدی ہیٚنٛد دور چھُ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہن ہیٚنٛد دور مانٛنہٕ یِوان۔ یِم سیٹھاہ تھدِ پایکۍ صوٗفی چھِ۔ یِم چھِ یِوان تصوّفکۍ مرکزی نقطہٕ مانٛنہٕ۔ یِموٚ کٔری پننِس دورَس منٛز ۳۰۰ صوٗفی تیار تاکہ تِم واتہٕ ناون تصوٗفٕچ تعلیم جایہ جایہِ۔ حضرت غزالی رحمتہ اللہ علیہو کٔر اِسلامٕچ تشریح تہٕ تِتی سمجھوٗکھ تصوّف تمہِ آیہِ زِ اسلامٕچ شکل تہٕ صورت لٔج تصوّفس أندی أندی گتھ دِنہِ۔ یعنی تصوّف تہٕ اسلامٕچ تعلیم سپز نمایاں۔

امی بٲہمہِ صدی ہٕنٛدی دوٚیِم مشہور صوٗفی چھِ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔ یِمو دِژ تصوٗف تہٕ امہِ کیٚن نظریاتن عملی شکل تہٕ امِکۍ اصول کٔرِکھ بہترین طریقس منٛز پیش، یِمن پٲروی کرن والیٚن ہیٚنٛد تعداد مقرّر کرُن چھُ مشکل۔ ضیا الدّین برنی ین چھِ ''تاریخ فیروز شاہی'' منٛز یِہنٛدی سیٹھاہ تعریف کٔری متِژ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہو کوٚر اسلامی تصوٗفس منٛز اکھ ہنگامہٕ برپا، یُس بذاتِ خود اکھ بے مثال کارنامہٕ چھُ۔ یِہنٛزِ تعلیمہِ ستی گےٚ بودھ درمکۍ لُکھ سیٹھاہ متأثر۔ یِہنٛزِ تعلیمہِ ستی آو افغانستان تہٕ امہِ کیٚن

ہمسایہ مُلکن منٛز اسلامی انقلاب تہٕ ساسہٕ بَد یولکو کوٚر اسلام قبول۔ یہنٛز مشہور کتاب چھےٚ فتوح الغیب، فتحِ ربّانی تہٕ فیوضات الرّ بانیہ۔

بٲمہِ صدی ہنٛدِس اٲخرس منٛز سپدی واریاہ مشہور صوفیا پٲدٕ یمو تصوٗفٕچ تحریک برونٛٹھ پکہٕ ناٲو۔ یمو منٛز چھِ شیٔخ محی الدّین عربی (۱۱۶۵۔۱۲۴۰ عیسوی) تہٕ شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین تہِ شاٲمل یمو تصوّفہٕ کِس دُنیہس منٛز حاٲران کُن کارنامہٕ انجام دِتی۔ شیخ اکبر سپدی سپینس منٛز پٲدٕ۔ یمو لیٚچھِ تصوّفس متعلق ۵۰۰ کتابہٕ یمو منٛزٕ ۱۵۰ کتابہٕ از تانۍ موجود چھےٚ۔ یمو کوٚر وحدت الوجوُدک تصوّر تتھٕ کٔنۍ پیش زِ یہِ بنیوو تصوٗفک روح۔ بٲمہِ صدی منٛزٕ ے سپُد اکھ عظیم صوفی شاعر خواجہ فرید الدّین عطار پٲدٕ، یمو پننہِ شاٲعری ذریعہ تصوّف زوردار بناٲوِتھ پیش کوٚر۔ یتھ جایہِ یہُنٛد کانٛہہ غزل، قصیدٕ یا رباعی پرنہٕ یِوان آسہٕ تتہِ اوس وحدت الوجوُدک ماحول پٲدٕ گژھان۔

بہر حال نتیجہ دراویہِ زِ بٲمہِ صدی منٛز آو تصوّف اکہِ منظّم نصابہٕ چھِ شکلہِ منٛز برونٛٹھ کُن۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ اکبر تہٕ شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمتہ اللہ علیہن ہنٛزِ فکرِ کوٚر تصوّفس منٛز اکھ اِنقلاب برپا۔ اتھ سپٕز زبردس ترقی۔ حکیم سنایی تہٕ خواجہ فرید الدّین عطار رحمتہ اللہ علیہن ہندی اشعار اٲسی سیٚٹھاہ اثر انگیز زِ تِمو کوٚر عشقِ الٰہی ہٕکی جذبات پھٲہلاونس منٛز بہترین کاٲم۔ تُرواٲہمہِ صدی منٛز کٔر تصوّ فکی تصوّرن سماٲجی انقلابٕچ صورت اختیار۔

تصوّفُک ابتداتہٕ ترقی سپٕز مسلمانن ہنٛز وسیاسی سرگرمیو کِنہٕ، یِموٚ ستی لُکو دیٖنِ اسلام تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدی سنّت پسِ پُشت ترٲوِی مِتیٚ آسی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سٕندِ خلافتہٕ پتہٕ گوٚو مسلمانن ہنٛز سیاسی، سمٲجی تہٕ مذہبی بالادستی ہیٚنٛد زوال شروع۔ تہٕ یہِ سلسلہٕ روٗد ترُوآہمہِ صدی تانی جٲری۔ ترُوآہمہِ صدی منٛز بکھریہِ مسلمان اتھ حدس تانی زِ وقتُک حکمران خوارزم شاہ یوٚد دوے ہتن افسرن کانٛہہ حکم دی ہن، صرف أٹھ یادہ آسی مانان تہٕ بس۔ انتظٲمی سرگرمی آسہٕ یہِ ڈٲلہٕ زِ تہِ ٹھپ گمٕژ۔ لوٗٹُک بازر اوس گرم تہٕ بغدادُک یُس علاقہٕ تٲجرن ہیٚنٛد آمجگاہ اوس تتہِ آس کوتربٲزی عام۔ امی سببہٕ واتہٕ نو ومنگولو مسلمانن سخ نقصان۔ پورٕ بغدادتہٕ مشرق وسطیٰ ہِکی مُلک آیہِ تباہ تہٕ برباد کرنہٕ۔ بغدادس منٛز آو قتل غارت اتھ حدس تانی کرنہٕ زِ خوٗنکی دریاو سپدی جٲری۔ خانقاہ تہٕ مدرسہٕ آیہِ مسمار کرنہٕ۔ کُتب خانہ آیہِ زالنہٕ، باسان اوس منگول تھون مسلمانن ہنٛدیٚن مُلکن ہنٛز بُنیاد مِٹٲوِتھ۔

منگولن ہنٛد یوٚ پیاپے حملو تہٕ قتل غارت کِنہٕ پیوٚو مسلمانن مجبور سپدِتھ اللہ تعالیٰ ہس کُن مٲیل سپدُن۔ تبع تابعین گیہِ تصوّفچ تعلیم حٲصل کرنس کُن رٲغب تہٕ شہر ترٲوِتھ دوٗر جایَن خدایہِ سٕنٛز عبادت کرنہٕ باپتھ۔ تِمو ترٲوسیاسی تہٕ دُنیٲوی شان تہٕ شوکت تہٕ اسلامہٕ کیٚن احکامن پیٚٹھ سپدے یہِ مکمّل پٲٹھی کاربند۔ نتیجہِ دراو زِ تِہنٛدی طورطریقہ وُچھِتھ گٔے منگول یوٗت متٲثر زِ تِم لگی مسلمان بننہِ۔ تہٕ تِہندی ڈٔسی لوٚب اسلامن دُبارٕ جہارتہٕ آوازحق

سبز پرۍتھ طرفہٕ بلند۔ وسطی ایشیا، ایران، افغانستان، ہندوستان تہٕ یور پکۍ واریاہ ملک آیہِ منگولن ہنٛدِس اقتدارس تل تہٕ ییٚتھٕ کٔنۍ لوٚگ اسلامُک ژۄنگ تتھٕ کٔنۍ نپہٕ نپہٕ کرنہِ زِ پرۍتھ طرف گوٚو روشن۔ اسلام چھُ اللہ تعالیٰ سُند پسندیدٕ دین تہٕ یہِ چھُنہٕ ممکن زِ اتھ ہیٚکہِ کانٛہہ مِٹاوِتھ۔

أسی چھِ وُچھان زِ اِٹھمہِ صدی پیٚٹھٕ یُس سوال پٲدٕ اوس سپدمُت زِ تصوٗف کیاہ گوٚو، تتھ میوٗل ترُوٲہمہِ صدی منٛز جواب زِ ''تصوّف چھُ خدایہِ سنٛز وَتھ۔ یتھ وتہِ پیٚٹھ پکِتھ انسان پنُن پان قرآنِ پاک پرٕتھ تہٕ سمجتھ پرہیز گار چھُ بناوان۔ پرۍتھ کانٛسہِ سٟتۍ رُت ورتاو، بہترین اخلاق تہٕ خوب صورت کردار، أتھی چھِ ونان تصوّف۔ تہٕ یہِ سورُے شوقہٕ سان کرن وول گوٚو اصلی صوٗفی۔

ترُوٲہمہِ صدی منٛز یِم عالم تصوٗفس کُن مأیل سپدۍ تِم چھِ۔ مولانا روم، شیخ سعدی، واحدی تہٕ عراقی۔

اگر یتھ مضمونس منٛز حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سٕندِ خلافتہٕ پتہٕ پیش یِنہٕ وٲلۍ واقعات ویژھ تارٕ سان بیان کرنہٕ یِیہِ ہن یہِ مضمون بنہِ ہے طویل۔ زٲنِو یہِ چھُ ''مُشتے از خروارے''۔ مےٚ چھےٚ وومید زِ توٚہۍ تُلِو ''بینائی چھےٚ پٲری زان'' ناوچہِ یمہِ کتابہِ ہیٚنٛدر تہٕ میانہِ باپتھ کرِو دعاے خٲر۔ (مؤلف)

بزرگانِ دٟین تہٕ تصوٗف

تصوٗفس متعلق یِم حقایق بیان کرنہٕ آیہِ تِم چھ بُنیٲدی طور مأنِو بزرگو بیان کٔری متیٚ تہٕ تِمو عاشقو قلمبند کٔری متیٚ یِم تِہنٛدٟین نقشِ قدمن پیٹھ پکان أسی۔ اتھ بارس منٛز چھےٚ واریاہ خوبصورت کتابہٕ تہِ تحریر کرنہٕ آمٕژ یِمن ہنٛدی مُصنّف سانٟین مختلف سِلسلن ہنٛدی بزرگ أسی۔

دراصل چھُ ظٲہری دُنیاہ الگ تہٕ باطنی دُنیاہ الگ۔ ظٲہر گوٚ وَنوٚن تہٕ باطن گوٚ مخفی۔ یِتھِ کٔنۍ چھُ وننہٕ آمُت زِ باطنی چیزن چھا اکثر اہلِ ہوا ٹُھکر اوان روٗدی متیٚ۔ یِم عملا وٕنۍ چھنہٕ کتھےٚ یعنی "تا بہ عمل چہ رسد" یِم چھِ ونان روٗدی متیٚ زِ تصوّف چھُنہٕ کانٛہہ بُنیادٕے تھوان تہِ کیازِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس زمانس اوس نہٕ امیُک کانٛہہ تصوّر۔ امِہ کِنۍ چھُ یہِ بدعت۔ صوفیا حضراتن ہنٛدس تھزرس تہٕ بجرَس انکار کرن والیٚن ہیٚنٛد تعداد چھُنہٕ کم، مگر یہِ کتھ تہِ چھےٚ یِمو منٛز چھِ اکثر حضرات توبہٕ کرنہٕ پتہٕ واپس پھیری متیٚ تہٕ مختلف سِلسلن منٛز شأمل سپدی متیٚ۔ تصوّفہِ کیٚن منکرن اصلاح کرنہٕ باپتھ چھےٚ

قرون اولیٰ پیٚٹھٕ کوشِشہِ کرنہٕ آمژٕ ۔ تہٕ تصوّفہٕ کِس فلسفس تہٕ حقیقتس پیٚٹھ وارِیاہ کیٚنہہ بیان کرنہٕ آمُت تہٕ لیکھنہٕ آمُت ۔

تصوّف چھُ دراصل ظاہر تہٕ باطن تعمیر کرنُک ناو۔ اتھ منٛز چھُ گوڈنیُک تہٕ سیٚٹھا اہم جز شرٕیچ پابندی۔ نماز، روزٕ، حج تہٕ امہِ علاوٕ صبر، شُکر اخلاص تہٕ زُہد تقویٰ پاَدٕ کرُن ۔حرص، تکبر، ضد، کینہٕ تہٕ حسد تراوُن، ریاکٲری روخصت کرُن، شہوت پرستی نِش دوٗر روزُن، تِمن تمام چیزن اہمیت دِنۍ یِم حلال تہٕ جائز چھِ تہٕ تِمن چیزن زبردس نفرت کرٕنۍ یِمن خداتہٕ خدایہِ سُنٛد رسول صلی اللہ علیہ وسلّم منع کران چھِ۔

تصوّفس متعلق کیٚنہہ اقوال یِمن وونۍ بیان کرنہٕ۔ حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان: ”تصوّف گوٚو معرٕفتِچ حقیقت زانٕنۍ ،لٗکن نِش یہِ آسہِ تمہِ نِش ناووُمید سپدُن تہٕ صرف اللہ تعالیٰ ہس نِش وومید تھٲوٕنۍ ۔

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماوان: ”تصوُّف چھُ معرفتِ الٰہی ہُک ناو۔“ حضرت ابوحفس خدادرحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ ”تصوُّف چھُ مکمّل ادب، یُس ادب ضایہِ کران چھُ سُہ چھُ قربِ الٰہی نِش دوٗر گژھِتھ مردوٗد بنان۔“ حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ تصوّف گوٚو سٲری ترٲوِتھ اللہ تعالیٰ سُنٛد بنُن ۔غٲرن ہنٛدِ تصوّرٕ نِش دِل صاف کرُن، ٹھٕی کہ سمجُن زِ غٲرس چھُنہٕ کانٛہہ وجودٕ ے۔“ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہن ہیٚنٛد قولِ مبارک چھُ ”تصوّف

گۆو پنٔنۍ معاملات تہٕ اخلاق صاف تہٕ شفاف تھوٚنۍ ۔ پرٚیتھ وقتہٕ صِفَتِ صفا لازم مانُن ۔'' امام عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان تصوّف گۆو ''خدایہ سنٛز کتاب (قرآن مجید) تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدیٚن سُنّتن ہنٛز پأروی تہٕ سوٚ تہٕ پابندی سان کرٕنۍ ، یتھےٚ کنٛۍ چھِ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماوان ''تصوّف چھُ علمُک تہٕ عملہِ ہیٚنٛد ناو، علمہٕ ذٔریعہ پنٕن پان نفسأنی خأہشاتو نِش دوٗر تھوٗن تہٕ نفس تزکیہ کرُن تہٕ دلہٕ منٛز غأرِ اللہ نیبَر کڈُن تہٕ خدایہ سنٛزِ ذکرِ ستۍ آراستہٕ کرُن ۔'' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان ''تصوّفچ بُنیاد چھےٚ أٹھن چیزن پیٹھ (۱) سخاوتِ ابراہیم علیہ السلام (۲) رضاے اسماعیل علیہ السلام (۳) صبرِ ایوب علیہ السلام (۴) مناجات زکریا علیہ السلام (۵) غربتِ یحییٰ علیہ السلام (۶) موسیٰ علیہ السلام سنٛز خرقہٕ پۄشی (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنٛز سیاحت تہٕ (۸) فقرِ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ۔

تہٕ حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردی قدس سرہٗ چھِ فرماوان: قولاً ، فعلن تہٕ حالاً حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛز اِتباع گۆو تصوّف ۔

مقامات

تصوّفس منٛز چھِ أٹھ مقام جاذِ معروف ۔ یمن چھِ سلوککۍ مقام تہٕ ونان ۔

(۱) توبہٕ چھُ تصوّ فُک گوڈنیُک مقام۔ بیعت کرنُک آغاز چھُ توبہٕ سٍتؠ سپدان

(۲) ورع یعنی شکہٕ وٲلی چیز ترک کرٕنۍ

(۳) زُہد یعنی دل دُنیاہ نشہِ دوٗر تھوٗن

(۴) فِقر یعنی صرف خدایس بروٗنٹھ کنہِ محتاج ٲسِتھ روزُن، تہٕ تسُندے ٲسِتھ روزُن

(۵) صبر یعنی نفسٲنی خاہشہِ مارنہِ تہٕ مُصیبت ہِنس پیٹھ کمال صبرُک مظاہرٕ کرُن

(٦) توکّل یعنی کانٛہہ کٲم پننہِ بروٗ رٕ صلاحیژ صرف کٔرِتھ انجام دِنۍ تہٕ نتیجہٕ اللہ تعالیٰ ہس پیٹھ تراوُن

(۷) ایثار یعنی بێیِس پانس پیٹھ ترجیح دِنۍ ، باقین لُکن سٍتؠ احسانُک تہٕ رٕژرُک معاملہٕ کرُن

(۸) رضا۔ اتھ متعلق چھ شیخ حارث رحمتہ اللہ علیہ فرماوان یہِ گوٚو خدایہٕ سٕندِس حکمس تحت دِلُک اطمنان تہٕ شیخ ذوالنّون مصری رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان یہِ گوٚو قسمتہٕ کِس فٲصلس پیٹھ خوشی محسوس کرٕنۍ۔

مشائخن نزدیک چھ تصوّ فٕکۍ ژور رُکن۔ شریعت، طریقت، حقیقت تہٕ معرفت۔

قرآن تہٕ سُنّت کیٚن ظٲہری احکامن چھِ شریعت ونان تہٕ طریقت چھُ امکہِ بٲطنُک ناو۔ مثالہِ پٲٹھۍ شرعی طہارت گوٚ ویہِ زِ بدن ییہِ پاک کرنہٕ۔ تہٕ طریقتُک طہارت گوٚ و دِل تمام برٲییو نِش پاک کرُن۔ تہٕ شریعتس پیٚٹھ عمل کرنہٕ ستۍ ییم اثرات دِلس تہٕ دیماغس پیٚٹھ پیٚن تہٕ پتہٕ یوس یقیٖنۍ دولت حٲصل سپدِ تتھ چھِ حقیقت ونان تتھےٚ کٔنۍ چھ معرفت خدا سرنس ونان، یتھ بیا کھ ناو عرفان چھُ۔ ییٚلہِ صوٗفس پیٚٹھ حقاںٔیق کھُلان چھِ سُہ چھُ حق الیقین کِس منٗزِلس پیٚٹھ واتان۔ أتھۍ ووٗنکھ عرفان تہٕ یِی گوٚو معرفت۔

حضرت خواجہ نظام الدّین رحمتہ اللّٰہ علیہ چھِ فرماوان ییٚلہِ سألک کانٛہہ غلطی چھُ کران سُہ چھُ معرفتہٕ کہ منزلہِ پیٚٹھ حقیقتہٕ کِس منزِلس پیٚٹھ واتان، تہٕ یوٚ دوے کانٛہہ طریقتہٕ کِس منزِلس پیٚٹھٕ غلطی چھُ کران سُہ چھُ شریعتہٕ کِس منٗزلس پیٚٹھ واتان، فرماوان اَمی چھےٚ شریعتۍ پابندی ضروٗری۔

یعنی ییم منزِل سألک سیٚٹھاہ محنت کرنہٕ پتہٕ حٲصل کران چھُ، سرازیری کرنس پیٚٹھ چھُ سُہ اکھا اکھ پووبون والنہٕ یوان۔ تِمس چھےٚ امہِ باپتھ نِو محنت کرِنۍ پیوان۔ تہٕ سُہ چھُ مُشکلس منٛز پیوان۔ ویسے چھُنہٕ یہِ سپدان مگر امیُک امکان چھُ آسان۔ یہے کتھ چھےٚ حضرتو بیان کٔرمٕژ۔ (مولف)

تصوّفکی منزِل

سلوکچ وتہِ منز چھُ سائلِکس کینژ منزِلو منزی گُزرن پیوان، اِد چھُ سُہ اتھ قابل بنان زِ سُہ کرِ کائنسہِ ہدایت لبنہٕ باپتھ رہنمائی۔ یمن منزلن ہِنٛد تعداد چھُ مشائیخو ژورفرموومُت۔ اکھ فنا فی الشیخ، دویم فنا فی الرّسول ترِیُم فنا فی اللہ تہٕ ژوریُم بقاباللہ۔

فنا فی الشیخ

اکھ مرید ییٚلہِ شریعتچ تہٕ طریقتچ پابندی کرِتھ مختلف وظیفہ پران چھُ، اُمس چھِ خاص رحمتن ہِنٛد نزول سپدان یِژ ہمت یہِ کران چھُ تہٕ یِژ محنت یہِ کران چھُ اُمس چھ روحانی فائض حاصل سپدان۔ یہِ چھ اتھ منزِلس منز پنہٕ نِس پیر ہِنٛدِ پیٚٹھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تانی پنہٕ نیٚن مشائیخن نِش فائض حاصل کران۔ امہِ منزلہٕ باپتھ چھُنہٕ خاص کانٛہہ وخ مقرر اتھ منزِلس منز چھےٚ ترقی اللہ تعالیٰ، حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّم تہٕ مرشدٕ

ءِسنٛدِ توجهہ ءِستیٖ حاٗصل سپداں۔

فنا فی الرّسول

اتھ منٛزِلس پیٹھ چھ ساٗلکس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛند زبردس محبت پاٗدٕ سپدان یعنی حدٕ روٗس، امہِ کنٛہ چھُ ساٗلک حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛز اکھا اکھا اداپنٕنۍ عادت بناوان۔ اگر کرم سپدٕس تیٚلہِ چھُس دیدارتہِ عطا سپدان۔ اَتھ منٛزِلس منٛز چھےٚ مرشدٕ ءِسنٛز رہنمائِي سیٚٹھاہ اہمیت تھوان۔

فنا فی اللہ

اکھ ساٗلک ییٚلہِ فنا فی الرّسول کِس منٛزِلس منٛز ترقی چھُ کران سُہ چھُ فنا فی اللہ کِس منٛزِلس منٛز داٗخل سپدان۔ سُہ چھ یادِ خدایس منٛز مست سپدان اُمس چھُ پنٕن پان مُشِتھ گژھان۔ اُمِسنٛز حالت چھےٚ مکمل طور تبدیل سپدان۔ یہِ چھُ صرف ذکرِ خدا کرنس منٛز مشغول روزان۔

بقا باللہ

فنا فی اللہ پتہٕ چھُ بقا باللہ۔ اتھ منٛزِلس پیٹھ واٗتِتھ چھُ ساٗلک پنٕن پان ذاتہِ پاکس حوالہِ کران تہٕ تسنٛدِس پرٛ یتھ فاٗصلس پیٹھ راٗضی روزان۔ صحت یاب اٗسن، بیمار اٗسن، خداتھوِ سا کِنہٕ مارِیٚس، خوشی گژھِ سا حاٗصل کِنہٕ غم یعنی یہِ چھُ پرٛ یتھ حالس منٛز تن بہ رضا روزان۔ یہنٛدی باپتھ رضی اللہ عنہٗ فرماونہٕ آمُت۔

تصوّفکی اصطِلا حات

(۱) سلوٗک : امیُک معنہِ گوٚ و وتہِ پکُن ۔ مشائخ چھِ فرماوان یہِ گوٚ و نفسُک تہذیب یعنی اخلاقن منٛز بہتری اَنٛز تہٕ بُرٕ اخلاق ترک کرٕنی ۔فرماوان سلوٗکے گوٚ و تصوّف ۔

(۲) سیر یعنی سأر: دراصل چھُ سأر دوٚن طریقن پیٚٹھ آسان ۔ اکھ گوٚ و سیر اِلی اللہ یعنی خدایس کُن سأر کرُن ۔ بیاکھ گوٚ و سیرِ فی اللہ یعنی خدایہٕ سٕندِس ذاتس وٕنی دِنٛی یعنی مُعرفت حأصل کرُن تہٕ سٕندِ ین صفاتی ناون ۔یہِ سأر چھُ بقاباللہ پتہٕ شروع سپدان ۔

(۳) بیعت: کأنسہِ مرشدٕ سٕندِس اتھس پیٚٹھ بیعت کرِتھ تصوُّفچہ وتہِ پیٚٹھ پکنُک عہد تہٕ وعدٕ کرُن ۔

(۴) مرید: بیعت کرن وول، أمسے چھِ سأ لک تہِ ونان ۔

(۵) سأ لِک چھُ سُہ مرید آسان یُس راہِ سلوک طے چھُ کران ۔

(۶) مجذوب گوٚ و یس اللہ تعالیٰ پانس کُن نِوان چھُ، أمی چھنہٕ ظأہرن کانٛہہ ریاضت یا عبادت کرمٕژ آسان ۔یعنی مجذوب چھُ پانہٕ معرفتہٕ کِس منٛزِلس تانی واتان مگر دوٚیمیٚن چھُنہٕ ہدایت ہیکان کرِتھ ۔مجذوب چھِ دوٚن قسِمن ہندی آسان اکھ مجذوبِ سأ لک، یُس جزبہِ کہِ وسیلہٕ معرفت حأصل چھُ کران تہٕ پتہٕ چھُ سلوٗککی

منزِل تہٕ طے کران۔ بیاکھ گۄ وسالکِ مجذوٗب یہِ چھُ گوڈٕ سلوٗکٕکی منزِل طے کران تہٕ پتہٕ چھُ اللہ تعالیٰ اُمِس پانَس کُن پھِران۔

(۷) مجاہد یعنی نفسس ستی جنگ کرن وول، شیطانس بُتھِ لگن وول۔

(۸) محاسبہٕ گۄ وپنہٕ نِس پانس پانے حساب ہیوٚن تاکہِ پننہٕ خرابی روزن نظرن تل تہٕ تمہ ترِ اونچ کوشش یِیہ کرنہٕ۔

(۹) مراقبہٕ گۄ و خدایہِ سِندِس یادس منز غرق سپدُن، تہٕ غأرِ اللہ دلہٕ منزٕ کڈُن۔

(۱۰) عأمی گۄ ویُس رسمی عأٲلم آسہِ۔

(۱۱) عأٲلم یِس مشاہدٕ آسہِ نہٕ کرُن تگان مگر اتھ پیٹھ آسیَس یقین۔

(۱۲) عأرف: یہِ گۄ ویس اللہ تعالٰہن پننہٕ ذاتکہ تہٕ صفاتن ہندی سِر زانہٕ ٹُک توفیق دیتمت آسہِ تہٕ یہِ آسہِ مشاہدٕ تہٕ کُرِتھ ہیکان۔

(۱۳) مکاشفہ: ذکر تہٕ فکرِ منز چھِ سالِکس کیٚنہ حقایق تہٕ غأیبہٕ چھِ کتھٕ آشکار سپدان۔ اتھ چھِ واقعہ ونان۔ اگر یہِ بیدأری منز سپدِ اتھ چھِ مکاشفہ ونان۔

(۱۴) مُرشد: خدایس تانی واتہٕ نُک وسیلہٕ، اُمِس چھِ شیخ تہٕ پیر تہٕ ونان۔

(۱۵) نفی تہٕ اثبات: صوفیایہِ کرامن ہنٛز مشہور ذکر چھےٚ لا الہ الاّ اللہ اتھ منز چھُ لا الٰہ نفی تہٕ الا اللہ اثبات۔

(۱۶) اثبات: یہِ گۄ وذاتِ پاکہِ حضرت اللہ۔

(۱۷) ذکرلسانی: گۄ وزیۄ ستۍ ذکر کرٕنۍ۔
(۱۸) ذکرِقلبی: دلہٕ ستۍ ذکر کرٕنۍ یعنی یادِ حقس منٛز لگا تار روزُن۔
(۱۹) ذکرِ جہر: یہِ گۄ وتھزِ آوازِ منٛز ذکر کرٕنۍ یوس باقی تہٕ بوزن۔ اتھ چھِ ذکرِ جلّی تہٕ ونان۔
(۲۰) ذکرِخفی: سو ذکر یوس لۄ ت لۄ ت کرنہٕ یِیہ۔ نقشبندی سللس منٛز چھ یہِ ذکر بہتر یوان مانٛنہٕ۔ یێلہِ زن باقی سِلسلن منٛز ذکرِ بالجہر کرنس فوقیت حأصل چھےٚ۔
(۲۱) وجدٕ: یہِ چھِ دِلس پێٹھ اکھ خاص کیفیت طأری سپدنس ونان۔ پننہِ اختیارٕ وجدانس چھ تواجد ونان۔ تواجدس چھِ زٕ غرض آسان۔ اکھ تتھ حدیثس پێٹھ عمل کرٕنۍ یتھ منٛز فرماونہٕ آمُت زٕ ؤدِتھ نے ہێکہِ انسان ودونٕۍ صورت گرِتھ بناوٕنۍ تہٕ دویم ناقص مرید سنٛزِ تعٔلیمہِ ہنٛد باپتھ کیفیت پأدٕ کرٕنۍ زِتہِ سپدِ ذکرِ ہنٛد لذّت حأصل۔
(۲۲) رقص: عأرفانہٕ کلام بوٗزِتھ اکھ خاص کیفیت پأدٕ سپدنۍ تہٕ نژُن لاگُن۔ یہِ چھِ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ سنٛدِس سلسلس ستۍ تعلق تھون والێن سأ لکن ہنٛدس رقص ونان۔
(۲۳) مناجات: خدایس جِمتھ خشوع تہٕ خضوع سان زار پار کرُن۔
(۲۴) خانقاہ: امیٚک لفظی معنہِ چھُ عبادژچ جاے۔ خان معنہ گۄ وگرٕ تہٕ قاہ گۄ وعبادت تہٕ دعا۔ صوفی اصطلاحس منٛز گیہِ یہِ سۄ جاے یتێتھ

مشائخ تہٕ درویش روزان آسن تہٕ یتیتھ تعلیم تہٕ تربیتک انتظام آسہ۔

(۲۵) لنگر: خانقاہن منز یِنہٕ والین کھین چین پیش کرُن، یتھ جایہِ یہ کأم کرنہٕ یِوان چھےٚ تتھ چھِ لنگر ونان۔

(۲۶) سامع: امیُک لفظی معنہِ چھُ بوزُن۔ قوٲلی بوزن والین چھِ اہلِ سماع ونان۔ سماع نہ بوزنہٕ کِس بارس منز یم حدیث پیش کرنہٕ آمتۭ چھِ تِم چھنہٕ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امامِ احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ اجمعینو تہٕ باقی مجتہدینو معتبر مأنی متۭ۔ ابن عربی مالکی رحمتہ اللہ علیہ چھِ یمن حدیثن متعلق لیکھان زِ یمو منزٕ چھُنہٕ اکھ تہِ حدیث ثأبت تہٕ امام نووی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فتویٰ دِوان زِ یِٹھ تمام روایتہٕ چھےٚ بے بنیاد۔ امام سماوی رحمتہ اللہ علیہ چھ ''مقاصد حسنہ'' ہس منز لیکھان زِ یم حدیث غِنا کِس حرمتس منز بیان چھِ آمتۭ کرنہٕ تِمن منز چھنہٕ کانٛہہ اصلیت۔ امام حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ چھِ یمن حدیثن بے اصل مانان۔ امام ابراہیم بن سعد رحمتہ اللہ علیہ یم امامِ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سٕندی استاد چھِ تِم أسی پننہٕ نین شاگردن ہندی دِل نرم کرنہٕ باپتھ تِمن حدیث بوزناونہٕ بروٚنٹھ سماع بوزِ ناوان۔ تِمن بروٚنٹھ کنہِ اوس دَف واینہٕ یِوان۔

سِلسلہٕ: طریقتس منٛز چھِ ژور پیر تہٕ ژوداہ خانوادٕ مشہور یم خانوادٕ چھِ اصل آمتۍ قرار دِنہٕ تہٕ باقی اَمِکۍ شاخ۔ ژورو پیرو نٛش چھُ مراد حضرت امامِ حسن، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہما، حضرتِ امام حسنِ بصری قدس سرہٗ تہٕ حضرتِ خواجہ کمیل بن زیاد قدس سرہٗ۔ تمام سلسلہٕ چھِ یہنٛدِ وساطتہٕ حضرتِ علی رضی اللہ عنہوس ستۍ میلان۔

ضرورتِ مُرشد، بیعت تہٕ خلافت: صوفیا چھِ پرٚیتھ مسلمانس زنانہٕ آسِن یا مرد، بیعت کرٕنۍ ضروری قرار دِوان۔ فرماوان پیر گژھہِ ژھانڈُن۔ یس نہٕ پیر آسہِ تس چھُ شیطان پیر آسان۔ عربی عبارت چھےٚ ''من لا شیخ لہٗ فشیخہٗ الشیطان'' معرفتِ حق حأصل کرنہٕ باپتھ چھےٚ رہبر سٕنٛز ضرؤرت آسان۔ تہٕ یسٕنٛدِس اَتھس پیٚٹھ بیعت کرنہٕ یِیہِ تس چھِ مُرشد ونان۔ بیعت کرٕنۍ چھُ پنٛن پان کِنہٕ نس وننہٕ آمُت۔ یعنی پنٛن پان مرشدس سُپرد کرُن۔

صوفیاہن ہنٛدِس اصطلاحس منٛز چھِ خلافت مرشد سٕنٛز جانشینی ونان۔ فرماوان امہِ باپتھ گژھہ مرید عأقل، عألم تہٕ عاشق آسُن، یس منٛز یم ترےٚ چیز آسن سُے چھُ جانشینی ہیٚنٛد حقدار آسان۔ حضرت نظام الدّین اولیا رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان خلافتُک حقدار چھُ سُہ آسان یس نہٕ خلافتُک تماہ آسہِ۔ (سیر الاولیاء)

کینٛہہ ارشادات

☆ درویشس پزِ زِسہ روزِ پیٹھ سُنٛد تابعدار بٔنتھ ۔(شیخ عبدالواحد بن زید)

☆ درویشہِ سُنٛد اتھ ، شکم تہٕ کشکول گژھِ خٲلی آسُن ۔(ایضاً)

☆ یم ریاست ژھانڈن تم گیہ خوار ۔(فضیل بن عباس)

☆ یُس نہٕ خدایس کھوژِسہ چھُنہٕ کانٛسی کھوژان ۔(فضیل بن عباس)

☆ یُس شخص زیٛوِ تہٕ نفسک لذت ترک چھُ کران ، اللہ تعالیٰ چھُ تس دوس تھوان (ابراہیم ادھم)

☆ ایمانٕچ سلامتی چھےٚ درویشی منٛز تہٕ کفرُک خوف چھُ دولت مندی منٛز ۔(شیخ ہبیرہ بصری)

☆ اہلِ سماع ییٚلہِ سمچِھ محفلہِ منٛز چھِ آسان تہنٛدی دِل چھِ روشن سپدان (ممشاد دینوری)

☆ نیک لُکن ہتۍ صحبت تھوٕنۍ چھےٚ نیکی کرنہٕ کھوتہٕ بہتر تہٕ بُرٕ لُکن ہتۍ صحبت چھےٚ برٲیہِ کھوتہٕ بدتر (شیخ بایزید بسطامی)

☆ محبت چھُنہٕ ہیٚچھِ نٕک تہٕ تعریف کرنٕک چیز، امہِ باپتھ چھُ ذوق آسُن ضروری۔ محبت چھُنہٕ کسبہٕ سٟتی حٲصل سپدان ئلکہ خدایہٕ سٕنٛز مہربٲنی سٟتی ۔(معروف کرخی)

☆ ادب چھُ دِلُک ترجمان۔(خواجہ سری سقطی)

☆ ییٚلہِ توٚہی وُچھو زِ صوٗفی چھُ ظٲہرداری ہیٚنٛد خیال جاہ تھوان زٲنِو تسُنٛد باطن چھُ خراب۔(شیخ جنید بغدادی)

☆ ارادتہٕ کھوتہٕ بٔڈ دولت چھنہٕ کہیں۔نیک بختی ہیٚنٛد دار و مدار چھُ اَتھی پیٚٹھ (شیخ نجم الدّین کبریٰ)

☆ مسجدِ ہنٛز صفٲیی کرُن گوٚ ودل صاف کرُن۔(ریاض الملت)

یِہنٛدی اقوال تہٕ ارشادات پیش کرنہٕ آیہِ تِمن سارِنٕے کُرِنٕ اللہ رحمت عطا۔یِمنٕے ارشاداتن سٟتی واتہٕ ناوَویہِ مضمون انٛد۔تَرتُلن والیٚن خواتین وحضراتن چھُ دُعا کرنٕک درخاس۔

حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی چھِ فرماوان زِ اسہِ کٔرِ اولیاءِ کرام رحمتہ اللہ علیہن ہندی کیٛنہہ مناقب تہٕ اصفیاہن ہندی کیٛنہہ مرتبہٕ بیان تہٕ یوٚت تانٛی تصوّفُک تعلق چھُ اتھ متعلق چھِ محقق فرماوان زِ تصوّف چھُ صفاءٕ تہٕ وَفامنٛزٕ درامُت تہٕ لغوی اعتبارٕ چھُ ژٕ رو چیزومنٛزٕ کنہِ نٕش مشتق۔

۱۔ صُوفَانَۃٌ: امیُک معنی چھُ سبزی تہٕ گردوغبار۔

۲۔ صُوْفَۃٌ: پرانہِ زمانہٕ اوس اکھ قبیلہٕ یَم حاجیَن ہنٛز خدمت کران آسی تہٕ

کعبۂ پاکُک معاملات وُچھان آسی، یہِ قبیلہ اوس بیت اللہ شریفس
سٕتؠ تعظیم تہٕ عزّت کران۔

۳۔ صُوْفَۃُ القَضَا: یمیُک معنی گۄڈ نہٕ ہندس جسمس پیٹھ وال چھِ۔

۴۔ تصوٗف چھ صُوف نِش مشتق یمیُک معنہ کٹہٕ سُند یٚر چھُ۔

یوٗ دوے تصوّفہ کِس گوڈنِکس معنی لیس پیٹھ غور کرو امیُک معنی چھُ
سبزی یعنی سبزی پیٹھ گزار کرُن یوس خداین پأدٕ کٔرمٕژ چھےٚ۔ یہِ استعمال کرنہٕ
سٟتؠ چھُنہٕ کانٛسہِ جاندارس تکلیف واتان تہٕ اتھ پیٹھ چھِ نیک تہٕ پارسا لُکھ
قناعت کران۔ یتھِ کٔنٛ مہاجرو ابتدأیی وقتس منٛز کٔر۔ چونکہ حدیث مبارکس
منٛز چھُ فرمانِ حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہٗ سیدنا قیس ابن ابی حازم
رحمتہ اللہ علیہ نقل کران زِ فرموٗکھ "خدایہِ سُند قسم اہلِ عرب منٛز چھُس بہٕ
گوڈنیُک شخص یُس راہِ حقس منٛز تیر چلوو۔ أسی أسی حضورِ کریم صلی اللہ علیہ
وسلّمن سٟتؠ جہاد کران تہٕ اتھ دوران اوس نہٕ اسہِ نِش دَچھِ پنہٕ تہٕ بڑیہ پنہٕ علاوٕ
کہین کھینہٕ باپتھ میسر آسان یہ روزانہٕ کھنہٕ سٟتؠ آسہٕ اسہِ ماز بیرِ زخمی
گژھان۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اگر یہِ مانو تصوّف چھُ "صُوْفَۃ" منٛز درامُت، امہِ منٛز چھُ مراد حاجین
تہٕ حرمِ شریفس خدمت کرن وول قبیلہ تہٕ اتھ صورتس منٛز وَنوتمس صوٗفی یُس
دُنیہُک رنج تہٕ غم ترأوِتھ پننہِ مالکُک فأید تُلِتھ آخرتہٕ باپتھ جمع کرِ۔ تہٕ زندگی
بہتر طریقس منٛز گزارِ۔ یُس وقتس قدر کرِ تہٕ اتھ منٛز تا موت نیک کامہٕ کرِ تہٕ

ذکرتہٕ فِکر کٔرتھ بناوِپٔنُن آخرت بہتر تہٕ موتچہِ سختی نِش روزِ محفوظ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ چھِ روایت کران زِ فرموو رسول کاینات، فخرِ موجودات تہٕ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّمو ''اے علی یییٚلہِ لُکھ نیکی ین ہندِ یٚو دروازو ہندِ ذٔریعہ خدایہٕ سُند قُرب حاصل کرن چون گژھہ عقلہِ ہندِ ذریعہ خدایہِ سُند قُرب حاصل کرُن یتھ کٔنہ بنکھ ژٕ لُکن منٛز خدایہِ سُند محبُوب، یہِ چھُ دُنیہس منٛز لُکن مرتبہٕ تہٕ آخرتس منٛز خدایہِ سُند قُرب تہٕ نزدیکی حاصل کرنُک ذریعہ۔(الترتیب فی فضایل الاعمال)

تصوفُک ترٛیُم معنہ: اگر یہ مانو تصوُّف چھُ صَوفتہُ القَضا منٛز درامُت امیُک معنہِ گوٚو زِ صوٗفی چھُ اللہ تعالٰہس کُن توجُہہ پھِران تہٕ خلقتہٕ نِش دوٗر روزان۔ سُہ چھُنہٕ خلقن نِش کانٛہہ بدلہِ یژھان نہ چھُ قربٲنی دِنہٕ نِش پوٚت پھیران۔ یعنی یہ چھُ صرف خدایس کارساز تہٕ مددگار زانان۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ چھِ روایت کران زِ فرموو حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو زِ یییٚلہِ حضرت ابراہیم علیہ السلام نارس نِش اوٚنگُھ تمو پوٚر حَسبُنا اللہ وَنعم الوَکیل یعنی اسہِ چھُ خدا کافی ، سُہ کوٗتاہ بہتر کارساز چھُ۔(معظم الشیوخ، باب الدین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ تہٕ چھِ یہو ے قول نقل کران۔ تہٕ حضرتِ سیّدنا بکر بن عبداللہ مزنی علیہ الرحمہ چھِ فرماوان یتھٕ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نارس منٛز تراوُن ہیوٚ تُکھ سٲری خلقتن کوٚر اللہ تعالیٰ

سِندِس بارگہس منٛز اِلتجا یا اللہ حضرت خلیل علیہ السلام چھِ نارس منٛز تراوان اسہِ دِتہٕ نار ژھیٛتہٕ کرنُک اجازت، اللہ تعالیٰ ہن فرموٗ کھ یہِ چھُ میون خلیل تہٕ کُل زمینس پیٛٹھ چھُنہٕ کانٛہہ میون خلیل أمِس ورأے، اگر یِم توہہِ مددمنگان چھِ کریٚوٗس نتہٕ ترأوِیوٗن پنہٕ نِس حالس پیٛٹھ۔ امہِ پتہٕ کوٚررُوٗد کی ملایکن تہٕ عرض زِ اللہ مےٚ دِتہٕ بارشہِ ہندِ ذٔریعہ نارِ ابراہیم ژھیٛتہٕ کرنُک اجازت، اللہ تعالیٰ ہن فرموٗس یہِ چھُ میون خلیل بیٛیہِ چھُنہٕ رویہِ زمینس پیٛٹھ کانٛہہ میون خلیل، اگر یِم ژےٚ مدد چھی منگان کرِو مدد أمِس نتہٕ ترأوِیوٗن پنہٕ نِس حالس پیٛٹھ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آیہِ نارس تراونہٕ تہٕ اللہ تعالیٰ ہن دیُت نارس حکم یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ (الانبیا:٦٩) تہٕ امہِ پتہٕ سپُد تمام مشرقہٕ تہٕ مغربہٕ باپتھ ٹھنڈ تہٕ ژھاوجہِ ہندِس نیٛٹس تہِ سپُد نہٕ نقصان۔ (احمد بن حنبلؒ)

اگر تصوٗف مشہور ومعروف لفظ صوفُ نِش مشتق مانو، یِیمیُک معنی یِیر چھُ، تیٛلہِ ونو صوٗفی تس یُس اوٗنی لباس لاگہِ تہِ کیازِ یِیرُ وپلو بناوُن چھُنہٕ مُشکل۔ دراصل چھُ یِیرِ وپلو لاگنہٕ سٟتی انسان فرمانبردار بنان، ذلّتہٕ کِنۍ چھُ تِمس تکبّر پھُٹان تہٕ یتھ انسان چھُ قناعت کرنُک عادی بنان۔

حضرت سیّدنا امام جعفر بن صادق علیہ الرحمہ چھِ فرماوان زِ یُس شخص حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سِندیو ظٲہری احوالو مطابق زندگی گزارِسہ گوٚو سُنّی یعنی سُنّتن ہٕنٛد پارو کار تہٕ یُس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندیو

باطنی احوالو مطابق زندگی گزارِنہٕ گۆو وۄنی۔

یَمن دوٚشوٕنی صورتن منٛز چھُ عاقل آسُن اہم یُس کتھ سمجِہ تہٕ سمجِتھ لاگہِ اتھ پیٛٹھ عمل کرٕنی۔ حضرت سیّدنا ابوسُوید بن غفلہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان اکہِ دوہ درایہِ حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ گرِنیٛبر تہٕ ملاقات سپدُ کھ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ستیٚ عرض کۆر رُکھ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم توٚہی کُس چیز ہیٛتھ چھوٕ مبعوث کرنہٕ آمِتیٚ، فرمووہکھ عقل ہیٛتھ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وَ کۆر عرض أسی کتِھٕ حض کٔز کرَو عقل اختیار، حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرمووارشاد بے شکھ چھُنہٕ عقلِہ کانٛہہ اَنٛد مگر یُس شخص خدایہِ سُنٛد حلال کۆر رمُت حلال زون تہٕ حرام، حرام زون تس چھِ عقل مند ونان، اگر سُہ امہِ جاۓ کوشش کرِتس وَنو عآبد، اگر ہُر یمانہٕ کوٚشش کرِتیٛلہِ ونوس جود، مگر یُس شخص عبادتس منٛز کوٚشش کرِ نیکی ہنٛز وتہِ صبر کرِ مگر عقل کرِنہٕ استعمال یوٚس تِمس رہنما بنہِ یعنی اصلیٚچ تہٕ فراخ زآنی بناویٚس، یِمے لُکھ چھِ بدترین عملہٕ تھاون وآلی یہنٛز پریٛتھ کوٚشش چھےٚ بےکار حتیٰ کہ تِمن اوس گُمانہٕ أسی چھِ بہتر عمل کران۔

تصوّف تۂ تصدیق

الصوفية هم اولياء الله وورثة نبی الله. قال ابنِ تيميه رحمته الله عليه

یعنی صوفیا کرام چھِ خدایہِ سندی دوس تۂ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنز وراثت۔

الصوفية افضل الخلق، واكملهم بعد الانبياء واقوالهم طريقة (مجموع الفتاویٰ٦٣/٢٠)

یعنی صوفیا کرام چھِ لُکو منز بہتر، تۂ انبیا علیہم السلامن پتۂ مکمل تۂ (بہتر طریقکۍ حأمل) یہندی اقوال چھِ باقی لُکن ہندِ بابتھ وتۂ ہاوِک۔

عارف لاثانی حضرت شیخ عبدالرحیم دہلویؒ (اہل حدیث) چھِ لیکھان ''تصوّفہِ کیٚن تمام شغُل تۂ مجأہداتن ہنٛد مقصد چھُ یہ زِ انسانہٕ سُنٛد دل سپدِ دُنیأوی شہوتہِ وسوسہٕ تۂ خیالاتن ہِنزِ آلوٗدگی نِش پاک۔ صوفین ہنز وتھ چھےٚ اصلن انبیاءِ کرامن ہنز وتھ تۂ کانٛہہ شخص ہیٚنہٕ یہِ گمان کرِ کہ تِتھی مجاہدات

تہٕ ریاضت اُس صرف انبیا علیہم السلام ہندِ باپتھے یوت مخصوص تہٕ کیازِ اللہ تعالیٰ ہن چھےٚ پریٚتھ انسانہٕ سٕندس فطرتس منٛز یہِ صلاحیت تھٲوِمٕژ ، تہٕ ہر شخص چھُ فطرتس پیٚٹھے پٲدٕ آمُت کرنہٕ لہٰذا گژھہِ ہیمت ، محنت تہٕ استقامت سان اتھ وتہِ پیٚٹھ گامزن سپدُن ، تہِ کیازِ امہِ سٟتۍ چھےٚ مجاہدٕ چ نعمت حاصل سپدان ۔ یعنی تیُتھ مجاہدٕ یتھ متلق قرآنِ پاکس منٛز چھُ آمُت وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَـنَهْدِيَنَّهُم سُبُلَنَا ’’یعنی یم لُکھ سانہِ باپتھ مجاہدٕ کران چھِ اَسۍ چھِ تِہنٛدِ باپتھ خٲرچہِ تہٕ برکتہٕ چھِ وتہٕ کھولان ۔‘‘

(بحوالہ کتاب اہلِ حدیث: ارشاد رحیمیہ فی طریق حضرت نقشبندیہ صفحہ نمبر ۱۵) سلفی مصنّف حضرت شیخ عبدالرحیم دہلوی اہل حدیث ، ناشر مدرسۂ عزیزی ۱۹۰۳عیسوی دہلی ۔

حدیثس منٛز تصوّفہٕ کِس بیعتس متعلق دلیل

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی (اہل حدیث) چھِ تزکیہ نفس یعنی تصوّف لبنہٕ باپتھ لیکھان زِ ’’یہ مقصد حاصل کرنہٕ باپتھ چھےٚ مرشدٕ سٕندِس اتھس پیٚٹھ بیعت کرٕنۍ ضروری ۔ صحیح حدیثن منٛز چھِ بیعژِ واریاہ قسم بیان کرنہٕ آمژٕ ، یمن منٛز کُنہِ صرف اسلام اننہٕ باپتھ بیعت اُس یوان کرنہٕ ، کُنہِ جہادٕ چ بیعت ، کُنہِ ہجرژ ، کُنہِ دینس پیٚٹھ ڈٲٹھ روزنٕچ بیعت تہٕ پرہیزگٲری

باپٿ بيعت، اُٿهي پيٹھ روٗ زصوفيا حضراتن ھنز عمل جاری۔ (بحواله کتاب اهل حديث، اسلامی خطبات صفحه ۴۵۴) ناشر مکتبه سلفيه شيش محل روڈ لاهور۔

تصوّف اَبتدا اگر سپُد تهٖ کتھٖ کٔنز سپُد۔ اهلِ حديث صوٗفی چھِ اتھ کتھِ يمهِ آيه پرٕ دٔلان۔

برصغيرس منز توحيد تهٕ سنّتن ہنٛدنٛ ؤ رپهٔهلاوَن وأل اهلِ حديث صوٗفی شيخ الاسلام شاه ولی الله دهلویؒ چھِ ليکھان زِ" الله تعالٰی چھے پننِس نبی کريم صلی الله عليه وسلّمن ہندِ ظاهری تهٕ باطنی دٔنيْهِ حفاظت پانس ذمه ہيٛژمژ۔ چنانچه جنابن صلی الله عليه وسلّمن ہندِ وصالِ مبارکه پتهٕ کُر فقهاے کرامو، محدثين، قاريو، مفسرينوٚ "صفت ايمانچ" آب يأری۔ يِيٚتهِ تهٕ کانٛهه فتنهٕ ظاهر سپُد سُه آو يِمنے برگزيده تهٕ عظيم ہستی ين ہندِ ذٔريعه مِٹاونهٕ۔ تِتھے کٔنز آو دٔينٛچ باطنی صورٕژ يعنی "صفتِ احسان" که حفاظتهٕ باپتھ اهلِ دل بزرگن ہنٛد انتخاب کرنهٕ يموٚ لُکن خدايس کھوژنُک تهٕ خدايهٕ سُنٛد اطاعت کرنُک درس دیُت تهٕ معرفت حاصل کرنٛچ ترغيب دِژ۔ يِهِ سلسله سپُد حضورِ کريم صلی الله عليه وسلّمن ہندِ وصالهِ مبارکهٕ پتے شروٗع تهٕ هر صدی منز روٗ دی يمن دوشوٕنی قسمن ہنٛدی بزرگ يِهِ کأم شدومدٕ سان کران۔ (بحواله کتاب اهل حديث: ہمعات صفحه نمبر ۳۳، ناشر ولی الله انسٹی چیوٹ دهلی۔ شاه ولی الله دهلوی)

اولیائے کرامنؒ ہنٛزن کراماتن انکارکرن والیٚن ہنٛز مثال چھےٚ یہوٗ دین ہنٛز ہِش

دیوبندِ کیٚن عائِلمن منٛز چھُ اکھ معتبر ناو سیّدمحمّد صدیق الحسن خان، بھوپالُک نواب۔ یم چھِ پننہِ کتابہِ منٛز لیٚکھان زِ امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ ''تمن لُکن پیٹھ چھُ تعجب یم اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہن ہِنٛزن کرامتن ہندی مُنکر چھُ حالانکہ یہنٛزن کراماتن ہنٛز ذکر چھےٚ قرآن مجید تہٕ حدیثِ مبارکن منٛزِ۔ کینٛہ لُکھ چھِ تمام اولیاء کرامنؒ ہنٛزن کرامتن انکارکران تہٕ کیٚنہ چھِ پتھ کُن گمتیٚن حضراتن ہنٛز کرامأژ مانان مگر پننہِ زمانہٕ کیٚن اولیائے کرامنؒ ہنٛز چھننہٕ مانان، یِہنٛز مثال چھےٚ تمن یہوٗ دین ہنٛزِہش یم وُچھنہٕ ورأے حضرت موسیٰ علیہ السلامن تصدیق تہِ أسی کران مگر پننہِ زمانہٕ اۄ نکھ نہٕ حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّمن پیٹھ یہنٛد معجزٕ وُچھِتھ تہِ ایمان حتیٰ کہ حضورِپُر نورصلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛنٛد مرتبہٕ چھ حضرت موسیٰ علیہ السلام سِندِ کھوتہٕ تھوٚد۔

(بحوالہ کتاب اہلِ حدیث: خیرۃ الخیرۃ صفحہ نمبر ۸،
سلفی مصنف نواب صدیق الحسن خان)

قہرِ خداوندی نأزِل سپدُن

حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (اہلِ حدیث) چھِ لیکھان زِ حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ أسی گوشہِ نشین روزان، امہِ پتہٕ تہِ وأژ یہنٛز شوہرتھ بادشاہ شاہِ جہانس تانی۔ پزٕ ہس دُعا کرنہٕ باپتھ سوزِ کانٛسہِ بنوریؒ صأبس نِش۔ تہِ کوٚرُن نہٕ بٔلکہ سوٚزِن زٕ نفر یمن امتحان تہٕ آزمأیش کرنہٕ باپتھ تہٕ ٲتی کوٚرُن فرمان جأری زِ حضرت نیرن مُلک ترأوِتھ۔ حضرت سیّد آدم بنوریؒ أسی برٛونٛٹھے تشنہٕ مدینہٕ پاکٕچ زیارت کرنہٕ باپتھ، یموگوٚنڈ رختِ سفر تہٕ سپدی روانہٕ، یِہنٛزِ روانگی پتے سوٚزی بادشہن پننٛی خأدم (ہرکارٕ) یہنٛدس خدمتس منٛز یہ گزأرش ہیٚتھ زِ یِم أنن واپس تشریف، یِتہٕ زِ "اگر نہٕ توٚہی واپس پھیرِو میأنی حکومت گژھِ ختم" یِتھ کٔنٛزِ مےٚ خابس منٛز وننہٕ آمُت چھ۔ یٔمہِ وزِ بادشاہ سٕندی کارندٕ یمن نِش وأتی یم أسی واریاہ دوٗر وأتمٕتی، واپس پھیری نہٕ بٔلکہ وأتی زیوٗٹھ تہٕ میوٗٹھ سفر کٔرِتھ مدینہٕ پاک تہٕ کیٛنٛہ کال گٔژھِتھ سپدی أتی رحمتِ حق تہٕ مزارِ بقیعس منٛز آیہِ دفن کرنہٕ۔ ہُپأری سپز شاہجہانس خلاف بغاوت تہٕ سہ آو قأد کرنہٕ۔

(بحوالہ کتابِ اہل حدیث: انفاسُ العارفین صفحہ نمبر ۱۵۲، مصنف شاہ ولی اللہ دہلوی)

عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین علامہ نواب صدیق الحسن خان رحمۃ
اللہ علیہ چھِ لیٚکھان زِ ''علمِ تصوّف چھُ تمام علمہٕ چیٚن کتابن ہنٛز تھٲنۍ۔ حضورِ
کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس شریعتس منٛز چھ اتھ ''احسان'' وننہٕ آمُت۔
یمن لُکن اللہ تعالیٰ ہن باریک بینی عطا چھےٚ کرمٕژ، تِم چھِ زانان زِ اہل اللہ
حضراتو چھُنہٕ کانٛہہ چیز تصوّفس منٛز شٲمل کوٚرمُت یُس شریعتس خلاف آسہِ۔
تہِ کیازِ تصوّف وٲلۍ چھِ خدایس نزدیک گژھنچہِ وتہِ پیٚٹھ گامزن تہٕ یم صرف
حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛد اتباع کٔرتھ یہِ حٲصل کران۔ امہِ کنۍ گژھِ
یاد تھوٗن زِ پریٚتھ صوٗفی چھُ عٲلم آسان تہٕ پریٚتھ عٲلم دین چھُنہٕ صوٗفی
آسان۔ ہاں یُس شخص اللہ تعالیٰ سُنٛد نافرمان چھُ آسان سُہ چھُ اولیا اللہ ہن
ہنٛز برٲیی کرنس کُن لگان تہٕ یہِ چھےٚ سۄ جماعت (اولیاہن ہنٛز) زِ یُس یمن
نوکتہٕ چینی کرِ سُہ چھُ بنیأدی طور بدنصیب آسان تہٕ تتھی انسان چھِ اخلاصہٕ تہٕ
برکتہٕ نِش محروم سپدان۔ (بحوالہ کتاب اہل حدیث خیرۃ الخیرۃ صفحہ نمبر۲)

مولانا ثنا اللہ امرتسریؒ چھِ فرماوان: عام لُکن منٛز چھےٚ یہِ کتھ مشہور زِ
اہلِ حدیث چھِنہٕ صوفین مانان۔ مگر مےٚ چھےٚ یہِ کتھ سچ یِوان زِ یتھ فرقس منٛز
حضرت احمد شہید، حضرت شاہ محمّد اسماعیل تہٕ حضرت سیّد عبداللہ غزنویؒ ہِوی
صوٗفی حالے گزریمتۍ آسن، اتھ فرقس صوفیاہن ہنٛد مُنکر وَنُن کتھہٕ ہیکہِ درست
آسِتھ۔ (بحوالہ ماہنامہ انجمنِ جماعت الاسلام، لاہور۔ مارچ ۱۹۰۱ عیسوی)

مدینۂ پاکس منٛز حدیث تہٕ تصوّف یکجا

کینہٕ لُکھ چھِ تارٟخی حقٲیق پس پشُت ترٲوِتھ غلط فہمی پادٕ کرنٕچ کوشش کران زِ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ یوٚ گرتصوّفس پیٹھ توٚت تھےٚ تانٛی عمل یوٚت تانٛی نہٕ یمو مدینہ پاک گٔژھتھ علمِ حدیث پوٚ رمُت اوس۔ علمِ حدیث پٔرِتھ کوٚ ر یمو تصوّف ترک تہٕ پتہٕ گزٲرِ کھ امہِ ورٲے زندگی۔ مگر مولانا محمّد عاشق پھُلتی چھِ لیٚکھان زِ شاہ صٲبن تھٔو تصوفس پیٹھ عمل جٲری علمِ حدیث پرنہٕ پتہٕ تہٕ۔ ئلِکہ سپز تمن تمام سلسلن ہنٛز سنَد تہٕ حٲصل۔ (یعنی شطاریہ، سہروردیہ، کبرویہ، فاعیہ، حدادیہ تہٕ مدینہ بیترِ سلسلن ہنٛز سنَد) یِژھ سنَد ٲس یمن امہِ برونٛٹھے پنہٕ نِس وٲلدصٲب شیخ ابراہیم کردی یس نِش تہٕ حٲصل سپز ہنٛز اوَے کنٛز لیچھِی یمو مدینۂ پاکہٕ پیٹھ یتھ تصوّفس پیٹھ زٕ کتابہٕ اکھ القول الجمیل تہٕ دویم فیوض الحرمین۔ یم کتابہٕ چھےٚ ازتانٛی پرنہٕ یِوان تہٕ یمن ہیٚنٛد فٲض حٲصل کرنہٕ یِوان۔

(بحوالہ کتاب اہلِ حدیث القول الجلی صفحی نمبر۶۲، ناشر مدینۃ العلم جامع محمّدیہ نورآباد فتح گڑھ سیالکوٹ)

یم اقوال پیش کرنہٕ منٛز چھُ مےٚ مقصد زِ تمام غاٗر مقلّد سپدن یُمہِ کتھِ نِش واقف زِ یہندی بٔڈی عاٗلم تہٕ رہبر چھِ تصوّفکی قاٗیل تہٕ یم چھِ صوفیا حضراتن قدر کرن واٗلی۔ تہٕ سپدُن تہِ گژھِ یِ۔صوفیا کرام چھِ خدا گارنہٕ باپتھ تہٕ تسُند قُرب حاٗصل کرنہٕ باپتھ محبت کران۔ یم چھِنہٕ دُنیہس کانٛہہ وقعت دِوان، یہند دنیاہ چھُ الگ تہٕ بدلٕ ن سہ دُنیاہ۔ یتھ منٛز خدایہٕ سنٛز ذکر تہٕ فکر کرنہٕ یِوان چھَ۔ ذکر جلی اٗسِتن یا خفی یِہ کرنہٕ ستہٕ چھِ ذہینٛکی دارِ تہٕ برٚیلہٕ گژھان، دل چھُ روشن سپدان تہٕ یُس ذکر کرِ تہٕ بوزِتس اٗندی پکھٕ ماحول چھُ معطّر سپدان۔ یِہ عمل کرنُک ناو چھُ تصوّف یتھ منٛز اکہِ طرفہٕ ساٗلک تہٕ بیٚیہِ طرفہٕ ماٗلکہٕ سنٛدی اعزاز تہٕ انعام۔یعنی مخنتس مزدٕری۔ اللہ تعالیٰ دِیٚن اسِہ کتھ سمجنُک توفیق تہٕ ستہٕ عمل کرنُک۔

یم اقوال پرٚ و تہٕ سمجو۔ عاٗقلس چھُ اشارٕ کاٗفی۔ فاٗصلہٕ یِیہِ پانے برونٛٹھ کُن زِ حق کیاہ چھُ۔ ہاں توفیق دِنہٕ واجیٚن ذات چھےٚ حضرت اللہ لیس کُن اٗسِی ساٗری نمان چھِ، یُس عزّت عطا کرن وول تہِ چھُ تہٕ نِنہٕ وول تہِ۔ لیس نہٕ کُنہِ کارس منٛز کانٛہہ شریک چھُ۔

صوفین ہنٛدِ باپتھ گوڈنیٚک خانقاہ

صوٗفی چھِ خدا پرست آسنس ستیٚ ستیٚ تقویٰ شعارتہٕ آسان۔ یِمن چھُ اولہٕ پیٹھے خدارأضی۔ یِمن چھُنہٕ دنیاہ فکرِ کھسان تہٕ کیازِ یِم چھِ زانان زِ یہِ چھُنہٕ روزٕ وُن۔ امی کنۍ چھ یِم خلوت پسند آسان۔ امی کنۍ چھِ یِم خانقاہن منٛز روزُن پسند کران تاکہ یکسوٗیی سان ہیکن ذکرِ خدا کٔرِتھ۔

مسلہٕ چھُ زِ گوڈنیُک خانقاہ کتھ جایہِ چھُ تعمیر کرنہٕ آمُت اتھ متعلق پیہِ سعادت حأصل کرنہٕ باپتھ اکھ واقہٕ پیش کرنہٕ۔

دپان اکھ عیسأےرٔیس گوٚو أکِس جنگلس کُن شکار کرنہٕ باپتھ۔ أمی وُچھ وتہٕ زِ دوٚیو مسلمان بزرگو کوٚر اکھ أکِس ستیٚ ملاقات۔ علیک سلیک پتہٕ کوٚرکھ پانہٕ وأنۍ نالہٕ موٚت تہٕ پتہٕ بیٹھی پتھر۔ دوٚشوٚین یہِ کینٛژھا کھینہٕ خاطرٕ ستیٚ اوس سہٕ تھوٚوُکھ بروٚنٛھہِ کنہٕ تہٕ اکھ أکۍ سٕنٛد غذا کوٚرُکھ تناوُل۔ تہٕ اکھ أکِس روخصتھ ہیٚتھ سپدۍ روانہٕ وُنہٕ آسۍ نہٕ دوٚریمتۍ زِ عیسأےرٔیسن کوٚر یمو منٛزٕ أکِس آلو تہٕ پرٕژھنس یہِ بیا کھ نفر کُس اوس۔ أمۍ ووٚنُس مےٚ چھنہٕ پتاہ

اوس کتیٖک تانٛ ۔عیساؑے وٲنُس ییٚلہِ نہٕ توٚہہِ پانہٕ وٲنٛ زانےٕ آسوٕ یہ محبت تہٕ اُلفت کیتُھ ۔أمہِ وٲنس درجواب أسہِ چھِ طریقتکۍ بٲے۔امی کٔنۍ کوٚ راسہِ اکھ أکِس محبت۔عیساؑے رٔیسن وٲنُس کانٛہہ جاے چھایتیتھ توٚہۍ سمِتھ ہیٚکِو ۔عیساؑے رٔیپسن وٲنُس بو بناوٕ تُہنٛدِ موکھہ اکھ ٹھکانہٕ تہٕ وعدٕ نِباونہٕ باپتھ کرٕنوٚن اکھ خانقاہ ملکِ شامس منٛز رملہ جایہِ تعمیر۔یہِ چھُ گوڈنیُک خانقاہ ییٚتہِ صوفیا سمان آسۍ ۔

(میراۃ الاسرار ص ۲۵۹۔از شیخ عبدالرحمٰن چستی صابری)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ

یم چھِ طریقس منٛز شیخ المشائخ تہٕ شریعتس منٛز امام الائیمہ۔ یمن چھِ محبوبِ سبحٲنی تہٕ قطبِ ربٲنی لقب تہٕ کُنیت چھکھ ابو محمّد۔ حضرت شیخِ کامل، مرشدِ دوراں، فخرِ زاہدان تہٕ فخرِ عابدان، یہُند اسمِ مُبارک چھُ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ تہٕ یہنٛد سلسلۂ نسب چھُ یتھٕ کٕنۍ بیان آمُت کرنہٕ۔ ابنِ ابی صالح سنوسی حنبلی دوست بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہُم۔ یم چھِ حسنی تہٕ حسینی تہِ۔ (سفیۃ الاولیاص۶۰)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ سیٹھاہ بٔڑۍ تہٕ تھٔدۍ اولیا اللہ۔ یم چھِ عاشق حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہٕنٛدۍ اَمہِ کنٛۍ چھِ یمن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن لول برن وٲلۍ سیٹھاہ عِزّت تہٕ احترامچہٕ نظرٕ وُچھان۔ تہٕ یہنٛدس مرقدِ مبارکس پیٹھ حاضری دِتھ پننہٕ عقیدتُک اِظہار کران تہٕ فٲض حٲصل کران۔ یِہنٛدۍ روحٲنی فضٲیل تہٕ علمی عظمت چھٔ عٲلمو تہٕ بزرگانِ دینو پتھ کُن تہِ بیان کٔرمٕژ ازتہِ چھِ کران تہٕ یہِ سلسلہٕ روزِ پننہٕ

وٲلِس زمانس منٛز تہٕ جٲرۍ۔ دینِ مبین زندٕ کرنہٕ باپتھ یوٚس محنت یموٚ کٔر مۅ چھےٚ سو چھےٚ بے بدل تہٕ بے مثال۔ یہنٛز زندگی ہِنٛد پرٛیتھ پہلو چھُ حق نُما۔

حضرتِ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن چھُ لقب محی الدین یعنی دین زندٕ کرن وول۔ یہِ لقب کتھٕ کٔنۍ سپُد یمن عطا، پانے چھِ بیان کران زِ "کُس تانۍ سفر کٔرِتھ وۅتس بوٚ بغداد۔ سفرس دوران وُچھ مےٚ أکِس جایہِ اکھ سیٛٹھاہ کمزور تہٕ لاغر شخص، یَس ضعیف آسنہٕ کنٛہ رنگ اوس بدلیومُت۔ تٔمۍ یتھےٚ بوٚ وُچھس تہٕ وۅنُن السلام علیک یا عبدالقادر، مےٚ دیُتہ مس سلامِ جواب۔ تٔمۍ وۅنُن مےٚ قریب یِنہٕ باپتھ، بوٚ گوس أمِس نزدیکھ، وۅنُن مےٚ تُل تھوٚد، مےٚ دیُت أمِس سہارٕ تہٕ بیٛہہ نووُم، أتھی سٟتۍ گوٚ ویہ ترتہٕ تازٕ، تندرستی ہِنٛدی آثار گٔیہِ أمِس منٛز پٲدٕ۔ بتھِس پھیوٚ رُس رنگ، مےٚ گوٚ ویہِ وُچھِتھ خوف طاری تہٕ أمۍ وۅنُن مےٚ عبدالقادر توٚہی چھوٕ مےٚ پہچانان، مےٚ وۅنُمس نہٕ، أمۍ وۅنُن مےٚ بوٚ چھُس چٲنِس جدِ امجد سُنٛد دین، بوٚ اوسُس کمزور گوٚمُت اللہ تعالیٰ ہن کوٚرُس تہنٛدِ برکتہٕ سٟتۍ تازٕ تہٕ مےٚ میج نٔو زندگی۔ توٚہی چھوٕ محی الدّین، بوٚ دراس أمِس نِش تہٕ ووتس جامع مسجدِ۔ أکۍ شخصن تھوٚ ومیون نعلین سنبٲلتھ تہٕ وۅنہٕ نم اے محی الدّین، فرماوان یتھےٚ مےٚ نماز پٔرمےٚ أندی أندۍ گٔیہِ لُکھ جوق در جوق جمع، یمو کٔری مےٚ مہٕ میٹھۍ وننہِ لٔگۍ توٚہی چھوٕ محی الدّین تہٕ تُہنٛد لقب چھُ آسمانن منٛز بازِ اشہب" حضرتو چھُ قصیدۂ شریفس منٛز اتھ کُن اشارٕ کوٚرمُت۔ (سفیّۃ الاولیا صفحہ ۶١)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان مےٚ چھِ جن تہٕ
اِنسان پننہٕ نِس تصرّفس منٛز۔ یِہنٛزن مجلسن منٛز اٗسی یسلہٕ لُکھ حاضر سپدان تہٕ
اِسلامی تعلیم ہِنٛدِ دولتہٕ سٟتی مالامال سپدان۔ توبہٕ چہِ مجلسہٕ آسہٕ مُنعقد سپدان تہٕ
تِم لُکھ یِم گونہگار اٗسی آسان، اٗسی توبہٕ کران، اِنسانٕہ یوت نہٕ کیٛنہ بلکہ
اٗسی جِن تہِ یِمن نِش واتان تہٕ ایمان انان۔ حضرتن ہِنٛد فرمان چھُ یِتھٕ کٔنہِ
اِنسانن منٛز مشائخ چھِ آسان تِتھے کٔنہِ چھِ جنن منٛز تہِ آسان تہٕ فرشتن منٛز تہِ،
تہٕ بوٚچھس یِمن تمامن ہِنٛد کُنے شیخ یعنی وتہٕ ہاوُک۔
شیخ ابوسعید عبداللہ بغدادی چھِ فرماوان مےٚ اٗس اکھ لڑکی یُمس
فاطمہ ناو اوس سو اٗس شُراہ ؤرِش، اکہِ وِزِ کھٔژ کٲنی پیٛٹھ تہٕ اٗتھی سٟتی گیہِ
غٲب۔ بوٚ گوس شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سٕنٛدس دربارس منٛز تہٕ کوٚر رُم
عرض اتھ متعلق، یِمو فرمووا زراتھ کیٛتھ گژھ بغدادِ کِس خرابہ محلس منٛز توٚت
گژھِتھ گژھ پانس أندی أندی دٲیرٕ بناوُن تہٕ بسم اللہ بنتِ عبدالقادر پران
روزُن تہٕ ژٕمتھ دٲیرس منٛز روزُن، یِیلہِ راٗژ ہِنٛد بوٚڈ حصہٕ موکلہِ تہٕ اپٲرٕ پکہِ
جِنن ہِنٛد اکھ قافلہٕ، تِمن آسہٕ نہٕ شکل اکھأ کِس سٟتی رلان، کھوژُن گژھِ نہٕ
تِمن۔ پتہٕ پکہِ اپٲرٕ سُلہِ صبحأے جنن ہِنٛد بادشاہ پنُن لشکر ہیٛتھ بادشاہ پزٕ ژھی
ژےٚ کیاہ حاجتھ چھےٚ ژٕ ؤنی زیس بوٚچھس ژےٚ نِش حضرت پیرن سۍ زمت
تہٕ پتہٕ ؤنی زیس پننہِ کورِ ہنٛدِ غٲب گژھنک واقعہٕ، ابوسعید چھِ فرماوان مےٚ کٔر
اتھ حُکمس پیٛٹھ عمل، جِن گٔے پکان مگر بہٕ یِتھ دٲیرس منٛز اوٚسس توٚکن پکِہ

نہٕ، پتہٕ آو جنن ہِنٛد بادشاہ تٔمِس اوس اکھ بوٚڈ لشکر ستی، سُہ آو مےٚ نکھہٕ تہٕ پٔرٛژھ نم وُٕنو کیاہ کٲم چھوٕ۔ مےٚ وۄن اُمِس بوٚ چھُس عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہن سۄٕ زمُت تہٕ مےٚ چھےٚ لڑکی رٲو مٕژ۔ اُمی کوٚر حکم زِیُٔی جنن سولڑکی تُلتھ نمٕژ چھےٚ سُہ سپدن حاضر۔ بیک آن گوٚ وسُہ جن لڑکی ہێتھ حاضر، تہٕ بادشہن وۄن مےٚ یہِ چھُ چینہٕ کیٛو جنٛو منٛز۔ اُمِس جنس آو پرٛژھنہٕ زِ غوث پاکہٕ ہِنٛدِ حلقہٕ منٛز کیاز تُجہ تھن یہِ لڑکی۔ اُمی کوٚر عرض یہِ آیہِ مےٚ پسند۔ مےٚ گوٚو اُمِس ستی محبت۔ بادشہن دیُت اتھ اَترِس پێٹھ یہِ جِن قتل کرنُک حکم تہٕ لڑکی آیہِ مےٚ حوالہٕ کرنہٕ۔ (سفینۂ اولیا صفحہ ۶۲)

سعید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان مےٚ وۄن جنن ہِنٛدِس بادشہس زِ توٚہہ چھوٕ حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہِنٛدی فدوی اُ خراتھ کیاہ وجہہ چھُ، تٔمی وۄن در جواب اُسی جن کیٛازِ چھِ تِہنٛدی فرمان بردار تِم چھِ اسہِ پننہٕ نِس مسکنس منٛز اَستھ اسہِ سارنےٚ پێٹھ نظر ترٛاوان تہٕ اُسی چھِ تِہنٛدِ خوفہٕ ستی اورٕ یور کران۔ اللہ تعالیٰ یێلہِ کٲنسہِ قطب چھُ بناوان، تَس چھِ اِنسان تہٕ جِن ماتحت آسان۔ (سفینۃ اولیا صفحہ (۶۲)

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہن چھِ اَمہِ کِنہٕ جیلی ونان تہِ کیازِ یم چھِ اُتی تولّد سپدی متی۔ جیل چھُ طبرستانُک اکھ علاقہٕ، یتھ جیل، جیلان تہٕ گیل ونان چھِ۔ یم چھِ امی کِنہٕ گیل، گیلانی تہٕ جیلانی۔ کێنہ تاریخ دان چھِ ونان زِ جیل چھُ دجلہ دٔریاوکس بٹھس پێٹھ اکھ علاقہٕ۔ بغداد گژھوٚن چھُ یہِ علاقہٕ واسط

چہ وتہٕ اکہِ دوہہ کُس دؤ رِرَس پیٛٹھ، بیٚیا کھ روایت چھےٚ زِ یہِ چھُ مدائنس نزدیک اکھ علاقہٕ یتھ جیل ونان چھِ۔

صاحب روضۃ النواظر یم پننہِ وقتکی بٔڈی شیخ اُسی تہٕ یُہُند پریتھ قول واریاہ اہمیت چھُ تھوان یم چھِ شیخہٕ سنٛز جیل علاقس سٟتی نسبت غلط قرار دِوان تہٕ ونان یہِ چھُ ممکن زِ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ آسن یمن علاقن منٛز کیٛنہ دوہ تشریف فرماسپدی متۍ۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سُند آبٲیی وطن چھُ گیلانےٚ آمُت مانہٕ۔ صاحب معجم البلدان چھِ تہنٛد وطن شنیہ مانان یُس جیلانس نکھٕ اکھ علاقہٕ چھُ۔

حضرتِ پیر رحمۃ اللہ علیہ چھِ بٔڈی بزرگ، اولیا اللہ، عالمِ دہر تہٕ قطبِ وقت اُسمتۍ تہٕ یمن چھےٚ براہِ راست حضورِ کریم، خیرالوریٰ، بدرالدّجیٰ تہٕ نورالہدیٰ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّمن سٟتی نِسبت۔ سلسلۂ طریقتس منٛز چھُ یمن شیخ ابوسعید مَخزومی، شیخ ابوسعید سامی تہٕ باقی مشائخو خرقہٕ تہٕ خلعت عطا کٔری متۍ۔ اٰخرس بنے یہِ یمن حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہن سٟتی نسبت تہٕ نِسبتک یہِ سلسلہ چھُ حضرتِ امام رضا رضی اللہ عنہو ن تانۍ واتان۔ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سٟندی پیرِ صحبت اُسی شیخ حماد دباس۔ دپان یمن اوس اکثر حضرت خضر علیہ السلامن سٟتی رأبطہٕ سپدان۔ فِقہٕ کِس معاملس منٛز اُسی یم احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سٟندی پیرَو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اُسی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سٟندس مذہبس پیٛٹھ فتویٰ دِوان۔

شيخ بقا بن بطو رحمة الله عليه ڇهِ روايت كران زِ حضرت شيخ عبدالقادر رضي الله عنه گئے اكه دوه هه حضرت احمد بن حنبل رحمة الله عليه ہِنٖدِس مزارِ شريفس پيٹھ حاضري دِنِه۔ تہٕ يمن سپُد تمن ہتی سيٹھاه نزديكي رابطہٕ تہٕ امام صابن فرموو كهِ زِ أسي ڇهِو توٚهه علمِ شريعت، علم حقيقت تہٕ علمِ طريقتس منٛز دست نِگر۔ (سفينة الاولياء (٦٣))

والده ماجده

حضرت پير رحمة الله عليه ہنٛزِ والدس ڇهے كُنيت اُمّ الخير، تہٕ اسم مبارك ڇهُكھ امّتہ الجبّار فاطمه بنت شيخ عبدالله صومعي (يم پننہِ وقتكی شيخ تہٕ أسي تہٕ مستجابُ الدّعوات تہِ)۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمة الله عليه ڇهِ ليٚكھان زِ شيخ عبدالله صومعي أسی پننہِ وقتكی سر كردٕ زاہد۔ تہٕ يمن أسی الله تعالٰہن سيٹھاه كمالات عطا كري متہِ۔ اگر يم كانسہِ ناراض گڅھ ہن تس اوس الله تعالٰی ہنٛدِ طرفہٕ فوري طور سزا ميلان۔

شيخ عبدالله صومعي رحمة الله عليه اگر كانٛهہ پيش گوٚئي كرٕہن سو أس پورٕ سَپدان۔ بہر حال حضرت پير رحمة الله عليه ہن ہنٛز والدٕ أس خدا رسيدٕ خاتون۔ أمس أس الله تعالٰہن سيٹھاه عنايت كرمٕژ۔ حضرت شيخ سُنٛد فرزند شيخ عبدالرّزاق ڇهِ بيان كران زِيمہِ وزِ حضرت والدٕ ہِنٛدِس شكمِ مباركس منٛز

سرایت پذیر سَپدی تمہِ وزِ اٗسی شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ ہن وٲنسہِ شریف شیٹھ ۂری، یتھِ وٲنسہِ منٛز اولاد بنٕنٕکی امکان سیٛٹھاہ کم چھِ آسان۔ علماچھِ ونان یہ چھےٚ حضرت پیرٕ سنٛز کرامت۔ حضرت فاطمہ اٗس سیٛٹھاہ نیک تہٕ عبادت گُزار تہٕ یمن اٗسی روحٲنی کمال تہٕ حاصل۔

مادرزادولی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سپدی ۴۷۰ھ یس منٛز رمضانہٕ کہ گوڈنکہِ شبہٕ تولُد، جیلانس منٛز۔ یہنٛز وٲلد فاطمہ چھےٚ ونان زِ یُمہِ دوہہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ دُنیہس منٛز تشریف فرما سپدی تتہِ پیٛٹھٕ پورٕ ماہ رمضانس چیوٚ ونہٕ یمو زانٛہہ شیر (دود) اکہِ دُہچ دلیل چھےٚ زِ اسمان اوس اۄبرن ۂلتھ تھوٚومُت تہٕ امہِ کنہٕ آونہٕ ژندٕر تہٕ اَتھِ۔ لُکھ آیہ حضرتن ہنٛزِ وٲلدس نِش تہٕ اُمس نِش کوٚرکھ معلوم زِ کیاہ کرَو۔ امہِ وۄنکھ زِ از چیوٚ ونہٕ عبدالقادرن دود۔ پتہٕ آوۄ چھنہٕ زِ امہِ دوہ چھُ، اوسمُت اول رمضان۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان جوٲنی ہِندس ابتدٲیی دورس منٛز ییٚلہِ تہِ مےٚ ہِندٕ رٲس غلبہٕ کران مےٚ اٗس کنَن آواز گژھان ''عبدالقادر ژٕ چھُکھ نہٕ اسہِ ہِندٕ رٕ کرنہٕ باپتھ پٲدٕ کوٚرمُت۔ ییٚلہِ بوٚ درس گاہ کُن گژھان اوسُس فرشتن ہنٛز آوازٕ آسہٕ مےٚ کنَن گژھان تم اٗسی اکھاٗ کِس ونان وَتھ

ترٲوِ خدایہِ سُنٛد ولی چھُ پکان۔ حضرت ییٚلہِ ارداہٕ وٕہرِ سپدی یم دژایہِ بغداد کُن تہٕ ۴۸۸ھ منٛز لوگُکھ علم حاٗصل کرُن۔ سارٕوے برٛ وٕنٛتھ کوٚ رُکھ قرآن پاک حفظ تہٕ امہٕ پتہٕ پوٚرکھ فِقہٕ تہٕ حدیثُک علم تہٕ بنے فارغ التحصیل۔ (یعنی سند کٔرِکھ حاٗصل) یم گیہِ سارنے عاٗلمن تہٕ فاٗضلن برٛ وٕنٛتھ۔ یہوے اوس شیخ عبدالقادر جیلاٗنی رحمۃ اللہ علیہ سُنٛد سہٕ گوڈنیک سفر یتھ منٛز شیٹھ لُٹیر و یہنٛدِ ذٔسی توبہ کوٚر تہٕ بنے یہِ یِہنٛدی مرید۔ وننہٕ چھُ یِوان زِ یمن چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو لعاب دہن تہٕ عطا کوٚر رُمت۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اٗسی وعظس دوران فرماوان۔ ''اے اہلِ اسمان و زمین ذٕلو میاٗنی کتھ بوٗزِو کن تھٲوِتھ تو جہ سان تہٕ سبق کٔرِو حاٗصل یتھ زمینس پیٹھ چھُس بہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہِنٛد واٗرث، یہِ چھےٚ سو مجلس یتھ منٛز خلعت چھِ عطا یِوان کرنہٕ، اللہ چھُ میاٗنِس دِلس پیٹھ پنٕن تجلی تراوان۔''

حضرتن ہِنٛد وعظ اوس تیوٗت متاثر کُن آسان زِ ساسہٕ وادلکھ اٗسی یہنٛزن وعظہٕ چَن مجلس منٛز شرکت کران، ہتہٕ وادلکھ اٗسی یِہنٛدی فرمان قلمبند کران۔ یتھےٚ مجلس اٗس اند واتان وجدِ تہٕ شوقہٕ کنۍ اٗسی واریاہ رحمتِ حق سپدان۔ حضرت پیرس اوس اللہ تعالیٰن جمال تہِ عطا کوٚر رُمت تہٕ کمال تہِ۔ یمن نِش واٗتتھ اٗسی ساٗیلن مُشکِلن آسان تہٕ دادیٚن دوا بنان۔ ذٕمتۍ جگر اٗسِکھ شیہلان تہٕ دماغ مُشک بار سپدان۔

حُلیہٕ مبارک

معتبر کتابن منٛز چھُ یُہند (شیخ عبدالقادر) حلیہ مبارک بیان کرنہٕ آمُت ،جسمہٕ کِنی کمزور، میانہٕ قد، سینہٕ مبارک کُشادٕ، ڈیکہٕ بوٗ ڈتہٕ گُلس پیٛٹھ سیٛٹھاہ شوٗبہٕ وِنی ۔عاٗلمانہٕ پوشاک اَسی زیبِ تن فرماوان۔ اکثر اَسی جُبہ لاگان سُتہٕ اطلاسُک ۔فرماوان اَسی بوٚچھس اجازتہٕ پتہٕ لباس لاگان۔ کھیٚن چھُس نہٕ توٚت تانی کھیوان یوٚت تانی نہٕ کھیاونہٕ یِمہٕ۔ بوٚچھس نہٕ توٚت تانی کلام کران یوٚت تانی نہٕ مےٚ امیک اذِن دِن۔'' اگر کانٛہہ حضرتِ پیرٕ سِندِس دربارس منٛز کانٛہہ نذرانہٕ پیش کرِ ہے سُہ اوس حاٗضرینن منٛز باگراونہٕ یِوان۔ سلطانن تہٕ بڈیٚن لُکن ہِنٛدی نذرانہٕ اَسی نہٕ قبول کران۔ (سفینۃ الاولیا صفحہ ۶۴)

اکہِ دوہہ آیہِ خلیفہٕ درخدمت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تہٕ اشرفین ہنٛز دہ ڈھیلہِ کریٚن پیش۔ حضرتو فرمووس اسہِ چھنہٕ اِچ ضرورت۔ مگر مستنجد باللہ ہن کوٚریمن زورزارٕ پارٕ، بہرحال یہنٛدِس اصرارس پیٛٹھ رٕٹی حضرتو یِمو ڈھیلو منٛز زٕ اکھاَ کِس دستِ مبارکس تہٕ بیاکھ بیٛیس دستِ مبارکس منٛز۔ پتہٕ کوٚر کھٕ تِمن دباو تہٕ تِمو منٛزٕ سپُد خون جاٗری۔ خلیفس کُن فرمووُکھ اے ابوالمظفر، ژٕ گوٚژھکھ خدایس برٛ ونٛتھ کنہِ شرمندٕ سپدُن۔ ژٕ چھُکھا لوٗکن خون چوسان تہٕ اتھ حالس منٛز آکھ مےٚ نِش۔ خلیفہ گوٚو یِہِ

بۆزتھِ بے ہوش۔ پتہٕ فرموو حضرتو اگر نہٕ أمِس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہٕستیٚ نسبت آسہٕ ہے بوٚ چیرٕ ہایم ڈھیلہِ تتھ حدس تانی زِ یہِ خون واتہِ ہے أمِسندِس مجلس تانی۔

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ أسی نہٕ کانٛسہِ خلیفہ آسہِ ہے یا کانٛہہ امیر، تہنٛد گرٕ تشریف نوان۔ ییٚلہِ یمن نِش کانٛہہ عباسی خلیفہ ییہِ ہے یم أسی مکانس منٛز دأخل سپدان، یم أسی نہٕ یژھان زِ تِہنٛدِ باپتھ پیٚیہِ یمن ٹھہرُن۔ اگر ووٚنی یم کانٛسہِ سمکھِ ہن تہِ یم أسی نہٕ تِس ناحق تعریف کران۔ خلیفہ اوس یمن دستِ مبارکن مَہ ٹھی کران تہٕ سیٚٹھاہ ادبہٕ سان بیٚہوان تہٕ یِہنٛدِس حکمس پیاران۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ أسی حکم لیٚکھِتھ دِوان، تہٕ فرماوان اتھ پیٚٹھ عمل کرٕنی چھےٚ لاْزم، تہِ کیازِ یہِ لگہِ پگاہ محشرس منٛز بکار۔ ییٚلہِ حضرت کانٛہہ حکم نامہٕ خلیفس کُن سوزٕہن سُہ اوس اتھ کلس پیٚٹھ تھوان تہٕ أچھن متھان۔ (سَفنۃ الاولیا ۶۵)

اخلاق

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ أسی سیٚٹھاہ خوش خلق، باحیا، نرمی سان کلام کرن وألی ییٚلہِ یم مجلسہِ منٛز آسہٕ ہن سارنےٚ اوس یمن کُن مکمل توجہ آسان۔ کانٛسہِ اگر صحت خراب آسہِ ہے بس اتھِ لاگنٛج تأرٲسی سُہ اوس صحت یاب سپدان۔

ژۆٗ رٕبنیو وابدال

اکہِ وِزِ آوا کھ ژۆٗ رٕ تہٕ سپُد حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہِنٛدِس مکانس منٛز دأخل۔اورأ ژِی تھےٚ گوٚ وِتَس أچھن گاش۔أتھی دوران آیہِ حضرت خضر علیہ السلام درخدمتِ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ تہٕ فرموون، اے خدایہٕ ہِنٛدِ دوستہٕ اکھ ابدال سپُد رحمتِ حق۔ووٕنی یُس توٛہی یٕژھیوٚن سُہ کرون اتھ منصبس پیٛٹھ فأیز۔حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہو فرموو کھ اکھ شخص چھُ یتھ گرس منٛز محرۆمی ہِنٛدِس عالمس منٛز، سیٛٹھاہ شکستہٕ دل سُے أنیوٚن أسی بناوون سُہ ابدال۔حضرت خضر علیہ السلامن کوٚر سُہ حأضر۔تتھےٚ أمِس کُن حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ ہن نظر ترأوِتس آوأ چھن گاش تہٕ سُہ آو ابدالہٕ ہِنٛدِس منصبس پیٛٹھ فأیز کرنہٕ۔یہِ چھُ کمالِ حضرتِ شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔کُمی تأنی گونماتن چھُ ووٚنمُت:''نظرِ چانے ژۆٗ رگوٚ وابدال بٕنتھ''

وننہٕ چھُ یِوان قطب، ابدال تہٕ اوتاد مقرر کرُن اوس توٚہہ اتھِ۔تہٕ تمہ امہِ عہدِ پیٛٹھ ڈالِنہٕ تہِ۔چنانچہ اکہِ وِزِ سپُد اکھ ابدال رحمتِ حق۔قسطنطنیہ پیٛٹھ آوا کھ کأفر نوجوان طلب کرنہٕ، گونزٕہ کم کُرِتھ آوِتس ایمان انہٕ پتہٕ محمّد ناو تھونہٕ۔حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہو تھوٚ وِتس پنُن دستار مبارکھ کلس پیٛٹھ تہٕ کوٚر کھ ابدالن ہنٛدِس جماعتس منٛز شأمل۔

اکہِ وِزِ آوا کھ رِجالِ غأب (اتھِ نہٕ یِنہٕ وول شخص) وُڈان وُڈان تہٕ

کٔر ن خیال زِ بغدادس منٛز چھُنہٕ اکھ تہِ مرد خدا موجود۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہو زاٰنی یہِ کتھ روحانی طور، تہٕ وُڑٕ نس شخص آو سورُے طاقت چھیٚنہٕ، سُہ مرد غاٰب سپُد درخدمتِ حاضر۔ معافی مٔنگِن تہٕ حضرتو کٔرس تہِ سورُے واپس یہِ لتس نِنہٕ اوس آمُت۔ تہٕ سُہ دراو بغداد منٛزٕ بیٚیہِ وُڈان وُڈان واپس۔

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ ٲسی ہمیشہ شرٕعس ماتحت روزان۔ فرماوان ٲسی لُکن کُن لوٗکو شریعتُک لحاظہٕ ٲسِو کران مےٚ چھےٚ تُہنٛز پریٚتھ کانٛہہ عمل معلوم۔ یہِ توٚہی کھیوان چھِوٕ، چیٚوان چھِوٕ تہٕ جمع کران چھِوٕ تہِ چھُ مےٚ أچھن برٚ ونٛٹھٕ کنہِ۔ بوٗچھسو توٚہی سارٕی تصوٗرٕکس ٲینٕس منٛز وُچھان۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہو ٔرا کہِ دوہہ پننہٕ نِس خانقاہس منٛز اکھ محفل منعقد اتھ منٛز سپدی اکھ ہتھ مشائخ شریک۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہو کٔر وعظ بیان اتھ منٛز فرموو کھ قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کلّ ولی اللہ زِ میون قدم چھُ پریٚتھ ولی سٕنٛزِ گردنہِ پیٚٹھ۔ شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آیہِ یمن قریب تہٕ یہٕنٛد قدم تھوٚو کھ پننہِ گردنہِ پیٚٹھ تہٕ پتہٕ درٚ ایہِ یہٕنٛدِ دامنہٕ تٔلی۔ مجلسہِ منٛز موٗجود تمام مشائخو نمرٲوِ پننٕی سر۔

جس کے آگے جھکی گردنِ اولیا
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ ٲسی سیٚٹھاہ کمالہٕ واٲلی۔ ایرانکۍ أکی بزرگن کٔرنہٕ یہٕنٛد تھزر قبوٗل تِمس میوٗل سزا زِ اللہ تعالیٰ ہن کٔر تس نِش تہِ سورُے

سلب یہِ لس نِش اوس۔ دراصل یُس تھزر کائنسہِ از طرف اللہ میلہِ سُہ چھُ پوٚزنہِ تہٕ پکٕہ آسان۔ تتھ بُتھِ لگُن چھُ ہمیشہ نوقصان دہ آسان۔ تہٕ یُس سزا دِنہٕ یوان چھُ سُہ چھُ ازطرفہ اللہ آسان۔ اولیا اللہ چھِ خداصائبس ستی سیٹھاہ محبت کران تہٕ حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّمن چھِ لول بران۔ یہِ زٕ چیز چھِ عظیم بننہٕ باپتھ اہم آسان۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ ہُن کوتاہ محبت آسہِ ہے اللہ تعالیٰ تہٕ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّمن ستی تمیُک اندازٕ کرُن چھُنہٕ مشکل۔ یم آسی حسبن تہِ تھٔدی تہٕ نسبن تہِ عظیم۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشآء والله ذوالفضل العظيم

''این سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشند''

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہن متعلق چھےٚ پیش گوٗیی آمٕژ تمہِ وِزِ کرنہٕ یِیلہِ تِم جوٲنی ہندیوٚ مرحلو منٛزی گُزران آسی۔ سیٹھاہ تھدیوٚ اولیا اللہ ہواوس فرموومُت ''یہِ عجمی نوجوان چھُ سُہ یُسٕند قدم تمام اولیا ہن ہنٛزن گردنن پیٹھ آسہِ۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ آسی تیتی بٔڈی بُزرگ زِیمن متعلق غزہ ہس منٛز أکی شانہٕ بٔڈی اولیا ہن خاب وُچھ یِہنٛد اسم مبارک چھُ شیخ ابوبکر بن مرار بطائحی تہٕ یم أکس مقبرس منٛز بطائح علاقس منٛز مدفون چھِ۔ یِہنٛد فرماوُن چھُ ''مےٚ اوس اللہ تعالیٰ ہس ستی عہد کوٚرمُت زِ یُس تہِ میأنس مزارِ کِس

احاطس منٛز دٲخل سپدِ تس پیٛٹھ گژھِ جہنمُک نار حرام سپدُن۔ یہنٛز مشہور کرامت چھےٚ زِ یہنٛدِس مرقدس متصِل چھُنہٕ ماز یا گاڈ کُنہِ حالتس منٛز رنہٕ یِوان۔

ستھ اوتاد

نقل چھُ آمُت کرنہٕ زِ عراقہِ کیٚن اوتادن ہنٛد تعداد چھُ ستھ۔ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، بشرِ حافی رحمۃ اللہ علیہ، منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ، جنیدِ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ تہٕ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

یِمن مشایخن ہنٛز ذکر کرنہٕ آیہِ یِمن آو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہن متعلق پرٛژھنہٕ زِ یِم کم چھِ۔ یِمو فرموو یِم چھِ سیٹھاہ شریف النفس عجمی۔ یہنٛز وِلادت بغدادس منٛز سپدِ تہٕ یہنٛد ظہور سپدِ پنٛژِمس قرنس منٛز۔ شیخ محمّد تشتکی رحمۃ اللہ علیہ یِم شیخ ابو بکر بطایحی ہٕنٛدی مرید خاص الخاص ٲسی چھِ فرماوان زِ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ آسہِ تیُتھ بزرگ زِ تہنٛدیٚن اقوال و افعالن ہنٛد اتباع یِیہِ کرنہٕ تہٕ اللہ تعالیٰ کرِ تہنٛدِ ذٕسی ساسہٕ بدیٚن تھٔدی مقام عطا۔ تہٕ قیامتس منٛز یِیہِ یِمن پیٛٹھ فخر کرنہٕ۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان ”پرٛتھ ولی چھُ کٲنسہِ نہ کٲنسہِ پیغمبر ہٕنٛدس نقشِ قدمس پیٛٹھ پکان۔ بوٚ چھُس پنہٕ نِس جدِ

امجد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سنٛدیٚن قدمِ مبارکن پیٹھ پکان۔ ہاں نبوّتک مقام چھُ سُہ تھوٚد مقام یتھ پیٹھ کاںٛسہِ غاٗرنبی سُنٛد پکُن کُنہِ حالتس منٛز ممکن چھُنہٕ۔ اتھ بارس منٛز چھُس بو پننٕ پان معذورزانان۔

شیخ شریف بن خضر حسن موصلی رحمۃ اللہ علیہ چھِ روایت کران زِ مےٚ چھُ پننہٕ نِس واٗلد صاٗبس نِش بوٗزمُت زِ تِمو روٗدی ترٕٛ وہن ؤری ین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سٕنٛزِ مجلسہِ منٛز اتھ وقتس منٛز وُچھ نہٕ مےٚ زانٛہہ تہنٛدس جسمِ پاکس پیٹھ مچھ بیہوان نہ چھِ مےٚ حضرت ہینِ مبارک صاف کران وُچھمٕتۍ۔ (سفینۃ الاولیا ۸۶)

روایتن منٛز چھُ آمُت زِ شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہن نِش آیہِ ذکر کرنہٕ زِ بغدادس منٛز چھُ اکھ عجمی نوجوان، یمِس عبدالقادر ونان چھِ سُہ چھُ سیٹھاہ ہر دلعزیز تہٕ شوہرتھ یافتہ۔ یمو فرمووُیم چھِ مغربکی بڈٕی بارٕ شیخ۔ شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہس وۄن کٕمۍ تانٛی دوستن زِ یو اوٚسُس ونان بو گژھہ ہا بغداد۔ یمو فرمووس یتھےٚ بغداد واتکھ تتہِ گژھی زِ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن ہنٛزِ مجلسہِ منٛز، قرار کٔری زِ تہٕ کیا زِ تِم چھِ تِتھۍ بزرگ یمن نہٕ کانٛہہ ثاںٛی چھُ۔ تِمن کٔری زِمیاںٛی سلام عرض تہٕ گزاٗرش کٔری زِ یکھ زِ تِم کرن میانہِ باپتھ دعا۔

مجاؔہد

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ چھِ پانہٕ فرماوان ''بو چھُس ۵۲ وٕری ین جنگلن پھیوٗ رمُت، پوٚرژ تجھن وٕری ین عشاء کہ وضوءستی فجرِ چ نماز پرٕمژ، پرےٚتھ دوٚہہ اکھ قرآن پاک پوٚرمُت۔ فرماوان اکہِ رأژ ترووم نفسن وسواس زِکم جادٕ وقتس آرام کرنس کیاہ حرج چھُ۔ مےٚ کٔر نفسچ خاہش پامال تہٕ راتس روٗدُس قیامس منٛز تہٕ پورٕ قرآن شریف پوٚرُم۔ فرماوان بو اوٚسُس ژتجھن ژتجھن دوٚہن لگاتار روزٕ تھوان۔''

شیخ ابو عمرو بن مرزوقی رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ شیخ تہٕ امام۔ یُس تہٕ شیخ خدایہٕ سنٛزٕ وتہٕ پیٚٹھ گامزن سپدُن یژھِ یا کانٛہہ مقام حأصل کرِ سہٕ چھُ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ سنٛدِ طفیل ترقی لبان تہٕ کیازِ تمے چھِ سأنی پیشواتہٕ مقتدا۔

حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان مےٚ اوس جنگلن منٛز زندگی بسر کرنک عہد کوٚر مُت مگر اللہ تعالیٰہن کٔری خلق مےٚ ستی وابستہٕ۔ از تانی چھُ مےٚ نِش پتھ اکھ لچھ لۄکو توبہٕ کوٚرمُت۔ اکہِ وزِ آے محمّد محلی حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہن نِش دیدارٕ ستی سپدی فأض یاب، کیٚنہ کال کوٚر کھأتی قیام تہٕ پتہٕ درٚ اے اجازتھ ہیٚتھ مِصر کُن۔ نیرنہٕ وزِ ترأوکھ حضرتو پننۍ اُنگشتِ مبارک دہانس منٛز تہٕ وۄنہ ہکھ اَتھ دیوٕ ژ ہہ۔ فرماوان بو دراس امہِ پتہٕ تہٕ مصرواتہٕ

نس تانٔی نہ ئُج مےٚ بوچھِ تہٕ نہٕ ئُجم تریش۔

شیخ ابوالمُظفر اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سُند بیان چھُ زِ اکہِ وزِ گےٚ شیخ علی ہیتی بیمار، حضرت پیر گئے یمن خبرِ۔ اتہِ اُسی یمن آنگنس منٛز زِ خوشک کھرِزرِ کُلی ،یمن تل فرموو حضرتو وضوتہٕ نیمازتہِ کُرِ کھاداتہٕ خبر ییتھ نیٚوٚ کھ واپس تشریف۔فرماوان کیٚنہ دوہہ گژھتھ گئے یم کُلی سرسبزتہٕ میوٕتہِ پیوکھ۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سپدی ۸ یا ۹ ربیع الآخر ۵۶۱ ھ رحمتِ حق۔ دوہ اوس بٔڈِ وار(شنبہ) بیا کھ روایت چھےٚ یہ اوس ۱۱ ربیع الآخر، کیٚنہ چھِ ۱۳ اتہٕ کیٚنہ ۱۷ تاریخ ونان۔یتہٕ کٔنٛ چھ ۹ ربیع الآخر مشہور۔ گوڈنکہِ قولہٕ مطابق اُس تہنٛز وأنس شریف نمتھ ؤری، ستھ ریتھ تہٕ نو دوہ تہٕ دؤیمہِ قولہٕ مطابق شیتھ ؤری ستھ ریتھ تہٕ نو دوہ۔

وصالہٕ کہِ وقتہٕ وصیت

روایتن منٛز چھُ آمُت وفاتہٕ کہِ وقتہٕ کوٚر حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہن پنٛنہِ فرزندِ شیخ عبدالوھاب صأبن عرض حضرت وصیت، حضرتو فرمووس اللہ تعالیٰہس أزِ کھوژان تسُند اطاعت کُری زِ، کأنسہِ گژھِ نہٕ کھوژُن نہ گژھِ کأنسہِ پیٹھ وومید تھوٕنی ، تمام حاجات گژھن خدایس سُپرد کرِنی ، یہِ کینٛہ ژھا منگُن آسی تسِٔ گژھِ منگُن ،اللہ تعالیٰہس سِوا گژھِ نہٕ کأنسہِ پیٹھ بروسہٕ کرُن ،توحید کنٛہ

گژھ خدایس ستی رٲبطہٕ کرُن، اتھ پیٹھ چھُ سارنٕے اتّفاق، اللہ تعالیٰ سنٕز رحمت چھےٚ جٲری، جاے کرِ کُشادٕ۔ فرموٗ کھ مےٚ چھُنہٕ کُنہِ چیزُک پروا نہ چھُس بو موتہٕ نِش خوف زدٕ۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن ہِنٛد مزارِ شریف چھُ باب الازخ تہٕ یہ مقام چھُ بغدادس منٛز۔ اور چھِ عاشق جوق در جوق گژھان تہٕ حاضری دِتھ فٲض حاصل کران۔ یِتھ کٔنۍ اللہ تعالیٰہن یِمن زندگی دوران تھز رتہٕ بزرگی عطاٲس کٔرمژ تِتھے کٔنۍ چھُ اللہ تعالیٰہن مزارِ مبارکس برکت عطا کٔرمژ۔

عاشق یار خویشتن جُملہ جہاں!!!
اے خوش آنکس کہ یار عاشق اوست

خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ٲسی سیٹھاہ بڑٕ بزرگ تہٕ جلیل القدر ولّی کامل۔ یم چھِ ہندوستانکی سلطان یموٚ یتہِ اسلامُک گاش پھٲہلوو۔ یمو کٔر پننہٕ خلیفہٕ جایہِ جایہِ روانہٕ تہٕ یِہنٛز کوشِشو ستی ہندوستانہٕ کِس چپس چپس منٛز لُکو اسلام قبول کوٚر۔ دراصل چھِ حضرت معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ قایدِ اسلام یمو اکثر غٲر مسلم اسلامہٕ کِس جنڈس تل جمع کٔرۍ۔ ظٲہرن چھ ہندوستانس منٛز اِسلامی سلطنتکی بانی سُلطان شہاب الدّین غوری تہٕ تِہنٛد جنرل قطب الدّین ایبک مانہٕ یِوان تہ باطنی طور چھےٚ اسلامٕچ بُنیاد حضرت معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہو ترٲوٕمٕژ۔

حضرت معین الدّین چستی رحمۃ اللہ علیہ چھِ نسبن سیّد تہٕ اولادِ رسول۔ یم سپدۍ ۵۳۷ھ منٛز بمقام سنجر کتِم تولُّد۔ یمن ٲسی بچپنہٕ پیٹھے جبینس پیٹھ ولایتکی آثار موجود۔ سیٹھاہ امیر گرٕکۍ چشم و چراغ ٲسۍ۔ وٲلد صاب چھِکھ حضرت غیاث الدّین سنجری رحمۃ اللہ علیہ۔ یِہنٛد وفاتہٕ وزِ ٲسی معین

الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ژودہٕ وہرِ ۔ یم اَسی زِ بٲے، دوشوے اَسی سیٹھاہ خانہٕ مٲلی ۔ حضرت معین الدّین رحمۃ اللہ علیہن میوٗل مٲلی ہِنٛدِ وراثتہٕ منٛزٕ بوٚ ڈبارٕ باغ تہٕ اکھ گریٹہٕ ۔ امہِ کِنۍ اَسکھ آمدنی سیٹھاہ ۔ اکہِ دوہہ اَسی پننہٕ نِس باغس منٛز کٲم کران زِ اور اوٗن حضرت ابراہیم قلندر صٲبن تشریف ۔ حضرتو کٔری سیٹھاہ ادبہٕ سان دَچھ پیش، امہِ منٛزٕ کوٚر قلندرن کیٚنہہ تناوُل تہٕ کم جادٕ آپرٲوکھ ژٲپتھ معین الدّین رحمۃ اللہ علیہن ۔ بس یہِ ژھیوٚٹ کھینچ گےٚ تٲرٕ زِ یمن گوٚو دُنیاہ مشٔتھ تہٕ درسینہٕ گوکھ خدٲیی نوٗر اُجاگر ۔ (سیر الاخیار ص۳۴۲)

کیٚنہہ کال گٔژھتھ کٔرِکھ سارسےٕ پھیٚکھ تہٕ یہِ آکھ تہِ سورُے نیوٗکھ خدایہٕ سٕنٛزِ وتہِ منٛز خرچاوِتھ ۔ درٛاے سمرقند کُن ییٚتہٕ علومِ ظٲہری حٲصل کوٚرکھ تہٕ وارِیاہ وٕری گٔژھتھ گےٚ حجاز کُن روانہٕ ۔ تتھے نیشاپور وٲتی اَتہِ کِس ہارُون قصبس منٛز سپدُکھ قطبِ وقت جناب حضرت ہارُونی رحمۃ اللہ علیہن سٕتۍ ملاقات تہٕ بنےیہِ تہنٛدی مُریدیمن نِش گُزٲرِکھ وٕہ وٕری تہٕ شیٚیےٚ ریتھ، وارِیاہ کیٚنہہ کوٚرکھ یمن نِش حٲصل ۔ سیٹھاہ محنت کٔرِکھ پیٖرٕ سٕنٛزِ رہنمٲیی منٛز ۔ بٲطنی نعمژ سپزٕکھ عطا ۔ معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ اَسی مرشدس سیٹھاہ خدمت کران ۔ تہنٛد سامانہٕ اَسی نکھس پیٚٹھ پھرِناوان، مرشدس اَسی پتہٕ پتہٕ پکان، یمن سٕتۍ گےٚ وارِیاہِ لٹہِ حجس تہِ ۔ خلافتُک خرقہٕ اوسُکھ تمو صرف ڈایہِ وہرِ عطا کوٚرمُت ۔ مگر یمو گُزورامہِ پتہٕ تہٕ حضرت ہارُونی رحمۃ

اللّٰہ علیہن ہٕنٛز وارِیاہ وکھ۔ تکمیلہ پتہٕ کٔرِکھ ڈاے رِیتھ شیخ نجم الدّین کبریٰ رحمۃ اللّٰہ علیہن نِش صرف تہٕ امہِ پتہٕ وٲتؠ کوہ جودی چھِ وتہِ بغداد شریف، اَتہِ روٗ دی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ عنہو ن نِش کیٚنہہ کال تہٕ یِمن ہٕنٛز کٔرِکھ وارِیاہ سفر۔ بغداد سےٚ منٛز روٗ دی شیخ الشیوخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللّٰہ علیہن ہِنٛدس خدمتس منٛز۔ ہمدانس منٛز روٗ دی أکِس بزرگ جلیل الدّین رحمۃ اللّٰہ علیہن ہنٛدس خدمتس منٛز تہٕ حضرت یوسف ہمدانی قدس سرّہٗ وس ہٕنٛز ملاقاتہٕ پتہٕ سپدی تبریز روانہٕ۔

تبریز وٲتِتھ کوٚرکھ حضرت ابوسعید تبریزی رحمۃ اللّٰہ علیہن نِش فٲض حٲصل۔ پتہٕ کوٚرکھ اصفہانس منٛز خواجہ محمود اصفہانی رحمۃ اللّٰہ علیہن ہٕنٛز ملاقات، مہمند وٲتِتھ سمکھ خواجہ ابوسعید مہمندی رحمۃ اللّٰہ علیہن۔ مہمند پیٚٹھٕ وٲتؠ استرآباد تہٕ أکِس صاحبِ ولایت بزرگس ہٕنٛز کوٚرکھ ملاقات۔ یِم أسی خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللّٰہ علیہ ہِنٛد یواولاد منٛزٕ، اسمِ شریف اوسُکھ خواجہ ناصر الدّین رحمۃ اللّٰہ علیہ تہٕ وٲنس أسِکھ ۱۲۷ؤری۔ غزنی وٲتِتھ سِمکھ شمس العارفین شیخ عبدالواجد غزنوی رحمۃ اللّٰہ علیہن تہٕ تمہِ پتہٕ کوٚرکھ لاتعداد اولیا اللّٰہن ہٕنٛز ملاقات تہٕ شرفِ نیاز حٲصل کٔرِتھ اوٚنکھ ہندوستان تشریف۔ اکھ خٲدم اوسُکھ دوران سفر ہمراہ۔ (سیر الاخیار ص ۳۸۲)

دراصل یِم اولیا اللّٰہ آسان چھِ یِم چھِ اللّٰہ تعالیٰ سٕندی نہایت مکرّم تہٕ محترم بندٕ آسان، یِم چھِ سیٚٹھاہ محنت تہٕ مجاہد کٔرِتھ تھدیٚن مقامن پیٚٹھ فٲیِز

یِوان کرنہٕ۔ یِہُنٛد بُنیاد ی مقصد چھُ آسان کُنیٖر سرُن تہٕ توحیدٕچ آواز لُکن تانٛی واتہٕ ناوٕنی تہٕ رسالتُک فٲیض بٲ گراوُن۔ لُکن ہنٛدی سیاہ دل روشن کرٕنی تہٕ تِم گٹہٕ زلیٖو منٛزٕ کڈِتھ نوٗرس کُن انٛنہٕ تہٕ ہمیشہ باپتھ سیٚزٕ وتہِ پیٚٹھ گامزن کرٕنی۔

حجازُک سفر کوٚر حضرت معین الدّین چستی رحمۃ اللہ علیہو پننہٕ نِس مُرشد خواجہ عثمان ہارُونی رحمۃ اللہ علیہن ہمراہ۔ مرشدن کوٚر یِہنٛدِ باپتھ یِہنٛد دستِ مبارک ہٕرٕ تِتھ دعا ''اے اللہ بوٚ چھُسن حضرت معین الدّین ژےٚ حوالہٕ کران۔'' ونہٕ چھ یِوان زِ آواز آیہِ زِ اسہِ کوٚر یہِ قبول۔ پتہٕ ییٚلہِ مدینس منٛز روضۂ اطہرس پیٚٹھ حاضری دِژٕ کھ مہربانی بنے یِکھ تہٕ ہندوستانٕچ ولایت آیکھ عطا کرنہٕ۔ امہِ پتہٕ گٔرکھ معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کُن روانہٕ تاکہ یِم کرن دیٖنٕچ اشاعت۔ مرشدن فرموو کھ چشمانِ مبارک بند کرنہٕ باپتھ تہٕ بکشف ہووٕ ہکھ سورُے ہندوستان۔ خلافتُک خرقہٕ کوٚر کھ مرشدن عطا، اَمہِ وِزِ آسی حضرت معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ ۵۲ وٕہری۔ حضرتِ ہارُونی رحمۃ اللہ علیہو تُجہ امہِ وِزِ اُنگشت مبارک اَسمانس کُن تہٕ فرموو کھ ''معین الدین وُچھ'' فرماوان مے آو تہِ سورُے بروٚنٛٹھ کُن یہِ کینٛژھا آسمانن منٛز چھُ یعنی ملکوٗت تہٕ جبروٗت۔

حضرت معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ آسی رأژن بیدار روزان تہٕ عِشا کِس وُضوس پیٚٹھ صُبحٕچ نیماز ادا کران۔ کُنہ کُنہِ آسوٕ توٚہی دوہس منٛز دویہ لٹہِ قرآن پاک پران سفرس دوران آسی قرآن مجید پران روزان۔ ''سیرِ

اَقطاب'' ناوچہِ کتابہِ منٛز چھُ زِ اکہِ دوٚہہ اٚسی خواجہ صاٗب مکہٕ پاکس منٛز مراقبس منٛز زِ آواز آیکھ ''منگو کیاہ چھوٚ منگُن ۔'' اٚسی چھےٚ توٚہہ خوش، یہِ طلب کٔرِوتہِ کروِ عطا۔عرض کوٚر کھ یااللہ یوٚت تانی نہٕ میاٗنی مُرید جنتس گژھن، توٚت تانی اژِ نہٕ بوٚ تور۔(سیر الاخیار ص۳۴۳)

حضرت معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ اٚسی سیٹھاہ تھٔدی اولیازِ یمن اٚسی قطب الاقطاب نیمازِ وزِ نزدیک گژھتھ صلوٰۃ ونان تہٕ دوشۂ مبارکن زیر دِوان۔ کُنہِ کُنہِ وِزِ اٚسِکھ پھِری پھِری ونان۔یم اٚسی ہُشیار سپدان تہٕ ونان شرع محمّدی نِش چھنہٕ چاڑ نیماز چھےٚ فرض۔پتہٕ اٚسی سیٹھاہ خشوع تہٕ خضوع سان نیماز ادا کران۔تہٕ ذکرِ منٛز مشغول سپدان۔اکہِ وزِ ترٛ ووٗ کھٕنوٗرک پرتوَ زِ ژتجہن دوٚہن آیہ نہٕ اَتھی۔

حضرت معین الدّین رحمۃ اللہ علیہو اوٗن حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندِ حکمہٕ لاہور تشریف۔ اتہِ روٗدی دوٚن ریتن حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سِنٛدِس آستانِ عالیہس منٛز اعتکافس۔ دِلہٕ کُن درایہِ تہٕ ژتجی صاحب اٚسِکھ ہمراہ۔کم جاٗ وقتس روٗدی دلہِ منٛز۔ یہِ علاقہٕ اوس اتھ زمانس منٛز کُفرستان، کاٗفرو کٔریمن نقصان واتہٕ ناوچ سخ کوشش مگر یم روٗدی ڈٹتھ بانگ تہِ پران تہٕ نیماز تہِ ۔کاٗفر گٔری اللہ تعالٰہن ناکام۔حتیٰ کہ اکہِ وزِ آو اکھ شخص شرا کھ ہیٚتھ، یتھے خواجہ صاٗبس نِش ووت تھرِ تھرِ ؤژھس تہٕ تیُتھ کیٚنہ ہیوٚ کُن نہٕ کٔرِتھ یمہِ ستی حضرتن کانٛہہ نقصان واتہِ ہے۔دراصل چھُ اولیا

اللہ ہن منز زبردس روحانی قوّت آسان، تتھ زمانس منز اوس نہٕ کانٛہہ عالم تیُتھ یُس کفّارن تہٕ جودوگرن ہیٚنٛد مقابلہٕ کرِتھ ہیٚکہ ہے۔ یہِ کام دِژ حضرت معین الدّین چشتی وا َحسن طریقس منز انجام، اللہ تعالیٰ ہن کوٚر رکھ مدتھ تہٕ یم گٔے کامیاب یم تہٕ یہنٛز جماعت روٗز محفوظ تہٕ دشمن تہِ کرِ کھ زیر۔

مہاراجہ سنٛزِ ماجہِ اوس کہانٛتس منز کمال حاصل۔ تمہِ اوس بہہ وٕری بروٗنٹھ پنہٕ نِس نیٚچوِس ووٗنمُت زِ اکھ بزرگ واتہِ یتھ مُلکس منز یُس چانہِ بادشاہی تباہی ہیٚنٛد باعث بنہِ۔ امہِ کنہ اوس پرتھوی راج ہمیشہ فکر مند روزان۔ تٔمی اوس حکم دِتھ تھوٚومُت اگر یمہِ شکلہِ ہیٚنٛد کانٛہہ شخص یتھ مُلکس منز کُنہ تہِ جایہ لبنہٕ ییہِ سُہ گژھِ فوری طور گرفتار کرِتھ میانِس دربارس منز پیش کرُن۔ یُس شخص تہِ یہِ کام انجام دِیہِ تس ییہِ انعام دِنہٕ۔ یتھے حضرت معین الدّین چشتی ہندوستانس منز وا ٔرِد سپدی بادشاہ سنٛد یو کارکُنو پیچھانی تہٕ ووٗنہٕ یکھ زِ توٚہی چھوسیٚٹھاہ بزرگ انسان باسان۔ وٕلو أسی کرو بہتر جایہِ تہنٛدِ روزنُک انتظام۔ مگر بڈی چھِ بڈی آسان، معین الدینس رحمۃ اللہ علیہس اوس حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرمووُمت زِ یتھیٚن لُکن ہنٛدس فریبس منز یِی زیونہٕ۔ امہِ کنہ کوٚر ریمو کارکنن صاف جواب۔

حضرت معین الدّین چستی رحمۃ اللہ علیہ أسی وُنہٕ نٔوی نٔوی اجمیر شریفس منز وا ٔرِد سپدی متی زِ أکِس گُلس تل تھوٚوکھ تشریف۔ أکی شخصن کوٚر کھ اعتراض زِ اتھ جایہِ چھِ بادشاہ سنٛدی ووٗنٹ بہوان۔ یم درایہِ تہٕ پیٛٹھی

انا سا گرِ کس بٕٹھس پیٚٹھ ۔ اتیتھ آسی اکھ ساس بابت خانہٕ ۔ دۄیمہِ دوہہ یتھ جایہِ وۄنٹ بیٚہہ ناونہٕ آسی آمتٕ تمۄ ؤتھی نہٕ تھوٚ دُے ۔ یتھے حضرتن برونٹھ کنہِ معافی ہیٚرٕ کھ اِدٕ ؤتھی وۄنٹ تھوٚ د ۔ لُکو گٔر بادشہس نِش شکایت زِ کم تانٕ غأر مذہب چھِ سائٚین مندرن نِش بہِتھ ۔ تٔمۍ دیُت یم اَتیتھ کڈ نُک حکم ۔ راجہ سٕندی کارکن وأتی ، خواجہ صأبن پرٕ أ کِس میٚزِ پھٕلس آیت الکرسی تہٕ یہِ لأ یکھ یمن کُن ۔ یُس پیٚتٚین اوس سُہ گوٚ وتٕی روٹہٕ ۔ وُنہِ اوس تریٚمے دوہ زِ بادشاہ تہٕ شہرٕ کی تمام لُکھ وأتی اۄتتھ پاٹھ پۄزا کرنہٕ باپتھ ۔ رام دیو مہنت گوٚ وحضرت خواجہ معین الدّین رحمۃ اللہ علیہن کُن زِ تمن تُلن اتیتھ تھوٚ د ۔ تس کُن یتھے خواجہ صأبن نظر ترٲ وتس وژھ تھرٕ تھرٕ خواجہ صابس پیوٚ وکھورن تہٕ ستی اۄنُن ایمان تہٕ وکھ گزرنس ستی لوٚب أمی مسلمانن منٛز تھوٚ د مرتبہٕ ۔ یہِ اوس گوڈنیک مسلمان ۔

یُمہِ وِز خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ؤتھی زن بوٚ رکھ سوٗرے آب پیالس منٛز زِ آبہ سرگوٚ وخوشِک ۔ بادشاہ گا بریوو تہٕ جسپال جوگی انہٕ نووٗن فورن بُلأ وِتھ ، یہِ اوس بوٚ ڈجوٗ گی یَس پورٕ ہندوستان زانان اوس ۔ یہِ آو پننٕ ڈوڈ ساس چیلہ ہیٚتھ اجمیر شریف ۔ تہٕ کوٚ رُن خواجہ صأبس حملہٕ ۔ أمس آسی جادوٗ یی سِہہ تہٕ اچھدر مدتس یم نار چھکانٕ آسی ۔ خواجہ صأب گٔے مُتفکر تہٕ سأتھٚین أندی أندی دیتُکھ حِصار ۔ امہِ پتہٕ لٔگی اکہ طرفہٕ سِہہ برونٹھ کُن ینہِ دویمہِ طرفہٕ سوٗرف تہٕ ہیٚری کِنہٕ چھُ نار برسان ، عجیب تہٕ خطرناک حالات گٔے پأدٕ ۔ شہرٕ کی لُکھ لٔگی ؤہی وائے کرنہِ ۔ مگر حصارس اندر ہیوٚک نہ کأنسہِ قدم ژأنتھ ۔

خواجہ معین الدّ ین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ٲسی نیماز ِ منز مصروف ۔ فارغ سپد نہٕ پتہٕ تُجِھ میٚژِ موٗٹھ پھوک دیُت ہس تہٕ لٲ یِکھ یمن کُن تہٕ سورُے طلسم گوٚ وفناہ ۔ ووٗنی اوس مٲدان صاف، راجہ جے پال سپُد تأیب تہٕ بنیو مسلمان تہٕ ایمان اننہٕ پتہٕ کوٚرن کمال حأصل ۔ اٚمس آوناوتھونہٕ عبداللہ ۔ یہِ اوس پرواز کرٕون حتیٰ کہ اٚمی کٔر وُڈنٕچ کوشش واریاہ ہیوٚ رتہِ کھوٚت، خواجہ صأئبنی کھٔراو کھٔرٕ حکمن تہٕ یہِ اوٗ نُن وألِتھ ۔ یہِ چھُ حضرت معین الدیّن چشتی رحمۃ اللہ علیہ سُنٛد کمال ۔ (سیر الاخیار ص ۳۴۵)

اسلأمی سلطنت آیہِ بارس

یہِ کتھ چھےٚ عیاں زِ روحانی ترقی تہٕ روشنی اٚس غأر مذہبن ہنٛدیٚن لُکن تہِ حأصل تہٕ ازتہِ چھکھ کُنہِ حدس تانی ۔ مگر نبوّتک دور بدلنہٕ ستی چھِ غأر مذہبن ہِنٛدی فقیر گوڈنیک قدم اٚخری زانان ۔ یم چھِ عالم بالا ترأ وِتھ پانس أندی أندی نژان ۔ دراصل چھُ حقیقی گاش اِسلامس منز آسان ۔ یہِ کتھ چھےٚ صحیح زِ اسلامہٕ بروٚنٛٹھ اوس روحأنی گاش باقی مذہبہ والیٚن تہِ ۔ انیس الارواح ناوچہِ کتابہِ منز چھےٚ یہِ روایت موجود زِ ریاضتہ تہٕ مُجأہدٕ کنی اوس راجہ جے پال گوڈِنکس آسمانس تانی وُڈان، تہٕ یہوے اوس تسنٛد انتہا تہِ ۔ سأئنس فنہٕ ہِکس گوڈِنکس مٔنزِلس منز یہ سأنی لوکٹ وُچھان چھِ تہِ چھنہٕ دوٗیمیٚن مذہبن ہنٛدی

بٔڑی مہنت تہٕ جۆگ وُچھتھ ہیکان۔ راجہ پرتھوی راجس یوٚس شکست میج اَمِس اوس تمیُک سخ افسوس تہٕ ءتی راجہ جے پالہٕ سٕنڈ مسلمان بنہٕ ٹُک تہِ۔

مگر کرِتھ اوس نہٕ کیٚنہہ ہیکان تہٕ دِلس منٛز اوسُس خواجہ صاۓبُن اجمیرس منٛز قیام کرُن سخ کھٹکان۔ امسٕنٛز ماجہِ سمجوو پرتھوی راج یہِ وٕنتھ زِ ''پرتھوی راج بوٚچھستھ ژٕ بیٚیہِ سمجاوان سوے کتھ یوٚس ژےٚ مےٚ بہہ وٕری بروٚنٹھ وٕنٕے زِ مہ لگ اَمِس فقیرکاۓ ملس بٕتھِ تہٕ اَمِس ءتی مہ کر دشمنی۔ اَمِس کرعزّت تہٕ احترام نتہٕ گژھکھ ژٕ تہٕ چأنۍ حکومت دوشوے اَمسٕنڈِ ذٕسی تباہ۔ مگر اَمی مون نہٕ۔ چونکہ سلطان شہاب الدّین غوری یس اَس شکست میچمٕژ امہِ ءتی گےٚ پرتھوی راجس حوصلہٕ بلند۔ تس اوس خیال زِ کرامت چھےٚ بدل چیز نتہٕ ہیکن نہٕ مےٚ مسلمان کانٛہہ دَدارٕ واتہٕ نأوِتھ۔ ساسہِ لٹہِ تہِ ہے مےٚ ءتی لڑن شکست کھیٚن۔ یہِ ظاۓلم اوس مسلمانن ہُنٛد فطری دشمن، اوس تہٕ کھوژان مگر تمہِ پتہٕ تہِ اوس مسلمانن ستاوان۔ اکہِ دوہہ کوٚرن اَکِس مسلمانس پیٹھ ظُلم، حضرت خواجہ صاۓبس کھوٚت شرارت تہٕ لیٚکھِتھ سوٗزنس ''من تُرا زِندہ بدست لشکرِ اسلام سُپردم'' اَتھی راتس منٛز دِژٕکھ سلطان شہاب الدّین غوری یس بشارت خاۓبٕ منٛزی زِ فورن کر ہندوستانس پیٹھ حملہٕ تہٕ اللہ تعالیٰ کری ژےٚ اَزِچہِ لٹہِ کامیاب۔ راجہ پرتھوی راجن اوس اتھ کتھِ پیٚٹھ ڈٹھ زِ مےٚ پوشہِ نہٕ کانٛہہ۔ مگر کیٚنہہ دوہہ گژھتھے دِژٕس سلطان شہاب الدّینن شکست گرفتار آو کرنہٕ تہٕ سپُد جہنم رسید۔ سلطان ووت امہِ پتے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ہِنٛدِس دربارس منٛز تہٕ یمن دست بۆسی پتہٕ پوٚرن جمعہ تہٕ ترٛین دوہن قیام کرنہٕ پتہٕ درٛاو۔ اجمیرس منٛز آو راجہ سُنٛد نیچُو باج گزار ہِنٛدِ حٲثیتہٕ بادشاہ بناونہٕ۔(سیرالاخیارص ۳۴۷)

کرامات

اکہ دوہہ آیہِ خواجہ اجمیری رحمۃ اللّٰہ علیہ ہِنٛدِس خدمتس منٛز اکھ زٕنانہٕ عرض کوٚرن مےٚ حض ژھُن وٕتِکی حاکمن نیچُو قتل کٔرتھ۔ خواجہ صٲبس آو أمِس پیٹھ عار۔ خُدام تُلکھ ہِتی تہٕ پانہٕ درایہِ عاصہٕ شریف ہیٚتھ۔ مقتلس پیٹھ وٲتِتھ وۆنکھ أمِس مقتول جوانس کُن اگر ژٕ واقعی بےگوناہ اوسکھ، خدایہِ ہِنٛدِ حکمہ ووتھ تھوٚد تہٕ سُہ گوٚو زندٕ۔ ییٚلہِ شہرکی حاکمن یہِ بوٗز سُہ لرزیوو۔(سیرالاخیارص ۳۴۷)

اکھ شخص گوٚو درخدمت حضرت فریدالدّین گنج شکر رحمۃ اللّٰہ علیہن نِش، عرض کوٚرُن مےٚ حض أس زندگی نہٕ آسنہٕ کِنہٕ سیٹھاہ دشوار بنےٚمژ۔ مےٚ کوٚر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللّٰہ علیہن کُن رجوع۔ خاب وُچھم زِ حضرت آیہِ مےٚ خاٲبہٕ تہٕ ہِشےٚ ژوچہ کرِہم عنایت، سُہ دوہ تہٕ أز یِک دوہ، ہِشیٹھ ؤری گےٚ۔ پریتھ دوہہ چھُ مےٚ ضرورتہٕ مطابق خرچہ فراہم سپدان تہٕ بوٚچھس بہتر طریقس منٛز زندگی گزاران۔ باباصٲب رحمۃ اللّٰہ علیہو فرمووس سُہ اوس نہٕ خاب ٲسی کہ خدایہِ سُنٛد فضل زِ ولی اللّٰہ ہوکوٚ رژےٚ پیٹھ کرم تہٕ چاٲنی تنگی گےٚ

دۄر۔(سیر الاخیار ص ۳۴۷)

اکہِ دۄہہ ٲسی خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مراقبس منٛز زِ ٲکۍ مُریدن کوٚر عرض حضور شہرِ کۍ حاکمن حض چھُس بوٚسخ تنگ کوٚرمُت تہٕ میانہِ جلاوطنی ہیٚنڈ حکم تہِ چھُن دِیتمُت، فرمووہس حاکم کتہِ چھُ۔عرض کوٚرن سُہ حض چھُ پننہِ سوارِ پیٚٹھ کوٚت تانی درامُت، فرمووہس سُہ پیوٚ وگُرِ پیٹھٕ تہٕ موٗد۔سُہ گوٚو واپس حاکمِ شہراوس گُرِ پیٹھٕ پیٚتھ ہلاک گوٚمُت۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٲسی نٔوی نٔوی دلہِ آمٕتۍ اکھ شخص آو کرٛھس منٛز شرٛاکھ ہیٚتھ تاکہ حضرتن پیٚٹھ کرِ حملہٕ۔فرمووہس یہِ کرنہٕ باپتھ آمُت چھُکھ تہِ کر۔تِمس ۄزِ تھرتھرِ تہٕ امی وقتہٕ بنیو مسلمان۔یہِ کرامت وُچھِتھ بنےیہِ وار یاہ لُکھ مسلمان۔(سیرت الاخیار ۳۴۷)

یتھےٚ حضرت معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہراتہٕ پیٚٹھ سبزوار آیہِ معلوم سپدُکھ زِ اتیک حاکم چھُ شیعہ، سخ ظالم، یُس شخص پننہِ نس بچیٚس ابوبکر ناو تھوان چھُ تس چھُ قتل کرِناوان۔ناو چھُس یادگار مرزا تہٕ یتھ باغس منٛز توٚہہ کیرِس نزدیک تشریف تھوٚوِ یہِ چھُ تمسُندے باغ۔عرض آکھ کرنہٕ یتیتھ متہٕ تھٔوی تو تشریف، حضرت ڈٲلی نہٕ اَتیتھ۔حاکم پیوٚ وٲتِتھ، اُمراتہٕ ملأزم ہیٚتھ۔یتھےٚ حضرتو نظر ترٲوِس تھرتھر گیس پٲدٕ تہٕ ٲتھی ءتیٚ گو بے ہوش۔خواجہ صاحب ٲسی سیٚٹھاہ نرم طبیعت آبہٕ چھٕرکاو کوٚر ہس ہوش آس۔تہٕ توبہ کوٚرن تمہ ساری ہیٚتھ یم ءتیٚ ٲسس بنیو مُسلمان۔سورُے خزانہ بأ گرووُن

غریب لگن ۔ غلام تہٕ کنیز کریٚن آزاد۔ اللہ تعالیٰ سُند یژھُن وُچھو زِ یُس شخص راتھ تانٛ نامۂ اعمال سیاہ اوس، یوٚ ہے گوٚ وعظمتہٕ وول بٔنتھ ۔ بد بخت اوس قُدسی بنیو و۔ اتھ چھِ ونان بزرگن ہنٛزِ نظرِ ہیٚنڈ کمال۔ أمِس حاے کمس گٔے ہراہِ تیچ خلافت عطاتہٕ باغی دوس بنیو و۔ (سِر الاخیار ۳۴۷)

یتھُے حضرت معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ بلخ وأتی ، اتہِ اوس اکھ صاحٕب حکیم ضیاالدّین روزان، یُس بوٚ ڈ عألم اوس۔ مگر مغرور تہٕ خود پسند۔ یہِ اوس نہٕ اولیائے کرامن ہنٛدِ عظمتک قأیل ۔ خواجہ صأبن کوٚر پانہٕ شکار۔ کباب آیہِ تیار کرنہٕ ۔ امی وزِ آو ضیاالدین تہٕ ، أمِس دیُت خواجہ صأبن اکھ کباب تہٕ یہِ کھیٚتھے گوٚ ویہِ بے ہوش، یتھُے ہوش آس، حالت بدلے یس تہٕ مرید بنیو و۔ فسلفہٕ چہِ کتابہٕ ژھنٛین زألِتھ ، حضرتو کوٚر أمِس کُن توجہ تہٕ کمے کألی بنیو و کأمل ۔ (سیر الاخیار ص ۳۴۸)

لنگر خانہ

اجمیر شریفس منٛز بناونو معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہو اکھ خانقاہ تہٕ ستی اکھ لنگر خانہٕ تہِ یتھ جایہِ از روضۂ مبارک چھُ لنگر اوس أتھی جایہِ ۔ کأنسہِ أسی نہٕ اکھ پونسہٕ رٹان تہٕ نہ أس کانٛہہ آمدنی۔ یتھُے خرچ اوس موکلان، خأدِم اوس یمن عرض کران، خواجہ صأب أسی جایہِ نیماز لوٚنٛٹھ اکہِ طرفہٕ تھوٚد تُلان تہٕ امہِ تلہٕ أسی کیٚنہ رقم کڈان تہٕ خأدمس حوالہٕ کران۔ صاحبِ سیر

الاقطاب چھِ رقم طراز زِ اتھ لنگرس اَس تِژھ برکت زِ لُکھ اَسی ساسن منٛز یتھ اتہِ کھیوان چیٛوان۔ یہ اوس اللہ تعالیٰ عطا کران تہٕ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اَسی بٲگراوان۔ یتھ لنگرٕ اَسی باقی جایَن تہِ موجود۔

تعلیم

خواجہ معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان یُس فاقہٕ، فقیر تہٕ بیمٲری تہٕ موت یاد تھوِتس چھُ اللہ تعالیٰ دوس تھوان۔ سخ بَلاین تہٕ بیمارِ منٛز مبتلا سپدُن چھُ ایمانٕچ صحیح دلیل۔ یم اَسی امہِ باپتھ اللہ تعالٰہس منگان روزان۔ فرماوان اَسی یتھ دِلس منٛز محبت آسہِ تتھ منٛز یہ کیٛنٛژھا واتہِ سُہ چھُ دزان۔ فرماوان چھِ مےٚ وُچھ جسمہٕ کہِ قاٗدٕ منٛزٕ نیرِتھ زِ عشق، عاشق تہٕ معشوق چھُ کُنےٚ۔ غریبن ستیٚ کرِ محبت تہٕ اَپُز وننٕ تہٕ غاٗبتہٕ نِش رُوٗ زِ دوٗر۔

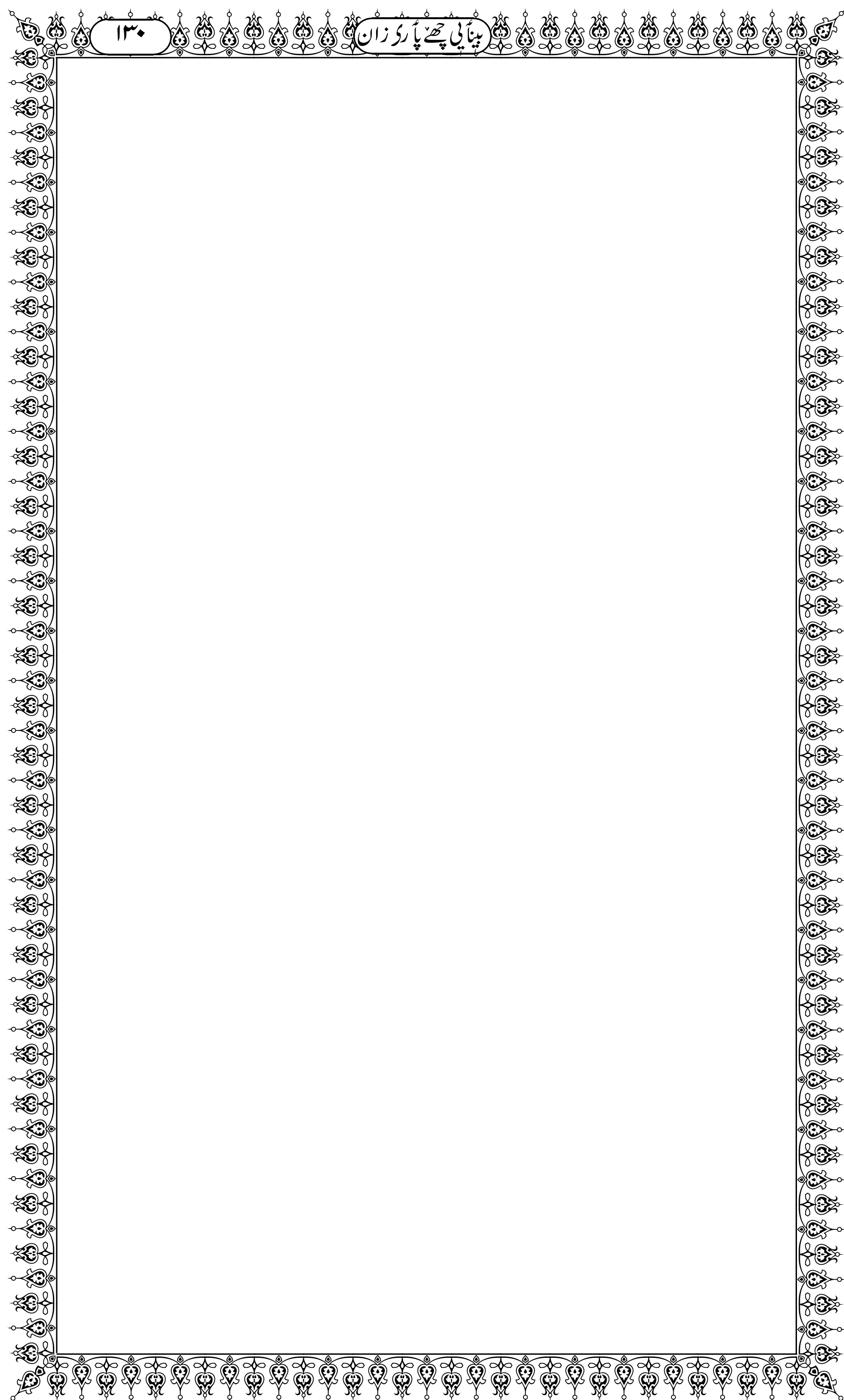
فرماوان چھِ خدا دوستس منٛز چھِ ژور صفت آسنٕ ضروٗری۔ تواضع، شفقت، سخاوت تہٕ صالح لکن ستیٚ صحبت۔ ترےٚ چیز چھِ نفسکی گوہر، دشمنس ستیٚ دوستی کرٕنی، افلاس یعنی غُربت چھپاوٕنی، پنُن بنُن نہٕ کانٛسہِ وُنن، فرماوان خدایس پیٹھ کرِ وتوکّل تہٕ کانٛسہِ نِش گژھِ نہٕ کانٛہہ توقع تھوُن۔ فرمووکھ خدایس پہچانن وول چھُ ہمیشہ لُکو نِش دوٗر روزان۔ یسندِ دلہٕ نِش غاٗرِ حق دراوسےٚ گوٚو عارف، فرمووکھ عاٗرف چھُ سُہ یُس دوٚیو جہانو نِش دوٗر روزان

چھُ ،یعنی سُہ چھُنہٕ دُنیاہ پرست آسان ،ییٚہٕ فرموکھ ثابت قدم چھُ سُہ مریدیُس وُہن ؤری ین کانٛہہ گوناہ کرِنہٕ ۔فرمووکھ غم گژھِ شأدی زانٕن تہٕ فاقہٕ گژھِ فخر زانٕن ۔

انتقال

قاضی حمید الدّین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ چھِ ونان ،خواجہ صأبن کٔری واریاہ نکاح تہٕ اللہ تعالیٰہن دِتکھ اولادتہٕ ۔یمن منٛز اۄس ولایت خاتوٗن تہٕ ۔ یمنٕے کٔر خواجہ صأبن خلافت عطا تاکہ یم کرن مستوٗ راتن منٛز تبلیغ ۔خواجہ صأبس اوس اَکُے مقصد سُہ اوس تبلیغِ دٖین تہٕ مسلمانن اِصلاح کَرُن ۔یم مرد خلیفہٕ أسی تم سوٗزِکھ مختلف علاقن کُن ۔یہنٛد خانقاہ منٛزٕ درا‎ے ساسہٕ بٔدی حضرات ولایت حأصل کٔرِتھ ۔

یٔمہِ شبہٕ یمو انتقال فرموو دپان اتھ راتس منٛز آسہٕ یہنٛدِس حجرس منٛز آوازٕ گژھان زن تہٕ أسی لُکھ اورٕ یور پکان ۔کینٛژ و بزرگوٗ چھ یہنٛد وصالہٕ بروٚنٛٹھ خاب زِحضورِصلی اللہ علیہ وسلّم چھِ فرماوان ''بوٚچھُس معین الدّین سنٛز پیشوأیی کرنہٕ باپتھ آمُت ۔شمس الدّین التمش سنٛدِس دورس منٛز سپدی یم رحمتِ حق سنہٕ اوس ۶۳۳ ہجری ۔خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہن متعلق چھُ انگریز حکمران لارڈ کرزنن وۄنمُت زِ ہندوستانس پیٹھ چھے اکھ قبر حکومت کران تہٕ سو چھے خواجہ اجمیری سنٛز قبر ۔



حضرت شیٚخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

ولی اللہ چھِ اولہٕ پیٚٹھے مٲرٕ مٔنڈی تہٕ حسین آسان۔ یِمن منٛز چھِ بہترین صفات موجود آسان۔ یِم یتھ علاقس تہٕ ماحولس منٛز پٲدٕ چھِ سپدان، تتھ علاقس تہٕ ماحولس چھےٚ کُنہٕ نہٕ کُنہٕ رنگہ برکت تہٕ عطا سپدان۔ خدا دوستن ہنٛدِ ستی چھےٚ شہرن، سرین تہٕ گامن گُژھن پہچان بنان۔ حضرت شیٚخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ چھِ اکھ بے مثال تہٕ بے نظیر خدا دوس تہٕ بزرگ۔ یِہنٛدِس وٲلدصٲبس چھُ شیٚخ محمّد قریشی اسمِ شریف۔ یِمن اوس نہٕ اولاد بنان۔ مایوس سپدی تہٕ پننہٕ نیک زوجس ستی کوٗر رکھ مشورٕ، وۄنہٕ ہس اَسہِ کٔری تمام تیر خٲلی مگر اولاد بنیوٗ نہٕ، یپٲرٕ چھےٚ وٲنس تہٕ ژھوٹان، اما کرو کیاہ۔ امہِ وۄنکھ صبر کٔرِو بو گژھہٕ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہن ہنٛدِس خدمتس منٛز تہٕ تمن بروٚنٛٹھہٕ کنہٕ کرٕ پننی رُوداد پیش۔ مےٚ چھےٚ وۄمید تہنٛدِ دعا ستی برِ اللہ تعالیٰ سون دامن تہٕ سٲنِس ئہ دونس پھیرِ شیٚہجار۔ تم چھِ غوث تہنٛد وسیلہ گژھوٲ ستی سربراہ خدایہ ہنٛدِ یژھنہٕ۔ شیٚخ محمّد قریشی رحمۃ اللہ علیہ سپدی یہِ بوٗزِتھ سیٹھاہ

خوش۔ حضرت شیخ محمّد صادق شیبانی قادری رحمۃ اللہ علیہ ہِنٛدِ روایتہٕ مطابق واٲژیہِ نیک دیڑ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن ہِنٛدِس دربارس منٛز تہٕ عرض کوٚرن یا حضرت میٲنہِ باپتھ کٔرِو دعا زِ اللہ تعالیٰ دی ہے مےٚ اولاد۔ حضرتو کوٚر امی ساعتہٕ مراقبہ تہٕ پتہٕ تُلکھ سرِ مبارک تھوٚدتہٕ ٲمِس کُن فرموو کھ ژےٚ کری اللہ تعالیٰ اکھ عظیم فرزند عطا۔ یُس نہایت سعادت مند آسہِ۔ چنانچہ امی دوہہ کٔرِ اللہ تعالیٰہن اولادٕ ہنٛز ووٚمید پٲدٕ زِ یہِ خوتۄن روٗز بٔیہِ حالہٕ۔ نوٚ ریتٚو سپٕد عطا، مگر لڑکہٕ بجاے لڑکی۔ امیُک اطلاع آو حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہن دِنہٕ زِ شکر چھُ لڑکی سپز عطا۔ تمو فرموو لڑکی نہٕ لڑکہٕ، یتھے اطلاع دِنہٕ وول شیخ محمّد قریشی رحمۃ اللہ علیہ سُنٛد گرِ ووت لڑکی ٲس لڑکہ بنے مژ۔ خدایہ سُنٛد کرُن۔ یہِ شُچھ تہِ آیہِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہن تام واتہٕ ناوہٕ تمو فرموو ٲمِس گژھِ شہاب الدّین ناو تھوٗن، یہِ چھُ نہایت مبارک بچہ یُس بڑتھ شیخ الشیوخ بنہِ تہٕ یہِنٛدٕ ستؠ چلہِ اکھ نوٚو سِلسلہٕ۔ ٲمِس آسہِ واریاہ وٲنس، بمہٕ آسنس زیچھِ تہٕ پستان بڑی، یہِ کرِ عالم روشن تہٕ ٲمِس آسہِ تھوٚد مرتبہ۔ (سیر الاخیار ۲۲۷)

یتھے شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ جوانی ہِنٛدیٚن مرحلن منٛز دٲخل سپدِ تمن ٲسی پستان زنٛین ہنٛدی پٲٹھی بڑی تہٕ بمہٕ تیژ زیچھِ زِ امکی موے ٲسِکھ ٹاریٚن پیٹھ پیوان۔ واریاہ وٲنس کٔرِکھ اللہ تعالیٰہن عطا تہٕ بلند مرتبہٕ وٗلی تہِ بنے یہِ۔ بچپنہٕ پیٹھے ٲسی سیٹھاہ ذہین تہٕ فطین۔ یُس تہِ یمن

وُچھان اوس سُہ اوس یِہُنٛز ذِہانت وُچھِتھ حٲران سپدان۔ یِہنٛدی ووستاد
ٲسی یِہُنٛز عقل تہٕ ادراک وُچھِتھ یِمن تٔعریف کران۔ یوٚہے وجہ اوس زِ صرف
شُراہٕ ؤری وٲنسہِ منٛز کٔر یِمو جُملہ علومن ہنٛز سنَد حٲصل۔ یِمن اوس فِقہ، تفسیر،
بیان تہٕ بلاغت، فلسفہ تہٕ منطق تہٕ علم کلامس منٛز کمال حٲصل۔

امہِ پتہٕ سپُد شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہن باطنی علم ہیٚچھِنٕک شوق
پٲدٕ زِ یِم روٗدی اکثر وقتن مراقبس منٛز۔ یِہنٛدی چیٚچہ بابہٕ شیخ ضیاء الدّین رحمۃ اللہ
علیہ ٲسی عارف باللہ۔ چونکہ شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ روٗدی بچپنہٕ پیٚٹھے
یِہندس صحبتس منٛز یوٚہے اوس وجہ زِ علوم ظٲہری حٲصل کرنہٕ پتہٕ گوٚو یِمن علم
باطنی حٲصل کرنُک زبردس شوق پٲدٕ۔ اتھ شوقس ستی گوٚو یِمن زبردس عبادت
کرنُک عادت تہٕ اکثر ٲسی استغراقہٕ کِس حالس منٛز روزان۔ ذکرس منٛز ٲسی محو
روزان، حتیٰ کہ چیٚچہ بابن سمجٲوی باربار زِ لوکچہ وٲنسہِ منٛز چھُنہٕ رواز انسان کرِؤنی
دِنی شروع، تہٕ امہِ کامہِ باپتھ گژھِ انسان تیار سپدُن تہٕ تتھ چھُ وکھ لگان۔ مگر یِم
ٲسی توتہٕ خبر کتھ دُنیہس منٛز روزان۔ چیٚچہ بابن نی پانس ستی اتھس تھپھ کٔرِتھ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن ہنٛدِس دربارس منٛز، عرض کوٚر زِ یہِ
حض چھُ مےٚ باپتھر، اگر چہ فارغ التحصیل چھُ، مگر بو اوسُس یژھان زِ یہِ
گوٚ ژھ بیٚیہِ پرُن تہٕ ترقی ہنٛدی منزل طے کرُن۔ مگر اَمِس چھُ الٰہی علم ہیٚچھِنُک
سیٹھاہ شوق گوٚمُت تہٕ یہِ چھُنہٕ میٲنی کتھ بوزان۔ حضرت غوث پاک رحمۃ
اللہ علیہو تھوٚو شیخ شہاب الدینس رحمتہ اللہ علیہس پیٚٹھ دستِ مبارک تہٕ پرُژھہس وَن سا

علمِ کلامس منٛز کیاہ چھُ توٚہہِ پوٚرمُت ۔ تہٕ بس، تم کتہِ کتابہٕ تہٕ سُہ کتہِ علم، سورُے سپُد محو، حتیٰ کہ یمن روٗدی نہٕ کتابن ہٕنٛدی ناوتہِ یاد۔ حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ہو کوٚر تبسُم تہٕ فرموٗکھ یمن کُن ۔ مےٚ کوٚر علمِ کلام تُہنٛدِس سیٖنس منٛز محو تہٕ اتھ منٛز بوٚر م علمِ معرفت ۔ (سیر الاخبار ۲۲۸)

عرفٲنی کمال

یہِ کیٚنٛژھا ونیک تانی شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہو کوٚر مُت اوس تتھ اَس نہٕ ظٲہری عبادتہٕ خُلشِ دلہٕ علاوٕ کانٛہہ حٲثیت ۔ یتھ کٔنی تہِ چھُنہٕ شُراہ وٕری وٲنس جادٕ کانٛہہ، کم کمال حٲصل کرِنچ آسان ۔ یہِ سورُے نظرِ تل تھٲوِتھ وُچھو یہُنٛد کمال زِ ظٲہری علومن منٛز تہِ کرِکھ سَند حٲصل تہٕ باطنی علومن ہِنٛدس سمندرس منٛز تہِ لٲیکھ ووٚٹھ ۔ یہِ چھُ یہِنٛدُے کمال ۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہن ہیٚنٛد دستِ مبارک یہِنٛدِس سیٖنس پھرُن تہٕ بس، یہُنٛد سیٖنہٕ آو علمِ عرفانہٕ ستی برنہٕ ، یہِ بنیو نورُک گنٛج، ووٚنی اوس مسلہٕ مرتبس منٛز ترقی ہیٚنٛد امہِ کامہِ ہیٚنٛد سپُد ووٚنی باضابطہٕ آغاز ۔ یَس صاحبس چیٚچہِ بابہٕ ولی کٲمل آسہِ تہٕ مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آسہِ تس کیاہ تأرلگہِ تھٔدی درجہ حٲصل کرنس ۔ مرشد ہنٛدس تربیتس منٛز روٗ زِتھ دِتی یمو شہباز بٔنِتھ آسمانن گتھ ۔ پانے کرِو اندازٕ مرشد کوتاہ بلند مرتبہ وٲلی اَسی ۔

اولیاہن ہِندی بادشاہ تہٕ قطب الاقطاب، شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہو کاٲتیاہ کمال آسن کٔری متیٖ تمیُک انداز ہیکَو نہٕ کٔرِتھ۔ یم ٲسی ٲ ری وادن اکثر شب بیدار روزان۔ دوٚن دوٚن رکٲژن منٛز ٲسی پورٕ قرآن پاک تلاوت کران۔ دوٚہس ٲسی روزٕ در روزان تہٕ ذکرِ حق کثرتہٕ سان کران۔ مرشد ٲسِکھ مہربان، تموتھوٚ ویمن پیٛٹھ دستِ شفقت تہٕ یم گٔے اکِہ پتہٕ بیٚا کھ منزِل طے کران۔ زِیوٚ ت تانٛ پننہِ وقتکی اوتاد بنے یہِ۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہن پتہٕ بنے یہِ شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ رُوحٲنی فرماں رواتہٕ تمام مشاٲیخو کٔری یِم شیخ الشیوخ تسلیم۔ حضرتِ ابونجیب سہروردی تہٕ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہم سپدی بالترتیب ۵۶۲ھ تہٕ ۵۶۱ھ رحمتِ حق۔ تہٕ شیخ شہاب الدّین سہروردی سپدی ۵۴۲ھ منٛز تولّد۔ امِہ تلہٕ چھُ نَنان زِ یمن سپدی صرفوٕ ہن ٲ ری ین منٛز یِمن دوشوٕنی بزرگن ہنٛدِ دستہٕ خلافتکی خرقہٕ عطا۔ روحانی طور کاٲژاہ ترقی ٲس یموٕ کٔر مٕژ تمیُک انداز کرُن چھُنہٕ مشکل۔ (سیر الاخیار ۲۲۹) یہِ کتھ چھےٚ مسلّم زِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ ٲسی بغدادٕ کی شیخ الشیوخ۔ پرٛیتھ ٲ ریہِ ٲسی حرمین شریفین زیارتہٕ باپتھ گژھان۔ وننہٕ چھُ آمُت زِ حضرت خضر علیہ السّلام ٲسی یِمن نِش یِوان گژھان روزان، تہٕ یِہنٛدِس عہدس منٛز اوس نہٕ کانٛہہ تیُتھ بزرگ یُس مرتبس منٛز یمن برابر اوس، یمنےٚ اوس قیادتُک تاج برسر۔

حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہو چھےٚ سیٛٹھاہ بہترین کتابہٕ تصنیف

کرِمژٕ۔ ہہجۃ الابرار تہٕ عوارف شریفہٕ ہشو لاجواب کتابو نش تلن فقراء، اولیا تہٕ مشائخ ینہٕ وأ لس وقتس منز تاروزِ محشر تر۔

شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہن ہندس خانقاہس منز اوس اکھ گریکہٕ دِوُن ناگ تہٕ خلقتِ کثیرٕ س امیک آب چیٛتھ فأض یاب سپدان۔ ظأہری تہٕ باطنی علومن ہنٛدِ باپتھ اوس الگ انتظام۔ حضرتن ہنٛدس مدرسس منز أسی لاتعداد طأ لب علم تہٕ یہنٛدس خانقہس منز تہٕ۔ دراصل اوس یہُنٛد خانقاہ اکھ روحانی یونیورسٹی۔ تہٕ اتہٕ أسی بٔڈی تہٕ تھٔدی عأ لم موجود تہٕ یمن نش علمی تہٕ عملی فأض حأصل کٔرتھ أسی باسَند عأ لم مختلف علاقن عٔلمکہٕ تہٕ روحانیتہٕ کہ گاشہٕ ستی روشن کران۔ ایشیا ہکی قریب قریب تمام مشہور تہٕ کأمل مشایخو کوٚر حضرت شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہن نش حاضری دِتھ فأض حأصل۔ یہنٛدِس خانقاہس منز چھُ حضرت غریب نواز، حضرت قطب الاقطاب، حضرت گنج شکر، حضرت شیخ سعدی تہٕ خواجہ فرید الدّین عطار رحمۃ اللہ علیہم ہِوی تھٔدی اولیا اللہ تہٕ بزرگ قیام پذیر سپدی متیٚ تہٕ فأض حأصل کوٚرمت۔

حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سنٛزِ مجلسہٕ منز أسی ہمیشہ بٔڈی بٔڈی شیوخ موجود آسان۔ اتہٕ اوس معرفتُک مس بأگرنہٕ یِوان۔ لنگراوس رات دوہ چلان۔ بیان چھُ آمُت کرنہٕ زِ اتہٕ آسہٕ ہتہٕ بٔدی من أٹس ژوچہٕ بناونہٕ یِوان تہٕ بأگرنہٕ یِوان۔ حضرت أسی پرٛتھ جمعہ دوہ وعظ پران یُس بوزنہٕ باپتھ بےٚ گرینٛد لُکھ اورواتان أسی۔ (سیر الاخیار ۲۲۹)

سِلسلُک تھزر

حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ چھِ سلسلۂ عالیہ سہروردی یکۍ بٲنی۔ امہِ سلسلچ خصوصیت چھےٚ زِ اتھ چھُنہٕ ترکِ دُنیہُک کانٛہہ حصہٕ۔ امہِ سِلسلکۍ بزرگ چھ دنیہس منٛز روٗزِتھ اطاعتُک تہٕ عشقُک مظاہِر کران۔ امہِ سلسلکۍ واریاہ بزرگ ٲسۍ سیٹھاہ مالدار تہٕ تھدِ پیانکۍ خدا پرست تہِ۔(سیر الاخیار ۲۳۰)

دولت تہٕ طاعت

شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہَن کٲژاہ دولت ٲس اللہ تعالٰہن عطا کرمٕژتھ چھُنہٕ کانٛہہ شمار۔ یمہِ گرِی گانن منٛز ٲسۍ تِمن آسہٕ سونہٕ ہنٛزِ رزِ نالِکۍ ترٲوِتھ تہٕ ٹِکلۍ ٲسۍ روپہٕ ہنٛدۍ یمن تِم گنڈنہٕ ٲسۍ یِوان۔ اکہِ بزرگن کوٚر اکہِ دوہہ عرض یہِ گےٚ نہٕ درویشی ٲس کہ بادشاہی، حضرتو فرمووکھ خاموش گژھ روزُن یم میخہٕ چھنہٕ میانِس دِلس منٛز ٲسۍ کہ زمینس منٛز۔ حضرتن ٲسۍ واریاہ فرزند تہٕ واریاہ جاداد۔ دپان یِیلہِ یہُنٛد جاداد بٲگرنہٕ آو اکس اکس آیہِ ستھ لچھ تہٕ دۄیمہِ قولہِ مطابق ستتھ ستتھ لچھ حصہٕ۔ حضرت ٲسۍ صاحبِ خزانہٕ تہِ تہٕ انتظام چلاون وٲلۍ تہٕ مگر یُمہِ وزِ یہُنٛد فرزند شیخ علاء الدّین خادمس خزانچہِ کُنٛز ہیٚژاتہِ ٲسۍ صرف شیےٚ دینارامی رقمہٕ ستۍ آو حضرتن ہنٛدِ کفن دفنُک انتظام کرنہٕ۔ اتھ اوس وجہ یہُنٛد غریب پرور تہٕ غریب نواز

آسُن۔ یِمن آسی پَنٕنۍ مرید دوٗہس منٛز ساسہٕ بۆ درو پیہ (دینار) ہدیہِ رٔنگی پیش کران۔ تہٕ حضرت آسی شام وٲتِتھ سورُے مال غریبن تہٕ بےٚکسن منٛز تقسیم کران تہٕ دۄیمہِ دوہہ باپتھ آسی نہٕ اکھ پوٗنسہِ تہِ پتھ کُن تھوان۔ یہِ چھےٚ یہنٛدِ ذٲتی خزانٕچ کتھ۔

حضرت شیخ نجم الدّین یِم حضرت شہاب الدّین رحمۃ اللّٰہ علیہن ہنٛدی خلیفہٕ آسی، چھِ بیان کران مےٚ وُچھی اکہ دوہہ حضرت أکِس بلند پہاڑس پیٹھ جلوٕ افروز، یِمن بروٗنٛٹھ کنہِ چھِ لعلن تہٕ جواہرن ہنٛدی انبار، بالس بونہٕ کنہِ چھُ لُکہٕ عرصات، تِم چھِ منگان تہٕ حضرت چھِ موچھو موچھو عطا کران، لُکھ درایہِ سارٕی ہیٚتھ مگر لعلن ہنٛدی انبار آسی موجود۔ مےٚ گُر حضرت شہاب الدّین رحمۃ اللّٰہ علیہ نِش اتھ ذکر تِمو فرموویہِ کینٛژھاہ ژٕےٚ وُچھتھ سُہ چھُ صحیح، یہِ چھےٚ مےٚ غوث پاک رحمۃ اللّٰہ علیہن ہنٛز مہربانی تہٕ عنایت۔

اکہِ وزِ اۄن حضرتن نِش شیخ احد الدّینن تشریف، تِمن اوس سماع بوزنُک سیٹھاہ شوق، عرض کۆر کھ بوزٕ ہا سماع۔ امی ساعتہ آو انتظام کرنہٕ۔ حضرت آسی نہٕ پانہٕ امیُک شوق تھوان، لگی قرآن پاک پرنہِ تیوٗت انہماکہٕ سان زِ یِمن گۆو نہٕ رالتس قوالن ہینٛد کانٛہہ آلو کنَن۔ صبحس آو خادم زِ قوالن چھُ ناشتہٕ فراہم کرُن حضرتو فرمووس مےٚ نے چھُنہٕ پتہ ہے زِ کتہِ آس قوٲلی چلان۔ یہِ اوس یہنٛدِ استغراقُک عالم۔ محوٲسی سپدان زِ کُنہِ چیزُک اوسُکھ نہٕ خیالےٚ روزان۔

خوارقِ عادات

وقتہٕ کٔس خلیفس نِش آو اکھ دوٚہہ اکھ زبردس فلسفی حکیم تہٕ اکھ بہترین فسلفچ کتاب کٔرن پیش۔ یتھےٚ کتاب خلیفن وُچھ سٕہ گوٚو یِہ وُچھتھ سیٛٹھاہ خوش تہٕ أمِس فلسفہ دانس دِژن پنہٕ نِس دربارس منٛز جاے۔ یِہ گوٚو یوٚت قریب خلیفس زِ سٕہ اوس أمِس پریتھ جایہِ ستیٖ پکہٕ ناوان تہٕ أمسٕنز پریٚتھ کانٛہہ کتھ بوزان۔ أمی ہیوٚت وارٕ وارٕ خلیفہٕ سُند اعتقاد خراب کرُن۔ امہِ ستیٖ گٔے لُکھ پریشان زِ اگر خلیفہ بداعتقاد بنہِ سٕہ دِیہ اسہِ تکلیف تہٕ أسی گژھوٚ مصیبتس منٛز گرفتار۔ خلیفہ سُنٛد تہٕ فلسفی سُنٛد یکجا روزُن اوس خطرٕچ گنٹی زِ یم گژھن نہٕ لُکن کفرس منٛز مبتلا کرٕنی۔

حضرت شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ أسی اشاعتِ دینس منٛز مشغول یتھےٚ تمو یِہ کتھ بوٗز تمو نیوٚ خلیفس نِش تشریف، خدایہِ سُنٛد کرُن یتھےٚ یم اور وأتی فلسفی تہِ اوس اتہِ خلیفس نِش موجود۔ چونکہ حضرت أسی سیٛٹھاہ تھٔدی اولیا تہٕ یمن أسی سأری عزّت کران۔ خلیفن یتھےٚ شیخ الشیوخ وُچھ سٕہ ووٗتھ تھوٚد تہٕ حضرتن کوٚرُن استقبال تہٕ یمن ترٲوِن تھزرس جاے۔ یمہِ وِز حضرت اور وأتی فلسفی تہٕ خلیفہٕ أسی کتھ تانی کتھِ پیٛٹھ بحث کران تہٕ یتھےٚ حضرت وُچھکھ یمو کٔر خاموشی اختیار۔ حضرتو فرموو کھ توٚہی کیاہ کتھ أسِو کران، یم روٗدی خاموش، مگر ییٛلہِ حضرتو بار بار اصرار کوٚر، یمو ووٗن أسی أسی

ونان حرکت چھےٚ اصولن ترٚیِہِ قسمہِ آسان اکھ حرکتِ طبعی، دویم حرکتِ ارادی تہٕ ترٚیِیم حرکتِ قصری۔ حرکتِ طبعی چھےٚ سو حرکت یوٚس اِرادٕ کرنہٕ ستی سپدِ، یوٚتُن یژھ ہوتُن بیہِ کرنہٕ تہٕ حرکت قصری چھےٚ سو حرکت زِتتھ آسہِ کانٛہہ حرکت دِوان تہٕ حرکتِ فلکی چھےٚ طبعی۔ حضرتو فرموو طبعی نہٕ بٔلکہ قصری زِ فرشتہٕ چھِ بحکم خدا اتھ حرکت دِوان۔ اتھ ستی کوٚر حضرتو اکھ حدیث شریف تہِ پیش۔ یہِ بوٗزِتھ ترووو فلسفی شخصن اَسُن۔ یعنی حضرتن ہنٛز کتھ وژھس نہٕ ہٹہِ۔ سہروردی رحمۃ اللہ علیہن گوٚو یہِ سخ مشکل۔ یم وٕتھی تہٕ خلیفہ تہٕ فلسفی کوڈُکھ اتھس تھپھ کٔرِتھ آنگنس منٛز تہٕ آسمانس کُن وُچھِتھ کوٚرُکھ عرض یا الٰہی یہِ کیٛژھا ژِ پننہٕ نٛین خاص بندن ہاوان چھُکھ تہِ ہاویمن تہِ۔ یمن گٔے امی وقتہٕ نظریلہِ تہٕ وُچھکھ زِ واقعی چھِ فرشتہٕ آسمانس حرکت دِوان۔ خلیفہٕ تہٕ فلسفی دوشوٕ یو لاجہِ اوٗنگجہ ژاپنہِ تہٕ امی وقتہٕ کوٚرکھ توبہٕ۔ أتھی چھِ ونان ''ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا۔ (سیر الاخیار ۲۲۳)

خُلفائے کرام

حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہن اٗسی بکثرت خلیفہٕ یمو منٛزٕ کرٕ وکیٛژن حضراتن ہِندی اسماے گرامی پیش۔ قاضی حمید الدّین ناگوری، شیخ بہاو الدّین زکریا ملتانی، شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی، شیخ

فريد الدّين عطار، شيخ سعدي شيرازي، شيخ نجيب الدّين علي برخش، شيخ عبدالغني،نورالدّين مبارک، شيخ جلال الدّين تبريزي تہٖ شيخ ضياءالدّين رومي رحمۃ اللہ عليهم اجمعين ـ علاوالدّين خلجي اُسي ضياءالدّين رومي رحمۃ اللہ عليهن هِنديٰ مريد، يم ٦٢١ ھ منز رحمت حق سپدي ،تهنٛد مزار مبارک ڇھُ دلہِ منز ـ

حضرت شيخ الشيوخ عليہ الرحمہ سپدي ٩٠ ؤري وأنسہِ منز رحمتِ حق ـ يهنٛد مزارِشريف ڇھ بغدادس منز ـ سماع اُسي نہٕ بوزان فرماوان اُسي مےٚ ڇھےٚ اللہ تعالیٰهن تمام نعمژٕ عطا کرِ مژٕ مگر ذوق سماع ورأے ـ يم اُسي جسمأني طور کمزور مگر تمہِ پتہٕ تہِ اُسي حج بيت اللہ کرنہٕ باپتھ گژهان ـ

حضرت خواجہ محمّد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمّد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن ہیُنٛد اصل اسمِ مبارک چھُ حضرت رضی الدّین محمّد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ تہٕ یہنٛدی والدِ گرامی چھِ خواجہ عبدالسلام خلجی سمرقندی۔ یم ٲسی کوٕفکی مشہور قاضی تہٕ روحانی بزرگ۔ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سپدی افغانستانہٕ کِس دارالحکومت کوبلس منٛز پٲدٕ سنہٕ اوس ۱۷۹ھ تہٕ یم سپدی ۱۰۱۲ھ منٛز رحمت حق۔ یعنی یمو گزٲری دُنیٖہس منٛز کُل ژتجہہ وٕ ری۔ یمن اوس بٔڈس گرس ستی تعلق، دولت ٲسکھ مگر یمن ٲس نہٕ اتھ ستی کانٛہہ دلچسپی۔ بادشاہ ٲسِتھ کٔرِکھ فقیری ہنٛز زندگی اختیار۔ زٲنٛی تَو زِ سنّت کوٚرُکھ زندٕ ''سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی۔'' حضرت باقی باللہ سنٛزِ وٲلدس اوس سیّد خاندانس ستی تعلق۔ حضرت عبیداللہ احرار چھِ وارِیاہ بٔڈی بزرگ گُزریمتی تہنٛدِ سےٕ خاندانس ستی اوس یمن تعلق۔ حضرت احرار چھِ ۸۰۶ھ منٛز تولّد سپدی متٕی سمرقندس منٛز۔ یمو چھُنہٕ ژتجہن دوہن ماجہِ ہنٛد دود پادٲیشہِ پتہٕ چیوٚمُت۔ تہِ کیازِ یٚیلہِ کانٛسہِ زنہِ بچہ

چھُ زیٚو ان سو چھنہٕ ژتجھن دوٗہن نیماز پٔرتھ ہیکان۔ تتھے پٲٹھۍ وٲلدن نیماز پرٕنی ہیٚژ تہٕ حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہو لوگ دود چیٚون۔ عبداللہ احرار صأبنۍ بُڈِ بابہٕ حضرت شہاب الدّین اٲسۍ پننہٕ وقتکۍ قطب۔ گویا حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ چھِ حسبہٕ کنۍ تہٕ تھٔدۍ تہٕ نسبہٕ کنۍ تہٕ۔

حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ چھِ واریاہ تھٔدۍ بزرگ تہٕ پننہٕ وقتکۍ عارف باللہ اٲسۍ متۍ۔۔ ظاہری تہ باطنی علوم اٲسۍ جسم و جانس منٛز۔ یِم چھِ قطب وقت تہِ اٲسۍ متۍ۔ اللہ تعالیٰ اوس یِمن مہربان تہٕ کیٛژھا اوسکھ عطا سپدمُت یِہ اللہ تعالیٰ تمن بندن عطا کران چھُ یِم خدایس واریاہ قریب آسن۔ یِمو کٔر ابتدأیی تعلیم پننہٕ نِس وطنس منٛز حأصل تہٕ پتہٕ نیٛوکھ سمرقند تشریف۔ یُس تمہِ وقتہٕ عالمن ہنٛد گڈ اوس۔ زأنواتہٕ اٲسۍ ظاہری تہٕ باطنی علمن ہنٛدۍ ذٔرۍ یاو جاری۔ بقا باللہ صأبن کٔر اتہِ علم حأصل کرنس منٛز زبردس محنت تہٕ کمےٚ وقتس بنےٚ یِہ فارغ التحصیل۔ یِمن اوس اولہٕ پیٹھے مذہبی کامیٚن ستۍ زبردس دلچسپی۔ عبادت تہِ اٲسۍ سیٹھاہ انہماکہٕ سان کران۔ خشوع خضوع آسن اوس یِمن زن تہٕ وراثتس منٛز میوٚلمُت۔ یتھے یِم جوانی ہنٛدِس دورس منٛز دأخل سپدۍ یِمن گوٚو مزارِ شریفن ہنٛز زیارت کرنُک شوق۔ باطنی ترقی کتھِ کنۍ چھِ کران یِہ زانہٕ نُک شوق تہِ گوکھ پأدٕ۔ امہِ کنۍ گے مختلف بزرگن نِش۔ تہٕ اٲخرس بنےٚ یِہ حضرت خواجہ املنگی رحمۃ اللہ علیہن ہنٛدۍ مرید۔ یِم تمہِ وقتہٕ مقتدائے وقت اٲسۍ۔ امہِ پتہٕ لٲج یِمو زبردس محنت

کرِنۍ ۔یعنی مجاہدات تہٕ مراکبات، راتس دوہس ٲسۍ ریاضتس منٛز مشغول روزان۔ دورانِ ریاضت اوسکھ کھیٚن چیٚن تہٕ مشان۔ راتس ٲسۍ بیدار روزان صبح اوس یِوان تہٕ یمن اوس مُشکل گژھان زِ راتھ کیازِ درایہِ ۔مےٚ نَے وُنہِ حسرتھےٕ پورٕ گوٚو، نہ گوس سیر۔ بہرحال چھُس بوٚ خدایہٕ چانہِ مرضی بروٚنٛٹھہٕ کنہِ سرخم کران۔امہِ پتہٕ ٲسۍ یِم رٲژ ژھنٛدیٚن پہرَن ہُند انتظار کران۔ مرشد ہٕنٛدۍ محبتن کوٚر ریہُند دل تہٕ سینہٕ منوٚر تہٕ کےٚ کٲلی سپدُکھ خلافتک خرقہٕ بدستِ مرشد حاصل۔

حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ٲسۍ فجرٕ وزِ سنّت تہٕ فرض نمازِ درمیان روزانہٕ ۴۱ لٹہِ سورہ مزّمل تلاوت کران تہٕ نمازِ پتہٕ ٲسۍ یٰس شریف تلاوت شروع کران۔ اشراقہٕ پیٹھہٕ چاشتہِ کس وقتس تانۍ ٲسۍ سیٹھاہ شوقہٕ سان تلاوت کران۔ تہٕ امہِ پتہٕ ٲسۍ غریبن تہٕ مسکینن ہنٛدۍ فریاد بوزان تہٕ تِمن حسبِ مقدور مدتھ کران۔ دُپہر پتہٕ ٲسۍ نوافل ادا کران۔امہِ پتہٕ ٲسۍ کینژٕس کالس عام لُکن ستۍ گفتگو کران۔نمازِ عصرٕ پتہٕ مغربس تانۍ ٲسۍ درُوٗدِ شریف پران۔ تہٕ مغرب پتہٕ ٲسۍ مُریدن تربیت کران تہٕ یہِ سِلسلہٕ اوس عشا نمازِ تانۍ جٲری روزان۔ اتھ وقتس منٛز اوس خانقاہ نِپان تہٕ منوٚر سپدان۔
(سیر الاخیار ص ۴۸۶)

فأض جأری چھُ خانقاہن ہنٛد

حضرت محمّد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن ییٚلہِ مرشدن خلافتُک خرقہٕ عطا کوٚر تہٕ ہتی کُرِکھ دلہِ کُن روانہٕ ییٚتہِ یہُنٛد خانقاہ أکِس شان دار تہٕ پُر وقار اِدارس منٛز تبدیل اوس سپدِ مُت۔ دلہِ وأتِتھ کوٚر ییمو خواجہ بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہن ہنٛدِ مزارِ شریفُک فأض حأصل۔ ییم أسی اکثر اوٗ ت گڈھتھ حأضری دِوان تہٕ مراقبہٕ کران۔ ییمن اوس خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہن ہنٛدِ مزارِ مقدسہٕ نِش تہِ واریاہ روحأنی فأض حأصل سپد مُت۔ احرار صأبُن مزارِ شریف چھُ سمرقندس منٛز۔

دلہِ اوس خواجہِ صأبنِس خانقاہس منٛز پرِیتھ وقتہٕ لُکن ہنٛد ہجوم موجود آسان، اوٗ ت أسی پورٕ ہندوستانہٕ پیٚٹھٕ لولہٕ وألی واتان۔ امہِ علاوٕ أسی طریقتکی طألب ایشیاتہٕ افریقہِ پیٚٹھٕ تہِ اورو اتان۔ تہٕ روحأنی فأض حأصل کران، تہٕ اتہِ کِس رحمتس تہٕ برکتس وومیدوار سپدان۔ خانقاہ کِس أکِس حِصس منٛز اوس مدرسہٕ ییٚتہٕ ظأہری علوم پرناونہٕ أسی یِوان۔ ساسہٕ بدٕی طالب علم أسی اتہِ تعلیمہِ ہنٛدِ نورٕ ہتی منوّر سپدان۔ امہِ مدرسہٕ پیٚٹھٕ درائے بڈی عألم تہٕ فأضل۔ یِتھی مدرسہٕ چھِ ازتہٕ مختلف جایَن چلان۔ ہاں برونٛٹھ أسی یِتھین

مدرسن چلاوَن وٲلی ولی اللہ تہٕ واریاہ بڈٕی بزرگ آسان تہٕ تِمن اوس تِتھی
اِدارِ چلاونک الگ تہٕ بدۄن طریقہٕ تہٕ ازٕ زی کیٚین مدرسن منٛز چھُ نصاب تہٕ
سُےٚ مگر پرناونکی طریقہٕ چھِ مختلف۔ وکھ بدلنس ستی آیہِ طور طریقن منٛز تہِ
تبدیلی۔ برونٛہہ کالہِ یِم عٲلم یِمو مدرسومنٛزٕ آسی نیران تِم آسی نہٕ عٲلمے یوت
آسان بٔلکہ اولیا اللہ بٔنِتھ تِتھیو اِدارومنٛزٕ نیران تہٕ اتہِ نیرِتھ یۆت گرٛھن تتہِ
اوس یہنٛدِ ستی ماحول نورٲنی بنان۔

ملاقات

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ٲسی اکہِ لٹہِ باجماعت نیماز ادا
کران زِ یِمو پۆر سورہ فاتحہ۔ امہِ پتہٕ کۆر کھ مراقبہٕ تہٕ وُچھکھ حضرتِ امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ خواجہ دُنیہس منٛز چھِ کثرتہٕ سان شیوٗخ
گُزریمتۍ یِم میأنِس طریقس پیٚٹھ ٲسی تہٕ میأنی ہأومٕژ وتہِ پیٚٹھ رۄدی گامزن۔
تہٕنٛد طریقہٕ اوس تِم ٲسی نہٕ امامس پتہٕ سورہ فاتحہ پران، مگر تۆہی چھِو پران۔
تۆہہ چھُو نہٕ میانہِ طریقک خیال، بہتر اوس زِ تۆہی تہِ پٔرِ و نہٕ امامس پتہٕ سورہ
فاتحہ۔ تۆہی سمجِو زِ اِیاکَ نعبدُ وچھُ جمعُک صیغہ، جماعتس منٛز گژھِ انفرٲدیت
جذب سپدٕنۍ۔ اما چھُنا تہٕنٛد امام، یِیلہِ سُہ سورہ فاتحہ پرِ امیُک مطلب گۆو
سٲری چھِ پران۔'' بس امی دۄہہ پیٚٹھٕ ترٛووٕ یِمو (خواجہ صأبن) امامس پتہٕ

سورۂ فاتحہ پرُن۔ امہِ تلہٕ تہٕ چھےٚ خواجہ صأبنٕ عظمت ننان زِ بزرگ تہٕ عالم أسی یمن رہنمٲیی کران۔ زِیم پکن تہنٛدِس طریقس پێٹھ۔

حضرت غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ چھِ لیکھان زِ اکہِ دوہہ اوسُس بہٕ خواجہ باقی باللہ صأبنِس مقبرس پێٹھ زیارتہٕ باپتھ، حضرت آسے مےٚ بروٚنٹھ کُن۔ چونکہ سخ گرمی ٲوس، تاپھ اوس توٚت۔ چونکہ مزارس اوس نہٕ پێٹھ قُبہٕ تہٕ امہِ کنہٕ دراس بہٕ، مگر پتہٕ پھیوٚرُم پورٕ وٲنسہِ بہٕ کونہٕ ٹھہریوس اتیتھ مےٚ آسہِ ہے خبر کیاہ میوٚلمُت۔ (سیر الاخیار ص ۴۸۷)

چشتی نسبت

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سٕندی خلیفہ حضرت مولانا بدر الدّین رحمۃ اللہ علیہ چھِ پننہِ کتابہِ منٛز لیکھان زِ بہٕ گوس دلہِ تہٕ خواجہٕ صأبہٕ نِس مقبرس پێٹھ کوٚرُم مراقبہٕ سیٚٹھاہ فٲض سپدم حٲصل۔ پتہٕ سپدُس بہٕ حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشائخ تہٕ حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہندیٚن مزارِ شریفن پێٹھ حٲضر۔ پرٛیٚتھ جایہِ سپدُ ارشاد یہِ تہِ یعنی خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ صأبنہِ عطا سپدُ وتہٕ زٲنوسوٗنےٚ عطا کوٚرمُت۔ امہِ تلہٕ چھُ ننان زِ یمن أس چشتی سلسلس ستی تہٕ نسبت حتیٰ کہ اتھ متعلق چھُنہٕ کٲنسہِ لیوٚکھمُت۔ (سیر الاخیار ص ۴۸۸)

اکھ شخص سپُد حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن نِش حأضر۔ خانقہس منٛز روٗ دبار بار وارِیہن دوہن یِوان گرٛ ھان۔ اکہِ دوہہ پرٛژھس خواجہ صأبن اے شخص ژٕ کُس چھُکھ تہٕ یور کمہِ باپتھ چھُکھ آمُت۔ أمؠ کوٚر عرض بوٚ چھُس غریب الوطن مسأفر۔ تُہنٛد شوہرٕ بوٗزِتھ سپدُس حأضر۔ خواجہ صأبن فرموو ہس بہتر گوٚو بوٚ دِموٕ توٚہہِ تعلیم۔ خانقہس منٛز کر قیام تہٕ کر ریاضت، بوٚ وَنے ژےٚ نقشبندی سلسٕلچ تعلیم۔ أمؠ کوٚر عرض بوٚ چھُس چھُس کمال یرٛ ھان حأصل کرُن۔ مگر امہِ باپتھ ہیکہٕ نہٕ محنت کٔرِتھ۔ اگر توٚہؠ مےٚ کیٚنہ دیُن چھوٕ یرٛ ھان پننہِ طرفے دِیو۔ خواجہ صأبن فرموٗس کم جادے مگر محنت کر۔ أمؠ کوٚر عرض حضرت بوٚ اگر تُہنٛدِ دربارٕ خألی نیرٕ، بوٚ سمجہِ یہِ کیٛنژھا کتابن منٛز عأرفن متعلق لیٚکھِتھ چھُ سُہ چھُنہٕ قأبلِ اعتبار۔ خواجہ صأبس آو جوش اکھ نظر کٔرنس یہِ شخص گوٚو بے ہوش۔ یتھُے ہوش آس تہٕ ستوے طبقہٕ أسِس روشن سپدؠ متؠ۔ خواجہ صأبن فرموو مریدن کُن یہِ شخص اوس محض اَن پڑ۔ اللہ تعالیٰ ہن کٔرؠ أمِس پیٚٹھ تمام علوم روشن۔ توٚہؠ یتھ عٔلمس پیٚٹھ یژھِو تتھ پیٚٹھ کٔروأمِس ستؠ بحث۔ أمِس ستؠ آو بحث کرنہٕ سارِوے کوٚر محسوس زِ یہِ اُمّی شخص اوس عٔلمُک دٔرؠ یاو بنیوٗمُت۔ أمؠ کوٚر امہِ پتہٕ ہوہس منٛز پروازتہٕ غأب گوٚو۔ اتھ چھِ ونان قطب آسُن۔ خواجہ محمّد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ چھِ نقشبندی خاندانکؠ سیٚٹھاہ بٔڈؠ بزرگ أسمتؠ۔ یہُنٛد وصال سپُد ١٠١٢ھ منٛز۔ یہُنٛد مزارِ مبارک چھُ دلہ منٛز مرجع خلایق۔

کرامات

اکھ شخص آوزِ رتہٕ جواٗ ہر یِیٚتھ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن نِش زِ یِمن کرِ امتحان۔ حضرتو کوٚ رُس یِہ رٹنہٕ نِش انکار، مگر اٗمی شخصن کوٚ رکھ سخ زور تہٕ خواجہ صاٗبن تُل پننہِ جایہِ نیماز ہینٛد کوٗن تھوٚ دتہٕ اٗمِس کُن فرموو کھ وُ چھ، اٗمی وُ چھاتہِ سونٛک تہٕ چاندِ ہینٛد دریاوشولہِ ماران۔ خواجہ صاٗبن فرموو اٗمِس کُن فقیرن اٗزِنہٕ امتحان ہیٚوان۔

اٗکِس زنہِ پیوٚ وٕژُو ہر بچہِ تھدِ دیوارٕ پیٚٹھٕ وٕسی۔ تہٕ تسٕنٛز حالت گےٚ سٕتی سخ خراب۔ حکیمن گٔیہِ مگر بے سوٗد۔ پتہٕ واٗژ خواجہ صاٗبس نِش، حضرتو فرموو نچِس کُن توجہ تہٕ سُہ گوٚ وٕٹھیک تہٕ یِہ خاتوٗن گٔیہِ خُشی خُشی گرٕ روانہٕ تِتھےٕ کٔنٛی چھےٚ یِہنٛزٕ لاتعداد کراماٗژ کتابن منٛز موجود۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

یہِ چھُ سارنے معلوم زِ تمام انبیاء علیہم السّلام چھِ عظمتہٕ وأ لی مگر یمن سارنے منٛز چھُ جاے شانہٕ وأ لی تہٕ عظیم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ۔ اوِ کنِہ زِ باقی پیغمبر تہٕ نبی آیہِ قومن کُن سوزنہٕ تہٕ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ پورٕ کأ ینا تکۍ پیمبر بنأ وِتھ سوزنہٕ آمتۍ ۔ یم چھِ ختم مرسل تہٕ رحمتہً للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم ۔ یمن کوٚر حضرت اللہ جل شانہٗ ون قرآن مجید عطا، یم چھِ بڑٕ نزِس منٛز فرشہٕ پیٹھٕ عرشس کُن دعوت دِتھ ہنہٕ آمتۍ ۔ یم چھِ تمام کأ یناتکۍ ہأ دی تہٕ رہبر صلی اللہ علیہ وسلّم ۔ یمو چھے اسلامُک تہٕ توحیدُک جنڈٕ بلند کرنہٕ باپتھ انتھک محنت کٔرمٕژ، یم چھِ امام المرسلین یمن پتہٕ تمام انبیا علیہم السّلامو در مسجدِ اقصیٰ اِقتدا کوٚر ۔ یم چھِ قاسم تہٕ اللہ چھِ یمن بأ گرنہٕ باپتھ عطا کران ۔

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
مِن وجھک المنیر لقد نوّر القمر

لا یمکن الثنا کما کانَ حقہٗ!

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تِتھے کٔنٛ چھِ حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدی صحابہ رضی اللہ عنہم سأری شانہٕ بٔڑی مگر یِمن سارنےٚ منٛز چھ جاۂ تھٔدی تہٕ افضل حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ۔ یِمَو چھےٚ توحیدُک آلَو اُجاگر کرنہٕ باپتھ سیٹھاہ بجہِ قربٲنی دِژمٕژ تہٕ یِم چھِ اسلامی مملکتُک گوڈنیُک خلیفہ۔ یِمو کٔر گوڈٕ انوارِ مدینہٕ پاک کُن حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہِتی پُرخطر ماحولس منٛز ہجرت۔

تِتھے کٔنٛ چھِ خدایہٕ سٕنٛدی فرشتہٕ تہٕ سأری شانہٕ وٲلی مگر یِمن تمامن منٛز چھِ حضرت جبریل امین علیہ السّلام جاۂ تھٔدی تہٕ مُکرم۔ یِمو چھُ قرآن مجید اَمانتن حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس خدمتس منٛز واتنوومُت۔

تِتھے کٔنٛ چھِ ژوشوے امام محترم مگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہن ہنٛز شان چھےٚ الگٕے۔ یِمن نِش بڈٮ۪و اکابر وعلمِ دین حٲصل کوٚر۔

پوٚش چھِ سأری خوبصوٗرت مگر گولاب چھُ سارنےٚ پوٚشن ہنٛد بادشاہ۔ تہِ کیازِ اتھ چھِ ہیتی صفت زِ یِمو کنٛی یہِ نمایاں تہٕ تھٕکٕن لایق چھُ۔ تِتھےٚ کٔنٛ چھِ سارے کنہٕ بہتر مگر یعقوٗت چھُ الگ تہٕ بدوٗن ہٕمتی تہٕ بے بہا۔

یِم مثالہٕ آیہِ اِوکنٛی پیش کرنہٕ زِ ووٗنی سپدِ تمام مجدد و منٛزٕ اَکِس تھدِ پایہِ مجدّد د حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہن ہنٛد ذکرِ مبارک۔ یِم چھنہٕ مجدّدٕے یوت بٔلکہ مجدد الف ثانی۔ مجدّد چھُ ہر صٔدی ہِنٛدِس آخرس منٛز یِوان تہٕ یہِ کتھ

ڇهه حديث مبارڪس منز بيان ڪرنہٕ آمڙ ۔ ازتانۍ يم مجدّد دد آمتۍ ڇهِ تمہ ڇهِ يتهِ ڪنۍ ۔

گوڈنچہِ صٔدی ہنٛدۍ مُجدّد دڇهِ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، دوٚیمہِ صٔدی ہنٛدۍ امام ادریس شافعی، ترٛیمہِ صد ہنٛدۍ حضرت ابوجعفر طبری، ژوٗرمہِ صدی ہنٛدۍ ابوجعفر طحاوی، پٔنژ مہِ صدی ہنٛدۍ حضرت امام غزالی، شیٛمہِ صدی ہنٛدۍ امام فخرالدّین رازی، سٔتمہِ صدی ہنٛدۍ مجدّد دڇهِ شہاب الدّین سہروردی، اِٹھمہِ صدی ہنٛدۍ حضرت نظام الدّین اولیا، نوٚمہِ صدی ہنٛدۍ مجدّد دڇهِ شیخ شمس الدّین بن حضرت شہاب الدّین تہٕ دٔہمہِ صدی ہیٛنٛد مجدّد د ڇهِ حضرت شیخ احمد سرہندی، اللہ تعالیٰ کٔرِنۍ یہنٛدیٛن مرقدن پیٛٹھ پننہِ رحمتُک تہٕ برکتُک نزوٗل، آمین ۔ یِموسارِوے منٛز ڇهِ اکھ صاحب یم دہن صٔدین ہندِ باپتھ مجدّد دڇهِ، اگر کانٛہہ مجدّد دوونۍ ییہِ تہِ تس ڇهُ یہنٛد اتباع کرُن ۔ یم ڇهِ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ تہٕ یہنٛد مرشدِ تہٕ رہبر ڇهِ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ (یہُنٛد ذکر مبارک یتھ کتابہ منٛز کرنہٕ آمت ڇهِ) انشاء اللہ ووٗنۍ کرو مجدّد دالفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سُنٛد ذکرِ مبارک، یِمن متعلق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماوان:

حاضر ہوا میں شیخِ مجدّد کی لحد پر!
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

جس خاک میں پوشدہ ہے وہ صاحب اسرار
وہ ہند میں سرمایۂ مِلّت کا نِگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
ہے اُس کے نفس گرم سے گرمیٔ احرار

حضرت شیخ احمد سر ہندی رحمۃ اللہ علیہن ییتھٕ مُرشدن خلافتُک خرقہٕ عطا کۆرحکم دیُت ہکھ تہٕ کُرِکھ دلہِ روانہٕ ییّتہِ یُہنٛد خانقاہ روحانیتُک مرکز اوس بنیومُت۔ دلہِ وأتِتھ کۆر یمو حضرت بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہن ہیٛنٛد فأض تہِ حأصل۔ اۆت أسی حضرت شیخ احمد سرہندی اکثر گژھان حاضری دِنہٕ باپتھ تہٕ مراقبہٕ تہِ أسی کران۔ امہِ برونٛٹھ اوس یمو خواجہ عبیداللہ احرار سٕنٛدِ مرقدِ نٕش واریاہ کیٛنہ حأصل کۆرمُت۔ حضرت احرار سُنٛد مزار چھُ سمرقندس منٛز۔ دلہِ منٛز اوس پرٛیتھ وقتہٕ یہنٛدس خانقاہس پیٛٹھ عاشقن ہیٛنٛد ہجوم موجود آسان۔ اور أسی ہندوستانہٕ کہ پرٛیتھ علاقٕکی طریقتکی طألب واتان، ییتہٕ نہٕ ئلی کہ أسی ایشیہکی تہٕ افریقہٕ ہکی طألب تہِ واتان تہٕ فاض یاب سپدان۔ اتہِ اوس اکھ عظیم الشان مدرسہٕ ییّتہِ ظأہری علومن ہنٛز تعلیم دِنہٕ یِوان أس۔ اتھ اِدارس منٛز تعلیم حأصل کرن وألی طألب بنےیہٕ ناموِ عألم۔

حضرت مجدّ دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہن چھُ اسمِ شریف احمد تہٕ لقب بدرالدّین۔ یِہنٛد سلسلۂ نسب چھُ اَکھوہو واسطو حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنہون ستٕ میلان۔ یِہندی وٲلدگرامی شیخ عبدالاحد قادری رحمۃ اللہ علیہ ٲسی ولی کٲمل، یِمن شیخ رُکن الدّین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۸۳ھ) ہِنٛدی ذٕسی سلسلۂ قادریہ تہٕ سلسلۂ چشتیہ ہِچ خلافت حٲصل سپٕز۔ یِم چھِ فرماوان: ''شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہِنٛدِ وِلادتہٕ برونٛھہ ڈُچھمےٚ خاب زِ تمام جہانس منٛز چھُ پرٛیتھ جایہِ انہِ گوٚٹ۔ ہاپتھ تہٕ پٔنٛزی چھِ لُکن ہلاک کران۔ اَمی وزِ دراو میانِہ سینہٕ منٛزٕ اکھ نُور تہٕ امہِ منٛزٕ سپُد اکھ تخت پٲدٕ تہٕ اتھ تختس پیٛٹھ اوس اکھ شخص تکیس ستٕ ڈٲکھ دِتھ تہٕ تس برونٛھہ کنہِ ٲسی تمام ظٲلم ژھاولیٚن ہِنٛدی پٲٹھی قتل یوان کرنہٕ۔ کُس تانی اوس آواز دِوان قل جآء الحق'' فرماوان امہِ خابہٕ کہ تعبیرِ باپتھ گوس بوامہِ زمانہٕ کِس أکِس ولی کٲمل شاہ کمال الدّین رحمۃ اللہ علیہن نِش۔ تِمو فرمووچانٛس گرس منٛز سپدِ اکھ لٔڑکہِ پٲدٕ، یُس بدعت تہٕ گمرٲہی ہِنٛد انہِ گوٚٹ دوٗر کرِ۔ چنانچہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق ۲۵ مئ ۱۵۶۴ عیسوی سپدی حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ تولّد۔ یِم گٔے بچپنس منٛز بیمار تہٕ وٲلدن نِیہِ کمال صٲبس نِش۔ تِمو ترٲوِ یِہنٛدس دہانس منٛز پنٛنی زبانِ مبارک تہٕ یِہنٛزِ وٲلدس وونکھ کیٛنہ پرواے چھُنہٕ یِمس بچس چھےٚ وارِیاہ وٲنس۔ یہِ بنہِ بوٚڈ عٲلم تہٕ أمسنٛد فٲض پھٔہلہِ پورٕ دُنِیہس منٛز۔

مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہو کٔر ابتدٲیی تعلیم پنٛنہِ نِس وٲلد صٲبس نِش حٲصل پتہٕ گٔے مزید تعلیم حٲصل کرنہٕ باپتھ سیالکوٹ یُس تِمن دوہن دینی علومن ہِنٛد مرکز اوس۔ مولانا یعقوب کشمیری تہٕ جناب کمال صٲبس نِش

پریکھ حدیثہ چہِ کتابہٕ۔امہِ علاوٕ کوٚر ریمو قاضی بہلول بدخشی رحمۃ اللہ علیہن نِش تہٕ علم حاصل (جواہر مجدّ دیہ ص۲۳)۔امہِ پتہٕ کوٚر رکھ آگرہ کُن سفر، تتہِ سپدُ کھ دربٲری عالم شیخ ابو الفضل تہٕ شیخ ابو الفیض زَس ستی تعلق قائم۔یم دوشوے بٲے آسی حضرت مجدّ د رحمۃ اللہ علیہن سیٛٹھاہ عزت کران۔۱۰۰۸ھ منٛز آسی زیارتہِ حرمین شریفین باپتھ نیرنٛک سنٛز کران، دلہِ وٲتی اتہِ سپدُ کھ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن ستی ملاقات۔یموٗ ٹھہر اوی شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ پانس نِش تہٕ اتہِ کوٚر مجدّ دالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہو تہِ حاصل صرف ترٛین ریتن منٛز یُس نہٕ ترٛین ؤری ین بٔیس جایہِ حاصل گژھ ہے۔خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آسی یمن مُرادسمجان،فرماوان چھہِ زِ (یتھُے مےٚ حضرت اَمکنگی رحمۃ اللہ علیہو ہندوستان گژھنُک حکم دیُت بۄ اوسُس نہٕ سفر کرنہٕ باپتھ تیاراوٕ کنٕی کوٚر مےٚ پس پیش۔یمو فرموومےٚ استخارٕ کٔرِو۔یتھُے مےٚ استخارٕ کوٚر مےٚ وُچھ خابس منٛز اَکس شاخس پیٛٹھ اکھ طوطہٕ،مےٚ آو دِلس منٛز خیال اگر یہ طوطہ مےٚ اَتھس پیٛٹھ بیہہِ ہامےٚ گژھِ ہا سفرکرنس منٛز آسٲنی۔بۄ اوسُس یہِ سوچانٕ زِ طوطہٕ بیوٹھ مےٚ اتھس پیٛٹھ۔مرشدن تروو أمِس اَسس منٛز لعاب دہن تہٕ مےٚ تروو کھ دہانس منٛز مٔدریر۔امہِ خابُک تعبیر کوٚر خواجہ صابن یہِ زِ طوطہٕ چھ ہندوستٲنی جانور۔ہندوستانس منٛز گژھی ژےٚ اَکس عزیزس ستی رٲبطہٕ،یُس عالم منوّر کرِتہٕ ژٕ تہِ سپدکھ تس نِش مستفید۔(زبدۃ المقامات)

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ہِنٛد تربیتن بنٲوِ حضرت مجدّ دالفِ ثانی مِلتکۍ پاسبان۔ پنٕنہِ ہیمتہٕ تہٕ جُرعتہٕ ستۍ پھیُر یموا کبرتہٕ جہانگیر ہِنٛدِ طوفا نٕک روخ تہٕ ہندوستانس منٛز دیتُکھ اسلامہٕ کہ حفاظتُک فریضہ انجام۔ مورخن چھُ یتھ کتھِ پیٹھ اتّفاق زِ اگر نہٕ ہندوستانہٕ کِس سرِ زمینس پیٹھ حضرت مجدّ د الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلوٕ افروز سپدِ ہن دینِ الٰہی ژھنہِ ہے دین اسلامٕچ روشنی ختم کٔرِتھ۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ چھِ لیکھان ''از چھےٚ مسجدن منٛز بانگہٕ پرنہٕ یِوان، مدرسن منٛز خدایہٕ ہِنٛدِ توحیدٕچ تہٕ حضورِکریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِ رسالتکی نغمہ پرنہٕ یِوان تہٕ خانقاہن منٛز ذکرتہٕ فکر سپدان تہٕ کلمہٕ لا الٰہ الاّ اللہ ہٕکۍ صدا دِنہٕ یِوان، یہِ چھےٚ سارِے منّت حضرتِ مجدّ دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہنٛز۔ اگر نہٕ تمہ اکبرتہٕ جہانگیر ہنٛدس الحٲدی دورس منٛز جہاد کرِ ہن، تہٕ تجدیدٕچ کٲم کرِ ہن مشکل اوس زِ اسِہ گژھہ ہے بانگ کنٛن، نہ آسہٕ ہن خانقاہ تہٕ نہ مدرسہٕ۔ (سیرت مجدّ دالف ثانی، تقدیم ص ۱۱)

حضرت مجدّ د رحمۃ اللہ علیہ سپدۍ تھٕدس مرتبس پیٹھ براجمان تہٕ یم بنے یہِ مجدّ دالفِ ثانی تہٕ اللہ تعالٰہن کوٚر کھ ظٲہری تھزرتہٕ عطا تہٕ بٲطنی تہٕ۔ لَیسَ علی اللہ بمتنکرٍ، ان یجمع العالم فی واحد۔ ''بے مثال کی ہے مثال وہ حُسن، خوبیٔ یار کا جواب کہاں''

حضرت مجدّ دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ٲسۍ علمس تہٕ فضلس منٛز پنٕنۍ مثال پانے۔ حافظِ قرآن ٲسۍ تہٕ امہِ کٕنٛین سِرن پیٹھ اوسُکھ زبردس عبور۔

حروفِ مقطعاتن ہِنٛد معنہِ مطب اَسِ زانان۔ محکمات تہٕ مُتشابہاتن منٛز اَسِکھ پورٕ زان۔ (حضرات القدس) حدیثہٕ کِس علمس پیٚٹھ اوسُکھ عبور حاصل۔ فِقہکِو مسائیل اَسِکھ از بر، اَمِکِو اصول اَسِ زانان۔ (زبدۃ المقامات) علمِ کلامکِو مجدّد اَسِ اَستھِ۔ فرماوان چھِ اکہِ راتھ فرموو حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو ارشادٕ "توٚہۍ چھِو علمِ کلامکِو مُجتہد۔" امہِ کنۍ چھُ میون علم مخصوص تہٕ میانۍ پریٚتھ راے چھےٚ اتھ بارس منٛز مضبوط۔ (مبدادِ معاد شریف) "شاھق الجبل" ہوی مسلہٕ کرِ حضرت مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہو علمی بصیرتہٕ تہٕ اجتہادٕ سٟتۍ آسٲنی سان حل۔ کلامس متعلق یہُنٛد اجتہاد چھُ یہنٛد ین مکتوباتن منٛز جایہِ جایہِ نظرِ گژھان۔ (زبدۃ المقامات) مولانا بدر الدّینس اَسِ فرماوان، سبق ان تہٕ پرٕ۔ جاہل صوفی چھُ شیطانہٕ سنٛد مسخرٕ آسان۔ (حضرات القدس ص۹۷)

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہو کرِ علمہٕ کِس تلاشس منٛز دوٗر دوٗر رتانۍ سفر۔ آگرہس منٛز اَسِ فیضی تہٕ ابوالفضل یہنٛدِ علمُک تہٕ فضلک اعتراف کران۔ یم دوشوے اَسِ تمہِ زمانہٕ تھدی تہٕ بٔڈی عالم مانن‍ہٕ یوان۔

علامہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہو چھُ اکھ واقہٕ تحریر کوٚرمُت زِ اکہِ دوہ گیہ حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ ابوالفیض سُنٛد گرٕ۔ تم اَسی بلانوقطہ تفسیر لیکھان، یتھےٚ تمو اعلیٰ حضرت وُچھی تم گیہِ سیٹھاہ خوش، والہانہ اِستقبال کوٚر ہکھ۔ عرض کوٚر ہکھ تُہنٛد یُن چھُ سیٹھاہ مبارک۔ مےٚ چھِ آویہِ تفسیر لیکھان اکھ

مشکل درپیش زِ بےٚ نوقطہٕ جملہٕ چھُنہٕ بنان حتیٰ کہ مےٚ کٔرامہِ باپتھ سخ محنت، مگر اندیوونہٕ کیٚنہ۔ مجدّد صأب رحمۃ اللہ علیہو یوٚ دوے نہٕ اچھ مشق اُس کٔرمٕژ مگر تمہِ پتہٕ تہِ دتُکھ یمن اکھ فصیح تہٕ بلیغ بےٚ نوقطہٕ صفحہٕ لیٚکھتھ زِ ابولفیض گوٚ ووٗ چھِتھ حأران۔ (زبدۃ المقامات ص۲۶۴)

نوٹ: محمّد ولی رازی صأبن چھےٚ غارمنقوط سیرت لیچھمٕژ، اتھ کتابہِ چھُ ناو ''ہادئ عالم''، صلی اللہ علیہ وسلّم تہٕ یہِ کتاب چھےٚ دارالعلم کراچی ٔدٕسی چھاپنہٕ آمٕژ۔

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن ہیٚنڈ یُس خأبک واقعہٕ بیان کرنہٕ آوسہٕ چھُ کتابن منز یمہِ آیہِ تہِ موجود۔

''تمہِ وقتکی ؤلی تہٕ ہندوستانس منز نقشبندی سِلسلکی بانی حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہو وُچھ اکہِ وزِ خابس منز زِ یمن چھُ اَتھس پیٹھ اکھ طوطہٕ بہتھ تہٕ یم چھِ اُمس طوطس کھنٛڈ آپراوان۔ یہِ خاب وُچھتھ گےٚ حضرتِ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پنہٕنس مرشدِ کأمل حضرت اَمکنگی رحمۃ اللہ علیہن نِش۔ تمو فرمووُیمن کُن طوطی نِش چھُ مراد ہندوستانُک اکھ شخص یُس تہنٛدِ فأضہِ ستی مشرف سپد۔ تہٕ تسُند فأض واتہِ پرےٚتھ جایہِ۔ چنانچہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہوتُل خأبُک تعبیر بوٗزتھے کابُل پیٹھہٕ دلہِ کُن قدم۔ گوڈٕ وأتی یم پشاور، تتہِ پیٹھہٕ لاہور تہٕ لاہورٕ پیٹھہٕ آیہِ دِلہِ۔ دراصل چھِ کیٚنہ پیر تتھی آسان یمن مُرید ژھانٛڈان چھِ تہٕ کیٚنہ مُرید چھِ تِم زِ تِمن چھُ پیرے تلاش کران۔ اُتھی چھِ

ونان پٔنُن پٔنُن قسمت۔ بہر حال حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سپدی دلہِ منٛز سکونت پذیر۔ تہٕ یہنٛز شوٚہرت ووٚتھ پھٔہلیہ پرٛ یتھ طرفس۔

ہُپٲرِ اوس حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہن حجِ بیت اللہ کرنُک سخ شوق۔ چونکہ وٲلد صاب آسِکھ ضعیف امہِ کنہٕ آسی حضرت یمنٕہ خدمت کران۔ کیٚنہہ کال گژھِتھ ییٚلہِ تم رحمت حق سپدی، حضرت شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ درایہِ حج کرنہٕ باپتھ۔ یتھےٚ دلہِ وٲتی یمن گوٚ وپنہٕ نِس أکِس دوس مولانا حسن کشمیری یس سےٚتی ملاقات۔ مولانا صٲبن کٔری باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سٕنٛدی سیٹھاہ تٕعریف تہٕ یم (سرہندیؒ) گٔرِکھ یمن سےٚتی ملاقات کرنہٕ باپتھ تیار۔ یتھےٚ یم اور وٲتی حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہو پہچانٕی یم گوڈنچی نظرِ۔ تہٕ فرمووکھ یہوے چھُ شخص یمہِ سٕنٛدِ باپتھ بوٚ کابلہٕ پیٹھٕ یورآس۔ حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہو کٔر یہنٛدس دستِ مبارکس پیٹھ فوری طور بیعت۔ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہو کٔر شیخ سرہندی یس پیٹھ شفقت فرمووہس کیٚنہہ کال روزِ واسہِ نِش۔ حضرت باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہن اوس پنہٕ نِس مریدس پیٹھ ناز۔ أکِس دوستس لیوٚکھکھ خط زِ ''شیخ احمد چھِ سرہندٕ کِ روزن وٲلی، یم چھِ سیٹھاہ عٔلمہٕ وٲلی سُتہِ پکہٕ تہٕ مضبوط علم، یمو گُزاری تیمس فقیرس سےٚتی کیٚنہہ دوہ، کیٚنہہ مجلسہِ سپزٕ اتھ دوران وُچھ مےٚ یہنٛدی واریاہ عجٲئبات۔ مےٚ چھُ باسان زِ یم سپدن چراغکی پٲٹھی روشن تہٕ سےٚتی سپدن واریاہ جہان روشن۔'' پنہٕ نِس مرشدس نِش مستفید سپدِتھ گےٚ حضرت مجدّد دد الف ثانی

رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف روانہٕ تہٕ لٲجِکھ دٕنٛیٛ کٲم انجام دِنۍ۔ حکومتکۍ بڑۍ بڑۍ حاکم بنے یہِ یِہنٛدۍ مرید۔ یِمو سٕۄزۍ پٔنٛنۍ وارِیاہ خلیفہ باقی مُلکن منٛز تہٕ خطوط سٕۄزِتھ تہٕ رٕۄدۍ دین مُبینٛچ آبیاری کرنٕچ کوشش کران، اکہِ طرفہٕ أسۍ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ یہٕ نیک کٲم انجام دِوان تہٕ دۄیمہِ طرفہٕ اوس بادشاہ وقت اکبر اسلام مخالف سرگرمی منٛز مشغول۔ اکبرٕ سٕنٛدس کابینہٕ ہس منٛز أسۍ اکثر وزیر ہیٚنٛدۍ۔ فوجُک سربراہ اوس راجا مان سنگھ۔ اکبر اوس پانہٕ تہٕ جاہل تہٕ جاہل مُلاح تہِ رٕۄدۍ أمِس گمراہ کران۔ یِمو وزیرو تہٕ ملّو وۄن اکبرس زِ دینِ اسلام چھُ پرٛون گوٚمُت (نعوذ باللہ) تہٕ وۄنۍ چھےٚ اکہِ نوِ دینٕچ ضرورت۔ اتھ پیٹھ بنوو اکبرن پٔنٛنۍ کنۍ اکھ نوٚو دین۔ یتھ دینِ الٰہی ناو تھوٚون۔ چونکہ اکثر لُکھ أسۍ ہیٚنٛدۍ امہِ کنۍ آیہٕ تِم خوش تھونہٕ تاکہ حکومت بنہِ مضبوط۔ گٲو رٕۄدٕ تعظیم کرُن جٲری تہٕ سجدۂ تعظیمی تہِ آو جائز قرار دِنہٕ۔ یُتھ سجدٕ اوس امہِ بروٚنٛٹھ تہِ بادشہس یِوان کرنہٕ۔ زار تہٕ شراب آو حلال قرار دِنہٕ۔ یتہِ اوس اتھ نۆوِس دینس منٛز زِ مسلمان کرَن سکن تہٕ ہیٚنٛدۍ گرن منٛز تہٕ ہیٚنٛدۍ کرن مسلمانن ہندیٚن گرن ستۍ رِشتہٕ۔ دراصل أس یہٕ اسلامس خلاف اکھ بٔڑ سٲزِش۔ یہِ سورُے کرن وٲلۍ أسۍ نہٕ ہیٚنٛدۍ بلکہ مسلمان۔ پرٛیتھ طرفہٕ اوس دینِ الٰہی یُک چرچہ تہٕ أتھۍ دوران گوٚو اکبر مرِتھ تہٕ جہانگیر بنیو ہندوستانُک بادشاہ۔ یہِ اوس اتھ بارس منٛز مٲلِس بروٚنٛٹھ اکھ قدم۔ أمِسٕنٛدِس دورس منٛز روزِ اسلامس خلاف سٲزِشہِ جٲری۔ اسلام چھُ چونکہ خدایہِ سُنٛد

پسندیدٕ دیٖن تہٕ یہِ مِٹاوُن کتھٕ اوس کأنسہ ہنٛدِ باپتھ ممکن۔

شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دٕرایہِ پورٕ قوّتہٕ سان جہانگیر تہٕ تسٕنٛدیٚن شر پسند امیر ن، وزیرن تہٕ کارکنن لگی بتھِ۔ یِمو کوٚر دیٖنِ اکبری رد۔ سجدۂ تعظیم دِتُکھ حرام قرار یہِ وٕنِتھ زِ مسلمان یُس آسہِ سُہ نمہِ نہٕ کأنسہِ ذاتِ پاکس ورأے۔ یتھےٚ یہنٛد یہِ فتویٰ جأری سپُد، جہانگیرس کھوٚت سخ شرارت یہِ بوٗزِتھ، تہٕ حکم دیُتن زِ تمس بروٛنٛہہ کنہِ یِیہِ اکھ ژھوٚٹ دأر بناونہٕ، اوٗ کنہِ زِ اگر نہٕ شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مےٚ سجدٕ ہیٚتھ کنہِ کرِ یتھ کنہِ گژھِ یہِ کرنس پیٚٹھ مجبور۔ یِمہِ وزِ مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور وأتی دأر روٗ چھِتھ زونُکھ زِ یہِ چھےٚ یہنٛدِ باپتھ اِمتحانچ تہٕ آزمأیشہِ ہنٛز گر۔ یتھےٚ یِم دارِنٛش وأتی یِمو ژأنی گوڈٕ پایہِ مبارکھ اندر رتہٕ امہِ کنہِ پیوٚ ونہٕ یِمن نمُن یہِ بادشاہ یژھان اوس۔ امہِ کنہِ تیز یوو جہانگیر تہٕ حکم دیُتن شیخ مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ گرفتار کرنُک۔ اللہ تعالیٰ اوس پننہِ تدبیر چلاوان، امہِ کنہِ نیوٚن جہانگیرس گاش زِ تس توٗگ نہٕ ولی اللہ پہچانُن۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آیہِ سٟتی گوالیار قلعس کُن روانہٕ کرنہٕ۔ قلعہ یُس جیلس منٛز تبدیل اوس آمُت کرنہٕ اتہِ آسی بڈی مجرم تہٕ لُٹیر، یِمن سٟتی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سنّتِ یوسفی زندٕ کرِتھ اتھ قلعس منٛز قیام پذیر سپدی۔ بُنیأدی طور اوس یہِ اللہ تعالیٰ سُنٛد بہترین فأصلہ یتھ منٛز جہانگیر سنٛدِ باپتھ تہِ خأر اوس ملّتِ اسلامیہ باپتھ تہِ۔ زأنو اللہ تعالیٰہن کٔری امہِ جیلہِ

پیٚٹھ خاۓرٕ کۍ چشمہٕ جاری یمن ہندی آبن پرٛیتھ طرف سأراب کوٚر۔ اللہ اکبر۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہو لاج جیلس منز گوڈٕ دوہہ پیٚٹھے تبلیغ دیُنٕچ کأم کرٕنۍ تہٕ تم گۓ مجرم تہٕ لُٹیرٕ تبدیل کرنس منز کامیاب۔ کالہٕ یم لٹیرٕ تہٕ ڈاکوأسی صبحس أسی یم اہلُ اللہ بنے متۍ۔ سیٹھاہ محنت کرنہٕ پتہٕ گوٚو یمن دِلن ہُند انہِ گوٚٹ ختم تہٕ یم گٔرۍ اللہ تعالیٰہن نور سٕرۍ۔ یمن کوٚر رگن رگن منز اللہ تعالیٰہن پٕنُن محبت تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلمن ہیٚند محبت سرایت۔ سبحٰن اللہ۔

بیان چھُ کرنہٕ آمُت زِ اکہِ دوہہ گوٚو جہانگیر بیمار۔ علاج گرِتھ ییٚلہٕ نہٕ ٹھیک گوٚو کٔمۍ تأنۍ وٕنُس شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہن گرِ دعا کرنہٕ باپتھ گزأرش۔ جہانگیرن کوٚر حکم جاری زِ مجدّد صأب رحمۃ اللہ علیہ گژھِ جیلہٕ منزٕ یلہٕ تراوُن۔ تِتھے یہٕ حکم نامہٕ جیلرن حضرت بوزٕناوی تمو کوٚر جیلہٕ منزٕ رہا گژھنس انکار یِہ وٕنِتھ زِ گوڈٕ گژھِ بادشاہ تم تمام فرمان کالعدم قرار دیُن یم تٔمۍ دینِ الٰہی کِس حقس منز جأری کٔری متۍ چھِ۔ سجدۂ تعظیم گژھِ ختم کرنہٕ یُن۔ گاوہنز قوربٲنۍ گژھِ جأری سپدٕنۍ تہٕ تِمن متعلق یم غأر اسلامی حکم جأری چھِ کرنہٕ آمتۍ تم تہٕ گژھن ختم کرنہٕ یِنۍ۔ بادشہن کٔرۍ یِہندی سأری شرط قبوٗل تہٕ جیلہٕ منزٕ نیرنہٕ وِز کوٚر مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ونیاز پتہٕ جہانگیرٕ سنٛدِ باپتھ دعا تہٕ سُہ سپُد شفایاب۔ دینِ اکبری یک چرچہ گوٚو ختم تہٕ پرٛیتھ جایہِ سپُد توحیدُک تہٕ رسالتُک جنڈٕ سربلند تہٕ دینِ اکبری سپُد زمین بورد۔ یہٕ اُس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سنٛز بٔڈ کرامت۔ اللہ تعالیٰ سٕنز رحمت اُسن یِہندِس مرقدِ مبارکس پیٚٹھ۔

جہانگیرن کوٚر اکہِ دوہہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہن سوال،
حضرت اکہِ وزِ چھِ ساسہٕ بُدی لُکھ مران، پتہٕ کتھٕ کٔنۍ چھِ حضورِ کریم صلی اللہ
علیہ وسلّم بیک بار پرٛیتھ اَکِس ہٕنٛزِ قبرِ منٛز تشریف انان۔ حضرتو فرموو کھ ژٕ کر
مےٚ دعوت تہٕ دِلہِ والیٚن تہٕ وَن مےٚ کرن دعوت۔ مگر شرط چھُ یہ زِ یہ دعوت
گژھی اکی دوہہ تہٕ اَکی وقتہٕ سپدٕنۍ ۔ دعوتُک اہتمام آو کرنہٕ ۔ حضرت سپدۍ
بادشاہٕ سُندس دعوتس منٛز شریک ۔ تہٕ صحبس ییٚلہِ لُکن پرٛژھنہٕ آو سارِوے وۄن
زِ مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اَسۍ سون آمتۍ ۔ یعنی یم وٲتۍ پرٛیتھ جایہِ
جہانگیرس وۄن حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہو اَسۍ چھِ حضور صلی اللہ
علیہ وسلّمن ہندۍ غولام پانے زٲنۍ تَو زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہینٛد
درجہ کوتاہ تھوٚد چھُ ۔ ییٚلہِ اَسۍ پرٛیتھ جایہِ واتو، حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن
ہندِ باپتھ کیٛاہ مُشکل چھُ یہ۔

یہِ اوس حضرت مُجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سُند کمال زِ یہنٛزِ نظرِ پھیُر
جہانگیرتہٕ اَمسُند نیٚچو شاہِ جہان بنیو وتہجُد گزار۔ یہِ چھُ سُہ کمال یُس اللہ تعالٰہن
اولیاء اللہ ہن عطا چھُ کوٚرمُت ۔ یہنٛزِ نظرِ سِتۍ چھِ سیاہ دل روشن سپدان۔ گٹہٕ ژٕلۍ
چھِ گاشہِ سرس منٛز تبدیل سپدان۔ گمراہ چھِ صراطِ مستقیمس پیٚٹھ گامزن سپدان۔
حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہن ہندۍ مکتوبات چھِ ترٛین
دفترن منٛز ۔ یمن منٛز چھُ کُل مکتوباتن ہینٛد تعداد ۵۳۶ یم یمو پننہٕ نِس مرشد
باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہن سان مختلف وزیرن، امیرن تہٕ عالمن کُن سوٗزۍ ۔

یمن منٛز چھِ قرآن مجیدکی ۳۷۰ آیات تہٕ موجوٗد تہٕ ۲۵۰ فارسی اشعار تہٕ۔
یمن اشعارن منٛز چھُ حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللّٰہ علیہن ہندِ مشہورِ زمانہٕ
قصیدے بُردہکی اشعار تہٕ شٲمل یم تمو حضورِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس
شانس منٛز لیٚکھی تہٕ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلّمو کوٚر کھ پنُن بردۂ شریف عنایت،
بیمار اٚسی تہٕ شفا یاب سپدی۔ بہر حال مکتوباتن ہنٛد گوڈنیک دفتر چھُ ۳۱۳
مکتوباتن پیٹھ مشتمل۔ اتھ چھِ دار المعرفت ناو، دوٚیمس منٛز ۹۹ مکتوب، تہٕ
ترٛیِمس منٛز ۱۱۴ خطوط شٲمل۔ تریُم جلد یُس چھُ تتھ منٛز چھِ حضرتن ہنٛدی بیٚیہ
تہٕ کینہٕ خطوط شٲمل آمتۍ کرنہٕ۔ ۳۱۳ اِ مو کھٕ زِ نسبت بنہٕ بدری صحابن ستۍ،
۹۹ امہِ کنہٕ زِ اسماء حسنیٰ چھِ ۹۹ تہٕ اکھ ہتھ ژوداہ اِ مو کھٕ زِ قرآن پاکس منٛز چھِ
۱۱۴ سورۂ شریف۔ یہ چھُ صرف نسبت قٲیم کرنہٕ باپتھ کرنہٕ آمُت۔

مجدّد دینٛز کٲم چھےٚ آسان تجدید دین۔ یعنی یم خرٲبی دینس منٛز کرنہٕ
آسن آمژٕ تم دوٗر کٔرِتھ اصل دین لُکن بروٚنٛھ کنہِ پیش کرُن۔ یہ کٲم انجام
دِنہٕ باپتھ چھُ مجدّد دسیٚٹھا محنت کران تہٕ بعض اوقات مٲدانس منٛز نیرِتھ جہاد تہِ
کران۔ مجدّد چھُ اصل دینہٕ کیٚن اعمالن ہنٛدی فضائل بیان کران تاکہ گمراہ
سپدی متۍ ین پھیرِتھ اصل وتہِ پیٹھ۔ حضورِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم چھِ آخری
نبی۔ یمن پتہٕ ییہِ نہٕ کانٛہہ نبی، ہاں مجدّد دروٗد یِوان۔ تہِ کیازِ فرمانِ رسولِ
رحمٰن صلی اللّٰہ علیہ وسلّم چھُ اِنَّا اللّٰہَ از وجل یَبْعَثُ لِھٰذَا لْاُمّۃِ عَلٰی
رَاسِ کُلِّ مِأَۃَ سَنَدٍ مَنْ یُّجَدِدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' یہ کتھ چھےٚ اسہِ

سارنے معلوم زِمجدّ د چھنہٕ رسول تہٕ نہ ہیکن اَستھ مگر یم یوسہٕ کأم انجام دِوان چھِ سو چھےٚ نبین ہنٛزِ کامہِ ہش آسان۔

دہن صٔدین ہنٛدین مجدّ دِن ہنٛدی اسماء گرامی یم یٔمہِ مضمونہٕ کس آغازس منٛز بیان کرنہٕ آے، سُہ فہرست چھُ تاریخہٕ چَن کتابن منٛز موجوٗد۔ تہٕ مجدّ دن ہنٛز تفصیل چھےٚ یتھِ کنہٕ تہٕ بیان آمٕژ کرنہٕ۔

گوڈنچہِ صدی ہنٛدی مجدّ د	: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہٗ
دۆیمہِ صدی ہنٛدی مجدّ د	: امام حسن بصری، امام محمّد بن حسن شیبانی، امام مالک بن انس تہٕ امام عبداللہ بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔
ترٛیمہِ صدی ہنٛدی مجدّ د	: امام ابوالحسن بن عمر تہٕ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
ژۆرمہِ صدی ہنٛدی مجدّ د	: امام طحاوی، امام اسمٰعیل بنِ حماد جعفری، امام ابو جعفر بن جریر طبری تہٕ امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
پٔنژمہ صدی ہنٛدی مجدّ د	: امام ابونعیم اصفحانی، امام ابوالحسین احمد بن محمّد ابی بکر، امام حسین بن راغِب تہٕ امام محمّد بن محمّد الغزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ستّمہِ صدی ہنڈی مجدّد	: امام ابوالفضل عمر راضی، علامہ امام عمر نسفی، امام قاضی فخر الدین حسن منصور تےٓ امام محمّد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
سۓتمہِ صدی ہنڈی مجدّد	: علامہ امام ابوالفھد جمال الدّین محمّد بن افریقی مِصری، امام شیخ شہاب الدّین سہروردی، خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری، امام ابوالحسن عزّ الدّین علی تےٓ امام شیخ اکبر معین الدّین محمّد ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
اٹھمہِ صدی ہنڈی مجدّد	: امام تاج الدّین بن عطا اللہ سکندری۔ خواجہ نظام الدّین اولیا تےٓ امام عمر بن مسعود تفتزانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
نومہِ صدی ہنڈی مجدّد	: امام حافظ جلال الدّین ابو بکر عبدالرحمٰن سیوطی، امام نور الدّین بنِ احمد مِصری، امام محمّد بن یوسف کرمانی، امام شمس الدّین ابوالخیر محمّد بن عبدالرحمٰن سخاوی تےٓ علامہ امام سیّد شریف علی محمّد جرمانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
ڈہمہِ صدی ہنڈی مجدّد	: امام شہاب الدّین ابو بکر احمد بن محمّد خاطب قسطلانی، امام محمّد شربینی تےٓ علامہ شیخ محمّد طاہر محدّث رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ژٕھمہِ صدی ہٕنڈی مجدّد : امام علی بن سلطان قاری، امام شیخ احمد
سرہندی مجدّد الف ثانی تہٕ سلطان العارفین
امام محمّد باہو رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

امام ابوالحسن عبدالھادی سندھی، امام عبدالغنی طابلیسی تہٕ شیخ احمد مُلاح جیون چھِ ہٕمہِ صدی ہٕنڈی مجدّد۔ ترُواہٕمہِ صدی ہٕنڈی مجدّد چھِ امام عبدالعلی لکھنوی، امام شیخ احمد مالکی، امام احمد بن اسمٰعیل طحطوی تہٕ علامہ شاہ عبدالعزیز محدّث، تہٕ امام اہلسنت مجدّد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان چھِ ژوداہمہِ صدی ہٕنڈی مجدّد۔ یمن تمام حضراتن پیٹھ آسِن رحمت خداوند جل ذکرہٗ۔

مجدّد دس کم صِفت گژھن آسنۍ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ چھِ تھدِ پایکۍ بزرگ، ولی اللہ تہٕ قطب الاقطاب، یمو چھُ فرمووُمُت زِ مجدّد دس گژھن بہہ صفت آسنۍ، یہِ گژھ ستر کرن وول آسُن تہٕ ستی بخشن وول تہِ۔ یم دوشوے صِفت چھِ بُنیادی طور اللہ تعالیٰ سٕنزٕ صِفت۔ مجدّد دس نِش چھِ نیک انسان تہِ یوان تہٕ تمہِ یم سیٹھاہ گونہگار آسن۔ چونکہ اللہ تعالیٰ چھُ پنہٕ نیٚن گونہگار بندن پردٕ پوٗشی کران، تتھے کٔنۍ اگر کانٛہہ مجدّد پنہٕ روحانی کمالہٕ ستی کانسہِ شخصہٕ سُند اندروٗن وُچھِ، امی روحانی کمالہٕ ستی گژھ یہِ گونہگار طالبس سونظر کرُن زِ اللہ تعالیٰ کرِ اُمسندی گوناہ دوٗر تہٕ اُمس دِیہِ توبہٕ پتہٕ نیکی کرنُک توفیق۔ مجدّد

گژھ شفیق تہٕ آسُن تہ رفیق تہ آسُن ۔ یِم صفت چھِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن عطا کرنہٕ آمتۍ ۔ دراصل یِس منٛز شفقت تہٕ رفاقت رٔنگی گون تھٔدِس پیمانس پیٹھ موجوٗد آسن سُہ چھُ اکھ کامیاب مرشِد آسان ۔ أمِسنٛدِ دربارٕ منٛز چھُنہٕ کانٛہہ خٲلی نیران ۔ یِتھے کٔنٛ گژھ مجدّد صادق تہٕ آسُن تہٕ مُتصدّق تہٕ آسن ۔ أمِسنٛزِ رہنمٲیی ستۍ گژھ طٲلب پزرگارن وول بنُن تہٕ پزرورتاون وول تہٕ بنُن ۔ یِم صِفت چھِ ٹاٹھِس نبی سِنٛدِس یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہو ن عطا آمتۍ کرنہٕ ۔ شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان ہیٚیہِ ہیٚکہِ سے مجدّد دأسِتھ یُس نیکی کرنُک حکم دِنہٕ وول آسنس ستۍ ستۍ بدی نِش رکاون وول آسہِ ۔ یِتھِ کٔنٛ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ یِہ کأم نہایت بیبأ کی تہٕ جُرعتہٕ سان انجام أسی دِوان ۔ مجدّد گژھِ راتس عبادت تہٕ صُبحس سخاوت کرن وول آسُن ، اتھ سِلسلس منٛز چھِ أمِس حضرت عثمان ذوالنّورین رضی اللہ عنہٗ نظرن تل تھوٗنی ۔ امہِ علاوٕ گژھ عٲلم تہٕ آسُن تہٕ بہودُر تہٕ یِتھِ کٔنٛ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہِنٛدی ژوٗرِم یار حضرت علی کرم اللہ وجہٗ أسی ۔

مجدّد دچھُ ولی اللہ تہٕ آسان ۔ سورۂ مایدہس منٛز چھُ اللہ تعالیٰ فرماوان زِتہٕنٛد ولی چھُ حضرت اللہ تہٕ محمّد الرّسول اللہ صلی اللہ وسلّم تہٕ تِم یِمو ایمان چھُ اوٚنمُت ۔ نیماز چھِ قٲیم کران ، زکات چھِ دِوان تہٕ رکُوع کرن والیٚن ستۍ رکوع کران ۔ فرماوان یِہے چھےٚ خدایہ سنٛز جماعت ۔ حضرت اللہ تہٕ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم بلاشرط ولی تہٕ ۔ مُجدّد دیُس آسہِ تِس منٛز گژھن یِم سٲری چیز آسنۍ یِمن ہِنٛد ذکر اللہ تعالیٰ کران چھُ ۔

لطیفۂ سِتّہ یعنی شێیہٕ لطیفہٕ تہٕ مراقبہٕ

عالمِ امر چھُ حُکمک محتاج، اللّٰہ یہِ حُکم دِوان چھُ تہِ چھُ سپدان یعنی کُن فیکون۔

عالمِ خلق: یُس تکوینی ترتیبس تحت چھ یہِ وجود لبان۔

نقشبندی سِلسلکۍ مشائخ چھِ فرماوان زِ یِم لطایف سِتّہ (شێیہٕ لطأیف) چھ خدایہٕ سٕندس عرشس أندی أندی دأیرِ چہِ شکلہِ منٛز، امیُک نیصف چھُ، یُس پیٚٹھ کنہِ چھُ، چھُ عالم امر تہٕ اتھ بونہٕ کنہِ چھُ عالم خلق۔ یِمنہٕ دون عالمن تحت چھُ اللّٰہ تعالیٰ یہِ عالمُک نظام چلاوان۔ تہٕ یِمنہٕ لطیفن پیٚٹھ چھِ شیخ سأ لکس محنت کرِ ناوان۔ یِم شێ لطأیف کیاہ چھِ۔ درصل چھِ اللّٰہ تعالیٰن انسانہٕ سٕندِس بدنس منٛز شێ جایہ ترٛٲوِتھو مژٕ یِم نورٕ ستۍ برٕتھ چھےٚ، یوٚہے نُور گژھہٕ روشن اتھ پیٚٹھ چھِ مشائخ پانہٕ تہِ محنت کران تہٕ سأ لکس تہٕ محنت کرناوان، یہِ زأنی توتہٕ کٔنہِ گنکھ تُجِ چھےٚ، اتھ گندکس پیٚٹھ چھِ رگٕڑ دِنہٕ ستۍ چھُ نار پأدٕ گژھان۔ تِتھے کٔنی چھُ انسانہٕ سٕندِس جسمس منٛز نُور موجود، مگر یہِ

نورُ اجاگر کرُن یا ظاہر کرُن چھُ اصل معاملہٕ۔

یمو منٛزٕ یُس گوڈنیک لطیفہ چھُ یہِ چھُ لطیفۂ قلب یُس کھوورِ پستانہٕ نِش زٕ اۆنگُل بۆن چھُ اتھ چھُ وۆزُل رنگ آسان۔ یہِ چھُ ریاضتس منٛز أتھی رنگس منٛز اتھ یِوان۔ دویُم لطیفہ چھُ لطیفۂ رُوح یہِ چھُ دٔچھنہِ پستانہٕ بۆنہٕ کنہِ زٕ اۆنگُل دۆر، اتھ چھُ رنگ سفید آسان۔ اگر یہِ ریاضتس منٛز نۆن گژھہ یہِ چھُ سفید نورٕ کِس حالتس منٛز بوزنہٕ یِوان۔ ترٛییُم چھُ لطیفۂ نفس، امیُک مقام چھُ نافہِ بۆن کُن زٕ اۆنگُل، اتھ چھُ رنگ ذرد آسان، یہِ چھُ ریاضت کرن وألِس أتھی رنگس منٛز نظرِ یِوان۔ ژۆرِیُم چھُ لطیفۂ سِر یہِ چھُ سینس منٛزٕ باگ آسان، امیُک نور چھُ سبز آسان تہٕ ریاضت کرن وألِس چھُ أتھی رنگس منٛز نظرِ یِوان۔ پٔنٛژیُم لطیفہ چھُ لطیفۂ خفی تہٕ اچھ جاے چھےٚ بُمن پیٹھ کنہِ آسان۔ امیُک نور چھُ نیوٗل آسان، مکاشفس منٛز چھُ یہِ أتھی رنگس منٛز نۆن نیران۔ شیٚیُم چھُ لطیفہ اخفیٰ، یہِ چھُ سُمہِ ہنٛزِ جایہِ کلس پیٹھ آسان تہٕ امیُک رنگ چھُ سیاہ آسان۔ ریاضتہٕ وألس چھُ یہِ نُور سیاہ رنگس منٛز اتھ یِوان۔ یِم چھِ تِم شےٚ مقام یِمن پیٹھ شیخ سألکس محنت چھُ کرناوان۔ تہٕ یِم نُور چھِ وقتہٕ وقتہٕ نٔنۍ نیران تہٕ سألک چھُ اللہ تعالیٰ سٕنٛدِ نورُک نظارٕ کران۔ اللہ تعالیٰ چھُ پرٛیتھ نُورس ستۍ اکھ مقامِ ولایت تھوٚومُت۔ تہٕ یِم ولایات چھِ نبوّتس تابع۔

یِمن لطیفن ہنٛد نور نۆن کڈنہٕ باپتھ کیازِ چھےٚ محنت یِوان کرنہٕ، اتھ چھُ وجہہ زِ پرٛیتھ نور چھِ جایہِ چھُ اکھ خلقِ بد آسان، یُس ہمیشہ نورس پیٹھ غألب تہٕ

کوشش چھُ کران، گویا یوس محنت چھےٚ سپدان یہِ چھےٚ خلقِ بد دوٗر کرنہٕ باپتھ کرنہٕ یوان۔

☆ لطیفۂ قلبس ستی یُس خلقِ بد چھُ سُہ چھُ شہوت

☆ لطیفۂ روحس ستی چھ خلقِ بد غُصہٕ تہٕ غضب

☆ لطیفۂ نفس۔ اتھ یُس خلقِ بد چھُ جنسی شہوت

☆ سرس نزدیک یُس خلقِ بد چھُ سُہ چھُ حرص یعنی لالچ

☆ لطیفۂ خفی یس نِش یُس خلقِ بد چھُ سُہ چھُ حسد تہٕ بخل

☆ تہٕ لطیفۂ اخفیٰ ہس نکھہٕ یُس خلقِ بد چھُ سُہ چھُ تکبّر

یہِ چھُ اسہِ سارنے معلوم زِ شہوت پرستی ہِنٛدی نتائج کأتیاہ بُرٕ تہٕ خراب چھِ آسان امہِ ستی چھُ انسان یأ گی بنان یہِ چھُنہٕ سوٗچتھے ہیکان زِ یہِ بوٗ کران چھُس یہِ کوتاہ قصان دیہہٕ چھُ، غصہٕ تہٕ شرارت کرنہٕ ستی چھِ مسلہٕ پأدٕ سپدان۔ انسان چھُ شرارتس منٛز تیٚژ خراب تہٕ ناشأیستہٕ کتھہٕ کران زِ أمِس نِش چھِ پٔنٛنی دوٗران تہٕ وو پرن ہنٛز چھنہٕ کتھے۔ تِتھے کُنٛی چھےٚ جنسی شہوت تہِ انسانس خوار کران زِ یہِ چھُنہٕ کُنہِ لایق روزان۔ حرص تہٕ لالچ چھےٚ انسانس دُنیاہ پرست بناوان تہٕ یُس تہِ دُنیہس ستی محبت کران چھُ تمِس چھِ اتھ ژھوٹان، سُہ چھُنہٕ صدقہٕ دِتھ ہیکان نہٕ خأراتھ کٔرِتھ ہیکان تہٕ یتھہٕ کٔنی چھُ بڑٕ اجر نِش اتھ چھلان۔ حسد چھُ عملن کھیوان تِتھے کُنہِ یتھہٕ کٔنی زِ نس نار چھُ کھیوان تہٕ بخل چھُ سُہ ناکارٕ صفت یمہِ ستی انسانس أسِتھ نہٕ آسُن گژھان چھُ۔ یہِ چھُنہٕ

کانٛہہ نیک کٲم کرِتھ ہیکان ۔ خاص کر چھُنہٕ یہِ مأنی عبادت کرِتھ ہیکان ۔ یتھ تیتھ ثواب چھِ یم نہٕ گٔنز رِتھ ہیکَو تہٕ تکبّر ، اللہ تعالیٰ بچاوِن امہِ نِش چھُنا ونہٕ آمُت ''تکبّر ازازیل راخوار کرد۔'' شیطانن کھیو وسوُرے خدایہٕ سٕندس حکمس عدولی کرِتھ زِ آدمس کوٚرن نہٕ سجدٕ ۔ نتہٕ اوس نہٕ کانٛہہ ینالتس منٛز کانٛہہ سُہ مقام یتھ جایہِ نہٕ تٔمی عبادت کرمٕژ اُس مگر سوُرے آس چھلنہٕ تہٕ کُنہِ لایق روٗ د نہٕ ۔

یہِ چھُ نقشبندی سِلسلُک اکھ نقشہ یا وَنو پروگرام یتھ پیٹھ سالِکس شیٚخ محنت کرناوان چھُ تہٕ یمن شیٚن نُورن ہیٚنٛد ظہورتس پیٹھ آشکار کران ۔ یمہِ ستی تمِس منٛز سُہ گاش پٲدٕ سپدان چھُ یُس پوشہِ وُن چھُ آسان ۔ امہِ تمام سِلسلُک آگر چھُ خداوندِ قدّوس سُنٛد جمال تہٕ جلال تہٕ تسُنٛد گُنیر سرُن ، تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہم وسلّمن ہِنٛدِس محبتس منٛز غرق گژھُن ۔ یہِ کتھ کرِتھ ییہِ ووٚنی مراقبچ کتھ کرنہٕ تہٕ أتھی ستی واتہِ یہِ مضموٗن انشا اللہ اَنٛد ۔

مراقبکی یم اسباق چھِ تم چھِ سالِکس شریعتہٕ کِس دأیرس منٛز مکمل پٲٹھی جمع کران ۔ تہٕ سالکس چھُ اللہ تعالیٰس ستی رأبطہٕ پٲدٕ گژھان ۔ ذکرِ باپتھ چھےٚ خلوت نشینی ضروری تہٕ ستی کثرتِ ذکر ۔ یعنی وَاذکُر اللہ کثیراً ۔

ذکرٕ ستی چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد محبت پٲدٕ سپدان تیوٗت زِ اللہ تعالیٰ تہٕ چھُ پننہٕ نِس بندس تھزر عطا کرِتھ بلند کران زِ أمسنٛز ذکر چھےٚ فرشتن منٛز سپدان ۔ اعلان چھُ یوان کرنہٕ زِ اللہ تعالیٰ چھُ فلأنی بندس محبوب تھوان ، توٚہۍ (یعنی

فرشتہٕ)تہٕ کٲرِوتس ہٕتیٚ محبت تہٕ امہِ پتہٕ چھُ أمِس بندس ہٕتیٚ لُکھ تہٕ محبت کران تہٕ یہِ چھُ مقبول عام بنان ۔ یتھٕ کٔنٛ حدیث مبارکس منٛز آمُت چھُ زِ محبوب حق بندٕ ہٕنٛدیٚن اعضاہن ہنٛز نسبت چھے اللہ تعالیٰ ہس ہٕتیٚ سپدان، یعنی بندٕ چھُ اللہ تعالیٰ ہٕنٛزِ مرضی مطأبق عملہٕ کران یتھ کٔنٛ علامہ اقبالؒ فرماوان چھِ زِ:

سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنم بھی!

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نُوری ہے نہ ناری ہے

امہِ پتہٕ چھُنہٕ بندٕ کُنہِ چیزٕ چ فکر کران ۔ لُکھ کیاہ ونن أمِس ، کیاہ کرن أمِس ہٕتیٚ یہِ چھُنہٕ امہِ ہٕتیٚ کُنہِ حالس منٛز پریشان سپدان ۔ تہٕ کیازِ یہِ چھُنہٕ لُکن پننٕ نیٚن عملن ہیٚنٛد شأہد بناوان بٔلکہ چھُ یہِ عملن ہیٚنٛد شأہد اللہ تعالیٰ ہس بناوان ۔ سأِلک چھُ کُنہِ سرٕچ عمل کران ۔ شیٚخِ کأمل نورالدّین نورأنی رحمۃ اللہ علیہ چھنا فرماوان

کُنٛیر ہے بوزکھ کُنہِ نو روزَکھ

أمی کُنٛزن کوتاہ دیُتنم جلاو

عقل تہٕ فکر تور کوٚت سوزکھ

کٔمی مالہِ چیٚتھ ہیوٚک سُہ دٔریاو

مراقبس متعلق چھُ عأمو تہٕ شیُو خوواریاہ کیٚنہ بیان کوٚرمُت ، اگر تہٕ کرو بیان تیٚلہِ پیٚیہِ الگ پأٹھی اکھ کتاب تحریر کرٕنی ، دراصل چھُنہٕ نورأنی دفترن کانٛہہ اند آسان ۔ مےٚ چھُ باسان، مراقبہٕ گوٚو ذکرِ خدا کرُن مگر اتھ

ستیٕ ستی پانس منز چھُپتھ کأینالس وُنی دِنی یتھ کنیٚ فرمانِ خدا چھُ وَ فِـــــــی اَنفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبصِرُونَ ''یعنی

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی

یا

''سأری مطلب نِش چھی پانس حیٚس کونہٕ چھےٚ واتان''

ییٚہِ چھُ مراقبُک مقصد دل صلاح کرناوُن، یتھ کنیٚ حدیثِ مبارک چھُ زِ'' بے شک چھُ جسمس منز ماز ک اکھ ٹکرٕ، اگر سُہ صلاح کرِ سورُے جسم کر صلاح تہٕ اگر یہِ فساد کرِ سورُے جسم کرِ فساد، خبر دار سُہ چھُ دل۔'' دل چمکہِ، نورأنی بنہِ، منوّر سپدِ یہِ چھُ ذکرِ ستی سپدان۔

دِل چھےٚ گاڈ تے ہوٚکھِ مو تھاوُن

ذکرِ ہینْد آب دِس لسیو توٚے

وونی چھِ پیش مراقبن ہنز تفصیل:

گوڈنِکس مراقبس چھِ مراقبہٕ اَحدِیَت ونان۔

فیض مے آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفات کمال است ومُنزّہ از ہر نقص وزوال است۔ یعنی فأض چھُ حأصل سپدان از طرفِ اللہ یس منز تمام صفات تہٕ کمال موجود چھِ تہٕ یُس پرٚ یتھ نُقصہٕ نِش تہٕ پرٚ یتھ زوال نِش پاک چھُ۔ اللہ تعالیٰ سِنْدی صفات زانہٕ باپتھ چھِ گوڈٕ انوارِ اللہ تعالیٰ سِنْدی ۹۹ ناو، آیت الکرسی، سورۂ حشرک آخری رکوع، تم تمام سورۂ شریف یم اللہ

تعالیٰ ہِنٛدِ حمد تہٕ تسنٛد یوصفتوٕ ہٕنٛتۍ شروع گژھان چھہِ (ابتدٲیی آیات) تہٕ سورۂ اخلاص زیرِ نظر تھوٗن۔(مولف)

مراقبہ باپتھ چھُ باوضو آسُن ضروری۔آغاز چھُ توبہٕ ہٕنٛتۍ کرُن پتہٕ گوٚ وسورۂ فاتحہ تہٕ دروٗد برذاتِ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سوزِنۍ تہٕ أچھ بند کٔرِتھ مراقِب بنُن تہٕ اللہ تعالٰہس نِش تسُنٛد فٲئض طلب کرُن۔ یوٗت وکھاتھ مراقبہ کرنہٕ باپتھ دِنہٕ یِیہ تیوٗت چھُ بہتر۔تاکہ سٲلکہٕ سُنٛد دل گژھِ خدایہ ہِنٛدِ فٲضہٕ ہٕنٛتۍ ٹھیک پٲٹھۍ فٲض یاب۔بزرگ چھِ فرماوان اگر سٲلک مراقبہٕ بروٚنٛھ نقشبندی سِلسلُک شجرٕ پرِ سہ چھُ جاےٚ بہتر۔یم تہٕ مراقبہٕ چھِ تم چھِ تِتھے کٔنۍ کرِنۍ۔

مراقبہ تجلّیات افعالیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلّیات افعالیہ الٰہیہ کہ از لطیفہ قلبِ مبارک آں سرور کاینات فخرِ موجودات حضرت محمّد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بر لطیفہ قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بر لطیفہ قلبِ این فقیرِ ضعیف بواسطہ پیرانِ کبّار ما القا کُن۔

یا اللہ فیضِ تجلّیات افعالیہ ہُک یُس فٲئض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہِنٛدِ لطیفہ قلبہٕ پیٹھٕ حضرت آدم علیہ السلام ہِنٛدِس لطیفہ قلبس پیٹھ القا کوٚر، سُے فٲض کرمےٚ بڈیٚن پیرن ہنٛدِ وسیلہٕ تہٕ طفیلہٕ میٲنٛس لطیفہ قلبس پیٹھ القا۔

تمام قلبو منٛزٕ چھُ مضبوط دِل حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛنڈ۔
یتھ أچھ تہٕ کن چھِ۔ یہِ چھُ نورٕ ستۍ برنہٕ آمُت۔ زٲنۍ تویہِ چھُ نورُک اکھ سُہ
سمندر یتھ نہٕ کانٛہہ وونت چھُ۔ دراصل چھِ حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم
خداین پننہِ نورٕ نِش تخلیق کٔری متۍ یعنی یم چھِ نُورُن علیٰ نُور۔ امہِ نورُک گاش
چھُ پرٕ یتھ جایہ تہٕ یم بینادار چھِ تم چھِ امہِ نورُک ہرترٹلان۔ (مولف)

حضرتِ نبیس ﷺ وولہٕ رٹو أسۍ دامانتے
از بنہِ سارین مُشکلن اَسہِ آسانتے!

تہٕ

نُورک پرتو ترٛاوِ نبی ﷺ
ٔدۍ متۍ دل شیٛہلاو نبی ﷺ

(مؤلف)

مراقبہ تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیّات صِفاتِ ثبوتیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ روح مُبارکِ آں
سرور کاینات فخرِ موجودات حضرت محمّد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم روح
مبارکِ حضرت نوح وحضرت ابراھیم علیٰ نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسّلام افاضہ
فرمودۂ، برلطیفۂ روح این ضعیف فقیر بواسطۂ پیرانِ کبارِ مارحمۃ اللہ علیہم القا
کُن۔

یا اللہ تجلیّات صفات ثبوتیہ ہُک یُس فیض ژ ٕے حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِ لطیفۂ روح پیٹھٕ حضرت نوح تہٕ حضرت ابراہیم علیہم السّلامن ہندٮ۪ن لطیفۂ روحن پیٹھ القا کوٚرُتھ سُے فائض کر میانٮ۪ن پیرانِ کبارن ہنٛدِ طفیلہ مےٚ ضعیف تہٕ فقیر سٕنٛدِس لطیفۂ روحس پیٹھ القا۔''اسباق سلوک''از مقدر شاہ نقشبندی،طورو،مردان پاکستان۔

مراقبۂ تجلیّات شیونات ذاتیہ الٰہیہ

الٰہی فیضِ تجّلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ سرِ مبارک آں سرورِ کاینات صلی اللہ علیہ وسلّم بر لطیفۂ سرِ مبارک حضرت موسیٰ علیٰ نبیانا وعلیہ الصّلوٰ ۃ والسلام افاضہ فرمودۂ، بر لطیفۂ سر ایں ضعیف فقیر بواسطہ پیرانِ کِبّارانِ مارحمۃ اللہ علیہم اجمعین القا کُن۔

الٰہی تجلّیاتِ شیونات ذاتیہ ہُک یُس فائض ژ ٕے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمن ہنٛدِ سر مبارکہٕ پیٹھ حضرت موسیٰ علیہ السلام سنٛدِ لطیفۂ سرس پیٹھ القا کوٚرتھ،سُے فائض کرمےٚ پیٹھ میانٮ۪ن پیرانِ کبّارن ہنٛدِ پاسہٕ مےٚ پیٹھ تہٕ القا۔

مراقبۂ تجلیّات صفاتِ سلبیہ الٰہیہ

الٰہی تجلّیات صفات سلبیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ خفی مبارک آں سرورِ

کاینات فخرِ موجودات حضرت محمّد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم برلطیفۂ خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ صلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودۂ برلطیفۂ خفی ایں ضعیف فقیر بواسطۂ پیران کِبّار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین القاکن۔

یا اللہ تجلیات صفات سلبیہ ہُک یُس فائض ژٕے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّمن ہِنٛدِس لطیفۂ خفی مبارکہٕ پیٹھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہِنٛدِس لطیفۂ خفی مبارکس پیٹھ القا کوٚرتھ سُے فائض کر میانیٚن پیرانِ کبّارن ہنٛدِ طفیلہ مےٚ پیٹھ القا۔

مراقبہ تجلیاتِ شان جامع الٰہیہ

الٰہی فیض تجلّیاتِ شانِ جامع الٰہیہ کہ برلطیفہ اخفیٰ مبارک آنسرور سرورِ کاینات، فخرِ موجودات حضرت محمّد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم افاضہ فرمودۂ برلطیفۂ اخفیٰ ایں ضعیف فقیر بواسطۂ پیران کبّارِ ما رحمۃ اللہ علیہم اجمعین القاکُن۔

یا اللہ تجلّیاتِ شان جامع ہُک یُس فائض ژٕے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہِنٛدِس لطیفۂ اخفیٰ مبارکس پیٹھ القا فرموتھ سُے فائض کر میانیٚن پیرانِ کبّارن ہنٛدِ پاسہٕ مےٚ فقیرتہٕ کمزورٕ ہِنٛدِس لطیفۂ اخفیٰ ہس پیٹھ القا۔

ولایتِ کُبرائیٰ۔مراقبۂ دایرۂ اولیٰ

بِسْمِ اللهِ الرَحمٰن الرحیم۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الوُرِیدُ۔

فیض مے آید از ذاتیکہ نزدیک تر است بمن از رگِ جان بہماں شاں کہ مرادِاوست تعالیٰ ومنشالِلدَّآئِرَۃِ الْاُلٰی مِنْ دَوَائِرِ الوَلَایَتِ الْکُبْرٰیٰ موردِفیض لطیفہ نفس معہ شرکت لطائف خمسۂ عالمِ امرِ من است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔تۃِ أسی چھِ انسانن وارياہ نزدیک تسنز شہہ رگہِ کھوتۃِ۔فائض چھُ حائصل سپدان تمہِ ذاتۃِ نِش یوٚس ذات مےٚ شہہ رگہِ کھوتۃِ نزدیک ترچھےٚ، یتھِ کِنۍ تسُند یژھُن چھُ۔تۃِ ولایت کُبریٰ کیٚو دآیرو منٛزِ گوڈنکہِ دآیرُک اصل چھُ۔ورودِفآضہِ چہِ جایہِ چھُ میون لطیفۂ نفس عالمہِ امرِ کی پانٛژ لطایف ییٚتھ۔

مراقبۂ دآیرۂ ثانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ۔

فیض مے آید از ذاتیکہ دوست دارد مرا ومن دوست دارم او را بہماں شاں کہ مراددوست تعالیٰ وَ منشا للدائرۃ الثانیہ من دوائر

الولايتِ الكبرىٰ ورودِفيض لطيفہ نفسِ من است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ چھُ تمن ستیٚ محبت تھوان تہٕ تم چھِ خدایس ستیٚ محبت کران۔ یتھِ کٔنۍ تسُند یژھُن چھُ تہٕ ولایتِ کبریٰ کیٚو دأیرِ و منٛزِ دؤیمہِ دأیرُک اصل چھُ۔ ورودِفیض چھِ جایہِ چھُ میون نفس۔

مراقبۂ دایرۂ ثالثہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ۔

فیض مے آید از ذاتیکہ دوست دارد مرادِ من دوست دارم اور ایمان شان کہ مرادوست تعالیٰ وَ مَـنْشَـاءٌ لِلـدَّائِـرَةِ الثَّـانِيَةِ مِنْ دَوَآئِرِ الْوَلَايَتِ الْكُبْرٰى موردفیض لطیفۂ نفس من است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ چھُ تمن ستیٚ محبت تھوان تہٕ تم چھِ اللہ تعالیٰ ہس ستیٚ محبت تھوان۔ فأض چھُ یوان تمہِ ذاتہٕ نِش یُس مےٚ دوست تھوان چھُ تہٕ بوچھُس سُہ دوس تھوان۔ یتھِ کٔنۍ تسُند یژھن چھُ۔ تہٕ ولایتِ کبریٰ کیٚو دایرو منٛز تریمہِ دایرُک اصل۔ فأض عنایت سپد نہٕ چھِ جایہِ چھُ میون نفس۔

مراقبۂ دایرۂ قوس

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔

يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ۔

فیض مے آید از ذاتیکہ دوست دارد از ذاتیکہ دوست دارد مراومن دوست دارم اورا بمان شان کہ مرادوست تعالیٰ وَ مَنْشَاءٌ لِّلْقَوْسِ مِنْ دَوَائِرِ الْوَلَايَتِ الْكُبْرٰی مورد فیض لطیفۂ نفسِ من است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔اللہ تعالیٰ چھُ تِمن ستۍ محبت تھوان تہٕ تِم چھِ اللہ تعالیٰ ہس ستۍ محبت تھوان ۔فٲض چھُ یِوان تمہِ ذاتہٕ نِش یُس مے دوست چھُ تھوان تہٕ بو چھُس سو ذات دوس تھوان۔ یتھ کُنۍ سہٕ یژھان چھُ۔ تہٕ ولایتِ کبریٰ کیٚو دایرو منزٕ چھُ یہٕ تریمہِ دایرُک اصل۔ یتھ جایہِ فٲض واتان چھُ تتھ جایہِ چھُ میون نفس۔

مراقبہ اسم ظاہر

فیض مے آید از ذاتیکہ مسمّی است با اسمِ ظاہر۔ موردِ فیض لطیفۂ نفس اشرکت لطایفِ خمسہ عالم امر من است۔

فٲض چھُ حاصل سپدان تمہِ ذاتہٕ نِش یُس اسمِ ذاتس ستھ جُڑِتھ چھُ۔ فٲض یتھ جایہِ واتان چھُ میون لطیفۂ نفس، عالمِ امرٕ کیٚو پانژو لطایفو سان۔

حضرت بہاؤ الدّین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بہاو الدّین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھُ سُہ شانہٕ بوٚڈ اولیایم ژودٲہمہِ صدی منٛز وسط ایشیا ِکس قصرالہندوان علاقس منٛز ۱۳۱۷عیسوی یعنی ۷۱۷ھ منٛز تولُّد سپدی۔ قصرالہندوان چھُ بخُارا شہرس منٛز۔ کیٚنہ حضرات چھِ یہُند سنہِ ولادت ۷۱۸ھ ونان۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھِ تِم طریقتٕکی شہباز یِم پننہِ دورٕکی مرشدِ اعظم ٲسی۔ تمام دُنٛی یہکیٚو لُکو کوٚر یِمن نِش فٲض حٲصل (یعنی مومنو)۔ یہنٛدی انوار ٲسی نہٕ وقتی یہ اوس سُہ رحمت باراں یُس ہمیشہ سانٛی دل تہٕ دیماغ شیٚہلاوان تہٕ معطر کران روزِ۔ یِم ٲسی امی باپتھ ژارنہٕ آمتیٖ۔ اگر ٲسی برصغیرس کُن نظر تراوو تہٕ اسہِ ننہِ زِ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تہٕ شاہ ولی اللہ دہولی رحمتہ اللہ علیہو چھُ امی آب حیاتہٕ منٛز تریش چیٚتھ پنٛنٕی مُرید تہٕ قرابت دار سٲراب کٔری متیٖ۔

اسلامہِ ِکس تٲرِیخس منٛز چھَ تِم حضرات تہٕ خواتین سرس یِم نبوَّتہٕ

کہ فائضٕ سأراب تہٕ شاداب سپدی۔ یعنی صحابۂ کِبار تہٕ صحابیات۔ تمہِ پتہٕ تابعی تہٕ تبع تابعین، یعنی تِم یِمو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہٕنٛد دیدار کوٚر تہٕ تمہِ پتہٕ تِم یِمو تِمن حضراتن ہٕنٛد دیدار کوٚر یِمو صحابہ کبار رضی اللہ عنہم وُچھمتۍ آسی۔ یِمن پتہٕ چھِ کیٚنٛژن تِتھیٚن حضراتن ہٕنٛدی اسماء مبارک برٛوٚنٛٹھ کُن یِوان یِمن اولیاوٕنان چھِ۔ یِہنٛدی فضائیل چھِ قرآن پاکس منٛز تہِ موجود۔ یِمو پھیُر سرکش تہٕ تیز دورن والیٚن دریاون ہٕنٛد روخ سُتہِ۔ یِپٲری خوش گوکھ تہٕ تیٚپٲری حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھِ یِمنے منٛز شأمل۔

قصرِ عارفانکی در تہٕ دیوار، گلی کُوٗچ تہٕ باقی تمام چیز چھِ یتھ کتھِ شأہد زِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ہِندس تشریف انہٕ نس تانی اوس نہٕ یِمو یتھ پرٛزلوُن تہٕ پُر جلال آفتابہٕ وُچھمُت۔ حضرت بہاؤالدّین رحمتہ اللہ علیہ آسی عارف، جلیل تحقیق کار تہٕ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ چھُ یِمن متعلق واشگاف اندازس منٛز بیان کران۔

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند

نوبت آخر بہ بخارا زدند

یعنی مکۂ پاک تہٕ مدینۂ منوّرس منٛز یُس سِکہ تیار سپُد تہٕ سُے ہمیشہ چلن وول سکہ آوٕ آخرس منٛز بخارا شہرس منٛز تہِ بناونہٕ۔

خواجہ حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ چھنہٕ صرف ملکِ ایرانکی بٔڈی بارٕ

شاعر یُہنٛد فکری تھزر عالمِ اسلامہٕ کیٚن تھدین بزرگن ٹوتھ چھُ تہٕ تمو چھُ
امیُک بر پوٗر ترتلمُت۔ تمو تہٕ چھُ پانہٕ وٗلی اَسِتھ نقشبند صأبس زبردس نذرانہٕ
پیش کوٚرمُت۔ فرماوان چھہٕ:

تو تیائے چشم سازم خاک پائے نقشبند
تا بیایم سر حق از لطفِ سائے نقشبند
رَو بدرگاہے بہاؤالدّین نظر کن زانکہ ہست
نہٕ فلک مانندِ درباں در سرائے نقشبند
مشکلاتِ ما ہمہ ہرگز نیاید در عدد
المدد یا خواجہ مشکل کُشائے نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

''بہٕ چھُس شاہِ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سندیٚن کھورن ہنٛزِ گردِ چھن
ہیُنٛد سورمہٕ بناوان۔ امیُک فأیِد چھُ یہٕ زِ بہٕ گژھہ اللہ سند یو سِروِنش نقشبند
صأبنہِ طفیلہٕ واقف تہٕ فأیِد ہیکہٕ تُلِتھ۔ اے بوزن والہِ ژٕ گژھ تہٕ کر نقشبند
صأبنہِ درٕ گہچ زیارت، ژےٚ لگی پانے پتاہ زِ نو اسمان چھِ یِہنٛدِ برٕکی دربان یعنی
رأچھدر۔ سانیٚن مشکلن چھُنہٕ کانٛہہ شمار، اے شاہ نقشبند چانہٕ ذٕسی چھُ مشکلن
آسان بنان۔ سانیٚن مشکلن کر سہل تہٕ آسان۔

وُچھو لِسان الغیب حضرت شیخ شیرازیؒ چھ خواجہ نقشبندؒ صأبس ''یا''
یعنی حأضر زأنِتھ آلو دِوان۔ تِکیازِ یمن چھُ پتاہ زِ انسان چھُ موتک
مزِ چھکھِتھ بیٚیس دُنیہس منٛز منتقل سپدان۔ دراصل چھُ جسم تہٕ رُح الگ

گرٛھنہٕ ہٕستی بےٚ حِیٚس گرٛھان یا ونو مران۔ رُوح چھُ زندٕ۔ روزِ محشر گرٛھن رُوح جسمس منٛز منتقِل تہٕ سأرے مخلوق یِیہِ پیٚیہِ بارسس تہٕ حسابہٕ پتہٕ روزن سأری تا ابد زندٕ۔ کتھ حالس منٛز تہِ سورُے چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو بیان کوٚرمُت۔

امہِ ہٕستی چھُ حضرت بہاوالدّ ین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ہُن ہنٛز عظمت تہٕ تھزرنمایاں سپدان۔ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ چھِ پانہٕ بٔڈی بزرگ۔ تہٕ یِہ کتھ چھےٚ اسہِ سارِوے بوزٕمٕژ زِ بڈیٚن ہنٛز کتھ چھےٚ بٔڈے آسان۔ عام انسان چھِ عمل کران تہٕ یہ کرنہٕ باپتھ پنہٕ نٮ۪ین بزرگن ہیٚنٛد نقل کران۔ تہٕ اللہ تعالیٰ سٕندی ٹاٹھی تہٕ تِس ہٕستی قربت تھون وألی بندٕ چھِ پریتھ کتھ پرکھاوان اِدٕ زیٚوِ پیٚٹھ انان۔ یہنٛزِ پریتھ کتھِ منٛز چھےٚ الگ تہٕ بدٕو ن خصوصیت آسان۔ بہرحال یہِ چھُ الگ مضموٗن۔ یتھ پیٹھ مدلل پأٹھی کتھ چھےٚ کرنہٕ آمٕژ۔

وسط ایشیا چھُ پانٛژن ملکن پیٚٹھ مشتمل اکھ خطہٕ۔ اتھ منٛز چھِ پانٛژ ملک کازکستان، کِرگزستان، ازبکستان، ترکمانستان تہٕ تاجکستان۔ اقوام متحدہ چھِ افغانستانس تہِ وسط ایشیا ہُک حصہٕ مانان، بحرِ گیلانٕ پیٚٹھ شروع گژھتھ چھُ یہِ خطہٕ مغربہٕ طرفہٕ منگولیہس ہٕستی رلان۔ امِکی سرحد چھِ افغانستانہٕ پیٚٹھٕ ایران تہٕ مشرقہٕ طرفہٕ رومس ہٕستی میلان۔

بحرِ گیلان چھُ زمینس اندر دُنیہک اکھ بوٚڈ آبہٕ سر۔ اتھ چھُ سمندر تہٕ ونہٕ یِوان۔ یہ چھ ۳۷۱،۸۰۰ کلومیتر روقبس پیٚٹھ۔ دریایہِ وولگا، یورل، کوراتہٕ

اُترک چھِ اَتھ سمندر منز ؤستھ امہِ سمندرٕ کس آبس منز ہُریر کران۔ امہِ سمندرُک زیٛچھر چھُ ۱۰۳۰ کلو میٹر تہٕ کھجر ۴۳۵ کلو میٹر تہٕ امیُک سیٛنر چھُ اوسطن ۱۰۲۵ میٹر، امِکۍ بُٹھۍ چھِ ۷۰۰۰ کلومیٹر زیٛچھرس منز۔

بخارا چھُ وسط ایشیہُک اکھ پرون شہر یُس ازبکستانس منز چھُ۔ یہ شہر اوس مشرق تہٕ مغربس درمیان ریشم تہٕ باقی چیزن ہٕند کارٕ بار کرنہٕ کِس سلسلس منز اکھ اہم پڑاو مانِنہٕ یِوان۔ اتھ ستی چھُ یہ شہر علم و ادبُک اکھ اہم مرکز۔ اتہِ چھِ جایہِ جایہِ اسلامی تمدنُک آثار زِ تہٕ موجود۔ اتہِ چھےٚ سَر یہِ، بازر تہٕ بڈۍ کارٕ بٲرۍ مرکز۔ اقوامِ متحدہ کہ اکہِ رپورٹہ مطابق چھےٚ امہِ شہرٕچ آبٲدی زٕ لچھ پنٛژ ستتھ ساس۔ سردی ہندِس موسمس منز چھُ اتیُک درجۂ حرارت منفی زٕ عشاریہ تانۍ آسان۔ بخارا چھُ کل ۱۴۳ کلومیٹر رقبس پیٛٹھ پھٲلِتھ تہٕ شہری علاقہٕ چھُ ۷۳ فیصد علاقہٕ۔ بخارا چھُ واریاہہِ لٹہِ تباہ کرنہٕ آمُت تہٕ دُبارٕ بناونہٕ آمُت۔

بخارا شہرس منز چھےٚ پانٛژ یونیورسٹی، اندیجان یونیورسٹی، بخارا یونیورسٹی، ناروے یونیورسٹی، سمرقند یونیورسٹی تہٕ تاشقند یونیورسٹی۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سنٛد بچپن

خواجہ علاء الحق چھِ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سٕنٛدۍ الفاظ نقل کران "اللہ تعالیٰ سٕندِ عنایتہٕ سیٛد مےٚ بچپنس منز یہِ حضرت شیخ محمّد

بابا سماسی سٕنٛز نظرِ عنایت، بہٕ سپدُس مشرف تہٕ یِمو کوٚرس بہٕ بحیثیت فرزند قبول۔"

نقشبند صٲبنٕز جدِ امجد چھِ فرماوان زِ میٲنِس فرزند بہاوٗالدّین سِند تولُّد سپد نہٕ پتہٕ اوٗن حضرت شیخ محمّد سماسی صٲبن پننٕز مرید ہیٚتھ ہندوان تشریف۔ مےٚ اوس یمن سٕتۍ وارِیاہ محبت، ہندوانس منٛز اَسی یہنٛدی وارِیاہ مُحب روزان۔ مےٚ گوٚو خیال زِ بہٕ یمن پنُن فرزند حضرت بہاوٗالدّین یہنٛدِس خدمتس منٛز۔ تہٕ نذر مٲنِتھ واتہٕ نووم یمن نِش۔ سماسی رحمتہ اللہ علیہ ہو فرموو "یہِ چھُ سون فرزند تہٕ اَسہِ کوٚر قبول۔" پتہٕ فرموو کھ سیدا میر کلالس تہٕ باقین صحابن کُن زِ یمہِ گامہٕ کنٛز ییٚلہِ تہٕ اَسی یِکٕو، مےٚ اوسموتوٚ ہہ وۄنمُت زِ یمہ میٚرِ منٛز چھُ کس تانٛی مردِ سُند مُشک یِوان۔ پتہٕ یِکٕو نقشبند صٲبنِس مکانس کُن تہٕ فرموٗ کھ زِ وونی سپدِ اتھ مشکس منٛز اضافہٕ۔ شاید چھُ سُہ مرد پٲدٕ سپد مُت۔ وومید چھےٚ زِ یہِ بنہٕ زمانک اِمام۔ (انیس الطالبین)

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سٕنٛز وٲلِد چھےٚ فرماوان، میون فرزند اوس ژُوٗ ہر ریٚتھ پیٚٹھی، تمن دوہن اَس اسہِ اکھ بڈٕ ہینگہٕ واجین گاو، سو اَس وٲلِوٕنی۔ اکہِ دوہہ کوٚر میٲنِ فرزندن تس کُن توجُہ تہٕ وۄنگھ سانہِ گٲوزیٚو سفید ڈیکہٕ وول بچہٕ۔ کیٚنہہ ریٚتھ گژھتھ زاو گٲو بلکل تِتھُے بچہٕ۔ یِمہِ تہٕ تمہِ دوہہ میٲنِس فرزندٕ سُند کلامہٕ اوس بوزمُت سُہ سپُد حٲران۔ یِتھ کٕنۍ گوٚو حضرت محمّد بابا سماسی سُند فرمان پوٗرٕ۔

جوٲنی

حضرت سید محمّد البخاری یم خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ہِندی وٲلد
صأب اٍسی چھہِ فرماوان زِ خواجہ صأبنؒ فرموو یِیٚلہِ بو ارداہوُ ہراوُسس میون
وٲلداوس یژھان مےٚ خواجہ محمّد بابا ساسی ہِنٛدس دربارس منٛز سوزُن۔ پتہٕ
کوٚرنس بو روانہٕ یتھےٚ بو تورووتُس مےٚ کوٚر حضرت ساسیؒ سُنٛد دیدار۔ شامس
بیوٗٹھُس بو تہنٛدس دربارس منٛز ۔ تہٕ تہنٛدِ برکتہٕ روٗد مےٚ راتس مسکینی تہٕ
انکسأری ہیٚند اثر۔ شبِ آخرس کوٚر روضوتہٕ تہنٛزِ مسجدِ منٛز پریٚم زٕ رکأژ نیماز۔ پتہٕ
سپدُس سربسجوٗ دتہٕ دعا یِتھ آیہِ مےٚ زیوٚ پیٚٹھ یم الفاظ۔ ’’مےٚ دتہٕ مصیبتک بار
تلنُک طاقت، محنت کرنُک توفیق تہٕ پنٛن محبت کرُم عطا۔‘‘ فرماوان امہِ پتہٕ
دیُت محنتن تہِ جواب تہٕ محبتن تہِ۔

فرماوان صبحس کیُتھ سپدُس بو حضرت ساسی ہِندِس دربارس منٛز
حأضر۔ تمو فرموو مےٚ کُن توجہ تہٕ یہِ مےٚ ہتی سپُد مُت اوس تہِ زونکھ تہٕ
فرموو کھ مےٚ کُن، بیٹا دعا گژھہِ یتھہٕ کٔنی کرُن۔ ’’الٰہی یہِ کمزور بندٕ تھوٗن پننہِ
فضلہٕ تہٕ کرمہٕ ہتی پننہٕ نِس رضہس پیٚٹھ۔‘‘ تہٕ اللہ تعالیٰ سُنٛد رضا گوٚ ویہِ زِ بندٕس
پیہِ نہٕ کانٛہہ مصیبت۔ اگر سُہ کأنسہِ دوستس پیٚٹھ مصیبت تراوِ سہ چھُ پننہِ
عنایتہٕ سُہ برداش کرُنک طاقت عطا کران تہٕ پننٕ حکمت تہِ چھُ تس پیٚٹھ ظأہر
کران۔ مصیبت طلب کرُن چھُ مشکل۔ یہِ گستأخی گژھہِ نہٕ کرٕنی۔‘‘ امہِ پتہٕ

آو دسترخوان بٕچھاونہٕ۔ یتھٕے غذا کھیٚتھ سپدِ ، حضرت سماسی یوٗ رمےٚ اکھ ژٔوٹ عطا۔ مےٚ اوس نہٕ دل یہِ قبوٗل کرنہٕ باپتھ تیار مگر حضرتو فرموو رٹھ یہِ لگی بکار۔ مےٚ رٔٹ یہ ژٔوٹ تہٕ سپدُس حضرت سماسی تہٕ تہنٛدٮ۪ن رفیقن ہٕتۍ قصر عارفان کُن روانہٕ۔ بوٗ اوسُس حضرتِ سماسی ہٕنٛدس گُرس پتہٕ پتہٕ نہایت اِطمنانہٕ سان پکان۔ مگر خیال أسم نہٕ ڈنجہِ، حضرت أسی مےٚ کُن پھِری پھِری توجہ کران تہٕ فرماوان أسی دِلس پیٚٹھ گژھِ نظر تھٲونی۔ یہِ وُچھتھ گوٚو مےٚ حضرتن ہنٛد جاہٕ محبت تہٕ یقین تہِ گوم پکہٕ۔

بہرحال وتہِ آو اکھ گام تتہِ اوس حضرت سماسی سُنٛد اکھ عاشق روزان سُہ اوس واریاہ رُت نرم تہٕ عاجزی سان پیش یِنہٕ وول۔ حضرت ٹھہریہِ یہنٛدس برس پیٚٹھ۔ تہٕ سُہ عاشق گوٚو واوزرِ۔ حضرتو فرمووس مےٚ ون دلیل کیاہ چھےٚ۔ تٕمۍ کوٚر عرض حضور دود چھُ گرس منٛز موجود مگر ژٔوٹ چھنہٕ کیٚنہہ۔ حضرتِ سماسی یوکوٚر مےٚ کُن توجہ تہٕ فرموو کھسو ژٔوٹ کتہِ چھےٚ، لٔجیا بکار کِنہٕ نہٕ۔

یُس نقشبندی سلسلہ جأری چھُ اتھ چھےٚ حضرت بہاؤالدّین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہن ہٕتۍ نسبت۔ وننہٕ چھُ یِوان زِ یہنٛدی وألد صأب أسی نقش گیری ہندی بڑی ووستاد تہٕ کأری گر، چونکہ نقشبند صأب أسی تمن اتھ کامہِ منٛز مدتھ کران اَمی چھُ یمن نقشبند وننہٕ یِوان تہٕ یُس سلسلہ پتہٕ یہنٛدِ ذٕسی جأری سپُد تتھ پیوٚو سلسلۂ نقشبندی ناو۔ یتھٕے کٔنی باقی سلسلہ مثلن قادری، چستی

تہٕ سہروردی سلسلہ رٲیج چھِ ۔ باقی سِلسلن منٛز چھُ ذکرِ خداتہٕ ذکرِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بنیٲدی حیثیت تھوان، یِتھے کٕنۍ چھُ خواجہ صاٲبنِس سلسلس منٛز ذکرِ خاص اہمیت، مگر خاموشی سان یعنی دل بایارتہٕ دس باکار۔

نسب نامہ

حضرت محمّد بہاؤالدّین بن سید محمّد بخاری بن سیّد جلال الدّین بن سید برہان الدّین سید عبداللہ بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن امام محمّد تقی بن مَصر دابن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفرِ صادق رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ (بقول سیّد شرف الدین)

خواجہ بہاؤالدّین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھِ تھدِ پایکۍ ولی، امامِ طریقت، مقتدائے شریعت، رہبرِ حقیقت تہٕ پیشوائے اہل سنت والجماعت۔ خواجہ صاٲب ٲسۍ اللہ تعالیٰ ہن زینہٕ گرِ پیٛٹھے بختہٕ بٔڑی بناؤی متۍ ۔ یہُند اکھ واقعہٕ چھُ بزرگو بیان کوٚرمُت یُس یہند عظیم المرتبت آسنٛچ نِشاندہی تہِ چھُ کران تہٕ امیُک نوٚن ثبوت تہِ چھُ۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ اکہِ رٲژ اوٚسُس بہٕ جذب واستغراقہٕ کِس عالمس منٛز تہٕ بہٕ ووتس بخاراکِس مزارِ مقدسس پیٛٹھ، مےٚ وُچھ پرٛتھ قبرِ پیٛٹھ اکھ دزوُن ژونگ یمن اوس تیل تہِ تہٕ سوٚتھ تہِ مگر

گاش أسی کم دِوان۔ اگر یمن ژانگلیٚن ہنٛزِ سو یتہٕ ہیوٚ رپہن کھالنہٕ ییہِ ہن یم دی ہن خوب گاش۔ بہرحال بو وولس أخری قبرِ پیٚٹھ تہٕ بیوٚٹھس قبلس کُن بُتھ کرِتھ۔ مے باسیو بو گوس بدل کتھ تانی عالمس منٛز، میون وجوٗد گوٚ وغاٸب۔ أتھی منٛز باسیو مےٚ قبرستانک دیوار گوٚ وشق، اورِ دراوا کھ تخت نوٚن یتھ سبز پردٕ آیہِ تراونہٕ۔ اتھ تختس أندی أندی أسی واریاہ لُکھ۔ یمن منٛز أسی خواجہ بابا سماسی یم مےٚ فورن پہچاٲنی۔ مےٚ توٚ رفکرِ زِیم چھِ یمہِ عالمہٕ دراہتی بزرگ۔ مےٚ کُن ووٗن یمو حضراتو منٛزٕ اکس صاحبن زِ اتھ تختس پیٚٹھ چھِ خواجہ عبدالخالق گُزدوانی رحمتہ اللہ علیہ تہٕ یم حضرات چھ یہنٛدی خلیفہٕ۔ أمی شخصن کرنو مےٚ یہُنٛد تعارف، ووٗنن یم چھِ خواجہ مُحمّد صدیقؒ یم چھِ بڈٕی اولیا۔ یم چھِ خواجہ عارف رہگریؒ، یم چھِ خواجہ محموٗد الخیر فگنویؒ تہٕ یم چھِ خواجہ علی رامستنیؒ۔ امہِ پتہٕ ووٗن أمی صاحبن مےٚ یم چھِ خواجہ بابا سماسیؒ یم توٚہی زانان چھو کھ۔ امہِ پتہٕ کٔر خواجہ عبدالخالق گُزدوانی رحمتہ اللہ علیہو مےٚ پیٚٹھ مہربانی زِ مےٚ کٔرکھا کھ کلاہ (ٹوٗپی یا دستار) عطا، فرمووکھ اچھ کرامت چھےٚ یہِ زِ نازل شُد بلایہِ چھےٚ یہِ دستار دِنہٕ وألی ہِندِ برکتہٕ کنٛی دوٗر گژھان۔ امہِ پتہٕ کریکھ مےٚ ہتی سلوکچہ ابتدآیی، درمیانی تہٕ انتہاٸی کتھٕ۔ فرمووکھ یم ژانگی توٚہہ وُچھو یم توٚہہ کمزور حالتس منٛز وُچھو چھِ یتھ کتھٕ کُن اشارٕ کران زِ سلوکچہ وتہٕ منٛز چھُ أندری دزٕ ونس کمزور ژانگس پیٚٹھ محنت کرِنی تاکہ یہِ سپدِ مکمل پأٹھی روشن۔'' یوس صلاحیت ژےٚ منٛز چھےٚ تتھ منٛز چھُ نِکھارُن۔ دوٕیم کتھ فرماوکھ زِ شریعتس

پیٚٹھ گژھِ ڈٔٹھ روزن۔ جاًیز ناجاًیز گژھِ وُچھن۔ ہمیشہ گژھن حدیثِ شریف پننٕز رہنمابناوٕنی تہٕ سنتن پیٚٹھ گژھِ لگاتار عمل کرٕنی۔

حضرت خواجہ نقشبند صاًب رحمتہ اللہ علیہ اٗسی سیٹھاہ تھدی اولیا، یوٚ دوے کاًنسہِ کن توجہ کرٕہن سٕہ اوس سلوکٕکی تھٔدی مقام حاصل کران۔ یِم اٗسی فرماوان سون طریقہٕ چھُ پنہٕ نِس شیخس ستی صحبت تھوٕنی۔ تہٕ خلوت تہٕ گوشہ نشینی منز چھ شوہرت۔ تہٕ شوہرتس چھ آفت ستی آسان جمیعتس منز چھُ خاًرتہٕ جمیعت چھنہٕ صحبتہ وراًے حاًصل سپدان۔ شرط چھُ یہ زِ پرِٚتھ شخص کرِ پنہٕ نِس نفس نفی۔ یعنی یہِ سٕہ منگیس تہِ دِیس نہٕ۔ خواجہ نقشبند صاًب رحمتہ اللہ علیہ گیہ دوٚیہ لٹہِ حجس۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہن آولوکچہ واًنسہِ منزٕ ے علمک خزانہٕ عطا کرنہٕ، زِوُہ وٗری شہِ واًنسہِ منز اٗسی یِم بڈی بارٕ اسلامی سکالر مانہٕ یِوان۔ فرماوان چھُ مےٚ سپُد سورُے روحاًنیتکہ منزل طے کرِتھ حاًصل۔ یِمن کٕرحضرت عبدالخالق گزدواًنی رحمتہ اللہ علیہو تربیت روحاًنی طور یِم حضرت خواجہ یوسف الھمد انی سندی خلیفہٕ اٗسی۔ یِیٚتہِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہن پانہٕ حضرت سماسی صاًبنٕ روحاًنی تربیت کٕریِمیک زبردس فاًیدٕ تِمن ووت، تتہِ کٕری تِموَیِم پنہٕ نِس خاص بڈِس مرید حضرت عامر کلالؒس حوالہٕ زِ تِم کرن یِمن روحاًنی منزل طے کرنس منز مزید رہنماًیی۔ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان ییٚتھےٚ حضرت سماسیؒ فوت سپدی بوٚ نیوٚس پننہٕ بابہٕ صاًبن

بخاراتہٕ تتہِ کوٚرِ مےٚ نکاح۔ بوٚ رٕ دس قصر العرفانس منٛز یہِ اَس میانہِ باپتھ خدایہٕ سنٛزٕ بڈٕ مہربانی زِ مےٚ میوٗل حضرت عامر کلالؒ صاٗبس ستی روزنُک موقعہٕ۔ تِمو وۄن مےٚ زِ مےٚ اوس سماسیؒ صاٗبن واریاہ کال برٚ وٕنٛتھ وۄنمُت زِ بوٚ تھوٕ چون خیال یتہِ زِ اگر نہٕ توٚہی یہنٛد خیال تھٕوِو بوٚ روزنہٕ توٚہہِ راٗضی۔

حضرت خواجہ قدس سرہٗ چھِ فرماوان یِمنہٕ دوہن منٛز وُچھ مےٚ اکھ خاب زِ بوٚ کوٚرنس اَکی شیخ حضرت حکیم اتاترکن اَکِس درویشس حوالہٕ۔ یتھے بوٚ بیدار سپدس مےٚ اَس تِمس درویشہٕ سنٛز شکل دِلس منٛز۔ مےٚ وۄن یہِ خاب پننہِ نانہِ تِمو فرموٗ "میانہِ گوبراٹھےٚ میلی ترکہٕ کیٚن مشاےخن نِش تہِ کینہہ حصہٕ۔ فرماوان بوٚ رٕ دسن سُہ شیخ ژھانڈان تہٕ اکہِ دوہہ میوٗل سُہ درویش مےٚ بخارا کِس بازرس منٛز، مےٚ پہچون سُہ تِمس اوس خلیل ناو۔ شامس ووت مےٚ نِش اکھ قاصد تِمی وۄن مےٚ زِ درویش خلیل چھےٚ ژےٚ یاد کران۔ بوٚ دراس جلد تہٕ تِمس نِش سپدُس حاضر۔ مےٚ دۄپ بوٚ کرٕ اَمس نِش پنُن خاب بیان۔ تِمی وۄن مےٚ کُن مےٚ چھُ تہِ سورُے پتاہ یہِ ژےٚ دِلس منٛز چھُے۔ یہِ بوٗ زِتھ بدلے یہ حالت تہٕ تِمن کُن گوس راٗغب۔ تِہندِس صحبتس منٛز وُچھ مےٚ عجیب وغریب حالات۔ اِتفاقٕچ کتھ زِ تِمن میٚج ماوراالنہرٕ چ بادشاہی تہٕ تِمن لگی لُکھ بادشاہ خلیل وننہِ۔ تِہنٛز بادشاہی ہندِس دورس منٛز تہِ کوٚرِ مےٚ تِمن ستی ملاقات۔ تِمن ہنٛز ملازمت تہٕ خدمت کرِتھ آو مےٚ لُطف تہٕ مےٚ وُچھ واریاہ سِر، مشاہد کوٚرم تہٕ روحانی منٛزل گوس طے کران۔ تِم اَسی مےٚ واریاہ شفقت

کران۔ کُنہِ اَسم نرمی تہٕ کُنہِ سختی کٔرتھ ادب ہیٚچھ ناوان۔ امہِ ستۍ ووت مےٚ واریاہ فٲیدٕ۔ یم آداب مےٚ درویش خلیلس نِش ہیٚچھۍ تم لٔگی مےٚ بتھِ واریاہ بکار۔ بو روٗدس یمن نِش شیٚین ؤری ین۔ دوہس اوٚسس تمن نِش آداب ہیٚچھان تہٕ رالتس سرن ہنٛز زان حاصل کران۔ تم اَسی اکثر ونان یم مےٚ فقط خدایہ سندِ باپتھ خدمت کرن تم بنن خلقن منٛز بزرگ۔ خواجہ صاب ؒفرماوان مےٚ اوس معلوم زِ یہُند اشارِ کس کُن چھُ۔ بادشاہ خلیل سُند ونن اوس زِ بادشاہ آسنہٕ کنۍ گژھِہ نہٕ کانٛسہِ عزّت کرُن ٹٲکی کہ امہِ کنۍ زِ اللہ تعالیٰ ہن دیُت اَمس پننہِ دربارٕ پٔنن زانٛتھ عزّت یُمہِ کنۍ سُہ محترم تہٕ مکرم بنیو و۔ حضرت خواجہ چھِ فرماوان تمسنٛز بادشاہی گیہِ ختم ملک بکھیریو۔ مےٚ ۂندریوو دِل تہٕ بخارا ِکس اَکس گامس منٛز سپدُس رہاٲیش پذیر۔ اتھ گامس اوس ناو ریوتُون۔(انیس اطالبین)

حُبّ مرشد

نقشبند صاب رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان بو اوٚسس جذب و استغراقس منٛز پننہِ پانٛک اوسُم نہٕ پے پتاہ، گرا ہوٗکن گژھان گرا یوٗکن گژھان، پتاہ اوسُم نہٕ بو کیاہ چھُس کران۔ انہِ گوٚٹ اوس نہ کُنہِ زوٗن تہٕ نہ کُنہِ تارکھ، مےٚ اَسی کنڈ یو پیٹھۍ پکِتھ کھور زخمی گمتۍ، خون اوسُم جو یہ پکان۔ اَتھی

منٛز ووتُس بٕہ پنٕنِس مُرشد عامر کلالہٕ سٕندِس برس پێٹھ، سر دی اَس وارِیاہ مےٚ
اوس صرف اکھ چِمرو چوغہٕ لٲگتھ تہٕ بس۔ یتھےٚ بٕہ مرشد سٕندس گرس نِش
ووتُس، مےٚ وُچھ تِم پنٕنین مُریدن ستیٚ تشریف تھٲوِتھ، یتھےٚ یِمو بٕہ وُچھس
یِمو وۄن پنٕنین مریدن زِ یِہ ژھنیٚون کٔڈِتھ، یِہ چھُ میٲنِس گرس منٛز داخل
سپدِ۔ یِمو کوٚر مرشدٕ سٕندِس حکمس تعمیل۔ مےٚ ہیٚژ اَنی پنٕنِس مُرشدٕ سٕنٛز نکحت
گرٕژھنہٕ تہٕ کیا زِ مےٚ آیہِ یِہنٛدِس ورتاوس پێٹھ دماغس منٛز عجیب عجیب خیال۔
مگر خدایَن کوٚر مےٚ مدتھ زِ ایمان روٗ دُم ڈنجہٕ تہٕ مےٚ وۄن پنٕنِس نفسس
ژےٚ دِمے نہٕ بٕہ پانس پێٹھ غالب یِنہٕ، بٕہ ہیکن نہٕ پنٕنِس مُرشد ترٲوِتھ یِہ
کینٛژھا یِمو مےٚ ستیٚ کوٚر تتھ منٛز آسہِ ضرور کانٛہہ حکمت۔

بٕہ اوسُس تھوٚکمُت، ذہنی دباوتہٕ اوسُم مگر مےٚ کٔر ہمت تہٕ روٗ دُس
ڈٔٹِتھ، پانس وۄنم توٚت تانی نیرِ نہٕ بٕہ یِمہٕ برٕ پێٹھٕ یوٚت تانی نہٕ مےٚ پنٕنِس مرشد
قبول کرِ۔ شین اوس پێنس تیار مےٚ ژاِیہ ترٲڈ جن، بٕہ اوسُس نٹان۔ مےٚ
اوس باسان بٕہ گژھ ہِ لگِتھ، مگر تمہِ پتہٕ تہٕ روٗ دس بٕہ محفوظ مرشدٕ سٕنٛزِ مہربٲنی ستیٚ۔
یتھےٚ گاش آو مرشد دراو درواز نیبر، تِمو تھوٚو مےٚ کلس پێٹھ قدم تہٕ ستی
نیوٗکھ پتھ، بٕہ ژونہٕ ہس گرِ تہٕ فرموٗکھ:

''اے میانہِ فرزندٕ ژےٚ اوے خوشحٲلی ہیٛنٛد لباس عطا کرنہٕ۔ ژےٚ
اوے خدایہِ سٕندِ محبتُک خلعت عنایت کرنہٕ۔ سُہ خلعت یُس نہٕ میٲنِس
مرشدس تہٕ مےٚ دِنہٕ آو۔ خدا گوٚ ژےٚ راضی تہٕ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم تہِ۔

سِلسلکو سأری شیخ تہِ سپدی ژےٚ مہربان۔ پتہٕ کڈی تموٚ سیٹھاہ احتیاطہ سان کھورومنٛز کنڈی تہٕ زخم چھٲلِنم تہٕ ستی تر وو کھ میأنِس وجودس منٛز سہ علم یُس نہ مےٚ اَتھ دوہس تانی اوس حأصل سپُد مُت بو سپدُس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن واریاہ قریب تہٕ تہنٛز مہربأنی سپزٕم عطا۔

من تو شدم تو من شدی

من تن شدم تو جان شدی

تاکس نہ گوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری

نقشبند صأب چھِ فرماوان زِ اکہِ دوہہ اوسُس بو أکِس دوستس ستی بہتھ مےٚ وُچھ جنتس آیہِ برکھولنہٕ تہٕ مےٚ آیہِ عجیب قسمچ بینائیی عطا کرنہٕ تہٕ مےٚ بوٗزا کھ آواز ''یہِ چھُنہٕ چانہِ باپتھ بہتر زِ توٚہی ترأوِیوٗ کھ سأری تہٕ اسہِ کُن ییو کُنی۔'' یہِ آواز بوٗ زِتھ ؤژھ مےٚ تھرتھرِ تہٕ بو درٚاس امہِ مکانہٕ منٛز، ووٚتُس أکِس دریاوس پیٹھ تہٕ لأیم اتھ منٛز ووٚٹھ۔ پلو چھٲلِم تہٕ زِ رکأژ نیماز کرٚیم ادا تِتھ کٔنی زِ یِتھ کٔنی نہٕ مےٚ زانٛہہ نیماز پرٕمٕژ أس۔مےٚ باسیو زِ بو چھُس خدایس برٛونٛٹھ کنہِ حأضر۔ سأری پردٕ آے میانہِ باپتھ ژُلنہٕ۔ سأرِے کأینات زن تہٕ گیہِ غأب مےٚ اوس یِتےٚ پتاہ زِ بو چھُس اللہ تعالٰہس برٛونٛٹھ کنہِ۔مےٚ آوونہٕ زِیہِ وتھ کیا زِ ٹوٚ مےٚ کوٚر عرض امہِ موکھہِ زِیہِ کیٛنٛژھا بوونہٕ تہٕ یژھِ تہٕ گژھِ بُٹن۔اورٕ آو جواب تہِ سپدِ نہٕ ئلو کہ یہِ أسی یژھوتی بنہِ۔مےٚ

کوؔ رعرض نہ یہِ بو ونۂ تی گرژ ھِ بڻن مےؔ گرژ ھِ امہِ باپتھ اجازت یُن دِنۂ، نتۂ چھنۂ مےؔ یہِ وتھ ضرورت۔ مگراورۂ آو یہِؔ جواب زِہ یہِ أسی یرٛ ھوتی بنہِ یہِ چھےٛ ژےؔ مانُن۔

حضرت چھِ فرماوان امہِ پتۂ رۄٗدس بہٕ پندہن دوہن پریشان سُتہِ زبردس۔ أخر آیہِ مےؔ آواز اے بہاوٗ الدّینؒ أسی کروے ژےؔ عطا۔ فرماوان بہٕ سپدُس یہِ بۄزِتھ سیٹھاہ خوش۔ مےؔ کوؔ رعرض بہٕ چھُس سو وتھ یرٛ ھان زِیتھ پیٹھ پکِتھ سأری خدایہِ سنٛدِ دربارُک دیدارکرن۔ امہِ پتۂ آو مےؔ ونۂ یہِ ژِ منگان چھُکھ تہِ اوے ژےؔ عطا کرنۂ۔

سلسلہٕ

حضرت نقشبند بہاوٗالدّین مریدِ حضرت عامرکُلال مُریدِ محمّد سماسی مرید حضرت علی رامتأنی مریدِ حضرت محمودالانجیر الفَغنوی مریدِ حضرت عارف الرِّ واکاری مریدِ حضرت عبدالخالق گُزدوانی مریدِ حضرت ابوالعباس الخِضر مرید حضرت یوسف الھمدانی مریدِ حضرت ابوعلی الفرمادی مریدِ حضرت ابوالحسن الخِر کانی مریدِ حضرت بایزد بسطامی مریدِ حضرت جعفر صادقؒ مریدِ حضرت قاسم ابن محمّد ابن ابوبکرؒ مریدِ حضرت سلمان فارسیؓ مریدِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ مریدِ حضرت محمّد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلّم۔

دراصل یم عارف باللہ آسان چھِ، تہنٛد سلسلہٕ چھُ بہتر ترین آسان۔ یمن لُکن تہٕ یمن سٟتۍ تعلق استوار چھُ سپدان تم چھِ خوش نصیب آسان۔ تہٕ یمن ہیٚنٛد ناو چھُ ہمیشہ زنٛدٕ روزان۔

روحٲنی سٲر

خواجہ نقشبندؒ چھِ فرماوان زِ جزبہٕ کِس حالتس منٛز اوسُس بو اکہِ دوہہ ''مزداخن'' کِس مقبرس منٛز تٲکیس سٟتۍ ڈوٗکھ دِتھ۔ مےٚ نِش اوس درویش محمّد زاہد تہٕ زِمیون رُوح سپُد میانہِ جسمہٕ نِش جدا تہٕ ووت سٲر کران ژوٗرِمس اَسمانس تانی، پتہٕ آو پھیرِتھ میأنس جسمن منٛز۔ محمّد زاہدس اوس نہٕ امیُک کانٛہہ پے پتاہ زِ مےٚ کیاہ حالت چھےٚ۔

حضرت خواجہ علاء الحق غفر اللہ چھِ فرماوان زِ ارشاد فرموو نقشبند صابنؒ زِ ابتدٲیی حالاتن منٛز اوسُس بو اکہِ رٲژ ریورتونہٕ چہِ مسجدِ منٛز أکِس تھمس پتہٕ کنہِ قِبلس کُن بُتھ کٔرِتھ تہٕ بو ووتُس بدل دُنیہس منٛز پانس تانی رٕوٗ دُم نہٕ کیٚنہ پتہٕ ووتُس کأمل فنہہٕ کِس عالمس منٛز۔ مےٚ ووٚنُکھ ''آگاہ باش کہ آنچہ مقصود و مطلوب است یافتی و بہ آں رسیدی۔'' زان ز، ژےٚ کوٚر رُتھ پٔنُن مقصوٗد تہٕ مطلوب حأصل، امہِ پتہٕ کمےٚ کألی آس بو پنہٕ نِس حالتس منٛز۔

خواجہ صاب ؒ چھِ فرماوان ریورتونہٕ کہ واقعہٕ پتہٕ اوٚسس بہٕ باغس منٛز (یہِ چھُ سُہ باغ یتھ منٛز حضرت نقشبندؒ صابُن مقبرٕ چھُ)۔ مےٚ اَس اکھ جماعت تہٕ ستۍ زِ مےٚ پیٛٹھ گیہِ اِضطرارِ چ تہٕ بےٚقرٲری ہنٛز حالت طٲری۔ مےٚ ہیوٚک نہٕ قرار کٔرِتھ تہٕ بیوٚٹھُس قِبلس کُن بٕتھ کٔرِتھ۔ أتھی ستۍ ووٚتُس بہٕ فنہٕ ہٕکس حقیقی عالمس منٛز، بہٕ گوس فنا فی اللہ۔ یتھ أتھی حالتس منٛز وُچھ مےٚ زِ میون رُوح آو ملکوٗتہٕ ہیوٚ رواتہٕ ناونہٕ تہٕ میون رُوح گوٚ وأکِس نِپہٕ وٕنس تارکس منٛز تبدیل تہٕ گوٚ ونوٗرس ستۍ جمع۔ ظٲہری حیاتکۍ اثرات سپدۍ ختم۔ میٲنۍ ساتھی أسۍ میأنِس اتھ حالتس پیٛٹھ وَدان تہٕ تم أسۍ پریشان۔ بہٕ روٗ دُس شیٛن ساعتن اتھ حالتس منٛز تہٕ آس بیٚیہِ پننِس حالتس منٛز۔

اکھ نیک شخص چھُ بیان کران زِیہِ چھےٚ تمہِ وقتٕچ کتھ ییٚلہِ سون خواجہ صاب عظیم ریاضتس منٛز مشغول اوس بہٕ اوٚسس یمن نِش کُنہِ کُنہِ وقتہٕ گژھان، تہٕ سردی ہِنٛدِس موسمس منٛز ییٚلہِ کُنہِ دوہ حضرت نقشبندؒ سون تشریف انان أسۍ تِمن پیٛٹھ أس جذبٕچ تہٕ استغراقٕچ حالت آسان۔ اکہِ دوہ اونکھ أتھی حالتس منٛز اسہِ نِش تشریف تہٕ فرمووکھ أٹھ ریتھ گےٚ زِ اسہِ چھُ حضرت اویس قرنیؓ سِنٛدِ روحٲنیتُک توجہ تہٕ أسۍ چھِ تِہنٛدیٚن صِفتن منٛز گژھ دِوان۔ وُچھ وونۍ درٛایہِ أسۍ امہِ حالتہٕ منٛز۔ حضرت نقشبند صاب ؒ أسۍ فرماوان یُس راہ عرفانٕچ وتھ سرِ نۍ یژھ تِمس منٛز گژھِ تھوٚد حوصلہٕ تہٕ ہمت آسنۍ۔ تہٕ أمی حوصلن تہٕ ہیمتَن واتہٕ نٲوۍ أسۍ دروازس تانۍ تہٕ أسۍ سپدۍ اتھ

دروازس أ ژِتھ فٲض یاب۔ یعنی ''ہرچہ یافتم ازیں جایافتم'' اسہِ یہِ کیٚنژھا حٲصل سپُد سُہ سپُد أتی۔

حضرت نقشبند صأبؒ چھِ فرماوان زِ اکہِ رأ ژاوُسس بوریوُرتُونہ۔ وتہِ اوس اکھ کٔدل اتھ ترُون گیہِ مےٚ پیٚٹھ عجیب حالت طأری۔ مےٚ وۄن دِلن ''ہرچہ خواہی طلب''، یعنی یہ، کیٚنژھا منگُن چھُے تہِ منگ۔ مےٚ کوٚر عرض مولاپننہِ رحمتہٕ منٛز کرتہٕ مےٚ اکھ ذرٕ عطا۔ اورٕ ووٚنہٕ ہم ژٕ چھُکھِ سانہِ رحمتہٕ منٛز صرف اکھ ذرٕ منگان۔ فرماوان یہِ بوٗ زِتھ بدلیہِ مےٚ حالت۔ مےٚ بنیہِ ہیمت تہٕ زورٕ ترأوم پانس چپاتھ۔ یہِ لأے مےٚ تیٚزٕ زورٕ زِواریہن دوٚہن باسے مےٚ امِکۍ اثرات۔ امہِ پتہٕ کوٚر مےٚ عرض اے کریم مےٚ کرتہٕ عنایتکۍ تہٕ برٕکتکۍ دریاو عطاتہٕ تم سنٛبالنُک توفیق تہِ کرُم عطا۔ امہِ پتہٕ گوٚو رحمتُک دٔریاو جأری۔ پتہٕ یہِ کیٚنژھا مےٚ وُچھ تہِ وُچھ۔

حضرتِ نقشبند صأبؒ چھِ تمن تمامن منٛز ہمیشہ سرس روٗدی متۍ یمن ستۍ روحٲنی سفر شروع کوٚر رکھ۔ پانے چھِ فرماوان زِ ابتدٲیی دورس منٛز آسی أسی زٕ ہتھ صاحب یمو راہِ عرفانُک سفر شروع کوٚر۔ میٲنی کوشش آس ہمیشہ یہِ روزان زِ بوگوٚ ژھس یمن سارِنے برٕ وٕنٛتھ گرٕھن۔ خدایہِ سنٛز مہربٲنی سُپد تہِ تِی تہٕ مےٚ کوٚر مقصد حٲصل۔

حضرت نقشبندؒ چھِ فرماوان زِ رُوحٲنیچہِ وتہِ منٛز چھےٚ پننہِ وجودٕچ نفی کرٕنی تہٕ نیستی منٛز پٔنن پان سارِنے ہندِ کھوتہٕ کمتر زانُن اکھ بٔڈ کأم۔ فرماوان

اتھ سلسلس منٛز کرٕ مےٚ واریاہ منٛزِل طے تہٕ پتٕہ پان آم سارِوے کھوتہٕ کمزورتہٕ سأری ذرٕ آم بہتر لبنہٕ۔

حضرت خواجہؒ چھِ فرماوان زِ مریدس گژھِ پتٕہ مرشد ظأہر تہٕ بأطنکِس معاملس منٛز رہبر تہٕ رہنما زانُن۔یم تہٕ امہِ وتہٕ ہِنٛدی مسأفر آسہٕ ہن تمن أسی ہیمت دِوان شفقت کرِتھ تہٕ سمجاوان زِ مرشدٕ سُنٛد مقام کوتاہ تھوٚد چھُ۔فرماوان شیٚخ چھُ ظأہرس باطِنس منٛز مرید سُنٛد معراج آسُن اہم تہٕ یہٕ چھُ تمہِ وز ممکن زِ أمِس کرِ اتھ سلسلس منٛز شیٚخ دُطرفہٕ مدتھ۔یعنی ظأہری طورتہٕ تہٕ باطنی طورتہٕ۔

حضرت خواجہ نقشبندؒ صأب نیٚو محٔبوٗ منٛز چھُ اکھ دأنش مند بیان کران زِ بہٕ اوسُس بخارا ہس منٛز تعلیم حأصل کرنس منٛز مشغول مگر روزان اوسُس فتح آباد۔اکہِ وزِ سُپد مےٚ فتح آبادس منٛز نقشبند صأبنِس أکِس فقیٖرس سٕتی ملاقات تمی وٕنٕ مےٚ ژٕ کونہٕ چھکھ خواجہ صأبس سٕتی رأبطہٕ پأدٕ کران۔مےٚ کوٚر عذر بیان زِ وٕنٕ کم دوہ روٗ دی یعنی وخ چھُ کم تہٕ خواجہ تہٕ خواجہ صأبس سٕتی مُنسلک سَپدنہٕ باپتھ چھِ خاص اہتمامٕچ ضرورتھ تہٕ مےٚ چھُنہٕ یہٕ بہتر باسان زِ تہنٛز پأے کیٚزٕ تہٕ شوٗژ مجلس کرٕ آلوٗدٕ۔بہٕ دراس امہِ پتہٕ منٛزلس کُن۔صُبحس کیٚتھ وولس خواجہ صأبنِس دربارس منٛز۔شرفِ ملاقاتہٕ سٕتی سپدُس فأض یاب، أتھی منٛز فرموو خواجہ صأبن پننہٕ نیٚن کیٚنٛژن اصحابن کُن توجُہ تہٕ فرموٗ کھ اسہِ اوس اکھ دوس سُہ اوس بوٚڈ دأنشور، عأٔلم تہٕ بُزرگ۔اسہِ نش اوس یِوان، اکہِ

دوہہ وۏن اَسہِ تِمَس اتھ کیاہ وجہ چھُ زِ توٚہۍ چھِوٕ پورسیٹھاہ کم یِوان، تِمۍ وۏن بوٚ چھُس نہٕ یژھان تُہنٛز مجلس آلودٕ کرٕنۍ ۔ اَسہِ وۏن تِمَس عالِمَس زِیٚتہٕ چھنہٕ یہِ کتھ ۔ توٚہۍ وچھیوٗ کھ سٲنۍ مصاحب، پتہٕ نیم گرٕ تہٕ اتہِ اوس اکھ ہوٗن یس ستۍ أسۍ بیہان أسۍ ۔ اسہِ وۏن أمِس دأنشورس زِ یہِ ہوٗن تہِ چھُ سانیٚو سأتھیو منٛزٕ ۔

خواجہ نقشبند صأب چھِ فرماوان ''زِ روحأنی منٛزِل ہیٚکہِ نہٕ کانٛہہ طے کٔرِتھ یوٚت تانۍ نہٕ پنہٕ نِس پانَس سیٹھاہ کمتر زانہٕ۔'' یِہے کتھ چھےٚ روحانیت حأصل کرنٕچ بُنیاد ۔ یُس پنٕن پان پرٛیتھ أکِ سِندِ کھوتہٕ وٕستھ زانہِ سُے چھُ تھوٚد تہٕ باعزّت بنان ۔

خواجہ صأبؒ چھِ فرماوان طلب تہٕ جذباتن ہِنٛدس ابتدأیی دورس منٛز سپُد مےٚ أکِس دوستس ستۍ ملاقات ۔ تِمۍ وۏن مےٚ چھُکھ ژٕ زأنۍ یابو منٛزٕ باسان ۔ مےٚ وۏنمس وومید چھم زِ خدایہِ سِندیٚن دوستن ہنٛزِ نظرِ ستۍ بنہٕ پہچانہ وول ۔ أمۍ دوستن ووٚن مےٚ چانہِ رزقُک کیاہ معاملہ چھُ، مےٚ وۏنس ''اگرمی یابم شکر می گویم اگر نمی یابم صبر می کُنم ۔'' یعنی میلیم تہٕ شکر چھُس کران اگر نہٕ میلیم صبر چھُس کران ۔ تِمۍ وۏنم توٚرٕ یہِ چھےٚ نہایت آسان کأم، کأم چھےٚ یہِ زِ ژٕ کرٕناوُن نفس توبہ اگر نہٕ کیٚنہہ میسر آسی سرکشی کرکھ نہٕ ۔ مےٚ کٔر أمِس دوستس بروٚنٛٹھ کنہِ عاجزی تہٕ تَس نِش کوٚرم اتھ سلسلس منٛز مدتھ طلب ۔ تِمۍ وۏنہٕ نم یِیلہِ ژٕ بیابانس منٛز واتکھ نفسیچ وومید کٔرۍ زِ پانس نِش الگ تہٕ أتھۍ حالس منٛز

کٔرِ زِ ترِین دوٕہن سفر، ژۆرمہِ دوٕہہ واتکھ ژٕ أکِس بالہٕ دامنس نِش اَتہِ سمکھی شاہسوارہٕ یُس زٕہنہٕ ورأے گُرِس پیٚٹھ سوار آسہِ۔ شاہسوارس کٔرِ زِ سلام تہٕ ییٚرِ زِ، یتھُے ژٕ ترےٚ قدم پکِھ سُہ وَنی ''جوان قرصی دارم بگیر'' فرماوان مےٚ نِش چھےٚ اکھ ژۆٹ یہِ کر قبول۔ تس کُن کٔرِ زِنہٕ توجہ۔ فرماوان مےٚ بۄ زِتسُنٛد فرمان تہٕ درٕ اس جنگل کُن۔ ترےٚ دوہ گیہ بۄ ووتس بالہٕ دامنس نِش۔ سُہ شاہسوار وُچھ مےٚ سلام کٔرمس تہٕ دراس۔ تٔمی دِژ أیہِ مےٚ ژۆٹ مگر مےٚ رٔٹُس نہٕ۔ پتہٕ ووٚن تٔمی عزیزن زِلکن ہیٚند خیال گژھِ تھوٗن، یم کمزور تہٕ پتھر پیٚمتۍ آسن تِمن گژھِ خدمت کرٕنی۔ لکن کُن گژھِ شفقتہٕ چیٚو نظرو وچھُن۔ مےٚ بۄ زِیہُنٛد تہٕ فوری طور سپدُس اتھ پیٚٹھ عمل پیراتہٕ واریہس وقتس تانۍ رۄدُس أتھی طریقس پیٹھ۔ تمو ووٚن مےٚ جانورن ہنٛز خبرگیری کرنہٕ موکھ تہٕ یہِ ؤنتھ زِ یم تہِ چھِ خدایہٕ سندی پٲدٕ کٔری متۍ۔ اگر یمن زخم لگہِ علاج گژھیکھ کرُن۔ فرماوان پتہٕ رۄدُس بۄ کینژس کالس کران۔ یۄ دوے بۄ جانور وُچھہن بۄ اوٗسس رُکان تہٕ تس بروٚنٹھ اوٗسس نہٕ نیران۔ یٔتیتھ یہنٛدی پڈٕری لگہٕ ہن تتھ جایہِ اوٗسس پٔتِن بتھ مس کران۔ اتھ طریقس پیٚٹھ رۄدُس بۄ ستن ؤری ین۔

امہِ پتہٕ فرموو أمی ہوٚنین ہیٚند تہِ گژھِ خیال تھوٗن، ژےٚ سپدی أکِس ہوٚنِس نِش سعادت حأصل۔ مےٚ کوٚر یتہٕ۔ تہٕ اکہِ رأژ ووتُس بہٕ اکہِ درگہِ کِس ہوٚنِس نِش تہٕ مےٚ بدلیوو حال۔ مےٚ ہیٚژ ندامتس کأم تہٕ

رِگر یہِ کوٚ رُم۔ مےٚ وُچھ أمِس جانورس کُن تمیٚ تھوٚو پٕنن کمر زمینس پیٹھ تہٕ
بُتھ کوٚرُن اَسمانس کُن تہٕ ژوشوے زنگہٕ تجُن تھوٚ دتہٕ غمنا کھ آوازِ منز کوٚرن
فریاد۔ مےٚ ٹلی دوشوے اتھ تہٕ کوٚرُم آمین۔ یوٚت تانی تمیٚ ژھوپہ کٔر۔

فرماوان یمنےٚ دوہن دراس بوقصر عارفان پیٹھ أکِس طرفس کُن۔
مےٚ وُچھ اکھ جانوریس آفتاب پرست ونان چھِ۔ سہ اوس افتابہٕ کہِ جمالک
لُطف ٹُلان۔ یہِ وُچھِتھ گوٚ مےٚ ذوق بیدار تہٕ دیماغس منز آم زِ أمِس ونہٕ
مےٚ کرتہٕ بارگاہِ منز سفأرش۔ پتہٕ پھیٚر تمیٚ آسمانس کُن بُتھ تہٕ کوٚرُن فریاد تہٕ بوٚ
روٗدُس آمین کران۔

پتہٕ فرموو أمی عزیزن وتن ہنز تہٕ گرٕ ہِ خدمت کرٕنی۔ کینٛہہ وُچھکھ
وتہِ پیٹھ یمہٕ ستی لُکن تکلیف واتہِ سہ گرٕ ہِ تھوٚ دٕ تُلن۔ مےٚ کٔر یہِ کاٗم تہِ ستن
ؤری ین پوٗرٕ دلچسپی سان۔ اگر آلوٗ دٕ روٗدس گرٕ ہان امیک کوٚرم نہٕ کانٛہہ غم۔ بوٚ
گوس وتن ہنز خدمت کٔرتھ تہِ فأئض یاب۔

خواجہ نقشبندؒ چھِ فرماوان بوٚ اوٗسُس بےٚ خودی ہِندی جذبات ہیٚتھ
اورٕ یور پھیران۔ مےٚ آسی کنڈ یو ستی کھور زخمی گمتی۔ پرٕ ون جُبہ اوٗسم لأ رگتھ۔
موسم اوس سیٹھاہ سرد۔ أکِس رأژ منز آو مےٚ حضور امیر کلالؒ سُندِ صحبتُک
خیال تہٕ ووٗتُس تہٕندِس دربارس منز۔ تم آسی أکِس مقامس پیٹھ درویشن ستی
تشریف فرما۔ یتھے تمو مےٚ کُن نظر کٔر تہٕ کس تانی پرٕ ژُ کھ یہِ کُس چھُ یتھے
معلوم سپدُ کھ، حکم دیتُکھ یہِ کڈِ یوٗن نیبر۔ میون نفس ماکرِ ہے یہِ بوٗ زِتھ سرکشی

مگر مےٚ کوٚر اللہ تعالیٰن مدتھ۔مےٚ باسیوویہِ کیٛژھاسپُد یہِ چھُ حکمِ خدا۔تہٕ قطعن تروٗوٗم نہٕ مرشد سُنٛد درواز۔شین اوس لوٚت لوٚت پیوان۔حضرت کلال درایہِ نیبَر تہٕ ژونہٕ ہس بو اندرتہٕ بشارت دِژہم"فرزند ایں لباس سعادت برقدِ تست" گوبریٛایہِ سعادتُک لباس چھےٚ ژےٚ برابر گژھان۔پتہٕ کوٚر رکھ مےٚ زخمن علاج تہٕ نظرِ کرم کوٚر رہم۔

ئیمہِ وزِ حضرت نقشبندؒ رِیاضتُک تہٕ مجاہدُک ذِکر کران اَسی۔اتھ ستی اَسی طالبن ہنٛدِ فتورُک ذِکرتہِ کران۔فرماوان اَسی ییٚلہِ بو پرٛیتھ صُبحس نیبَر کُن نیرِ ہا بو اوسُس سوچان زِ کانٛہہ طالب ما آسہِ دروازس پیٚٹھ کلہٕ ترأوِتھ۔ تمام عالم چھُ شیخ تہٕ مرید چھُنہٕ کانٛہہ۔

یہِ مضمون لیکھنہٕ باپتھ پرِمےٚ کتابہ تہٕ کیٛنہ مقالہٕ۔مےٚ کوٚر محسوس زِ حضرت نقشبند صابنٛز زندگی مُبارک چھےٚ جذب تہٕ استغراقہٕ کِس حالس منٛز گُذریمٕژ امہِ کِنہٕ چھُو اقعاتن ہنٛد تعداد واریاہ جادٕ۔یم کیٛنہ واقعات کُری مےٚ تبرُکن پیش تہٕ بس اصل مقصد چھُ مےٚ تم رباعی توٚہہِ تانی واتہٕ ناوک یم حضرتو فرماومٕژ چھےٚ تہٕ پرٛیتھ جایہِ مجلس منٛز پرنہٕ یوان چھےٚ۔یموٚ منٛز چھُ مےٚ کیٛژن رباعیین منظوٗم ترجمہٕ کوٚرمُت سُتہٕ نہٕ صرف کاشری پأٹھی یوت بٔلکہ اُردو پأٹھی تہِ تاکہ پرن وألی تُلن یمن ہنٛد فائدٕ تہٕ ستی کرن فأض تہِ حأصل۔

وومید تھوٕیہِ زِتوٚہی کُرو میانہِ باپتھ تہٕ میانٛین اسلافن تہٕ رفیقن دوستن ہنٛدِ باپتھ دعا۔

رباعی متعلق کیٚنہ کتھ کرنہٕ پتہٕ چھُ گوڈٕ انوارِتم رباعی پیش یمن مےٚ منظوٗم ترجمہٕ کوٚر۔ اللہ تعالیٰ کٔرِن میأنِۍ یہِ کوشش قبوٗل۔

حضرت نقشبند صأب رحمتہ اللہ علیہن سٟتۍ منسوٗب آستان تہٕ خانقاہ چھِ سرینگرٕ کِس خوجہ بازر علاقس منٛز۔ اتھ علاقس اُسۍ پتھ کالہِ سِکندر پورہ ونان تہِ کیازِ اَمِکۍ مؤجِد چھِ سلطان سکندر (۱۳۸۹۔۱۴۱۳)۔ چکن ہِنٛدِس دورس منٛز بنوو سلطان حسین چک ناوِکۍ حأکمن اتھ جایہِ اکھ باغ۔ تاریخ حسن یوس اکھ معتبر تاریٖخ معتبر کتاب چھےٚ تتھ منٛز چھُ زِ زین العابدین بڈشاہ صأبن بنووا اَشم علاقس منٛز سید محمّد اویسی ہِنٛدِ ناوِ اکھ اَستان۔ اویسی صأب سپدۍ ۱۴۸۴ عیسوی منٛز رحمتِ حق۔ ۱۶۳۳ عیسوی یس منٛز کوٚر خواجہ خاوند محمود صأبن فتویٰ حأصل تہٕ پرٛون استان وألتھ کوٚر رُکھنوٚ واستان تعمیر تمۍ تعمیرأتی سامانہٕ سٟتۍ یُس برٛ وٕنھِ اوس استعمال کرنہٕ آمُت تُھِکۍ جایہِ زِیتھ جایہِ حسین چکہٕ سُنٛد باغ اوس۔ اتھ جایہِ چھِ خواجہ خاوند محموٗ دہِنٛدِ کِنِۍ ازتانۍ خوجہِ بازرونان ۔خواجہ محموٗ دہِنٛدِ لاہورس منٛز رحمتِ حق سپد نہٕ پتہٕ (۱٦۴۰) آو تہِنٛد فرزند خواجہ محی الدّین نقشبندی کٔشیرِ اتھ اَستانس نظر گزرتھونہٕ باپتھ۔ یم سپدۍ ۱٦۷۴ عیسوی منٛز فوت تہٕ یم چھِ نقشبند صأبہٕ نِس اَستانس منٛز آرام فرما۔ یٚیلہِ ۱٦۹۹ عیسوی منٛز موئے پاکہِ حضرت رسالتماب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ووت کٔشیرِ یہِ آو خوجہ بازرٕ نقشبند صأبٕنِس اَستانس منٛز تھونہٕ۔ یٚیلہِ موے شریفک دیدار کرن والیٖن لُکن ہِنٛد تعداد بڈیوو، مغل گورنرن کوٚر صادق خان باغ

وقف، أتھۍ جایہِ چھِ حضرت بل ونان یِیٚتہِ استان شریفس منٛز موۓ مقدسِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تنہٕ پیٚٹھ موجوٗد چھُ۔ ۱۸۸۶عیسوی سوز ڈھا کہ ہِکۍ نواب خواجہ احسن اللہ ہن ھدیہِ رٕنگۍ کیٚنہ رقم۔ یمہٕ سٟتۍ نقشبند صأبہٕ نٟس استانس شیرِ پأر کرنہٕ آیہِ۔ خواجہ احسن اللہ صابنۍ اسلاف چھِ أسمتۍ کٲشیرِ ہِنٛدۍ روزن وٲلۍ۔

نقشبند صأبن آستان چھُ جامع مسجد تہٕ دستگیر صأبہٕ نٟس استانس منٛز نوہٹہ علاقس منٛز۔ امی استانہٕ کِس آنگنس منٛز چھُ شہید مقبرٕ ۱۹۳۱عیسوی پیٚٹھٕ۔

نقشبند صأب چھنہٕ کٲشیرِ آمتۍ، مگر تہنٛد سلسلہٕ مانن وٲلۍ چھِ کٲشیرِ منٛز واریاہن علاقن منٛز بٔڈس تعدادس منٛز۔ دوشوے استان تہٕ خانقاہ چھِ خوبصورت۔

نقشبند صأبن وورُس چھُ پریٚتھ ؤری یہِ ترٛیمہِ ربیع الاول مناونہٕ یِوان۔ خوجہِ دِگر چھُ ژورھتھ کھوتہٕ جادٕ ؤری یو پیٚٹھ نقشبند صأبنہِ پرنہٕ یِوان (خواجہ خاوند محمود سٕندِ زمانہٕ پیٚٹھٕ) یعنی ۱۰۱۷ھ پیٚٹھٕ۔ یہِ کتھ چھےٚ انجینر محمّد اشرف فاضلی صأبن پننہِ کتابہِ منٛز بیان کٔرمٕژ۔ یِہنٛز کتابہِ منٛز چھےٚ صوفی سنٛتن ہنٛز ذکر کرنہٕ آمٕژ۔ نقشبند صأبہٕ نٟس عُرس مبارکس پیٚٹھ اوار دِعصریہ تہٕ سیٚٹھاہ لولہٕ تہٕ عقیدتہٕ سان پرنہٕ یِوان۔ یمہٕ دوہہ خوجہِ دِگر پرنہٕ یِوان چھُ، مسلمان چھِ اتھ منٛز تیٚتس بٔڈس تعدادس منٛز حصہٕ نِوان زِ صفہٕ چھِ اکہِ طرفہٕ جامع مسجدِ تانۍ تہٕ دوٚیمہِ طرفہٕ دسگیر صأبُن تانۍ آسان۔ خوجہِ دِگرُک منظر چھُ پزۍ پأٹھۍ وُچھن لایق آسان۔

رُباعی متعلق دٲ نشورن ہِنڈی خیالات صوفی سلسلہٕ تہٕ ولی گٔس چھونان

رباعی چھ اکھ مشکل فن۔ اَمِچ بحر تہٕ وزن سنبالُن، یہِ ہیٚکہِ نہٕ پرٮ۪تھ کانٛہہ کٔرِتھ۔ بٔڈی بٔڈی ماہرِ فن تہٕ چھِ اتہِ دامن بچٲوِتھ درٕ امتیٖ۔ رباعی چھےٚ بنیٲدی طورا اکھ مختصر نظم امہِ کِنہٕ چھُ ضروری زِ رباعی تخلیق کرن وٲلِس فنکارس آسہِ بے حد زورِ بیان تہٕ قوّتِ اِستدلال۔ اکھ طویل مضمُون ژون مِصرعن منٛز پیش کرُن، یہِ ہیٚکہِ کانٛہہ تھدِ پایہِ تہٕ قادر الکلام شاعِری کٔرِتھ۔ امہِ کہِ پرٮ۪تھ مِصرعچ دلیل چھَ دوُیم مصرعہ آسان تہٕ پرٮ۪تھ دوُیم مصرعہ چھُ گوڈنکہِ مصرعُک زورِ بیان بڑاوان تہٕ رباعی ہِنٛد اٰخری مصرعہ چھُ زورِ بیانہٕ کِنہٕ شاہکار آسان۔ تہٕ شاعر چھُ پننہٕ سارِے صلاحیت أتھ پیٹھ صرف کران۔

رباعی ہندٮ۪ن ژون مصرعن منٛز چھُ خیالُک اِرتقا بتدریج سپدان۔ خاص کر ژوریُم مصرعہ چھُ زٲنی تو رباعی ہندِ عروجُک نِشان آسان۔ رباعی

ہندیٚن فنی خصوصیٛژن ہنٛز ذکر کران چھُ فرمان فتح پوری ونان۔ ’’رباعی ہیٚنٛد تسلسُل نظرِ تل تھٲوِتھ تہٕ تدریجی اِرتقا چھُ امکہِ پوٚزتہٕ آسنٕچ دلیل۔ رباعی گژھِ شیشہٕ ہنٛزِ و ہانکلہِ ہنٛدی پٲٹھی بنہٕ بندا کھ أکِس مصرعس ستی جُڑ وتھ آسٕنۍ۔ لفظن تہٕ ترکیبن ہیٚنٛد انتخاب گژھِ موضوعس ستی مُطابقت تھون تہٕ یہ گژھِ تیوٚت برمحل آسُن زِ امہِ کھوتہٕ بہتر ہیٚکہِ کیٚنہٕ أستھ، یہ کتھ گژھِ نہ انسان سوٚچُن تہٕ۔ گوڈنکس مصرعس منٛز گژھِ خیال برٛ وٕنٛتھ کُن یُن، دوٚیمس تہٕ ترٛیمس مصرعس منٛز گژھن خیالکۍ خدوخال تٕۍ تہٕ نمایاں سپدٕنۍ تہٕ ژورِمس تہٕ أخری مصرعس گژھِ خیال برجستہٕ پٲٹھی تہٕ شِدّتہٕ سان برٛ وٕنٛتھ کُن یُن زِ بوزن وول گژھِ محوِ حٲرت سپدُن۔ یتھہِ پٲٹھی چھہِ رباعی ہنٛدی گوڈنکۍ ترےٚ مصرعہ شاعرانہٕ حُسنکہ اثر باپتھ اکھ تیتھ لطیف تہٕ ساد تہٕ بہتر فِضا تیار کران، یُمہِ نِش اکثر بوزن وول بےخبر روزان چھُ مگر یِہوے ساد تہٕ بہتر فضا یتھے ژوٗرِمس مصرعس منٛز عجیب اندازٕ بروٛنہہ کُن چھُ یوان یہِ چھُ سیٛٹھاہ جُرت آزما بنان۔‘‘

فنی حسنکہ لحاظٕ چھُ رباعی ہیٚنٛد حُسن یہِ مانہٕ یوان زِ ژوٗشوے مِصرعہ گژھن خیالچ ترقی بروٛنٛتھ کُن اَنٕنۍ درجہ بدرجہ۔ روایتی تہٕ فنی طور چھُ خیالُک ابتدا گوڈنکہِ مصرعہٕ ستی سپدان، دوٚیمس مصرعس منٛز چھہ خیال بروٛنہہ کُن سفر کران تہٕ ترٛیٚیم مصرعہ چھہ اکھ تیتھ زاویہ قٲیم کران یُس ژوٗرِمس مصرعس منٛز خیالُک مجموعی تاثر عروجہٕکِس نقطس تانۍ واتہٕ ناوان امہِ کِنۍ چھہٕ نقادو رباعی ہِنٛدِس

ژۄرمس مصرعس سیٹھاہ اہمیت دِژمٕژ۔ گویا رباعی ہُنٛد ژوریُم مصرعہ چھُ امیک حٲصل آسان یا ونو رباعی ہنٛد زُوجان آسان۔ دراصل یہ کیٛنژھا ونن وٲلِس یعنی سُخنورس ونن چھُ آسان سُہ چھُ اُتھی مصرعس منٛز ونان۔(سید عابدعلی)

صاحب ''مخزنُ الفواید'' چھِ ونان زِ ''رُباعی ہنٛد دویُم شعر گژھِ گوڈنکہِ شعرِ کھوتہٕ بلند تر آسُن۔غرض رباعی چھِ نظمہِ ہنٛز سو صِنف زِ شاید ے آسہِ فارسی زبانٕ ہنٛد کانٛہہ شاعرئ نہٕ رباعی لیچھٕ مٕژ آسن۔ چونکہ بقول مولانا جامیؒ ''شعرِ کیٛن اوزانن منٛز چھُ یہِ وزن نہایت دلکش تہٕ دلفریب آسان۔امی کنٛی چھِ پرٛیتھ شاعرن اتھ وزنس منٛز کیٛنہ نتہٕ کیٛنہ وونُمت۔ہاں کیٛنہ شاعر چھِ رباعی ہندی ووستاد مانٕنہٕ یِوان۔''

سیّد حسین واعظ کاشفی چھِ ونان زِ ''اگر رباعی ہندیٛن ژون مصرعن منٛز قٲفیہ موجود آسہِ تتھ چھِ مُصَّرع ونان تہٕ اگر نہٕ تریمِس مصرعس منٛز قٲفیہ آسہِ اتھ رباعی چھِ خصی ونان۔ ملا حسین واعظ سُند ونن چھُ تریمِس مصرعس منٛز قٲفیہ آسن چھُنہٕ ضرٛوری۔اتھ برعکس چھ ''معیار البلاغہ'' تہٕ مخزنُ الفوایدس منٛز خیال ظٲہر کرنہٕ آمُت زِ اگر تریمِس مصرعس منٛز تہِ قٲفیہ آسہِ سُہ گوٚو جادے بہتر۔

کینہٕ ووستاد چھِ ونان زِ رباعی گژھِ لاحول ولاقوّۃ اِلا باﷲ وزنس پیٹھ آسنی۔اگر اتھ وزنس پیٹھ آسہِ نہٕ سو چھنہٕ رباعی بلکہ قطعہٕ۔جمہور سخنور چھِ ونان رباعی ہِنٛدیٛن اوزانن ہنٛد تعداد چھُ ژوٚوُہ۔

رُباعی وننہٕ باپتھ چھُنہٕ کانٛہہ مخصوص موضوع مقرر کرن ضروٗری۔
اتھ منٛز ہیکَو غزلکۍ پٲٹھۍ کانٛہہ تہِ موضوع بیان کٔرتھ۔ چناچہِ فارسی تہٕ اردو
رباعین ہنٛد سرسری مطالعہٕ ستۍ چھُ یِمہِ کتھِ ہینٛد پے لگان زِ رباعی منٛز چھِ
خمریات، تصوّف، فلسفہ، اخلاق تہٕ عشقکۍ وٲردات تہٕ تجربات، غرض پرٛیتھ
طرٟیقکۍ مضمون موجود۔ ہاں یہ کتھ چھےٚ پٔز زِ رباعی منٛز چھِ عشقکۍ سیٛٹھاہ کم
مضمون بیان آمتۍ کرنہٕ۔ امیُک وجہ چھ زِ امہِ باپتھ چھُ غزلُک تہٕ مثنوی ہیٛند
مأدان یلہٕ۔ غزلس منٛز چھ جادٕ تر عشقکۍ مضمون بیان یوان کرنہٕ۔
رباعی متعلق ادیبن تہٕ تحقیق کرن والیٚن ہندۍ خیالات کٔری مےٚ اوٚ
کنۍ پیش تاکہ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ ہنٛز، رباعی پَر وأسی یم کتھٕ نظرِ تل
تھٲوِتھ تاکہ أسی سپد ولُطف اندوز تہٕ یمن ہینٛد فأض تہٕ ترٹلو سنجید گی سان۔ بوٚ
چھُس پٔنن پان سیٛٹھاہ سعادت مند زانان زِ یتھ کتابہِ منٛز لیس ولی اللہ،
نورأنی پاکیز تہٕ روحأنی بزرگہٕ سنٛز کتھ کرنہٕ یِیہٕ یہنٛد کلام چھُ مجلسن منٛز سیٛٹھاہ
شوقہٕ سان پرنہٕ یِوان۔ میأنۍ حأضری سپدِ یمن نورأنی محفلن منٛز، ظأہرن
میانہِ غأرحأضری منٛز یہِ آسہِ میانہِ باپتھ مبارکچ کتھ۔

رباعیات خواجہ محمّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

یارب یا رب بہ ارباب ولا
ارباب ولا کہ اند اہلِ صدق و صفا
یا رب بصدقِ و صفاء ارباب ولا
بر بندۂ بیچارہ شفا بخش و شِفا

پروردگارٕ یم ژٕے پٔنٕز دوس تھآوی تھکھ
دِل صاف رُوح نپاں یمن مس ملرِ چآوی تھکھ
أنٔمے وسیلہ آغہ یِمے صاحبان خاص
کرتم شفا خدایہِ بنٛدٕ ما پرٕ ژٕےٚ پآوی تھکھ

اے خدایہِ پنٕہٕ نٔیٚن تِتھٕیٚن بنٛدن ہنٛدِ پاسہٕ یم چآنٕز دوس چھِ۔ یِہُنٛد صدق صفایی تہٕ رُوح مسلّم چھُ۔ تِہنٛزِ اَمی صدق دلی تہٕ صاف تہٕ شفّاف باطنہٕ کہ طفیلہ کرمےٚ لاچارٕ تہٕ بیمار بندس دادیٚن دوا۔ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ

علیہن ہنٛز عاجزی تہٕ انکساری وُچھو زِ یم چھہِ مقبول درگاہ اٗستھ تہِ اللہ تعالٰہس کُن عرض گزار زِ تمن بندن ہندِ پاسہٕ یم ژےٚ دوس تھٲوِتھ، یعنی تہنٛدِ پاسہٕ کرمیٲنٛ مشکل آسان۔ یؤت عظیم تہٕ پروقار اولیا اٗستھ یژ نزمی اللہ اکبر۔امی چھُ ونہٕ آمُت زِ اولیا اللہ ہن ستیٖ اکہِ وِژِ فتیٖ صحبت چھےٚ ہتھ رکاتٕ نوفل پرنہٕ کھوتہٕ بہتر۔یمن چھُ اورے عطا کرنہٕ آمُت۔تہٕ یس اورٕ میلہِ تس کیاہ پرواے چھُ۔یتھٕ کنیٚ قرآن پاکس منٛز آمت چھہ خبردار اولیا چھ تم یمن نہٕ روزِ محشرس منٛز نہ غم آسہِ نہ پریشانی۔اللہ تعالٰی دِیِن اسہِ اولیا عظامن عزّت تہٕ حترام کرنُک توفیق آمین۔

اے پروردگار اپنے ان محبوب بندوں کے واسطے جو تمہاری محبت ودوستی کے مالک ہیں، جن کا صدق وصفائی وروح مسلمہ ہے۔ان کی اسی صدق دلی اور صاف باطنی کے طفیل اس لاچار اور بیمار بندے کو بیماری سے شفا مرحمت فرما۔

حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ ”میرا بندہ میرے پسندیدہ فرائض کے ذریعے میرا تقرُّب حاصل کرتا ہے، تسلسل کے ساتھ میری عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں یعنی اپنے ولیوں کی حوصلہ افزائی فرماتا ہے۔ پھر فرمایا” میں اُسے محبت کرتا ہوں یعنی اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے

اور اُس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ولی کا کوئی فعل اپنا ذاتی فعل نہیں ہوتا۔ جو بھی حرکت وہ کرتا ہے وہ اللہ کی مرضی کے ماتحت اور اِسی کی مرضی کے موافق کرتا ہے۔حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اِسی وجہ سے اولیاء اللہ کو وسیلہ بنا کر دُعا کرتے ہیں۔ یہ بات پکّی ہے کہ ایسی دُعا پُر تاثیر بن جاتی ہے اور اللہ اسے قبول بھی فرماتا ہے۔

حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی ندامت اور انکساری دیکھئے کہ خود اللہ کے مقرّب بندے ہیں۔اللہ کے ولی ہیں لیکن پھر بھی خدا کے دوستوں کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں۔اس ندامت میں حضرت کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

یا رب گنہم عفو نمائی چہ شود
بر من درِ مغفرت کُشائی چہ شود
گر زنگِ جفا و جور وجہل وظلمت
از آئینۂ دِلم زُدائی چہ شود

گونہن مےؔ مغفرت کرکھ بُڈ کتھ یہِ چھنہٕ ژےؔ نِش
یَلہِ رٕحمتکی ژٕ برتھوکھ بُڈ کتھ یہِ چھنہٕ ژےؔ نِش
دِل میون ظُلم جہلِ نِش کر پاک خدایا
مِنّتھ خدایہِ یوٚ دتھوکھ بُڈ کتھ یہِ چھنہٕ ژےؔ نِش

اے میانہِ مولا اگر ژٕ میأنؠ گوناہ معاف کرکھ یہِ کوس بُڈ کتھ چھےؔ ژےؔ نِش۔ اگر ژٕ پننہِ مغفرتک درواز میانہِ باپتھ کھولکھ ژےؔ کیاہ گژھی کم۔ اگر میانہِ دلہٕ منٛز ظُلم جبرُک، جہالتُک تہٕ انٛزُک زنگ دوٗر کرکھ، چانہِ بارگاہِ پیٚیہِ نہٕ کانٛہہ فرق۔

یِی چھُ پوٚز تہِ۔ یہِ چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد بجر زِ سُہ چھُ پرٛیتھ رأژ آسمانہِ دُنیہس پیٚٹھ براجمان سپدتھ پننہٕ نٛین بنٛدن ونان چھُوا کانٛہہ گونہگار یُس کروِ گونہن مغفرتھ، چھُوا کانٛہہ رِزق منگن وول یُس سوزس تہٕ چھُوا کانٛہہ معافی طلب کرن وول یُس کرس درگُزر۔ یعنی

''ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی مانگنے والا ہی نہیں''

اے پروردگار اگر تم میرے تمام گناہ معاف کرو گے تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اپنی مغفرت کا دروازہ مجھ پر بھی کھولو گے تو تمہارا کیا جائے گا۔ اگر ظلم و جبر، جہالت اور کورچشمی کا زنگ میرے آئینہ دل سے دور کرلو گے تو تمہاری بارگاہ میں کیا کمی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مالک و مولا ہیں۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ کسی کے گناہ کتنے بھی بڑے ہوں۔ تعداد ان کی کتنی بھی زیادہ ہو۔ وہ بخش دے، اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں، کوئی سوال کرنے والا نہیں۔ خداوند کا فرمانِ عالی شان ہے ''پس میں چاہوں تو مغفرت کروں اور چاہے تو عذاب دوں۔'' یہ اللہ کی شان ہے۔ اللہ مختارِ کُل ہے، ندامت اور عاجزی سے اُسے کچھ مانگا جائے وہ بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اسی بات کو مدِ نظر رکھ کر خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اگر تم میرے گناہ معاف کرو گے تو یہ تمہارے لیے کوئی بڑی بات نہیں۔''

یا رب ز تو آنچہ من گدامی خواہم
افزوں زِ ہزار بادشاہ می خواہم
ہر کس زِ درِ تو حاجتے می خواہد
من آمدم و از تو تُرا می خواہم

بٔنتھ گدا بوٚ سراسر خدایہِ یٲری کر
یہِ ساس شاہ منگن عطا مےٚ بٲری کر
بے گرٛیند چھِ بنٕد تَم منگان چھِی سٲری
مےٚ حاجت چھم سیٹھاہ روا ژٕ سٲری کر

میانہِ خدایہِ گدا بٔنتھ یہِ ژٕ ےٚ بوٚ منگُن یژھان چھُسے سہ چھُ تیوٚت زِ یوٚت نہٕ ساس بادشاہ منگن۔ پرٛیتھ شخص چھُ ژٕ ےٚ نِش کانٛہہ حاجتھ ہیٚتھ یِوان تہٕ بوٚ چھُس ژٕ ےٚ کُن چانہِ ذاتُک خٲراتھ منگنہِ آمُت۔

یعنی یوٚ دوے مےٚ چانٛی قربت حاصل سپدِ پتہٕ کیاہ چھُ مےٚ ضروٗرتھ۔ بوٚ زانہٕ مےٚ نِش چھُ تہِ سورُے یہِ آسُن گوٚ ژھ۔ دراصل چھُ پرٛیتھ پوٚز عاشق یارٕ سٕنٛدِس دیدارس ترجیح دِوان۔ حضرت نقشبند صاٗبنؒ اَس دُنیہس لتھ دِژٕمٕژ، تَم اَسی نہٕ دُنیہس کانٛہہ اہمیت دِوان تہٕ تِمن اوس نہٕ امیُک رَژھ تہِ محبت۔ تِمن اَس پتاہ زِ دُنیہِکی طلب گار چھِ ہوٚنٛی آسان۔ امی کِنٛ

چھِ خدالیس ونان زِمےٚ کرتہٕ پٔنٔن دیدار عطاتہٕ بس امہِ علاوٕ چھُنہٕ مےٚ کانٛہہ
چیز ضرورت۔

اے پروردگار میں گدا بن کر جو تم سے مانگ رہا ہوں وہ ہزار
بادشاہوں کی طلب سے بھی زیادہ ہے، ہر شخص تمہارے در پر کوئی نہ کوئی
حاجت لے کر آتا ہے اور میں تم سے تمہاری ہی ذات کی خیرات مانگنے آیا
ہوں۔

یعنی کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے تمہارا قرّب حاصل ہو جائے۔ میں
تمہارا ہو جاؤں۔ دراصل جو بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اُس کے تمام مسئلے حل
ہو جاتے ہیں اور وہ ہر حال میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ بندہ اللہ کا
ہو جائے پھر اُس کو اور کس کی ضرورت ہے۔

’’قرآن میں لکھا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔‘‘

وہ جو بزرگوں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے دولت کے ڈھیر
لگا دیے اور اپنی تمام بیویوں سے کہا کہ لے لو کتنی دولت چاہیے۔ ایک کے
سوا سب لعل و جواہر پر جھپٹ پڑیں اور جو رہی اُس نے کہا کہ بادشاہ ہم مجھے
دولت نہیں بلکہ تم مِل جائے۔ اور یہی عقلمندی کی بات ہے۔ کہ منبع پکڑ لو تو
سب کچھ تمہارا ہے۔ اللہ کرے کہ ہمیں خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ کی طرح
خدا سے محبت کرنے کا سلیقہ آ جائے اور پھر مانگنے کا طریقہ۔

یا رب درختِ عمرِ ما پَس مکُن
ما را ز مئے ہستیٔ ما مست مکُن
یارب بکَرم جُملہ جوان مردان را
دل تنگ و پریشان و تہی دست مکن

یٖنہٕ وأنسہِ ہیٚنڈ کُل میون کرکھ کم خدایہِ بوز
دُنیاہ نِشن مےٚ تھاو بے خبر خدایہِ بوز
یم ییٚتہِ جوان مرد کرُکھ رأچھ اے مولا
عرضی گرٕم چھَم چأنۍ پرٚژھ محکم خدایہِ بوز

اتھ دعایہ رباعی منٛز چھِ حضرت نقشبندؒ فرماوان زِ اے اللہ میانہِ وأنسہِ ہیٚنڈُ کل یعنی اعمال تہٕ افعال مَہ کر پست۔ مےٚ مَہ یژھ پنٕنۍ ہستی محبت کرن والہِ شراب ہٕستۍ تھٔز تہٕ اعلیٰ زانٛہٕ۔ اے خدایہِ تمام جوان مردن یعنی خدایہِ ہٕندِ محبتہٕ کیٚن طالبن کرِپٔن فضل تہٕ کرم، تِمن مَہ کر دل تنگ، نہٕ مہٕ کرُکھ پریشان نہ مَہ بناوُکھ تنگ دست۔

دراصل چھِ حضرت نقشبندؒ دُنیاہ تہٕ آخرتچہ بلندی باپتھ دعا کران، تہٕ تھدِ مرتبہٕ ہٕستۍ یُس غروٗر تہٕ تکبُر پأدٕ چھُ سپدان تمہِ نِش محفوظ روزنٕک دعا رباعی منٛز کران۔ جوان مرد چھِ تِم پاکباز آسان یِہنٛزِ زندگی ہیٚنڈ مقصد صرف اللہ

تعالہٰس نکھ گژھنُک چھُ آسان۔ یم چھِ دیدارِ خدایٚژھان کرُن تہٕ بس۔ یمن ہنٛدِ باپتھ چھُ دُنیاہ نہٕ آسنس برابر آسان، کانٛہہ حِرص نہٕ کانٛہ لالچ تہٕ نہٕ کانٛہہ خاہِش۔ حتیٰ کہ جنتچ خاہِش تہٕ نہٕ۔ حضرت نقشبندؒ چھِ یہندٮ۪ن سینن ہُنٛز کُشادگی، دِلکۍ دروازٕ کھولنُک تہٕ نورِ مولیٰ یمن منٛز سرایت کرُنک درخاس کران۔ یہنٛد باپتھ مأرفتُک موٚے سُتہِ برپوٗر میسّر تھونہٕ باپتھ اللہ تعالہٰس فریاد کران۔

باسان چھُ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہن چھُ اَمی رباعی نِش متأثر گژھتھ فرمووُمت:

ترٕپنے پھڑکنے کی توفیق دے — دلِ مرتضیٰؓ سوزِ صدیقؓ دے
جگر سے وہی تیر پھر پار کر — تمنا کو سینوں میں بیدار کر
جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے — میر اعشق میری نظر بخش دے
تیرے آسمانوں کی تاروں کی خیر — زمینوں کے زندہ اِداروں کی خیر

اے پروردگار میری عمر کے درخت کی اونچائی کو مت گھٹا اور مجھے دُنیوی شراب کی مستی سے مست نہ کر۔ اے رب اپنے تمام جوان مردوں کو اپنے کرم سے نواز دے اور انہیں تنگ دل پریشان اور تنگ دست نہ بنا۔

یعنی مجھے موقع دے کہ میں دنیا کو بھول کر صرف تمہارا ہو جاؤں۔ یہ جو دنیا میں موجود ہے وہ مجھے ہیچ نظر آئے۔ یہ سب تمہارے دستِ قدرت میں ہے کہ تم کسی بھی بندے کی آرزو کو پورا کرے کہ وہ دنیا میں بھی کامیاب ہو جائے اور آخرت میں بھی۔

یا رب ہمہ مشکلات آسانم کن
آگہ ز دقیقہ ہائے ایمانم کن
حقا کہ مرالافِ مسلمانی نیست
گر گبر و جہودم تو مسلمانم کن

خدایہِ مُشکلن میانٔین ژِ کر آسان ڈٔپتھ
مےٚ وَن یہِ سِر خدایہِ کتھ وۄنگھ ایمان ڈٔپتھ
مسلمان ناوِ کُے یۄٚد چھُس بناوتم مولا
صنم پرست نہ یہوٗدی بس مسلمان ڈٔپتھ

اے پروردگارِ میانٔی تمام مشکل کر دوٗر۔ مےٚ کر ایمانٕچو بأریکیو تہٕ نزاکتو نِش واقف یعنی زأنی یاب۔ یہِ چھُ پۄٚز زِ مےٚ چھُنہٕ مسلمان آسنس پیٹھ فخر اگر بو خدانخواستہٕ یہوٗدی یا نصرأنی چھُس، ژٕ بناوتم حقیقی مسلمان۔

اے پروردگار میرے تمام مشکلات آسان کر دے۔ مجھے ایمان کی باریکیوں اور نزاکتوں سے واقف کر دے۔ یہ سچ ہے کہ مجھے اپنے مسلمان ہونے پر کوئی لاف زنی نہیں۔ چاہے میں بت پرست ہوں یا یہودی۔ تو مجھے حقیقی مسلمان بنا دے۔

حقیقی مسلمان کون ہے بقولِ اقبالؒ

غفّاری و قہاری وقُدّوسی و جبروت

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

بغض، حسد اور کینہ نہ رکھنے والا، نرمی سے پیش آنے والا، جس کے اخلاق اچھے ہوں، جو معاف کرنے والا ہو، جو احسان جتانے والا نہ ہو، خیر کی طرف دعوت دینے والا ہو اور بدی سے روکنے والا ہو اُسی کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں۔ عابد ہو، ذاکر ہو، شاکر ہو، حامد ہو، زاہد ہو، اُسی کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں۔

اللہ کے ساتھ لو لگانے والا، حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ زبردست محبت کرنے والا اور ان کی اتباع میں زندگی گزارنے والا، اُسی کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں۔

یا رب ز دو کون بے نیازم گردان
و ز افسرِ فقر سر فرازم گردان
در راہِ طلب محرم رازم گردان
زان در کہ نہ بسوئے تست بازم گردان

دُنیاہ بو ژھانڈِ امہِ نِشن مے تھاو بے خبر
فقرُک مے تاج کر عطا سُمہِ میانہِ ساز کر
کتھ عشقِ حقیقی وونکھ محرم مے کرکھنا
رٹہِ چون بَر باقی برَو نِش بے نیاز کر

اے میانہِ مولا۔مے بناو دُنیاہ طلب کرنکہِ آرزو نِش بے نیاز۔مے کر فقرُک تاج عطا۔مے کر عشقہِ کہ اصلہِ نِش زانی یاب۔یتھ مے پیٹھ سِر آشکار گژھن تہِ یُس دروازِ نہِ ژےکُن نیِہِ تمہِ نِش پھِر مے واپس۔

اے میرے رب! مجھے دونوں جہاں کی طلب و آرزو سے بے نیاز بنادے اور میرے سر پر فقر کا تاج پہنا کر مجھے کامیابی عطا کردے۔عشقِ حقیقی کی طلب سے مجھے اپنے اسرار سے واقف کردے اور جو دروازہ تیری طرف نہیں جاتا مجھے اس سے واپس پھیر دے۔

دراصل دنیا طلبی نے انسان کو پستی میں ڈال دیا ہے۔فقر اصل دین ہے۔ کچھ مِلا تو شکر کیا، کچھ نا ملا قناعت کی،۔ اللہ کے ہر فیصلے پر سر تسلیم خم کیا۔ پھر عشقِ حقیقی سے انسان سرفراز ہوتا ہے۔ پھر بندہ ہر دروازے کو چھوڑ کر خدا کے در تک رسائی حاصل کرتا ہے۔اور یہی دنیوی اور اخروی کامیابی کا راز ہے۔

یا رب سفرے دراز دُورے دارم بے توشۂ راہ
بارِ گنہ چُو کوہِ طورے دارم، با جسم چوکاہ
نے طاقتِ بازگشت نہ تابِ عبور، درماندہ براہ
از مغفرتت امید عفوے دارم ، اے عفو پناہ

چھُنہٕ زادِ راہ واراہ چھُ سفر زیوٗٹھ خدایا
گوٗہن مےٚ گاٗمتۍ لاٗدۍ امہِ کنۍ کریوٗٹھ خدایا
چھُنہٕ برٛ ونٛٹھ گژھہٕ نس وار نہ پتھ پھیرنُک امکان
کر مغفرت گوٗہن سفر بنہِ میوٗٹھ خدایا

یااللہ میون آ خرتُک سفر چھُ زیوٗٹھ تہٕ واریاہ دوٗرتہٕ مےٚ چھُنہٕ زادِراہ تہِ ۔مےٚ چھِ کوہِ طوٗرس برابر گوناہ تہٕ میون جِسم چھُ گاسہٕ تُلِس برابر۔نہٕ چھُ مےٚ سفر جاٗری تھوٗنُک طاقت تہٕ نہٕ واپس پھیرنُک ۔ بوٚ چھُس وتہِ پیٛٹھ پیوٚمُت ۔اے گوناہ معاف کرن والہِ ۔مےٚ چھےٚ چانہِ مغفرژ ووٚمید، میاٗنۍ گوناہ کر معاف۔

اے میرے پروردگار میرا سفرِ آخرت بہت ہی لمبا بھی ہے اور دور بھی اور میرے پاس زادِ راہ بھی نہیں۔ میرے گناہوں کا وزن کوہِ طور کے

برابر اور میرا جسم گھاس کا ایک تنکا۔ میں نہ واپس مڑنے کی طاقت رکھتا ہوں اور نہ سفر کو جاری رکھنیکی ہمت۔ اور اس طرح درمیان راہ عاجز پڑا ہوں۔ اے گناہوں کو عفو کرنے والے خدا۔ میں تمہاری مغفرت سے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھتا ہوں۔

"من بندہ گنہگارم تو رحم کُن رحیما
پر عیب شرمسارم تو رحم کُن رحیما"

دراصل گناہوں کا اعتراف ندامت کی علامت ہے اور یہی ندامت ہے کہ بندہ تائب بن جاتا ہے۔ توبہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں، اور بندہ پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ سب دروازے بند ہوسکتے ہیں لیکن اللہ کا دروازہ کھُلا رہتا ہے۔ اور جب کوئی اس دروازے تک رسائی حاصل کرتا ہے، اللہ اُسے کرم کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے حق میں بہترین فیصلے صادر فرماتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں آیا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ مانگو میں عطا کروں گا۔ اسی بات کو مدِّ نظر رکھ کر خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی پستی اور بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ کے سامنے دست بدعا ہوجاتے ہیں اور وہ بھی پوری امید کے ساتھ۔

یا رب تو برحمت دِل مارا جان ده
دردِ ہمہ را بکرمت درمان ده
ایں بنده نداند چہ می باید خواست
دانندہ توئی ہر آنچہ خواہی آن ده

پروردگارٕ کر عطا زُو زیتہٕ مےٚ یتھ دِلس
دادین دوا کر، واتہٕ ناو آغہٕ مٲنزِلس
کٲثیاه کرٕ خدایہِ پزٕ منگُن کیاه چھُم نہٕ تہِ معلوم
زانکھ یہِ منأسِب تہِ دِم، شیٚہلتھ پیٚیم شِلس

یاالٰہی پننہِ رحمتہٕ سٟتی کرسأنی دل زندٕ، تہٕ اسہِ سارنےٕ ہِنٛدیٚن دادیٚن کر دوا، یمِس حقیرٕ تہٕ کمزور بنٛدس چھُنہٕ پتاه زِ کیاه پزِ منگُن، ژٕ چھُکھ سورُے پانہٕ زانان پس یہِ ژٕ ے بہتر زانکھ تہِ کرمےٚ عطا۔

الٰہی اپنی رحمت سے ہمارے دل میں زندگی پیدا کردے۔ اور ہم سبھوں کے درد کو اپنے کرم سے دوا بخش دے۔ یہ حقیر بندہ نہیں جانتا کہ تجھ سے کیا کچھ مانگا جائے تو خود ہی جاننے والا ہے اس لیے جو کچھ تو میرے لیے مناسب سمجھے وہی عطا کردے۔

یعنی ۔''زندگی زندہ دلی کا نام ہے مُردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں'' دل کا زندہ ہونا کیا ہوتا ہے۔ کہ دل مطمئن رہے۔ یہ بات پکی کر لی جائے کہ جو کچھ تقدیر میں ہے وہ مِل جائے گا۔ اُسے اللہ کے سوا کوئی روکنے والا نہیں۔ ہاں دُعا کرنے سے اللہ تقدیر کو بدل دے، یہ کرنے پر وہ قادر ہے۔

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ اللہ تم تو دلوں کے بھید جانتے ہو، میں جو کچھ تم سے مانگتا ہوں وہ تمہیں معلوم ہے، جو مناسب ہو عطا کیجئے۔ میں اُس پر راضی ہوں۔

یا رب دل پاک و جان آ گاہم دہ
گریۂ شب و آہِ سحر گاہم دہ
در راہ خود اوّل ز خودم بیخود کن
آنگاہ ز خودی بخود راہم دہ

دِم زاٰئی یاب جان بیؔہِ دِم صاف پاک دِل
راتس کرٍئی منگہِ منگ خدایہِ پنہٍ مےؔ گرشٹھِ مشکل
کر از وجود بے خبر عشَقچٍ وَتھاہ مےؔ ہاو
خود دار ۓ بناوتم دیو پڑٰاوِ سُہ منزِل

اے خدایہِ مےؔ کر صاف تہٍ پاک دل تہٍ زاٰئی ہینڈ مس عطا۔ راٰ ژہنٔز گریہِ زاٰری تہٍ سحر گاٰہی ہنٔز نعمت کرُم عطا۔ عشقہٍ چہِ وتہِ منٔز کرمےؔ پننہِ وجودٍ نش بے خبر۔ تہٍ خودی کرُم عطاتہٍ پانس کُن نتھ کرُم پننہِ فاٰضہٍ تہٍ برکتہٍ ستی مالامال۔

اے پروردگار مجھے ایک پاک دل اور واقفیت بھری جان عطا فرما۔ رات کی گریہ زاری اور سحر گاہ ہی عطا فرما۔ راہِ عشق میں پہلے مجھے اپنے وجود سے بے خبر کر دے اور پھر خودی عطا فرما کر اپنی جانب رہنمائی کر کے اپنے فیض و برکات سے مالا مال کر دے۔

وجود سے بے خبر ہونا اللہ کی دُھن میں مگن ہونا ہے۔ جیسے فرمایا گیا ہے میرا ذکر کثرت سے کرو میں تمہارا ذکر فرشتوں میں کروں گا۔ اسے بڑی سعادت مندی بندے کے لیے کیا ہوگی۔ پھر خودی عطا کرنے سے مُراد یہ ہے کہ

''خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے''

علامہ اقبالؒ

یا رب تو مرا بجائے خود تمکین دہ
زاندوہ مرا بخرّمی تسکین دہ
آندم کہ رسد بمستحقان فیضت
زاں فیض نصیبے بمن مسکین دہ

پروردگارِ مرتبس کرتم تھزر عطا
غم دُور کر دِتہٕ شادمانی رحمتچ نِگاہ
گری میتہٕ چھِ تھکھ ژٕرے بندٕ خاص آغہٕ فائض یاب
تمہِ فائضہٕ منز میٚتہِ کیٛنہہ دِتم یتُھ نیرِ پرٚتھ مُدعا

میانہِ مولاےٚ کرپنہٕ نِس دربارس منز عزّت تہٕ آبرو عطا۔ مےٚ یم تہِ غم چھِ تم کر شادِمنز تبدیل۔ یمہِ وقتہِ ژٕ پنہٕ نیٚن بنٛدن فائض چھُکھ عطا کران، میٚتہِ کرتمہِ منز فائض عطا۔

الٰہی مجھے اپنے ہاں عزت و مرتبہ عطا کیجیے میرے غم و رنج کو خوشی میں بدل کر اطمینان عطا کیجئے۔ اس وقت جب کہ تیرا فیض تیرے مستحق بندوں کو پہنچے۔ مجھ غریب کو بھی اس فیض میں سے کچھ حصہ بخش دیجیو۔
اللہ کا فیض بندہ کیسے حاصل کرتا ہے جب وہ نفسِ امارہ اور لوامہ پر

غالب آ کر نفسِ مطمئنہ کا حامل ہو جاتا ہے۔ جو اُسے حاصل ہوتا ہے چاہتا ہے کہ دوسروں کو بھی مِل جائے۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اسی بات کے لیے دست بدُ عا ہیں۔ اللہ رنج وغم دور کر اور اپنے فیض کے چشمے اپنے بندوں کے لیے جاری فرما۔ اور پھر مجھے ان میں شامل کر کہ میں بھی سرفراز ہو جاؤں۔

یا رب بحریم نیستی بارم دہ
باشد کہ ز نیستی شود کارم بہہ
مختار نہ مجبور در راہِ فنا
سر در قدمِ احمدِ مختارم ﷺ دہ

فنہٕ ہکیٚن ژٕون دیوارَن منٛز
واتہٕ ناٗوم خدایہِ کر کینٛہہ سٕنٛز
کامیأبی دِ میون سررٕوزِن
قدمِ نازن نبیِّ ﷺ ہٕندیٚن منٛز

یا اللہ مےٚ کر فنہٕ ہکیٚن ژٕون دیوارن منٛز دأخل۔ تا کہ میأنی کأم بنہِ بہتر۔ اتھ وتہِ منٛز گوٚ ژھ نہٕ مے اتھہٕ دارُن پیٚون، بلکہ بناوُم مختار تہٕ میون کلہٕ واتہٕ ناو حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہٕندیٚن قدمِ مبارکن پیٛٹھ۔

یا الٰہی میرا داخلہ در بار فنا کی چار دیواری میں کر دے تا کہ فنا کے احاطے میں داخل ہو کر میرا کام بہترین ہو جائے۔ راہِ فنا میں مجھے مجبور نہ رکھنا بلکہ مجھے مختار بنا دے اور میرا سر حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلّم کے قدم مبارک پر رکھ دے۔

جیسے کسی نے کہا ہے:

''مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے''

یعنی مجھے ہستی مٹانے والاوں کی فہرست میں شامل کرتا کہ میں تیری یاد میں کھو جاؤں۔ بہتر عمل کرسکوں۔ اور حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے قدم مبارک تک پہنچ سکوں اور یہی میری کامیابی ہوگی۔ اللہ مجھے مجبُور نہ رکھ بلکہ مختار بنا تا کہ میں یہ مشکل کام خوش اسلوبی سے کرسکوں۔

یا رب ہمہ را بہ برکت بسم اللہ
داری ز بلا ہا شب و روز نِگاہ
یا رب تو مرا در آندم باز پسین
تعلیم دہی لا الہٰ الا اللہ

دوہس راتس ژٕ از برکتہٕ بِسم اللہ
رنج تہٕ غم دوٗر کر تمام اے مولا
اٰخری وکھ یُتھُے مےٚ واتہِ کٔری زِ کرم
گرٛژھہِ پرُن لا اِلہ الاّ اللہ

اے اللہ ژٕ چھُ ہکھ بسم اللہ شریفہٕ کہ برکتہٕ تمام جہان حفاظتس منٛز تھوان ۔ میانہِ خدایہ ییٚلہِ مےٚ اٰخری وخ واتہِ میانہِ زیٚوِ گرٛژھہِ کلمۂ حق لا اِلہ الاّ اللہ محمّد رّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جأری سپدُن ۔

امیر مینایی چھِ ونان:

یا الٰہی جسم میں جب تک میری جان رہے
ترے صدقے اور تیرے حبیبؐ کے قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے لیکن اے امیر
نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

اے پروردگار تمام مخلوقات کو بسم اللہ کی برکت کی بدولت دن رات کی مصیبتوں سے اپنی حفاظت میں رکھیو۔ اور اے خدا جب میرا آخری وقت آ پہنچے تو مجھے لا الہٰ الا اللہ کی تعلیم دیجیو۔

جو کچھ دنیا اور مافیا میں موجود ہے اگر اس کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور کلمۂ لا اِلہٰ الا اللہ کو دوسرے میں، جو کچھ دنیا میں ہے اُس سے زیادہ وزن کلمے کا ہوگا۔ کلمہ ایمان کی بنیاد ہے اور اس بارے میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا قول مبارک ہے کہ جس بندے نے کلمۂ حق لا اِلہٰ الا اللہ کہا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ اللہ کے سب بندوں کی چاہت ہوتی ہے کہ مرنے سے پہلے یہ کلمہ زبان پر جاری ہو۔ یہی عرض حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ سے کرتے ہیں۔

پھر بسم للہ کی برکت، اس کے اَن گِنت فضائل بیان کیے گئے ہیں، اس کے پڑھنے سے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے مشکل ترین کام آسان ہوتے ہیں۔ بسم اللہ کو قرآن پاک میں بار بار دہرایا گیا ہے اس سے بڑھ کر اس کی کیا عظمت ہوسکتی ہے۔ اللہ اِن دونوں کلموں کے طفیل ہماری مشکلوں کو آسان فرمائے۔ آمین۔

یا رب تو چنان کن کہ پریشان نشوم
محتاجِ بیگانہ و خویشان نشوم
بے مِنّتِ مخلوق مرا روزی دہ
تا از درِ تو بر در ایشان نشوم

بہٕ گژھہٕ نہٕ آغہٕ پریشان گژھُن تیُتھ کیٚنہہ کر
چھ پر، پننٮ۪ تمن بہٕ گژھہٕ نہٕ منگُن تیُتھ کیٚنہہ کر
مِنتھ مےٚ گژھ نہٕ کھسنٮ۪ کٲنسہِ ہنٛز عطا کرتم
رِزق مےٚ چانہِ برے آغہٕ پننٮ۪ تیُتھ کیٚنہہ کر

اتھ رباعی منٛز چھِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماوان۔ یا اللہ میٲنٮ۪ پریشٲنی کر دوٗر تہٕ مےٚ مَہ بناوپنہٕ نٮ۪ین باین، رشتہٕ دارن تہٕ تعلق دارن ہنٛدٕ محتاج۔ مےٚ کر تہنٛدِ احسانہٕ ورٲے روزی عطا تا کہ بہٕ گژھہٕ نہٕ چون درواز ترٲوِتھ بیٚیہِ کُنہِ دروازس پیٚٹھ۔
اللہ تعالیٰ چھُ بوٚڈ تہ عطا کرن وول۔ اگر امہِ دربارٕ کٲنسہِ عنایت چھُ سپدان سُہ چھُنہٕ بیٚتہِ پریشان روزان، تہِ کیازِ خداوند کریم چھُنہٕ کٲنسہِ پامہٕ دِوان، سُہ چھُ امہِ نِش پاک۔
اگر وونی بندس کٲنسہِ رشتہٕ دارس، دوستس یا تعلق دارس نِش اتھ

دارُن پیۆ وممکن چھُ زِ مدتھ کرنہٕ پتہٕ دِیَس پامہٕ زِ ''فلأنۍ دوٚہہ ییٚلہِ ضرورت اوسُے دِیُتمٕے نا۔ میون احسان کونہٕ تھوٚوُتھ یادٕ''۔ مگر اللہ تعالیٰ چھُ بندن رنگہٕ رنگہٕ نعمژٕ عطا کران مگر یمن ہیٚند احسان چھُنہٕ جتاوان۔ اللہ چھُ سہٕ آسن وول یُمہِ ہِنٛدیٚن خزانن زانٛہہ کم گژھان چھُنہٕ۔ امی چھ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ عرض کران اے اللہ مےٚ مہٕ بِنہٕ بیٚیہِ کُنہِ دروازس تہٕ دربارس کُن ئلی کہ کرُم پنہٕ نی دربارٕ عطا۔ تاکہ کانٛسہِ ہنٛز منتھ کھسیم نہٕ۔

شیخ سعدیؒ چھِ فرماوان:

خدایا گر بخوانیِ در برانی جُز انعامت درے دیگر نداریم

تہٕ بیٚے صاحبن چھِ وۄنمُت:

''الٰہی نہ کر مجھے محتاج اس زمانے میں
کمی ہے کونسی یارب تیرے خزانے میں''

یا اللہ! تو کچھ ایسا کر کہ میں کسی طرح سے بھی پریشان وفکرمند نہ ہو جاؤں اور کسی بھی معاملے میں اپنوں اور غیروں کا محتاج نہ بن جاؤں۔ مجھے تو لوگوں کا احسان اٹھائے بنا رزق عطا فرما تا کہ میں تیرا دروازہ چھوڑ کران کے دروازے پر نہ جاؤں۔

یعنی اے اللہ تم خالق ہو، مالک ہو، سمیع ہو، بصیر ہو، بے نظیر و بے مثل ہو، تم جو چاہو وہ ہو کے رہتا ہے، جو تم نہیں چاہو گے وہ کبھی نہ ہوگا۔

بندوں پر کرم کرنے والے، غم اور الم دور کرنے والے، بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس، تمام بندوں کے دار رس، تمہاری صفات کو کون شمار کر سکتا ہے؟ بے پناہ طاقت رکھنے والے۔ میری پریشانیوں کو دور فرما۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ دُعا ہمارے حق میں بھی قبول ہو۔ آمین

یا رب تو کنی عفو گناہِ ہمہ کس
روشن تو کنی روزِ سیاہِ ہمہ کس
از مرحمتت امیدِ لطفے دارم
زانرو کہ توئی پشت و پناہ ہمہ کس

پرٛیتھ بندس مغفرتھ ژٕ آغہٕ کر گونہن
نیک بختی عطا خدایہ کر سارٟین
چون دربار چھُ بوٚڈ لطفُ کرم کر آغا
پُش پناہ چھُنہٕ کہیں ژٕ پُش پناہ چھُکھ بندن

خدایہِ پرٛیتھ بندس کرگوناہ معاف، گوناہ معاف کُرِتھ کرسأنی بتھٕ روشن۔ مےٚ چھےٚ چانہِ کرمٕچ ووٚمید تہِ کیازِ ژٕ چھُکھ سارنےٕ ہِینٛد پُش پناہ۔ییٚلہِ کانٛہہ انسان گونہن منٛز مُبتلا گژھان، تہٕ پھرِی پھرِی چھُ کران، تمِس چھُ گوناہ کرنس منٛز اکھ لُطف تہٕ مزٕ باسان، ئلِی کہ چھُ تمِس ثواب باسان تہٕ گونہن منٛز چھُس یِتھٕ کنہِ ہُریرسپدان۔امی کِنہٕ چھُ پرٛیتھ انسانس لاَزِم زِ سُہ بنہِ ناَدِم تہٕ توبہٕ کرِ وقتس پیٹھ۔تہٕ یم گوناہ أمی کُری متۍ آسن تمن منگہِ مغفرت تہٕ دُبارٕ کرِ نہٕ گوناہ۔اللّٰہ تعالیٰ چھُ معاف کرن وول تہٕ تیوٚت طاقتور زِ بندٕ سٕندی گوناہ کرِ ثوابن منٛز تبدیل تہٕ بندٕ بچہِ تباَہی تہٕ برباَدی نِش۔

یہے کتھ چھ خواجہ صأب رحمتہ اللہ علیہ فرماوان تہٕ خدایس زارٕ پارٕ کران زِیا اللہ پرٕیتھ بندس کرگوناہ معاف تاکہ قیامتس کیتُھ پیٚیس نہٕ خسارٕ ٹُلن تہٕ رسوأیی نِش بچہِ۔خدایہِ ہٕنٛدِ کرٕمچ تھوِ وومید تہٕ تٕہنٛدس رحمتس روز وومیدوار۔

اے خدا اپنے ہر بندے کے گناہ بخش دے۔ ہر ایک کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل کر چہروں کو روشن کر۔ تیری التفات کرم سے لطف ومہربانی کی امید رکھتا ہوں کیونکہ تو ہی ہر ایک کا پُشت و پناہ ہے۔ میں عرض گزار ہوں کہ ہر ایک بندے کے گناہوں کو معاف کردے۔ اُن کے دلوں کی سیاہی دور فرما۔ اور اُن کے چہروں کو روشن فرما۔ تم یہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ کیونکہ تم قوّی ہو کہ کوئی تم جیسا طاقتور نہیں ہوسکتا۔ میں لطف وکرم کی امید رکھتا ہوں کیونکہ تم ہی ہر بندے کا پشت و پناہ ہے۔ اللہ اکبر۔

یا رب ز کہ جز تو چشم درمان دارم
مخلوقِ تو ام چہ شُد کہ عصیان دارم
دَر ورطۂ غم پیش از نیم مگداز
از آہن و سنگ نیستم جان دارم

کُس کرِ علاج آغہٕ ژٕ ےٚ رٕوٗس چھُس سیٹھاہ بیمار
کوٚ رمُت بوٗ پأدٕ ژٕ ےٚ چھُ تھس دِتہٕ ناوِ میانہِ تار
میأنس غمس منز یتھ نہٕ ہُریر سپدِ اے خدا
نے کُنی بوٗ چھُس شیٚیشہٕ تہِ چھُس نہٕ چھُس بوٗ جاندار

یا اللہ ژٕ ےٚ سِوا کُس چھُ لیس وَنو زِ اسہِ کر دادیٚن دوا۔ اَتھ چھُنہٕ کانٛہہ شکھ زِ بوٗ چھُس گونہگار مگر پأدٕ چھُ تھس نا ژٕ یےٚ کوٚ رمُت۔ اے خدایہِ یژٕ مےٚ پریشأنی چھےٚ تہٕ یؤت بوٗ غمگین چھُس تمہِ کھوتہٕ جادٕ پریشأنی مَہ دِم۔ بوٗ ما چھُس شیٚیشہٕ وئلی کہ چھُس زُودار۔ پریشأنی دوٗرکرن وول چھُکھ ژٕ ےٚ اِو کُنی چھُسے عرض کران زِ میأنین دادیٚن کرِ شفا۔ دوا چھُ بہانہٕ اصل شفا کرن واجینٛز ذات چھےٚ چأنی۔ مےٚ مون بوٗ چھُس چون نافرمان۔ مےٚ چھ پننٕز گوناہ زیرِ نظر۔ مان تہٕ بوٗ چھُس خرابٕ مگر چونُے بندٕ چھُس نا۔ ژٕ یےٚ ورأ ے کُس چھُ مےٚ یُس میأنی مشکل دوٗرکرِ۔ یؤت بوٗ پریشان چھُس امہِ کھوتہٕ جادٕ

پریشائی نِش تھوُم محفوٗ ظ۔

یا اللہ تمہارے سوا کون سی ہستی ہے جس سے اپنی بیماری کا علاج مانگیں۔ میں گناہ گار ہی سہی مگر آخر تیرا ہی پیدا کردہ ہوں۔ اے میرے رب اس سے زیادہ مجھے غم و پریشانی میں نہ ڈال کیونکہ میں لوہا یا پتھر نہیں بلکہ جان دار ہوں۔ اے اللہ تیرے سوا کون ہے میرا کہ مجھ بیمار کو شِفا دے، اصل طبیب تو تم ہی ہو۔ میں نے مانا کہ میں گنہگار ہوں لیکن پھر بھی تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔ میری پریشانیوں میں اضافہ نہ کر اللہ میری عرضی قبول کر۔

یا رب تو کریمی وکرمت عام بود
انعامِ تو بر خلقِ جہاں تمام بود
تو صاحبِ جود وکرم ومن مفلس
انعام نما کہ وقتِ انعام بود

پروردگارٕ چون کرم فرقہٕ رؤس چھُ عام
ہر سُو چھِ انعامات چانٛی آغہٕ شہر و گام
اے ذاتِ پاکہٕ چھُکھ ژٕ بخشن ہارِ بلا شکھ
اَسِن یہِ وکھ ساعتِ حسن کرتم عطا انعام

یا اللہ ژٕ چھُکھ کریم تہٕ چون کرم چھُ عام۔ چون انعام چھُ پرٛیتھ کأنسہِ ہندِ باپتھ مکمل تہٕ پوٗرِ پوٗر۔ ژٕ چھُکھ فضل تہٕ کرم کرن وول تہٕ بوٚچھس مفلس تہٕ نادار ژٕ کرپننہِ فضلہٕ تہٕ کرمہٕ انعام عطا، یہِ چھِ انعام عطا کرنُک وکھ۔ یا اللہ میون دُعا کر قبول۔ مےٚ مَہ بناوتمو منٛزٕ یمن پیٹھ ژٕ ےٚ غضب کوٚرُتھ، ئلی کہ تِمو منٛزٕ یمن پیٹھ ژٕ ےٚ انعامن ہنٛز بأرش کٔرِتھ۔ ژٕ چھُکھ مأ لکِ کُل، خأ لقِ کأ ینات ژٕ یہِ یرٛشھکھ تہِ بنہِ۔ چانٛی رحمت چھےٚ عام یا اللہ اسہِ ہستی کر رحمتک تہٕ مغفرتُک معاملہ۔ تا کہ یگاہ گرٛشھونہٕ قیامتس منٛز رسوا۔

''تأثیرآلون خدایہِ لا جواب دِم
زٕ ژٕ اکھ منگے خدایہِ ژٕ اکھ آفتاب دِم''

(مولف)

دراصل چھُ اللہ تعالیٰ غنی تہٕ پرٛیتھ بنٛدٕ چھُ مفلس تہٕ فقیر۔ انسان اگر
تن کوتاہ تہِ عقلمند تہٕ ذہین یوٚت تانی نہ اللہ تعالیٰ عطا کریس توٚت تانی ہیٚکہِ نہٕ
کیٚنہ حأصل کٔرِتھ امی کنٛزٕ چھِ خواجہ صأب اللہ تعالیٰ ہس عرضی کران انعام تہٕ
اکرامہٕ باپتھ۔ مفلس ونہٕ منٛزٕ چھُ مطلب عملو کنٛزٕ مفلس آسُن۔ عملہٕ اگر بہتر
آسن اللہ تعالیٰ چھُ بندس پننہٕ نیٚو خاص خزانو عطا کران۔
یتہِ چھُ امیُک مطلب زِ خدا چھُ مسلمانن تہِ عطا کران تہٕ مشرکن تہِ۔
تابحال یُس مسلمان آسہِ تس کیا زِ کرِ نہٕ عطا۔ بنٛدٕ اگر گونہگار تہِ چھُ آسان
اللہ چھُ تس تہِ سوزان۔ امی تلہٕ چھےٚ اللہ تعالیٰ سنٛزٕ فیأضی ننان۔

یا اللہ تو کریم ہے تیرا کرم بلا امتیاز عام ہے اور دنیا کی مخلوق پر
تمہارے انعامات پھیلے ہوئے ہیں۔ تمہاری ذات بخشش و کرم کی مالک ہے
اور میں تیرا محتاج بندہ ہوں۔ مجھے اپنے انعام و اکرام سے نواز کیونکہ یہی
وقتِ عطا ہے۔
دراصل جو بھی انسان دنیا میں موجود ہیں وہ سب اللہ کے بندے
ہیں۔ سبھی کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ اللہ نے انسانوں

اور جنّوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔اور انسانوں کی ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیہم السلام بھیجے۔ جنہوں نے ان کی اتباع میں زندگی گزاری وہ کامیاب ہوگئے۔ یہ اللہ کا انعام ہے۔اسی طرح اللہ کا کرم عام ہے، اگر بندہ شرعی حدود میں زندگی گزارتا ہے۔اُس کو اللہ کرم کی نگاہ سے دیکھے، دوسرا وہ جو بگڑا ہوا ہے اُس پر بھی اللہ اتنا مہربان ہے کہ اُسے رزق دیتا ہے۔اور اَن گِنت نعمتیں عطا کرتا ہے۔

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس لیے فرمایا کہ یا اللہ تیرا کرم عام ہے، میں تمہارا بندہ ہوں مجھ پر بھی انعام واکرام کی بارش فرما۔ کیونکہ تمہارے سوا کوئی کرم کرنے والی ذات نہیں۔

یا رب بشب قدر و برات و شب معراج
یا رب بکلامِ خوش گفتارِ محمّد ﷺ
یا رب بہمہ روزہ و روز وشب جمعہ
روشن کنیم دیدہ بدیدارِ محمّد ﷺ

اکھ شب قدر بیٛیہٕ شبِ برات لیلۃُ اسرائ
بیٛیہٕ سُے کلامہٕ میۄٹھ مۆدُر تھۆد تہٕ دِلربا
بیٛیہٕ شبِ جُمعہ تہٕ نورٕ بۆرُت ماہِ مبارک
دیٖدارِ آنسرور ﷺ دِتم واللہ مےٚ دِل پھۆلہِ ہا

یاالٰہی شب قدر، شبِ برات، شب معراج تہٕ محمّد عربی صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِ دلِ نواز کلامہٕ کہ پاسہٕ، تمام روزن ہنٛدِ پاسہٕ تہٕ جمعۃ المبارکِکہِ دوہہ تہٕ رأژہنٛدِ پاسہٕ کرمےٚ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِ دیدارٕ ستی مُنوّر۔

یہِ چھُ اسہِ معلوم زِ اللہ تعالٰہن چھُ قرآن پاکس منٛز شب معراج، شب قدر، شب برات تہٕ جمعۃ المبارٕککۍ فضأیِل بیان کٔری متۍ۔ شب قدر چھُ سُہ شب یتھ منٛز بیٛے گریٛنٛد گونہگارن بخشنہٕ چھُ یوان، شب برات چھےٚ مغفرتُک شب، تہٕ شب معراج چھُ سُہ شب یُمہِ کِس أکِس حصس منٛز حضورِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو مسجدِ حرامہٕ پیٛٹھٕ مسجدِ اقصیٰ تانٛ سائر کوٗر، تہٕ پتہٕ وأتی عرشِ اعلیٰ۔ تِتھے کٔنٛہ چھُ پر ینٛتھ جمعتہ المبارک مومنن ہنٛز عید قرار دِنہٕ آمُت۔ اتھ منٛز چھُ ساعت حسن آسان یتھ منٛز پرینٛتھ دعا قبول چھُ سپدان۔ امی چھِ نقشبند صأب رحمتہ اللہ علیہ یِم مبارک دوہ وسیلہٕ أنِتھ دیدارِ محمّد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم باپتھ دعا کران تہٕ کیازِ یِم چھِ زانان زِ اللہ تعالیٰ سپدِ مہربان تہٕ مےٛ کرِ منوٗر راز دیدارِ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلّم۔

یاالٰہی شب قدر، شب برأت، شب معراج اور محمّد عربی صلی اللہ علیہ وسلّم کے پسندیدہ کلامِ دل نواز کے طفیل اور اے اللہ تمام روزوں اور جمعتہ المبارک کے روز وشب کی بدولت میری آنکھوں کو سرورِ کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے دیدار سے مُنوّر فرما۔ جن شب ہا کا ذکر خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے وہ چونکہ زبردست فضیلت کے حامل ہیں اسی لیے ان کے وسیلے سے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے دُعا کرتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ دعا ضرور قبول ہوگی اور مجھے اللہ ان کے دیدار سے منوّر کرے گا۔

یا رب مدرآن پردۂ اسرارِ مرا
بد کردم و دَر گذر از کردارِ مرا
از رحمتِ بسیار تو کے گردو کم
گر عفو کنی گناہِ بسیارِ مرا

رُسوا مےٚ یِنہٕ خدایہِ کرکھ عأب دار چھُس
بد کار سِیاہ کار شرمسار سیٹھاہ چھُس
اتھ کُن مَہ وُچھ رحمت چھےٚ چاأنۍ بے پناہ مولا
کر مغفرت گوٚنہن مےٚ مونُم داغدار چھُس

یا اللہ یِنہٕ میانٮ۪ن پوٚشید عأبن پرٕدٕ تُلکھ، اگر یہِ سپدِ بوٚ گژھہٕ رُسوا۔ یہِ چھُ پوٚز زِ بوٚ چھُس بدکار، مگر میأنِس کردارس کُن متہٕ وُچھتہٕ، درگزر کرتم۔ چاأنۍ رحمت ہےَ لامحدوٗد چھےٚ، اگر ژٕ میأنۍ گوٗناہ معاف کرکھ چأنِس رحمتس گژھہِ نہٕ کیٚنہ کم۔ تہِ کیازِ چاأنۍ بارگاہ چھےٚ بُڈ بارگاہ، اَمہِ بارگاہ منٛز چھُنہٕ کانٛہہ خأ لی نیران۔ مےٚ مون زِ بوٚ چھُس عأبدار، یتھٕ کٔنۍ وُ نیک تام پرٕدٕ کوٚرتھم تِتھے کٔنۍ کرُم بروٗنٛٹھ کُن تہِ عأبن پرٕدٕ تا کہ بوٚ گژھہٕ نہٕ زمانہٕ والیٚن بروٗنٛٹھہ کنہِ رُسوا۔ بوٚ چھُس بدکردار اتھ چھُنہٕ شکھ مگر میأنِس کردارس کُن متہٕ وُچھتہٕ ژٕ وُچھتہٕ پنٕنِس رحمتس کُن تہِ میأنۍ گوٗناہ کرتہٕ معاف۔ مےٚ گوٗنہگارس تہٕ نابہٕ کارس

معاف کُرِتھ کیاہ کم گرڑھی ژٕےٚ۔

یا اللہ میرے پوشیدہ عیوب کا پردہ فاش نہ کرنا میں رسوا ہو جاؤں۔ یہ سچ ہے کہ میں بدکار ہوں مگر تم میرے کردار کی طرف نہ دیکھ در گذر کردے۔ تمہاری رحمت تو لامحدود ہے اگر تم میرے ان بے شمار گناہوں کو معاف کروگے تو تمہاری رحمتِ بے انتہا میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

یا رب چہ کنم کہ ہیچ دربارم نیست
و ز شرم گنہ زبانِ گفتارم نیست
سر تا سر آفاق بہ ہیچم نہ خرند
یا رب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

کوٗن بہٕ گژھہ دربار چون بوٚ ڈ چھُ اے خدا
یعنی کہ چاٲنۍ ہِش چھیٚی نہٕ کانہہ تہِ بار گاہ
عاصی بہٕ چھُس چھُنہٕ بتھ سمان ونہٕ ہے پٔنن بُنن
بے مایہِ چھُس مولا تہٕ خریدار چھُنہٕ مےٚ کانہہ

اے میانہِ خدایہِ دُنیہس منٛز چھُنہٕ مےٚ کانٛہہ دوس کرِ کیاہ، بہٕ چھُس گونہو گیر کوٚ رمُت اوِ کنۍ چھُس ناٲدِم تہٕ شرمسار زِؤنی تھےٚ چھُس نہٕ ہیکان کیٚنہ۔ یِم دوس اَسِم تِم گٲم سٲری ترٲوِتھ۔ زمانہٕ وٲلی چھنہٕ مےٚ کُنہِ لوکٕٹس چیزٕس عوض مٔلی ہینٛس تیار۔ خدایا بہٕ کوتاہ بےٚ مول چھُس زِ کانٛہہ چھُنہٕ مےٚ کُن وُچھان۔

یِم لُکھ مےٚ ژٕ چھِنۍ کھووری چھِ تِم چھنہٕ مےٚ توجہ کران یعنی:
''اگر پننہٕ نیٚو بہٕ موشرُس توتہِ کیاہ گوٚو
ژٕ متہٕ مٔشراوتم ہا آغہٕ میانے''

(مولف)

خداوندا ژٕ چھے گونہگارن بخشُن خوش کران۔ میأنٛی گوناہ کرتہٕ معاف۔ تاکہ بوٚ بنہٕ چون پکہٕ تہٕ پأ کیژ بندٕ۔ تہٕ تتہٕ گژھنہٕ شرمندٕ یِیتہٕ نہٕ کانٛہہ کأنسہٕ بکاریہٕ۔ بقول شیخ نورالدین نورانی رحمتہ اللہ علیہ:

وَن کیاہ کرکھ تمہِ گٹہٕ کارے
یِیتہٕ عامن تہٕ خاصن آسہِ تلواس
موٚل پلزِ نہٕ گوٚ برس تمہِ گٹہٕ کارے
صبر روزِ نہٕ صأبرن تم تہٕ کھیٚن تراس"

موٚل عطا کرن والہِ خدایہِ مےٚ اگرلُکھ بےٚ موٚل زانان چھِ، ژٕ لیکھ تہٕ مےٚ تمن منٛز یمن ژٕ عزّت عطا کوٚر رُتھ۔ ژٕ چھُکھ ناممکن ممکن بناون وول۔

اسہِ سارِنے چھےٚ خبر زِ نقشبند کأتیاہ تھٔدی وٕلی اأسی زِیمن چھِ مشکل کُشاوٕنتھ آلو دِنہٕ یِوان مگر عجز تہٕ انکسأری وُچھو زِ کتھٕ کٔنٛی چھِ خُداوندِ کریمہٕ سِنٛدِس دربارس منٛز منگہٕ منگہٕ کران۔ تھٔدی تہٕ عظیم مگر نأدم۔ بہادُر شاہِ ظفر صأبنٕ یم زٕ شعر پرٕتھ نیر، کتھٕ واش۔

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آسکے میں وہ ایک مشتِ غبار ہوں

اے پروردگار، میں کیا کروں، کہاں جاؤں تمہارے دربار کے بنا کون سا دربار ہے۔ میں گنہگار شرمندگی کی وجہ سے کچھ کہنے سے قاصر

ہوں۔اول تا آخر لوگ مجھے معمولی قیمت پر بھی نہیں خریدتے۔اے اللہ میں کس قدر بے مایہ پونجی ہوں جس کا کوئی خریدار نہیں۔

یعنی اپنے گناہوں کی وجہ سے شرمندہ ہوں۔اور مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میں تمہارے حکم کے تحت زندگی نہ گزار سکا۔اس وجہ سے مجھے ایسا سرمایہ سمجھتے ہیں جس کی کوئی قیمت، جس کی کوئی وقعت نہیں۔اے اللہ اگر تم چاہو تو میرے حالات کو بدل کر مجھے با قیمت بنا سکتے ہو۔تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں کوئی سوال کرنے والا نہیں۔مجھے لوگوں کا غم نہیں اگر تم مہربان ہو تو مجھے کوئی غم نہیں۔

اے اللہ تیرے سوا میرا کون ہے۔تم ہی تو ہو جو عیبوں کو پردہ کرنے والا ہے۔اور گنہگاروں کو بخشنے والا ہے۔

یا رب تو ازنکو کنی بَدے راچہ شود
وَر آدمیت دہی دُبےّ راچہ شود
نیکان ہمہ از نیکی خود مقبول اند
مقبول اگر کُنی رَدے راچہ شود

بد نیک بنہِ فرقےٖ پیٚی نہٕ آغہٕ قوٚ درتس
اِنسأنیت عطا کرکھ ہاپتھ صِفت مَنشس
پرٕ ژھیوٚن پتھر پیومُت بوٚ چھُس کرتم کرم مولا
کُس کیاہ ونی اِمداد کرکھ یوٚد ژٕ بے کسس

اے اللہ اگر ژٕ خراب بندٕ بہتر بناوہن ژٕ ے کیاہ فرق گژھی، اگر ژٕ دٕ رند صفتس انسأنیت عطا کرکھ ژٕ ے کیاہ گژھی کم۔ نیک بندٕ چھِ چأنس دربارس منز بروٚنٹھےٖ مقبول، اگرأ کَس ناہنجارس تہٕ مہربأنی کَرِتھ قبولیت عطا کرکھ ژٕ ے کیاہ فرق پیٚی۔یعنی اے اللہ یوٚس تہٕ خلقت زمین وزمانس منز موجود چھےٚ امیک خألق چھُ حضرت اللہ، اللہ تعالہٰن چھُ یمو منزٕ انسان اشرف بنوومُت۔اگر یہٕ رٕتی اعمال کرتمِ طریقہ یُس طریقہ بیان کوٚر حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو تیٚلہِ چھُ یہٕ خدایہِ سُنٛد محبوب بندٕ بنان۔تہٕ اگر نہ بندٕ خدایہٕ سنٛزٕ وتہِ پیٚٹھ ڈٕ ٹھ روزِ تہٕ تِتھی اعمال کرِ یم اُمس انسان اَستھ درندٕ صفت بناون

تہٕ یہِ کرِنہٕ حلالس تہٕ حرامس فرق، أمسنٛد ورتاو آسہِ نہٕ بہتر أمِس کُن وُچھتھ لگن أمِ ہِنٛدی پٲنٛز تہٕ ووٗ پردٕ رروزنہِ تہٕ یہِ کھرِ پنہٕ نٮ۪ن تہٕ پراین أمسنٛد یوٚ بدصفتو کنٛز۔ یہِ چھُ سپدان تہٕ زِ بہترین بُنیاد پیٹھ پادٕ کوٚرمُت انسان چھُ بُلان تہٕ ترٛٲوِتھ کامہِ کران یم نہٕ ڈٕرندٕ تہٕ کرِ۔

حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ تیتھنہٕ بندن ہندِ باپتھ اللہ تعالیٰس زارٕ پارٕ کران۔ زِ تیتھٮ۪ن بندن کرتہٕ ہدایت۔ اگر ژٕ یمن مہربان گژھکھ چانِس عظمتس گژھِ نہٕ کیٚنہہ کم۔ اللہ تعالیٰ کرِنی سانٛی گوناہ تہٕ معاف۔ آمین

اے اللہ اگر تم ایک بُرے بندے کو نیک بناوو گے تمہاری شان میں کیا فرق پڑے گا۔ اگر ایک درِندہ صفت کو انسانیت عطا کرو گے تو تمہارے لیے کون سی بڑی بات ہے۔ نیک بندے تو سب اپنی نیکی کی بدولت تمہارے دربار میں مقبول ہیں ہی۔ اگر ایک دھتکارے ہوئے بندے کو بھی قبولیت عطا کرو گے تو کون سی بڑی بات ہے۔ دراصل اللہ کے سامنے کوئی بھی بات بڑی نہیں۔ اللہ مالک ومختار ہے۔ کسی بھی کمزور العقل انسان کو ایسی ذہانت اور سنجیدگی عطا کرسکتا ہے کہ وہ چمکے اور ایسے کارنامے انجام دے کہ عقل دھنگ رہ جائے۔ اگر کسی بندے کے اعمال کتنے ہی خراب ہوں اور وہ اللہ کے سامنے عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرے۔ توبہ کر کے خود کو بدلنے کی سعی کرے تو اللہ اُس پر مہربان ہو جاتا ہے اور اُسے ہدایت عطا کرتا ہے۔

انسان کو اعمال بد درندہ بناتے ہیں، کہ جو ملے جہاں سے ملے اُسے حلال سمجھتا ہے۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ ایسے ہی اللہ کے بندوں کے لیے دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ایسے بگڑے ہوئے بندوں کو ہدایت دے۔ اس سے تمہاری عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

یا رب زِ تو من فضل وکرم می خواہم
آرامِ دل و دفعِ الم می خواہم
خواہم کی فراموش کنم ہستی خویش
یادِ تو انیس دمبدم می خواہم

کرتم فضل، کرم خدایہِ تیٖ منگان چھُس
آرامہِ دِل دِتہٕ کاس غم عرضی کران چھُس
پننہٕ نُے وجود کر بہٕ فراموش دل لگیم
ژٕے یاد کُرتھ گژھ نہٕ ضایہِ تی منگان چھُس

خدایا بہٕ چھُس چون فضل تہٕ کرم یژھان۔ دلُک سکوٗن تہٕ غمہٕ نِش رہٲیی یژھان۔ یژھان چھُس زِ پنُن وجوٗد کرِہا فراموش۔ ژٕے گۄ ژھُکھ میون مونس تہٕ رفیق آسُن تہٕ میون وکھ گۄ ژھ چانہِ ذکرِ منٛز صرف سپدُن۔ ذکرِ خدا کرنس چھےٚ سیٹھاہ فضیلت، یمیٚتہِ اتھ متعلق قرآن مجیدس منٛز آیات موجوٗد چھِ تتہِ چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو امیُک تلقین بار بار کوٚرمُت۔ ذکر چھےٚ دلہٕ کہِ اطمِنانُک بٲعث۔ امہِ سٟتی چھُ اکھ عجیب سکوٗن میلان تہٕ امہِ سٟتی چھُ پریٚشانی تہٕ غم دوٗر سپدان۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ اللہ تعالیٰ ہس فضل منگان۔ دلکہِ سکوٗنہٕ باپتھ عرض کران فرماوان میون سورُے

وجود گۆژھ مےٚ مۭشِتھ گژھُن تہٕ بہٕ گۆژھس خدایہِ سٕنٛزِ ذکرِ سٟتؠ مست سپدُن۔ مےٚ گۆژھ کھٕژی معاون تہٕ مددگار بنُن یتھ بہٕ اطمِنانہٕ سان زندگی گزارِ ہا۔

اے اللہ ! میں تجھ سے تمہارا فضل وکرم چاہتا ہوں۔ دل کا سکون چاہتا ہوں اور غم سے رہائی چاہتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اپنے وجود کو فراموش کردوں اور چاہتا ہوں کہ تو ہی ہر آن میرا مونس ورفیق رہے اور تیری یاد میں میرا ہر لمحہ گزرے۔قرآن پاک میں جہاں فضائلِ ذکر کا بیان آیا ہے وہی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی ذکر کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ذکر دل کے سکون کا باعث بنتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قرُب حاصل کرنے کے لیے بہترین نسخہ ہے۔ اسی لیے خواجہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ مجھے خود کو بھول کر ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہر حال میں میری مدد فرما تا کہ میرے رنج وغم دور ہوں۔ میں تیرا ذکر کرتا رہوں ہمیشہ، اللہ مجھے توفیق عطا کر۔

یا رب من اگر مست و گر ہشیارم
گر خفتۂ غفلتم و گر بیدارم
ہنگامِ جزا چو با تو افتد کار
بر نیتِ من ببین نہ بر کردارم

پروردگار مس بوٚ چھُسا کِنہٕ بیٚدار چھُس
وۆلُمُت بوٚ غفلتن چھُسا کِنہٕ ہُشیار چھُس
در روزِ محشر بتھ بوٚ دِمہٕ کِتھٕ کٔنۍ بوٚ چھُس راوان
نیتَن جزا تتہِ دی ز مولا عاؔب دار چھُس

یا اللہ بوٚ چھُس مستی منٛز ہینہٕ آمت، مےٚ چھُنہٕ پتاہ زِ بوٚ چھُسا بیدار کِنہٕ غفلتچ نِندرِ چھَم، ییٚلہِ ئہ روزِ جزا چٲنِس دربارس منٛز ژٕےٚ بروٚنٛٹھ کُن یمہٕ مےٚ پرکھاؔوزِنہٕ ئلی کہ وُ چھ زِمیاٚنۍ نیت کیاہ چھےٚ۔

دراصل چھُ عملن ہیٛند دارومدار نیتَن پیٚٹھ، نیّت اگر ٹھیک آسہِ تیٚلہِ چھُ سورُے بہتر۔ چھِنا وناں نیتَن مُراد دِیہِ لتس خدا۔ یا بقول شیخِ کأمل حضرت نورالدّین نورانی رحمۃ اللہ علیہ:

سہ چھُنہٕ وُچھان قیٖلس تہٕ قالس
سہ چھُ وُچھان دلہٕ کِس حالس کُن
ذکرِ حق کر زیٖو دِتھ تالس
دیٖوِ رازٕ ہوٚنزٕ یِی زالس کُن

اَمی کنِز چھِ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ ہس کُن عرض کران یا اللہ یتھ مستی منٛز بہٕ مبتلا چھُس سو کرمےٚ دوٗر تہٕ مےٚ کر ہُشاٗری عطا۔ غفلت کر مےٚ نِش دوٗر یتھ بہٕ پگاہ چاٗنِس دربارس منٛز یتھ بتھ ہاوُن لایق روزٕ۔ میانیٚن عملن کُن مہ وُچھٕزی کہ میاٗنِس نتیس کُن۔ یا اللہ میاٗنی عرض کر قبول۔

یا اللہ میں مستی میں پڑا ہوں یا ہوشیار ہوں (بیداری) کی حالت میں غفلت کی نیند میں پڑا ہوں یا بیدار ہوں۔ بروز جزا جب تمہاری ذات کا سامنا ہو۔ میرے کردار کو نہ جانچنا بلکہ میری نیّت کو دیکھنا۔

حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ سے عرض گزار ہیں کہ میری غفلت دور فرما اور مجھے ہوشیاری عطا کر۔ میں اس بات سے بے خبر ہوں کہ میں کس حال میں ہوں۔ یا اللہ تم دلوں کے بھید جانتے ہو۔ روزِ محشر میرے اعمال نہیں بلکہ میری نیت کو دیکھ کر فیصلہ صادر فرمانا۔ اگر تم میرے اعمال کو پرکھو گے میں قیامت میں کسی کو منہ دکھانے کے لایق نہیں رہوں گا۔ میں غفلت کی نیند میں مست ہوں، اللہ مجھے جگادے۔

یا رب بنیازِ خود نازم چہ کنم
ور نپذیری عجز و نیازم چہ کنم
دور افگنی از حریم رازم چہ کنم
سوی کہ روم چہ چارہ سازم چہ کنم

چھُم ما ندامتس پیٹھ کانٛہہ ناز کرٕ بہٕ کیٛاہ
یہٕ دوے نہٕ بَر درِتھ بہٕ ہیکہٕ آواز کر بہٕ کیٛاہ
دربارٕ پنٕنہِ ینہٕ کرَکھ محروم اے مولا
ژٕ ی یوت چھُکھ فقط مےٚ چارٕ ساز کر بہٕ کیاہ

اے پروردگارٕ مےٚ چھُنہٕ پنٕنہِ نَس عجز و نیازس یعنی نٲدم آسنہٕ نَس پیٹھ کانٛہہ ناز، بہٕ کیاہ کرٕ اگر نہٕ ژٕ ندامتھ قبول کرکھ، اگر نہٕ ژٕ بخشکھ بہٕ کیاہ کرٕ۔ اگر ژٕ مےٚ پنٕنہِ درگاہ منٛزٕ نیبَر دِکھ دٲرِتھ بہٕ کیاہ کرٕ، بہٕ کوٚتُن گژھ ژٕ ےٚ سِوا کُس چھُ میون چارٕ ساز، خدایا بہٕ کیاہ کرٕ۔ یعنی ندامت آسنٕہ چھُنہٕ کانٛہہ تہٕ کیازِ اگر نہٕ یہِ اللہ قبول کرِ تیٛلہِ چھےٚ ہشی کتھاہ۔ بندٕ کرِی تن خدایس کوتاہ تہٕ زارٕ پارٕ اگر نہٕ سُہ قبول کرِیٛس بندٕ کیاہ ہیٛکہِ کٔرِتھ۔ اللہ تعالیٰ چھُ پنٕنہِ مرضی ہینٛد مٲلِک پانہٕ تٕس چھُنہٕ کنہِ کارس منٛز کانٛہہ معاون تہٕ مددگار، سُہ چھُ کُن تہٕ کیول۔ یس مہربان گژھِ تٕس کر برٕ تلہٕ عطا یس ناراض گژھِ سُہ کڈِی تن کرٕ وہٕ ساس خٲلی اَتھو یِہِ

واپس۔اگر سُہ کائنسہِ پننہِ دربارِ مثرِ نیٔر کڈِ زأنِو سُہ چھُ بدقسمت۔ یا اللہ اسہِ پیٚٹھ روز مہربان۔

اے پروردگار۔ مجھے اپنے عجز و نیاز پر کوئی ناز نہیں۔ میں کیا کروں۔اوراگرتم میری عاجزی کو شرفِ قبولیت نہ بخشوگے، میں کیا کروں۔ تم اگراپنی اسرار بھری درگاہ کے احاطے سے مجھے باہر پھینک دوگے تو میں کیا کروں، میں اور کس طرف جاؤں گا۔میرا چارہ ساز کون ہے۔کیا کروں۔

بندہ عجز وانکساری کے ساتھ اللہ سے کچھ مانگ لے اور امید رکھے کہ اللہ مجھے عطا کرے گا۔لیکن اللہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اپنے کسی بندے کی عرضی کو قبول کرے۔یعنی وہ بندے کی آرزو پوری کرے اُس سے کوئی پوچھنے والانہیں، نا کرے تو بھی اللہ کو کوئی پوچھنے والانہیں۔ یہ سب اُس کی مرضی اور اُس کے چاہنے پر منحصر ہے جو چاہے کرے۔

یہ بات ہم سب کے تجربے میں ہے کہ کبھی اللہ کسی بندے کو چھپر پھاڑ کے عطا کرتا ہے، جس کی بندے کو ظاہرً کوئی امید نہیں ہوتی۔اور کبھی کسی کی حشمت اور دولت چھین لیتا ہے جس کا بندے کو وہم وگمان نہیں ہوتا۔ یہ ہے اللہ کی قدرت سبحان اللہ۔وہ چارہ ساز ہے، بندہ اُس کے دربار میں سر تسلیم خم کرے۔اُسی سے مانگے ،اللہ مہربان ہوگا اور وہ سب کچھ عطا کرے گا جس کی بندے کو طلب ہو۔

حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ کی بڑائی اور اس کی بے پناہ طاقت کو بیان کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہاں وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول ﷺ تو کریم
صد شکر کہ ہستم میانِ دو کریم
مارا چہ ازیں غم کہ بروزِ عرصات
سلطان کریم است و دیوان کریم

یا رب ژٔ چھُکھ کریم حبیب خدا ﷺ کریم
مٹز باگ چھُس چھُم یوڑ اکھ بیٚیہِ ہوڑ اکھ کریم
محشر بپا گژھ چھُم نہٕ واللہ کانٛہہ مےٚ تمیُک غم
چھُم بادشاہ کریم پُش پناہ تہِ چھُم کریم

یا اللہ ژٔ چھُکھ پانہٕ تہِ کرٟیم تہٕ چون رسول صلی اللہ علیہ وسلّم تہِ چھُ کرٟیم، لچھِ بٔدی شکر تہٕ ثنا زِ بو چھُس دون کرٟیمن درمیان۔ اسہِ کیاہ چھُ محشرٕ چَن سختین ہیٛنڈ غم تہِ کیا زِ تمہِ دوہہ آسہِ بادشاہ تہِ کریم تہٕ تسُنٛد حبیب تہِ کریم۔ درۄٗد وسلام آٔسِن یمن پیٚٹھ۔ اللہ تعالیٰ سٕنٛز کاآژاہ منّتھ چھےٚ زِ أسی چھِ تٕسٔندی بندٕ تہٕ سُہ چھُ سانہِ باپتھ رُت یژھن وول یعنی کرم کرن وول۔ ٔستی تسنٛد شکر تہٕ ثنا زِ أسی بناوِنٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدی اُمّتی، امہِ کھوتہٕ بوٚڈ اعجاز تہٕ امتیاز کیاہ ہیٚکہِ آٔستھ۔ اللہ تعالیٰ سٕنٛز نعمٕژ یم اسہِ میسر تھوٚین تمن ہنٛز تھٕونٕ اسہِ منتھ ٔبلی کہ تھٕون منّتھ زِ اسہِ کُن سوزُن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم

یتھ کئی قرآنِ پاکس منز بیان کرنہٕ آمُت زِ قسمت وأل چھِ أسی زِ أسی چھِ دۄن کریمن منز باگ۔

یا اللہ تو خود بھی کریم ہے اور تیرا رسول صلی اللہ علیہ وسلّم بھی کریم ہے۔ سینکڑوں شکر وثنا کہ دو کریموں کے درمیان ہوں۔ ہمیں روزِ محشر کی سختیوں کا کیا غم کیونکہ اس روز بادشاہ بھی کریم ہے اور اس کا دیوان یعنی اُسکا حبیب بھی کریم ہے۔ جب بندہ دو کریموں کے درمیان ہوتو اس کو کیا غم۔ شرط یہ کہ وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلّم سے زبردست محبت کرنے والا ہو۔ اللہ کا ذکر کرتا رہے اور حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کرتا رہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اس میں کون شک کرسکتا ہے۔ وہ عظیم ہے، وہ علیم ہے، وہ سمیع ہے، وہم بصیر ہے، وہ قادرِ مُتلق ہے اور پھر وہ کریم ہے اس میں شک نہیں۔ اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت یہ کہ وہ رحمتہً للعالمین ہیں، شفیع المذنبین ہیں۔ اللہ نے نعمتیں اور وہ بھی اَن گِنت عطا کرکے منت نہ رکھی ہاں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں فرمایا: ان کو بھیج کر میں نے مومنوں پر منّت رکھی۔ اللہ کا کرم کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں۔ یعنی قدم قدم پر برکتیں، قدم قدم پر رحمتیں۔

یارب چہ خوش است بے دہاں خندیدن
بے واسطۂ چشمِ جہاں را دیدن
بنیشن سفر کن کہ بغایت خوب است
بے منت پا گردِ جہان گردیدن

کرِ در دہن کانٛہہ قآد اَسُن کوٚت چھُ بہتر
أچھ کھولنے یُس زانہِ وُچھن کوٚت چھُ بہتر
کانٛہہ باسہِ پننہِ جایہِ ژھنڈِتھ تراوِ کُل دُنیاہ
بیٚیہِ ٹلہِ نہٕ کُنہِ کُن کانٛہہ تہِ قدم کوٚت چھُ بہتر

یا اللہ أس کھولنہٕ ورأے اَسُن کوتاہ بہتر چھُ تہٕ أچھ کھولنہٕ ورأے دُنیاہ وُچھن تہِ کوتاہ بہتر چھُ۔ پننہِ جایہِ روٗزِتھ سفر کرُن چھُ پسندیدٕ تہٕ اورٕ یور قدم کڈنہٕ ورأے تمام جہانن پھیرِتھ یُن کوتاہ جان چھُ۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم أسی نہٕ اَسان ٲکی کہ أسی تبسُّم فرماوان امہ، کنٛی چھُ دہانہٕ کھولنہٕ ورأے اَسُن یعنی تبسُم کرُن سنّتِ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم۔ أچھ بند تھٲوِتھ دنیاہ وچھُن یہِ گوٚ وغور وفکر کرُن زِ یہِ کیٛنژھا دُنِہس منز چھُ یہِ چھُ، سورُے خدایہِ سنٛد پاٚدِ کوٚرمُت، تہٕ سُے چھُ امیٛک مألِک تہٕ بیٚیہ نہٕ کانٛہہ۔ قدم کڈنہٕ ورأے کُل جہانن سأر کرنہٕ باپتھ تہِ چھےٚ ذکر کرٕنی تہٕ خدایہِ سُنٛد بجر

تہٕ تھزٕ ر بیان کرُن زِامہٕ ستیٚ چھُ بنٕد خدایس نزدیک گژھان تہٕ اللہ تعالیٰ چھُ اُمِس بدلس منٛز کمال عطا کران زِیہِ چھُ تہِ کرِتھ ہیکان یِنہٕ کأنسہِ وہم وگمانس منٛز آسہِ۔

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان اللہ چھُ نہایت طاقتہٕ وول سُہ یِیٚلہِ یژھان چھُ پننٮ۪ن مقرّب بندن چھُ تیٚوٗ ت طاقت عطا کران یم چھِ اکسےٚ جایہِ بِہِتھ دوٗ ردوٗ رتانٕی خدایہِ سٕنٛز کأینات وُچھِتھ ہیکان۔

اے پروردگار! منہ کھولے بغیر ہنسنا کس قدر اچھا ہے اور آنکھ کھولے بغیر دنیاہ کو دیکھ لینا بھی کتنا اچھا ہے۔اپنی جگہ بیٹھ کر سفر کرنا نہایت ہی پسندیدہ ہے اور پیروں کا احسان اٹھائے بغیر تمام جہانوں کو دیکھ آنا بہت خوب ہے۔ایسی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ اپنے مقرّب بندوں کو عطا کرتا ہے۔یعنی طےزمان و طےمکان۔کہ وہ اپنی نشست پر بیٹھ کر پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس کا نظارہ کرتے ہیں۔ایسے بندے حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنتّوں کو زندہ کرتے ہیں۔ہنسنے کی جگہ تبسُم کرتے ہیں اس لیے کہ یہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت ہے۔خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اُس کمال کی بات کرتے ہیں جو بندوں کو اللہ کی طرف سے عنایت کیا جاتا ہے۔

یا رب بسرِ شکِ گرم سوز جگرے
از چشمِ ترّحم سوی عاصی نظرے
گر نقدِ گرم جنسِ گناہ می خواہد
ایں جنس بہ از بندہ نداند دگرے

یس ژالہِ وسان اوٚش تہٕ عشقہٕ نارٕ دوٗد جگر
اوٚنمے وسیلہ سُے تہٕ مےٚ کُن کرتہٕ اکھ نظر
یوٚد رحمتس چانِس چھُ مول گونہو بوٚ رُت آسُن
عاصی بوٚ چھُس لاریب فیہ واللہ چھُ یِی پزر

یاالٰہی یس جگرس عشقہٕ ستی بسہٕ بسہٕ گوٚمُت آسہِ تیٖنٛدِ اوٚشہِ کہ پاسہٕ یُس سُہ تراوان چھُ کرمےٚ رحمتُچ نظر۔ اگر چانہٕ رحمتک فصل گوناہ چھِ سُہ فصل چھُ مےٚ نِش۔ یعنی تیٚلہِ چھُنہٕ مےٚ ہیوٚ گونہگار کانٛہہ۔ اتھ رباعی منٛز چھُ ندامتُک اظہار تہٕ عشقہٕ دادِچ دَگ بیان کرنہٕ آمٕژ۔ تہٕ امہِ کُے وسیلہ پیش آمُت کرنہٕ۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان امہِ کی پاسہٕ کرمےٚ نظرِ رحمت یا اللہ۔

یاالٰہی کسی سوختہ جگر عاشق کے پرتپش آنسوؤں کی بدولت مجھے اپنی نظرِ رحمت سے نواز۔ اگر تمہاری رحمت کی قیمت گناہوں کی فصل ہے وہ مجھ گنہگار کے پاس ہے۔

یا رب دلم بکشائے از توبہ درے
بے منت مخلوق رسان ماحضرے
در باقی عمر آنچنانم بگذر
کز من نرسد بہیچکس درد سرے

درواز توٗبک میانہِ باپتھ کھول اے مولا
پیٚیہِ کانٛسہِ ہنٛدِ احسانہٕ روٗس روزی مےٚ کر عطا
میے بے ذریڑ بناوتم پروردگارٕ بوز
تکلیف گژھِ نہٕ کانٛسہ وَاتُن میٲنہِ ذٕسی شہا

فرماوان اے خدایہِ میانہِ باپتھ کھول میانہِ دلکہِ توٗبک درواز، یعنی مےٚ دِتوبہٕ کرُنک توفیق تہٕ میون دل پھر پانس کُن۔مےٚ کر خلقن ہنٛدِ احسانہٕ ورأے روزی عطا۔مےٚ مہٕ دِ پیٚیہِ کُنہِ دروازس پیٚٹھ گژھنہٕ تہٕ باقی سأرِ زندگی دِمےٚ تِتھے کنٛۍ گزارنُک توفیق۔میانہِ ذٕسی گوٚ ژھ نہٕ کانٛسہِ کانٛہہ تکلیف واتُن۔اللہ تعالیٰ ہن چھُ پانہٕ بندن توبہ کرنہٕ باپتھ فرمووُمت۔یعنی یکجا سِمتھ کٔرِو توبہ۔تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن متعلق چھُ یہِ قول موجود زِ تِم اُسی دوٕہس رأتس مٔنز دُستتِہ لٹہِ توبہٕ تہٕ استغفار کران۔حتیٰ کہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ کُنہِ تہٕ آلأیشہِ نِش پاک تہٕ مُنزّہ۔یہِ چھےٚ دراصل کُل اُمّتہٕ کہِ

باپتھ رہنمائی ، تہٕ کیازِ اَسی چھِ زانٛتھ تہٕ نہ زانٛتھ گوناہ کران تھی تہٕ وُچھتھ گوناہ کران امہِ کِنۍ چھےٚ اسہِ بار بارتوبہٕ کرٕنۍ ضرورت۔ امہِ باپتھ توفیق عطا سپدنہٕ خاطرٕ چھِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ دعا کران ۔تہٕ یہ عرض تہٕ زِمےٚ کرلۆکن ہنٛدِ منتہٕ ورأے رۆزی عطا۔ ییٚہِ یہ زِمیانہٕ دٕسی گۆژھ نہٕ کانٛسہِ ذریٚرتہٕ تکلیف واتُن۔

حضرتِ سعدیؒ چھِ فرماوان:

زنا کوشیدن خود در فرویشم بدہ توفیق کوشش تا بکوشیم

ازاں خواں سوے درگاہِ مارا بہ ایماں بر بروں ہمراہ مارا

یا اللہ! توبہ کا دروازہ کھول دے میرے دل کا اور لوگوں کا احسان اٹھائے بغیر مجھے روزی عطا فرما۔ میری تمام باقی عمر کچھ اس طرح گذار دے کہ میری طرف سے کسی بھی ذی روح کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

توبہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ گناہ بڑے ہوں یا چھوٹے توبہ کرنے کی تلقین خود ذاتِ پاکِ حضرت اللہ نے کی ہے۔ کہ اے ایمان والو ایک ساتھ مل کر توبہ کرو۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بذاتِ خود امّت مسلمہ کو توبہ کے الفاظ سکھائے ہیں۔

''میں ان تمام گناہوں کے لیے مغفرت کی دُعا کرتا ہوں یا اللہ جو مجھ سے عمداً یا خطا کی وجہ سے ہوئے۔ چھپ کر کیے یا اعلانیہ اور اُن گناہوں

سے بھی توبہ کرتا ہوں جو میں نے قصداً کیے یعنی جانتے ہوئے کیے یا پھر نہ جانتے ہوئے۔ اللہ تمہیں علم غیب ہے، تم عیبوں کو ستر کرنے والے، گناہ بخشنے والے ہو، دلوں کے بھید جاننے والے ہو، اور تمہاری قوّت اور طاقت بے پناہ ہے جو چاہو وہ ہو جاتا ہے۔ اے عظمت والے۔''

ہمیں چاہیے کہ ہم لگاتار توبہ کرتے رہیں۔ تا کہ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔

آں کیست باشد کہ دہد بے تو خدایا
بے منت و بے محنت ہر لحظہ عطایا
عاصی چہ کند جز کہ رَوَد بر درِ تو
اے کانِ کرم بکرم بخش خطایا

کُس کائنسہٕ دِیہٕ کینٛہہ غرضہٕ رؤس یہِ چھےٚ شان چاٲنی بس
روزی دِوان چھُکھ پرٛیتھ بندس پرٛیتھ کائنسہٕ ہیٚنٛد ژٕ کس
آمُت یوٗ چھُس سوالی بِٛتھ بوزتم زارٕی
کرتم خطا مےٚ معاف از بے چارٕ بے کَس

یا اللہ ژےٚ ورأے چھُنہٕ کانٛہہ یُس کائنسہٕ کُنہٕ غرضہٕ ورأے کیٛنہ دِیہٕ تہٕ کرنہٕ ورأے تہٕ مِنّتہٕ ورأے کائنسہٕ عطا کرِ ژٕ چھُکھ پرٛیتھ حالس منٛز بنٛدن عطا کران۔ یوٗ چھُس چانٛس برس پیٹھ وومید یِٛتھ آمُت، خدایا مےٚ بخش۔ یہِ چھُ صفتِ خدا زِ سُہ چھُ بلا منّت عطا کران۔ تہٕ پننٮ۪ن بندن ہیٚنٛد حاجت پوٗرٕ کران۔ تہٕ گوناہ معاف کران۔ أسی چھِ تس آلو دِوان سُہ چھُ بوزان۔ سانٮ۪ن اسلافن ہیٚنٛد طریقہٕ چھُ یہِ روٗ دمُت زِ پرٛیتھ نمازِ پتہٕ چھِ خدایس زارٕ پارٕ کران زِ اللہ سأنی گوناہ کر معاف، سأنِس حالس پیٹھ کر رحم، سأنِس رزقس منٛز کر ہُریر، موتہٕ بروٛنٛٹھ کرسون توبہٕ قبول، تہٕ مرنہٕ پتہٕ کٔری زِ

مغفرت ژٕ چھُکھ ہأدی تہٕ حق تہٕ ژٕ ےٚ ورأ ے چھُنہٕ کأنٛہہ ہدایت دِنہٕ وول۔ اللہ تعالیٰ کٔرِن اسہِ سارِنےٕ ہندی گوناہ معاف تہٕ بیٚیہِ کٔرِن پنہٕ نِس رحمتس وومیدوار۔

اے پروردگار! تمہارے بغیر کوئی نہیں جو کسی کو بِلا غرض کچھ دے سکے اور بلا محنت و مِنّت عطا کر سکے۔ تم ہر لحظہ بندوں کو عطا کرتے ہو۔ میں گنہگار تیرے در پر سوالی بن کر آیا ہوں اپنے کرم سے مُجھے بخش دے۔

یا رب من خجستہ را دوائے بفرست
رنجور غریب را شفائے بفرست
اندر تنِ ایں بندہ نماندہ رمقے
از رحمتِ خود آبِ بقائے بفرست

کمزور تۂ لاغر بوٗ چھُس آغا مےٗ دوا سوز
دادیٚن مےٗ کرتم آغۂ شفا میون صدا بوز
بوٗ زندٕ روزٕ چھیٚم نۂ کانٛہہ ووٚمیدا ے مولا
آبِ حیات سوزتم تی چھُم مےٗ مُدعا بوز

خدایا یِمس گونہگارس تۂ کمزور بنٛدس کرپننہِ دواخانٕک دوا بھم۔ مےٗ غریبس تۂ اوزرد دِلس کر شِفا۔ مےٗ منٛز چھُنہٕ زندگی ہنٛدی آثار اکھ رَژھ تۂ موجوٗد، مےٗ کر آبِ حیات عطا پننہِ رحمتۂ ستی۔ یعنی میأنی غم تۂ ہم کردوٗر۔ مےٗ کر شفا عطا تۂ کیازِ بوٗ چھُس بیمار۔ بوٗ چھُس غمگین شادی کرم عطا۔ بیٚیہٕ کر میانہِ وأنسہِ وسعت عطا۔ آبِ حیات وٕنتھ گوٚ وزٕ تُھی وأنس یُتھ جادٕ رژٕ عملہٕ بٕن کرنۂ۔

یاالٰہی، اس کمزور اور لاغر بندے کو اپنے دوا خانے سے دوا بھیج دے۔ مجھ غریب اور آزُردہ دل کو شفا بخش دے۔ اس کمترین بندے کے

جسم میں زندگی کی تھوڑی سے رمق بھی باقی نہیں رہی ہے۔اپنی رحمت سے مجھے آب حیات عطا کر۔کہا گیا ہے کہ جِسے آبِ حیات نصیب ہوتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔لیکن یہاں پراس کا مطلب لمبی عمر ہے تاکہ زیادہ اعمال کیے جاسکیں۔اور بندہ قیامت میں سُرخ رواور شادمان ہوکر خدا کے دربار میں حاضر ہو۔

اے رہنما بمن مسکین یاری کن
درماندہ و بیکسم تو غمخواری کن
بر در گہہ ناکسم خدایا مفرست
بے منت مخلوق روزیم جاری کن

مےٚ کر اِمداد مسکیٖنس مے وتھ ہاو
پتھر پیوٗمُت بوٚ بیکس غم مےٚ مُشراو
بلا احسان کر روٗزی عطا میٖےٚ
مےٚ بتھِ چھم مسلہٕ آغا تم ژٕ أنزراو

اے اصلیٖچ تہٕ ہداتیٖچ وَتھ ہاون والہِ ،مےٚ مسکیٖنس کر مدتھ۔بوٚ چھُس سیٹھاہ عاجزتہٕ بےکس بنٛد ،میأنٛز غم خأری کر،خدایا مےٚ مَہ سوزبیٚیہِ کُنہِ برس پیٚٹھ ،مےٚ کرکأنسہِ ہنٛدِ احسانہٕ ورأے پننہِ دربارٕ رِزق عطا۔یَس بندس اللہ تعالیٰ ہدایتہٕ چہِ وتہِ پیٚٹھٕ گامزن چھُ کران سُہ چھُ پرٛیتھ مرحلس پیٚٹھ کامیأبی تہٕ کامرأنی پرٛاوان۔ مسکیٖنن تہٕ عاجزن مدتھ کرن وول چھُ اللہ۔پرٛیتھ بندس پزِ اللہ تعالیٰس مدتہٕ باپتھ زارٕ پارٕ کرُن، صبحن ،شامن وۄتھہٕ وُن بیٚہہ وُن ہرحالس منٛز ،یہِ یژھ تہٕ یقین تھٲوِتھ زِ یہِ بوٚ منگہٕ تہِ کرِ مےٚ اللہ عطا تہٕ منّتھ تہِ تھویم نہٕ۔

اے راہِ ہدایت دکھانے والے خدا، مجھ مسکین کی مدد فرما۔ میں بڑا عاجز اور بیکس بندہ ہوں تو میری غمخواری فرما۔ اے خدا مجھے اور کسی کے دروازے پر نہ بھیج۔ لوگوں کا احسان اٹھائے بغیر میرا رزق جاری رکھ۔ بندہ جب اللہ سے ہدایت مانگتا ہے اللہ اُسے نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ غریب اور مسکین اللہ کے دربار میں عرضی پیش کرتے ہیں اللہ اُنہیں عنایت فرماتا ہے۔ اور وہ سربراہ ہوجاتے ہیں۔ بلا حساب رزق عطا کرنے والی ذات اللہ کی ذات ہے۔

اے خالق ہر بلند و پستی
شش چیز عطا بکن ز ہستی
ایمان و امان و تندرستی
علم و عمل فراخ دستی

اے تھزرن سَنزرن ہِندِ مولا
شیٚے چیز چھِ آغا کرتٕہ عطا
ایمان، اماں بیٚیہٕ تندرستی
بیٚیہٕ علم و عمل، رُت مال و متاع

اے پستیَن تہٕ بلندِین ہنٛدِ پأدٕ کرن والِہ ، مےٚ کر پننہٕ قوٗ درتہٕ شیٚے چیز عطا۔ ایمانِ کأمل، خوفہٕ نِش امان، صحتِ کأمل، سُہ علم یُس نفع دِنہٕ وول آسہِ، نیک عمل تہٕ دِنہٕ وول اتھٕ۔ یم شیٚے صفت چھِ اہم ترین زِ یس یم صِفات عنایت سپدن تس چھنہٕ پتہٕ کُنہِ کُے ضرورت۔ تِسنٛدِ باپتھ چھُ یہِ کافی۔ یہ رباعی چھےٚ مسجدن، خانقاہن تہٕ مجلسن منٛز یسلہٕ پأٹھی یوان پرنہٕ۔ امہِ کنٛزٕ چھےٚ اکثر لُکن زبأنی یاد۔

اے بلندیوں اور پستیوں کے پیدا کرنے والے، مجھے اپنی قدرت کاملہ سے چھ چیزیں عنایت فرما۔ ایمانِ کامل، خوف وڈر سے امان، جسمانی

صحت، نفع بخش علم، نیک عمل اور وسعتِ دست یعنی فیاضانہ مالی حالت۔ اللہ مال بیشتر لوگوں کو عطا کرتا ہے لیکن کئی ان میں سے کنجوس ہوتے ہیں۔ مال ختم نہ ہو اُس ڈر سے وہ کئی اہم عبادات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے حج، زکوٰۃ اور خیرات۔ وہ مال کو اپنا سمجھتے ہیں جب کہ یہ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اور وہ بندوں کو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے دربار سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ کہیں انہوں نے قرضہ لے کر غریبوں کو عطا فرمایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ کا دیا ہوا مال اُس کی راہ میں خرچ کریں۔ ایمان سلامت رہے۔ امان ملے، تندرست رہیں، علم حاصل کریں اور فراخدل بنیں اس کے لیے اللہ سے دعا کریں۔

اے آنکہ نداریم بجز تو دگرے
بر حالِ خرابِ خستگان کُن نظرے
نے روز بروزہ آیم نہ شب بنماز
بخشائے گناہِ ما بآہ سحرے

نے روزٕ تھوان نے نمران سر
چھُنہٕ کانٛہہ ژٕےٚ سِوا ژٕی چھُکھ یاور
یَم رات کیتھٕن چھِ وَداں تہٕ رِواں
چھُے پاس تِہنٛدُ اسہِ کرتہٕ نظر

اے اللہ اسہِ چھُنہٕ ژٕےٚ ورأے کانٛہہ۔ اسہِ خستہٕ حالن تہٕ کمزور بنٛدن پیٛٹھ کر کرم۔ بو چھُس نہٕ دوہس روزٕ تھوان نہٕ راتس نیمازٕ پران۔ امہِ کِنۍ کر سأنۍ گوناہ سُلہِ صبحٲے آہِ وزأری کرن وألِ ہِنٛدِ پاسہٕ معاف۔ صبحُک وکھ چھُ نورُک وکھ آسان۔ اتھ منٛز یُس خدایس زارٕ پارٕ کرِتس چھُ اللہ امداد کران۔ امِی کِنۍ چھِ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ یہُنٛد وسیلہٕ پیش کٔرتھ کمزور تہٕ پتھر پیمتیٛن ہندِ باپتھ دعا کران زِ یمن لگن کر کرم تا کہ یہنٛدی مشکل گژھن حل۔ یہِ ؤنتھ زِ بو چھُس نہٕ دوہس روزٕ تھوان تہٕ نیمازٕ پران، امیک مطلب چھُنہٕ زِ

حضرت أسی نہٕ روزٕ تھوان تہٕ نیماز پران ٲسۍ کہ چھُ یہِ عاجزی تہٕ ندامتُک اظہار۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ اللہ تعالیٰ سٕندی مقبوٗل بندٕ۔ مگر تمہِ پتہٕ تہِ وُچھِو یمن منز کاٗژاہ نرمی چھےٚ زِسُلہِ صبحن آہ وزأری کرن وألۍ سُنٛد وسیلہٕ پیش کٔرِتھ دُعا کران۔ أتھۍ چھِ ونان بجرتہٕ عظمت۔

اے اللہ تمہاری ذاتِ کریم کے بغیر ہمارا اور کوئی نہیں۔ ہم کمزور اور خستہ حال بندوں کی خراب حالت پر اپنے کرم کی ایک نظر ڈال دے۔ میں نہ دن کو روزہ رکھتا ہوں اور نہ رات کو نماز پڑھتا ہوں۔ لہٰذا اپنے کسی دیوانے کی ایک آہِ سحر گاہی کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ صبح کا وقت بہت اہم ہوتا ہے۔ اس کو مبارک وقت کہا جاتا ہے۔ آہِ سحر گاہی کا زبردست اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ آہِ سحر گاہی کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں۔ پھر ان کی عاجزی اور انکساری۔ سبحان اللہ۔

ما تہی دستیم بر آور دیم دست اندر دعا
نقدِ فیضے نِہہ بریں دست گنہگارِ ما
قاضی الحاجاتِ مسکینان ومحتاجان توئ
پس روا کن از کرم حاجتِ بسیارِ ما

اتھِ چھم مےٚ خٲلی آس در دربار اے خدا
کرتم خدایِہ یاوری چھُکھ سون پُش پناہ
چھکھ بےکسن ہیٚیہِ بے سہارن ہیٚنڈ ژٕ کُنےٚ کس
حاجتھ مےٚ چھم پننہِ نیٚو خزانو کرتہٕ اسہِ عطا

یا اللہ بوٚ آس خٲلی اتھِ ہیٚتھ چأنِس دربارس منٛز۔ ژٕ چھُکھ سخی چانہِ دربارِ چھُنہٕ کانٛہہ خٲلی نیران، سانٛین اتھن منٛز تراو پننہِ بڑِ خزانہٕ منٛز کیٚنہ۔ ژٕ چھُکھ تمام حاجتھ مندن تہٕ مِسکینن ہِنٛڈ حاجتھ روا، اِوِ کِنہٕ چھِ أسی التجا کران زِ سون پرٚیتھ حاجتھ کر روا۔ دِنہٕ واجیٚنہٕ ذات چھےٚ خدایِہ ہِنٛز ذات اِوِ کِنہٕ پزِ تسٔی منگُن۔ تسٔی نِش چھُ سورُے، سُہ چھِ خزانن ہیٚنٛد مأ لِک، تِہنٛدی خزانہٕ چھِنہٕ زانٛہہ کم گژھان۔ پرٚیتھ مسکین تہٕ کمزور بندٕ چھُ تس منگان تہٕ اللہ چھُ پھِری پھِری تہٕ بار بار دِتھ تھکان۔ یَمن ہلم خٲلی چھِ آسان تِمن ہلم برَن وول چھُ

اللہ۔یم پریشانِ حال آسن تمن چھُ اللہ غم تہٕ پریشانی دوٗر کران۔
اللہ تعالیٰ کرِن سانێن مشکلن تہِ آسان۔آمین

یا اللہ! میں خالی ہاتھ لے کر تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔تو سخی ہے تیرے در سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ ہمارے پھیلے ہوئے ہاتھوں پر اپنے فضل وکرم کی نقدی رکھ دے۔تو تمام حاجت مندوں اور مسکینوں کا حاجت روا ہے اس لیے ہماری التجا یہی ہے کہ ہمارے بے شمار حاجات کو روا فرما۔اللہ کے خزانے بڑے اور عمیق ہیں ان میں کبھی کم نہیں ہوتا۔ بندے کو چاہیے کہ اللہ سے مانگے کیونکہ اُس کے سوا کوئی ذات عطا کرنے والی نہیں۔

اے نقش شدہ بر دل شوریدۂ ما
از ہر دو جہاں توئی پسندیدۂ ما
در ہرچہ نظر کنم ترا می بینم
سبحان اللہ! مگر توئی دیدۂ ما

اے ذاتہِ پاکہٕ چون نقش چھُم کھٔنِتھ دِلس
دوشوے جہان اُک طرف محبوٗب ژٕ ے مےٚ بس
یُس ذرِّ نظرِ چھُم یِوان تتھ منٛز چھُ جلوٕ چون
تٲعریف چانٛی چھُس کراں چھُکھ میون دادرس

میانہٕ ٹاٹھِ خدایہِ میانٛس دیوانہٕ دِلس پیٹھ چھُ چون ناو کھٔنِتھ ، مےٚ چھےٚ چانٛی ذات سیٹھاہ محبوٗب تہٕ پسند۔ یُس ذرٕ بوٗ وُچھان چھُس تتھ منٛز چھُ چونُے جلوٕ نظرِ گژھان۔ بوٗ ہیکہٕ نہٕ چانٛی تعریف کٔرِتھ۔ صرف ونہٕ یہِ زِ ژٕ چھُکھ مےٚ دوٗن اٲچھن گاش۔ ناولیکھِتھ آسٔن گوٚو زِ لگاتار ذکرِ خدا کرنہٕ سٍتؠ چھُ خدایہِ سُنٛد نوٗر دِلس منٛز سرایت کران تہٕ امہِ کیٚن پرَن پیٹھ لیکھنہٕ یِوان۔ پتہٕ چھنہٕ ذکر کرنٛچ ضرورت پیوان ٲکی کہ چھ دل پانے ذکر کران۔ تہٕ یہِ ذکر چھےٚ دلکہِ لسنہٕ بسنہٕ باپتھ اہم غذا بنان۔ تہٕ ذاکر چھُ خدایہِ سُنٛد دیوانہٕ بنان۔

یہِ کینژھا چھُ تتھ منز چھُ أمِس خدایہِ سُند نوٗر نظرِ گژھان۔ خدا دوٗن أچھن گاش آسُن گوٚو خدایہِ ہنٛز قربت حاصل سپدٕنی۔ یعنی

”بوٚ مورُس یارٕ ہنٛدی لولن وَنے کیاہ
مےٚ چھُم سُے گاش دوٗن چشمن وَنے کیاہ“

(مؤلف)

میرے محبوب تیری ہی ذات کا نقش میرے اس دلِ دیوانہ پر کُندہ ہے۔ تیری ہی ذات مجھے دونوں جہانوں سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے۔ میں جس ذرّے پر بھی نظر ڈالتا ہوں اس میں تیرا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔ میں تیری تعریف وتوصیف کرنے سے قاصر ہوں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کی بینائی ہے۔ ذکرِ دایم کرنے سے دل اللہ کے نور سے منّور ہوجاتا ہے۔ ذکر دراصل دل کی غذا ہے۔ اس سے دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سالک کو ہر ذرّے میں صرف اللہ کی ذات نظر آتی ہے۔ یعنی جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔

در ذاتِ مقدّست کسے را راہ نیست
و زعینِ جمال ہیچ کس آگاہ نیست
سرمایہ رہروانِ راہش طلبند
جز گفتن لا الہٰ الا اللہ نیست

کُس وُچھِتھ ہیٚکہِ خدایہِ چون جمال
واتہِ کُس ژٕے نِش زِ ہاوِ کمال
چانہِ وتہِ پیٚٹھ رواں دواں چھِ خاہِش مند
کلمۂ حق پٔرِتھ چھِ تِم وُچھان جلال

اے اللہ چأنِس ذاتہِ پاکس تانی ہیٚکہِ نہٕ کانٛہہ رسأیی حأصل کٔرِتھ تہٕ چانہِ جمالہِ نِش چھُنہٕ کانٛہہ آگاہ، چانہِ وتہِ پیٚٹھ پکن والیٚن چھےٚ چأنی ذکر لا اِلہٰ الا اللہ کأنی۔ یُس تہِ شخص کلمۂ حق پران چھُ تس چھ اللہ تعالیٰ عظمت عطا کران۔ سُہ چھُ خدایہِ سُنٛد مقبول بندٕ بنان۔ اللہ چھُ أمِس ٹوٚٹھ تھوان تہٕ أمسُنٛد اعلان مَلکن منٛز کرِناوان زِ فلأنی بندٕ چھُ مےٚ ٹوٚٹھ تہٕ توٚہۍ تہِ کٔرِو أمِس سٟتۍ محبت۔

اے اللہ تمہاری ذاتِ پاک تک کسی کو رسائی حاصل نہیں اور تمہارے جمال کے سرچشمہ سے کوئی آگاہ نہیں۔تمہارے راستے پر گامزن ہونے والے خواہش مندوں کا سرمایہ ذکر لا اِلہٰ الا اللہ کے بغیر کچھ نہیں ہے۔اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تک رسائی حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ہاں ذکروفکر کرنے والے اللہ کی قُربت سے سرفراز ہوتے ہیں۔اللہ اُن سے محبت کرتا ہے۔ملائکہ حضرات اور دنیا کے لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

اے دوست کہ زخمِ دلِ مانا سوراست
از پائے فتادہ ایم منزل دور است
احوالِ خود از کسے چہ پنہاں داریم
چوں زلف پریشانِ ما مشہور است

عاشقی ہیٔڈ غم بِٔنتھ نو سُور گوؔو
چھنۂ ہیکَتھ پکۂ ہَو تۂ منزِل دؤر گوؔو
سارنۓ پے کیٔاہ بِٔنتھ آمُت مےؔ چھُم
قصۂ عٔشقُک وارِیاہ مشہور گوؔو

اے دوس عشقۂ کِس غمس منزٕ یُس زخم اسہِ دِلس لوٚگمُت چھُ سُہ چھُ ناسوٗر بنیومُت ۔ ووٗنی تھٔکی أسی تۂ منزِل چھُ دؤر، أسی کتھۂ کٔنی تھوَو وپٕنی حالات کأنسہِ ژھایہِ أسی چھِ تِتھے کٔنی مشہور یِتھۂ کٔنی زلفِ پریشان ۔ دراصل چھُ عشق بے قرأری ہیٔڈ سبب ۔ عشقٕکی مرحلۂ طے کران چھ لگاتار تکلیف ٹُلن پیوان ۔ یِتھۂ کٔنی وننۂ چھُ آمُت :

”سہَل چھا عشقنہِ ژٕنجہِ درُنیے
رژھِ رژھِ مَرِٕژھ ماز کھیوٚنیے لوٚ“

یہِ چھُ اکھ عجیب دود یتھ یِلاج صرف معشوقہٕ سُنٛد دیدار چھُ۔ یُس زخم امہِ عشقٕ دلس لگان چھُ سُہ چھُ دوہ پتہٕ دوہ خطرناک صورت اختیار کران۔ امی چھِ اتھ خواجہ صأب رحمتہ اللہ علیہ ناسور (نوسور) ناو دِوان۔ سُہ دود یتھ نہٕ یِلاجی چھُ۔ فرماوان أمی دأدی ترووُس بو پتھرٕ تہٕ مےٚ رٔژنہٕ کانٛہہ ہمتھ تہٕ منٛزِلس تانی واتُن گوٚو مشکل۔ أسی کس وَنو پنُن بنُن، مگر تمہِ پتہٕ تہِ چھُ سون شوہرِ پرٚیتھ جایہِ یتھٕ کٕنٛژ کأنسہِ ہنٛدی پریشان زُلف چھِ آسان۔

اے دوست غم عشق میں جو زخم ہمارے دل کو لگا ہے اس نے ناسور کی صورت اختیار کرلی ہے۔ ہمارے پاؤں اب تھک چکے ہیں لیکن منزل مقصود ابھی دور ہے۔ ہم اپنے حالات کسی سے کیسے پوشیدہ رکھ سکتے ہیں ہم اُسی طرح مشہوٗر ہیں جس طرح زلفِ پریشان۔ یعنی نہ ہم اپنے حالات کسی کو بتا سکتے ہیں نہ انہیں چھپا سکتے ہیں۔ ہم عشق کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ہم مشہور بھی ہیں جس طرح پریشان زُلف۔

باسرِ تو ہر سوختہ رازے دارد
با رازِ تو ہر بندہ نیازے دارد
اے قادرِ ذوالجلال نا امید مکن
آنکس کہ بدرگہت نیازے دارد

بنٛدٕ چاٲنی چانہِ ہجرٕکی راز دار
سر کراں خم، سِر گژھاں چھکھ آشکار
واے مولا یِنہٕ کرکھ مےٚ ناوٕمید
بنٛدٕ چھُس چوٗنُے یوٚدوے نابہِ کار

اے اللہ پرٛیتھ سُہ شخص یُس چانِس عشقس تہٕ محبّتس منٛز دۄ دمُت چھُ، تسنٛد محبّتک راز چھُے ژےٚ معلوم۔ پرٛیتھ شخص چھُ ژےٚ ستی نیاز مندی ہینٛد تعلق۔ ژٕ چھُکھ تِسٕی پٔنٛنی راز باوان یُس ژےٚ نِش جُکتھ یوان چھُ۔ امہِ کِنی مہ کرُم نامراد، بلکہ کرم پننہِ فضلہٕ ستی کامیاب۔ یَس ژٕ نرمی تہٕ ندامت عطا کران چھُکھ سُہ چھُ ہجرٕ لبان تہٕ تس چھےٚ کامیاٛبی قدمن بوسہٕ کران۔ مےٚ لیٚکھ تِمن سرفروشن منٛز یِم چانہِ پرٛیتھ کتھِ تہٕ حکمس تعمیل کرنہٕ باپتھ پرٛیتھ وِزِ تیار روزان چھ۔ پٔنُن فضل تہٕ احسان کر یا اللہ۔ تہٕ عشقہٕ تَب

للہٖ ناونک توفیق کرُم عطا۔آمین

یا الٰہی تمہارے سرِ قدرت کے ساتھ ہر سوختہ جان بندہ راز داری رکھتا ہے اور تمہارے رازِ قدرت کے آگے تمہارا ہر بندہ اپنی عاجزانہ پیشانی جھکائے رکھتا ہے۔اے خدائے بزرگ و برتر اپنے اس بندۂ ناچیز کو ناامید مت کیجیو جو تمہاری درگاہ سے عاجزانہ امیدِ کرم رکھتا ہے۔

آنکس کہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عزیز و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی و ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

یُمۍ ژٕ زونُکھ کیا سنا کرِ اتھ زوُس
کیاہ سُہ کرِ حسبس تہٕ نسبس قُربتس
چانٛۍ یَم دیوانہٕ دِتہٕ تھکھ یُژ جہاں
دوٚن جہانن کیٛاہ بوٚ کرٕ ژٕے چھُکھ مےٚ بس

اے مولا یُمۍ ژٕ زونُکھ سُہ کیاہ کرِ پننہٕ نس زُوس۔ سُہ کیاہ کرِ پننہٕ نیٚن عزیزن تہٕ رِشتہٕ دارن۔ یا اللہ ژٕ چھُکھ پننہٕ نیٚن عاشقن پنُن دیوانہٕ بنٲوِتھ دوشوِنٛی جہانن ہنٛز دولت بخشان۔ مگر چون سودٲیی کیاہ کرِ دوٚن جہانن۔ یُمہِ وزِ سأ لک خدا گارنس منٛز کامیاب سپدان چھُ تِمس چھُ سورُے مُشِتھ گژھان۔ سُہ چھُ ذکرِ دایم کران۔ سُہ چھُ چانٛی ذکر کرِتھ اِطمنان حأصل کران۔ تس ہیوٚ بختہٕ بوٚ ڈُکس آسہِ یُس خدالیس یاد کرِ تہٕ خداصأب چھُ تسنٛز ذکر فرشتن منٛز کران۔ یعنی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ۔ امہِ کھوتہٕ بڈٕ سعادت

مندی کیاہ ہیکہِ اَ کس بندِ سِنڈِ باپتھ اَستھ ۔

اے مولائے کریم! جس نے تمھیں پہچان لیا وہ اپنی جان کا کیا کرے گا۔ وہ اپنے عزیز و اقارب اور اپنے خاندان کا کیا کرے گا۔ اپنے عاشق کو تم دیوانہ کر کے دونوں جہانوں کی دولت بخش دیتے ہو لیکن تمہارا سودائی دونوں جہانوں کے حصول کا کیا کرے گا۔ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو خدا کے ساتھ سودا کرتا ہے وہی اُس کے لیے نفع بخش ہوتا ہے۔ اللہ اس کو سخت عذاب سے نجات دیتا ہے۔

ہر بارکہ حضرت اللہ دہند
بے منت شافی بسحر گاہ دہند
خواہی کہ کمالِ معرفت دریابی
از خود بگذر تا بخودت راہ دہند

سحر وقتن گنج، مولا بأگران
حق گرٛھاں بندس چھُ وارہ مہربان
رَٹھ وجودی وَتھ تہٕ واتکھ مٔنزِلس
ذات وَتھ ہاوی تہٕ تھاوی در امان

اللہ تعالیٰ یہ کینٛژھا عطا چھُ کران سُہ چھُ سحر وقتہٕ عنایت کران سُتہٕ کُنہٕ سُفارشہٕ ورأے اگر ژٕ تہِ معرفتس منٛز کمال کرُن چھُکھ یژھان تیٚلہٕ پٔیی ژٕ ےٚ وجوٗد چھِ وتہِ پکُن تا کہ اللہ تعالیٰ ہاوی ژٕ ےٚ پانس کُن وَتھ۔ حدیثِ مبارکُک مفہوم چھُ زِ اللہ چھُ رأژ ہنٛدِس آخری پہرَس منٛز اسمانہِ اولس پیٚٹھ براجمان سپدان تہٕ فرماوان : چھا کانٛہہ مغفرت منگن وول بہٕ کرس گوناہ معاف، چھا کانٛہہ رزق منگن وول بہٕ کرس رزق عطا۔ چھا کانٛہہ مصیبت زداہ بہٕ کرس دل شاد۔

صبح چھُ تِتھس پرٕ یتھ بندٕ ہٕنٛدِ باپتھ مبارک یُس امہِ وزِ منگٕہ منگہٕ کرِ۔

اللہ تعالیٰ جو بھی اکرام وانعام عطا کرتا ہے وہ سحری کے وقت ہی عطا کرتا ہے اور بغیر کسی سفارش کے۔ اگر تم بھی معرفتِ حق میں کمال کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنے وجودی راستے سے گزرنا ہوگا تا کہ اللہ تمہیں اپنی طرف رہنمائی کرے۔ چونکہ صبح کا وقت نورانی ہوتا ہے۔ اس میں جو بھی بندہ مانگتا ہے وہ اُسے عطا کیا جاتا ہے۔ اِس وقت کا فایدہ ہم سب کو اُٹھانا چاہیے۔

از آبِ دو دیدہ چشمِ پُرنم بہتر
وز عیش و نشاط، محنت و غم خوشتر
یک لحظ حضورِ دِل بدرگاہِ خدا
از سلطنتِ تمام عالم بہتر

بہتر خوشک أچھو کھوتن چھےٚ آبدار أچھ
اوٗش ژالہِ ترٛ اوُن وُچھ تھواں چھےٚ برقرار أچھ
یُمِ عٲش عشرت ترٲوِ تہٕ حدِ روٗس ٹُلنی تکلیف
لیس آسہِ حضوری صِفت لس شاندار أچھ

دوٗیوٗ خوشک أچھو کھوتہٕ چھےٚ بہترِتم أچھ یِم عشقہٕ کہِ حُبابہٕ سٟتی پُرنم آسن۔عٲش عشرتہٕ خوشی کھوتہٕ چھُ بہتر تکلیف ٹُلن تہٕ اللہ تعالٰہس نکھہٕ أکِس برٛ نزِس گژھُن چھُ تمام دُنِہچہِ حکومتہٕ کھوتہٕ بہتر۔یِی چھُ پوٚز أچھن چھےٚ سیٹھاہ اہمیت تہٕ کیازِ یِمن منٛز چھ اکھ بہترین سرمایہ موجود سُہ گوٚو اوٗش۔بندٕ ییٚلہِ اوٗش تراوان چھُ اللہ چھُ أمِس پیٚٹھ مہربان سپدان۔تہٕ أمِس تہٕ عطا کران ینہٕ أمِس وہم وگمانس منٛز آسہِ۔یِم چھےٚ کتھہٕ کران تہٕ انسانہٕ سٟنٛز اندرونی

کیفیت بیان کران۔ اگر یم خدایہِ سِنڈِ عشقہِ کِنِ ترسپدن زآئِنو جنّتس مُڑُرکھ بر۔ تہِ بندِ سپُدِ جہنمہِ کہ عذابہِ نِش آزاد۔

دو خشک آنکھوں سے بہتر وہ آنکھ ہے جو عشق میں پرنم اور عیش وعشرت اور مسرت کے بجائے محنت و تکلیف اٹھا کر بہتر ہے۔ اللہ کے حضور دل سے ایک لحظ حاضر رہنا تمام دنیا کی حکومت سے بہتر ہے۔ یعنی آنکھیں خشک ہوں تو ان میں آنسو نہیں۔ اور جس آنکھ میں آنسو نہیں وہ نم کیسے ہوگی۔ دعا کرنی چاہیے کہ یا اللہ آب دار آنکھیں عطا کر۔

ہر کہ خواہد تا شود زِ ابدال حق
چار چیزش کرد باید اختیار
خامشی وجوع وعزلت رازِ خلق
بودنش بیدار در شبہائ تار

فاقہٕ روزُن ژھوٚپ بُن، لۄکن نِشن روزُن چھُ دۄر
سحر وقتن ووٚتھ گژھی پیدا دِلس اندر ژےٚ نۄر
اِدٕ بنکھ ابدال وقتُک حق کری اِدٕ یاوری
پانہٕ روزی رٲضی مولا رٲضی روزی آنحضورﷺ

یس انسانس یہِ خٲہش آسہِ زِ سُہ سپدِ اللہ تعالیٰ سٕندٚین ابدالن منٛز شٲمل تس پزن ژور چیز اپناوٕنی۔ خاموشی، بوٚچھ برداش کرٕنی، لُکن نِش دۄر روزُن تہٕ رٲژن منٛز یادِ خدا کرُن۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھ فرماوان یُس خاموش روٚدتمۍ لوٚب نجات، یُس بوٚچھِ برداش کرِ سُہ بنہٕ پرہیز گار، یُس لُکن نِش دۄر روٚد سُہ چھُ حفاظتس منٛز تہٕ یُمۍ یادِ خدا کوٚر سُہ بنیو محبوبِ خدا۔

جس انسان کی خواہش ہو کہ وہ اللہ کے ابدالوں میں شامل ہو جائے۔اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اپنا لے۔خاموشی اختیار کرنا، بھوک کا عادی ہو جانا، لوگوں سے علیٰحدگی اختیار کرنا اور تاریک راتوں میں یادِ خدا کرنا۔خاموشی اختیار کرنا یعنی فضول باتوں سے احتراز کرنا نجات کی چابی ہے۔بھوک برداشت کرنا تقویٰ شعار ہونے کی سنَد ہے۔لوگوں سے دور رہنا گویا گناہوں سے دور رہا اور یادِ خدا تو خدا کی قربت کی ضمانت ہے۔

گر گوہر طاعتت نہ سُفتم ہرگز
ور خاکِ درت بسر نہ رُفتم ہرگز
محروم نیم ز بارگاہ کرمت
زیرا کہ یکے را دو نہ گفتم ہرگز

چانٕس اطاعتس منٛز یوٚدوے نہٕ وکھ گُزور
نٕمنُک مےٚ آغہٕ کوٚرنہٕ سنٛز، انٛد ووت میون دور
تمہِ پتہٕ تہِ آش چھَم کرکھ آغا گوناہ مےٚ معاف
ٹھُٕہر ووٕمےَ نہٕ کانٛہہ شریک کُنٕزی فقط مےٚ ژور

اے میانہِ معبودٕ، اگر چہ مےٚ کوٚرنہٕ چون اطاعت یتھٕ کٔنٕ پزٕ، نَہ مٔژھم چانہِ درواز چ میٚژ ڈیکس نہٕ مٔژھم کلس، مگرتوتہِ چھُس نہٕ چانہِ رحمتہٕ نِش نا وٕمید تہِ کیازِ مےٚ چھُ فخر زِ کانٛہہ ٹھہرووُم نہٕ ژٕے شریک ۔ اللہ چھُ مألِک سُہ کرِقیامتس کیتُھ کأنسہِ تہٕ معاف مگر شرک کرن وألِس یعنی یُس لتس شریک کرِلتس نہ کینٕہٕ ۔ اللہ چھُ کُن لتس چھنہٕ کأنسہِ ہندِ مدتُک یا مشورُک ضرورت ۔

یِتھِ کُئِ قرآنِ کریمس منٛز سوره اخلاصص منٛز بیان چھُ کرنہٕ آمُت۔ یُس نہٕ مشرک آسہِ سُہ ہیٚکہِ خدایہِ سٕنٛدِ رحمتٕچ ووٚمید تھٔوِتھ۔

اے میرے معبود! اگرچہ میں نے تمہاری اطاعت کے موتی لڑی میں نہ پروئے اور نہ ہی تمہاری درگاہ کے دروازے کی مٹی کو ماتھے سے رگڑا اور نہ اس دُھول کو سر پر ملا لیکن میں تمہاری کریمانہ درگاہ سے کسی طرح سے بھی مایوس نہیں ہوں کیونکہ مجھے فخر ہے کہ میں نے تمہاری یکتائی میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ اللہ اپنے تمام بندوں کو جنّت عطا کرے گا لیکن شرک کرنے والے کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ۔ اگر کسی نے عبادت زیادہ نہ کی ہو۔ مگر اللہ سے محبت کرنے والا ہو۔ اور حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اِتباع کرنے والا ہو وہ کامیاب ہوگا۔

ما ہمہ کوتہیم دستِ امید است دراز
رومگردانی ز قبولم خود اے بندہم نواز
راندۂ عالم و سوی تو می آیم باز
کہ خرد کاغذِ باطل شدہ را کاغذ ساز

پروردگارٕ سجدٕ کرنس منز چھِ واراہ پتھ
تمہِ پتہٕ تہِ آغہٕ سارنے چأنی سیٹھاہ چھےٚ ستھ
لایتم متہٕ دکہٕ بۆ چھُس عاصی کرُم قبوٗل
رووُمت چھُس آغہٕ میانے ہاوتم سیٚز وتھ

یا اللہ اٗسی چھِ چأنی اطاعت کرنس منز کوتأہی کران مگر تمہِ پتہٕ تہِ ژٕ ے بروٚنٹھٕ کنہِ اتھٕ پھٔہلاوان، سیٚٹھاہ وومید ہیٚتھ۔ بۆ اگر یتھےٚ چھُس ژٕ کر مےٚ قبول، ژٕ چھُکھ بنٛدن مہربأنی کرن وول، بۆ چھُس واریاہ ناہنجار، وونٛ آس بۆ چأنس دروازس کُن پھیرِتھ، تہِ کیازِ یہِ کتھ چھےٚ مشہور زِ کاغذساز ے چھُ ردی کاغذ مٔلی ہیوان۔ ژٕ ی چھُکھ مولا میانیٚن گونٛہن مغفرت کرن وول۔

مےٚ چھےٚ وومید ژٕ کڈکھ نہٕ پننہِ دربارٕ منٛزٕ مےٚ خأ لی۔ پنہٕ نِس رحمتس ہیٚکھ کأم نہ کہِ غضبس۔

یا اللہ ہم تو سراسر تمہاری اطاعت وعبادت میں کوتاہی برت رہے ہیں مگر پھر بھی ہم نے اپنی امیدوں اور آرزوؤں کے ہاتھ پھیلا رکھے ہیں۔ میرے ایسے ہوتے ہوئے بھی مجھے قبول کرنے سے اپنا منہ نہ موڑیو۔تم بندہ نواز ہو۔ میں تمام دنیا کا دھتکارا ہوں اوراب واپس تمہارے دروازے پر لوٹ آیا ہوں کیوں کہ یہ بات مشہور ہےاور سچ ہےاستعمال شدہ اورخراب کاغذ کو کاغذ ساز ہی خریدتا ہے۔مان لیا میں نا ہنجار ہوں،تب بھی مجھے امید ہے کہ تم مجھ پر رحم کروگےاوراپنی بارگاہ میں قبول کروگے۔تا کہ میں ذلیل و رُسوا نہ ہوجاؤں۔ تمہیں اپنی عظمت کا واسطہ میرے ساتھ نرمی کا سلوک کر اے مولا۔ میں تمہارا دَر چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

ہر کہ وقت صبحدم در یادِ حق بیدار نیست
او محبت راچہ داند لائق دیدار نیست
ہمچو حیوان خفتہ باشد عمر ضائع میکند
رخت اور دزدے برد چوں پاسبان ہوشیار نیست

یُس نہٕ سُلہِ بیدار گوٚو نُورانہٕ وُچھا زانٛہہ
بیٚیہِ گاش ہیٚتھ مَلکن وَساں اَسمانہٕ وُچھا زانٛہہ
غاٰفل برابر چار واٰیس ہوٚ ز شوٗنگِتھ روٗد
آما یمٔس دِل وَن روٗخ جانانہٕ وُچھا زانٛہہ

یُس بندٕ نہٕ نوٗرکہِ وقتہٕ خدایہ سُنٛد یاد کرنہٕ باپتھ بیدار چھُنہٕ گژھان، تس کیاہ ترِ فکرِ زِمحبت کیاہ گوٚو، سُہ چھُنہٕ محبوٗبہٕ سٕنٛدس دیدارس لایق آسان۔ جانور سٕنٛدی پٲٹھی چھُ سوٗنگِتھ روزان تہٕ پٔنٕنۍ واٰنس ضایہٕ کران، چونکہ أمِس چھُنہٕ دل بیدار آسان یُس أمسُنٛد نگہبان چھُ، امی کِنۍ چھُ أمِس ژوٗر سورُے مال تہٕ متاع لوٗٹِتھ نِوان۔ تہٕ یہِ چھُ تباہ تہٕ برباد گژھان۔ پرٚیتھ راٰژ پتہٕ چھُ مبارک صبح یِوان۔ امہِ وقتہٕ چھُ دعا قبول سپدان۔ شیخ نورالدّین رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان۔

صبح پھۄل تے راتھ گَے ادا

اتہٕ کٕہیو رۄدُکھ رادا دِتھ

بانگ تہٕ صلواۃ حق سُنٛد نادا

فرض تہٕ سنّت کر مالہِ ادا

جنتَس نِنیو نادا دِتھ

تہٕ یہے چھےٚ پزٕ کتھ ۔ امہِ کنٛز شوبہِ صبحکِس وقتس قدر کرٕنی ۔ امہِ وقتہٕ منگہ منگ کرٕنی ، اللہ تعالیٰ کرِ گوناہ معاف یہِ ووٚمید تھوٕنی ۔

جو بندہ نور کے تڑکے میں یادِ اللہ کیلئے بیدار نہیں ہوتا وہ محبت کی چاشنی کو کیا جانے وہ محبوب کے دیدار کے لائق نہیں ۔ ایک چوپائے کی طرح سویا رہتا ہے اور اپنی عمر ضائع کرتا ہے ۔ چونکہ اس کا نگہبان یعنی دل بیدار نہیں ہوتا اس لیے اس کا سارا مال ومتاع چور لوٹ کر لے جاتے ہیں ۔ اس لیے ہر بندۂ خدا کو اس بات کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے کہ کسی بھی صورت میں وقت ضایع نہ کرے خاص کر صبح کا وقت جو نورانی ہوتا ہے اور جس میں اللہ بندوں کی فریاد سُن کر اُن کے گناہ معاف کرتا ہے ۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ زندگی تیزی سے گزر رہی ہے اس کا اختتام کب ہو کون جانتا ہے ۔ اس لیے ہمیں اللہ کی عبادت میں وقت گزارنا چاہیے ۔ تاکہ ہمیں کامیابی مِلے اور قیامت میں شرمندہ نہ ہوں ۔

دنیا نہ بود مال و زر و دولت و بخت
ترکش نبود جامۂ سیہ وقلقلۂ سخت
دنیا بود از یادِ خدا غفلتِ سخت
بر خاک نشین وخواہ نشین برسرِ سخت

بختاوری ہنٛز چھنہٕ علامت سون تہٕ روپھ بێیہِ مال
رَکھ لاگہِ کانٛہہ سیاہ تہٕ وَنہِ دُنیاہ چھ بس خیال
کانٛہہ ونہِ بوٚ چھُس موٚت توٚت تہٕ بوٚ چھُس تارِکے دنیاہ
دِل آسہِ یِس ذٲکر فقط سُے یوت کرِ کمال

دنیاہ حٲصل کرُن گوٚ ونہٕ یہ زِ انسان کرِ سون، روپھ، باقی مال تہٕ بختاوٕری حٲصل، تہٕ دنیاہ ترک کرُن گوٚ ونہٕ یہ زِ کرٕہُن لباس یِیہِ لاگنہٕ تہٕ پننہِ بےقرٲری ہِنٛد اظہار یِیہِ کرنہٕ۔ ذکرِ الٰہی نِش غٲفل گژھُن گوٚ دُنیاہ سرُن، چاہے اِنسان بیٚہہ یہِ پتھٕرِس پێٚٹھ یا گُنہِ تھزِ تہٕ مضبوط جایہِ۔ مال و متاع یَس آسہِ تِمس چھےٚ بیوان تتھ حفاظت کرِنۍ تمہِ پتہٕ تہِ چھُس نہ ساتھ دِوان۔ گرِ باٚژ، مال تہٕ مکانہٕ چھُنہٕ انسانس وفا کران اگر کانٛہہ وفا کران چھُس تِم گٔیہِ اعمال صالح تہٕ بس۔ یہ دنیاہ چھُنہٕ کٲنسہِ پوشان۔ امہِ کِنۍ چھِ امہِ نِش دوٗر روزان بہتر تہٕ عقبا سرُن تہٕ اَتھی منٛز چھےٚ کامیٲبی تہٕ کامرٲنی۔

دنیا کا حاصل ہوجانا یہ نہیں ہے کہ انسان کو سونا، چاندی، مال ودولت اور بختاوری حاصل ہو۔ اور دنیا کو ترک کرنا یہ نہیں ہے کہ سیاہ لباس پہنا جائے اور اپنی بیقراری اور جوش وجنوں کا ڈھونگ رچایا جائے۔ ذکرِ الٰہی سے پورے طور پر غافل ہوجانا دنیا کو اپنانا ہے۔ چاہے انسان مٹی کو بچھونا بنائے یا کسی سخت اور مضبوط چیز پر بیٹھے۔ دنیا کو مؤمن کے لیے قید خانہ کہا گیا ہے۔ کیونکہ مؤمن ایک خاص دائرے میں رہ کر زندگی گزارتا ہے۔ جس کے حدود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ وسلّم نے متعین کیے ہیں۔ اگر اللہ کا کوئی بندہ ان حدود کا پورا خیال رکھتا ہے، ان سے تجاوز نہیں کرتا اس کے لیے موت ایک نعمت ہے۔ اُسے قبر میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا دیدار ہوتا ہے، پھر اس کے لیے جنّت کی کھِڑکی کھولی جاتی ہے، تاکہ جنّت کا نظارہ کرے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ انسان کے چار بھائی ہوتے ہیں۔ ایک اُس کا گھر کہ یہ انسان کو موت تک ساتھ دیتا ہے۔ مال ودولت تب تک اپنا جب تک جسم میں جان ہے، آل و اولاد مقبرے تک اور بس۔ ایک ہی بھائی انسان کا وفادار تا دورِ قیامت وہ ہیں اعمالِ صالح۔ جس کے پیچھے موت ہو وہ دنیا بنا بھی دے اُس کا کیا فائدہ کیا۔ بندے کو چاہیے کہ مکان بنائے مگر جنّت میں، وہ کیسے بنے گا ذکر خدا اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم سے۔

آنا نکہ در شرع محمّد ﷺ نہ راہ راست
گر پایہ نہد بعرش گمراہ است
اولادِ رسول ﷺ چو نیست درراز رسول ﷺ
چوں آیۂ منسوخ کلام اللہ است

یِم نبی پاکس ﷺ کراں چھِنہٕ اتباع
بر عرش تھاون قدم، تِم گےٚ تباہ
اَسی اولادے پیمبر ولنہٕ آے
راہ حق تراوِکھ تہٕ میوٗلُکھ ما پناہ

تتھی لُکھ یِم نہٕ دِینِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم ہٕکی پٲروکار آسن، اگر تِم عرشس پیٚٹھ تہٕ قدم تھوَن، تو تہِ چھِ تِم گمراہ۔ پیغمبرن ہنٛدی اولادیِم نہٕ سُنّتس پیٚٹھ پکن تِمن تہِ چھےٚ پرٛزھش یتھٕ کٔنیٔ قرآن پاکس منٛز اُمّت چھُ۔ امہِ کِنیٔ چھُ ضرٗری زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛند اتباع یِیہِ کرنہٕ تہٕ سون مستقبل بَنہِ روشن۔ قیامتس کیتھ آسن سأنی ڈیکہٕ تہٕ اتھٕ کھور چمکان تہٕ یِہے چھےٚ مومنہٕ سنٛز پہچان۔ چونکہ خدایس سٕتی محبت کرنٕک شرط چھُ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہیٛند اتباع۔ یوٚت تانی نہٕ اَسی یِمن سٕتی محبت کرو تِہنٛدی طریقہٕ اپناوو، توٚت تانی ہیکَو نہٕ اَسی خدا گارنس منٛز کامیاب سپدِتھ۔ اَمی آو فرماونہٕ

اگر کاٺھہ وقتہٕ کَس پیغمبرس پتہٕ پتہٕ پکِہ نہٕ سُہ اگر اولادِ پیغمبرتہِ آسہِ خسارس گژھِ۔ سانہِ باپتھ چھُ لاٗزم زِ أسی کرو حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہٕستی والھانہٕ محبت، امی ہٕستی ترٕ وٲسی تارس تہٕ حقدار بنوتھٕ ہندس دیدارس۔

ایسے لوگ جو دینِ محمّدیؐ کے پیروکار نہیں، اگر وہ اپنا قدم عرشِ بریں پر بھی رکھ لیں جب بھی گمراہ ہیں۔ پیغمبر کی وہ اولاد جو ان کی سُنّت پر نہ چلیں ان کی مثال کلام اللہ کی اُس آیت کی طرح ہے جو منسوخ ہو چکی ہے۔ یعنی کسی کا تعلق اگر کسی برگزیدہ ہستی یعنی پیغمبر سے بھی ہو۔ لیکن اُس کے طریقے پر عمل کرنے والا نہ ہوا گر ایسا شخص عرش پر بھی قدم رکھے وہ بھی گمراہ ہے۔ وہ کسی صورت میں مقبول درگاہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں چاہیے کہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع میں زندگی گزاریں۔

پیوستہ رضائے دوست میدارم دوست
اندوہ وبلائے دوست میدارم دوست
گر جان طلبد چگونہ تقصیر کنم
من جان زبرائے دوست میدارم دوست

دوستی سپزِم عطا محبوٗب واللہ ٹوٗٹھ چھُم
غم تہٕ حم میٖلم سیٚٹھاہ، محبوٗب واللہ ٹوٗٹھ چھُم
زُوتہٕ پیٚیہِ یوٚ دوے مےٚ دیُن پتھ روزٕ ما کرٕ مادریغ
دِیُن پیٚین مال ومتاع، محبوٗب واللہ ٹوٗٹھِ چھُم

یوٗچھُسن پننہٕ نِس محبوٗبہٕ سُنٛد دوس، دوس تھوان تہٕ یُس تکلیف مےٚ محبوبہٕ سِنٛدِ طرفہٕ میلہِ سُتہٕ چھُسن رفیق بناوان۔ اگر میون محبُوب مےٚ زُوتہٕ منگہِ یوٚ کتھِ ہیکہٕ تٔمسنٛد حکم ٹٲلتھ ییٚلہَ زن مےٚ پنٕن زُو تسٕنٛدی موکھٕ ٹوٗٹھ چھُ۔ اتھ چھِ ونان جذبۂ ایثار آسُن۔ دراصل چھُ دوستی کرنہٕ باپتھ قربٲنی ہینٛد جذبہٕ آسُن لٲزم۔ خبر دوستس کمہِ وزِ کیاہ پیٚیہِ ضرورت تہٕ نہایت خوش دلی سان تٔمس میسر تھون وول گوٚ واصل دوس یعنی:

''دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست''

میں اپنے محبوب سے ملے ہوئے دوست کو دوست رکھتا ہوں اور محبوب سے ملی ہوئی تکلیف اور رنج وغم کو بھی اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ اگر میرا محبوب مجھ سے میری جان بھی مانگے تو میں اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی کیوں کر کر سکتا ہوں۔ جب کہ میں اپنی جان کو اپنے محبوب کی خاطر ہی دوست رکھتا ہوں۔ ایسا کرنے والا ہی اصل دوست ہوتا ہے، کہ سب کچھ اپنے دوست کے قدموں میں نچھاور کرے، جب وہ تقاضا کرے۔ حتیٰ کہ جان تک دینے کے لیے تیار ہو جائے۔

پادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادرؒ است
سرور اولادِ آدم شاہ عبدالقادرؒ است
آفتاب و ماہتاب و عرش وکرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادرؒ است

دوٗن جہانن بادشاہ دسگیر صأب
موٗمِنن ہنٛدی پیشوا، دسگیر صأب
عرش کرسی بیٚیہٕ قلم اَفتاب زُون
پرتوے نورِ خدا دسگیر صأب

جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھِ دوٗن جہانن ہنٛدی بادشاہ تہٕ تمام انسانن ہنٛدی سردار۔ اَفتابہٕ زوٗن تارکھ چھِ تِہنٛدی نوٗرٕ سِتی منوّر تہٕ کیازِ یِہُنٛد تعلق چھُ نورٕ آگرس سِتی۔ یعنی خداتہٕ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّمن سِتی۔ یِم چھِ حسنی تہِ تہٕ حسینی تہِ، یِمن چھُ سیٚٹھاہ تھوٚد مرتبہ اللہ تعالہٰن عطا کوٚر مُت۔ قادری سلسلس سِتی چھِ بےٚ گرینٛد لُکھ وابستہٕ یِم یِہنٛدِ سلسلکۍ اسباق لگاتار پران چھِ تہٕ روحانیتکۍ منزِل طے کران۔

جناب شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں۔ تمام انسانوں کے سردار ہیں۔ یہ سورج، چاند، عرش وکرسی اور قلم اسی نور کا پرتو

ہیں جس نورِ اعظم کا نور آپ کی ذاتِ اقدس میں تابناک ہے۔ان کے سلسلے میں جو اسباق پڑھائے جاتے ہیں اُن میں ذکرِ خدا اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔باطن کو سنوارنے کے لیے نسخۂ کیمیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔اِن اسباق کو وِرد کرنے والے اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔جن کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے وہ عارِف باللہ بن جاتے ہیں۔اُن کی حیثیت کسی بڑے حکمران سے کم نہیں۔ اس لیے خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو دو جہانوں کا بادشاہ کہا۔جیسے ان کے اسلاف حسن و حسین علیہم السلام کو کہا گیا ہے۔

''شاہ است حسین بادشاہ است حسین''

آنم کہ جہاں چو حقہ در دستِ من است
ایں قوّتِ نہ قوّت ز پشتِ من است
در کون ومکان و آنچہ در عالم ہست
در قبضۂ قدرت دو انگشت من است

ڈ ٲکِر پأٹھی دُنیاہ اتھن منٛز مےٚ باسان
اگر نے خدا دِیہِ یہِ کتھ ما چھےٚ آسان
بشر چھُس عطا کوٚر مےٚ ذاتن یہِ طاقت
چھُ دون اۆنگجنٕ منٛز مےٚ بُتراتھ اَسمان

بوٚ چھُس سوٚ ہستی یِسنٛدِس اَتھس منٛز دُنیاہ اکِہ ڈٕنٛچ حٔثیت تھوان چھُ تہٕ یہِ طاقت چھُ مےٚ اللہ تعالیٰہن عطا کوٚر رمُت نتہٕ کتِہ چھُ بشرس یوٚت طاقت آسان۔ یہِ کیٛنٛژھا کل عالمن منٛز چھُ یہِ سورُے چھُ مےٚ دون اۆنگجن منٛز، یعنی مےٚ چھُ یِمن چیزن پیٚٹھ تصرف حأصل۔ اولیاعُظام ییٚتہِ اللہ پنُن دوس تہٕ محبوب مانان تتہِ چھُ یِمن کرامتن ہیٚنٛد حأمِل بناوان تہٕ یِمن چھُ تیٚتھ طاقت عطا کران زِ یِم چھِ تہٕ کٔرِتھ ہاوان یِنہٕ عام انسان کٔرِتھ چھُ ہیکان۔ حضرت پیر رحمتہ اللہ علیہ چھِ پننہِ طاقتُک اظہار کران۔ یُس بے انتہا چھُ۔ یِم چھِ فرماوان یہ طاقت چھےٚ مےٚ خداین عطا کوٚر رمُت۔

میں وہ ہستی ہوں جس کے ہاتھ میں دنیا ایک ڈبیہ کے مانند ہے اور یہ طاقت جو مجھے حاصل ہوئی ہے یہ مولائے کریم کی جانب سے ہے۔ ورنہ میری بشری جسم میں ایسی طاقت نہیں ہے۔ جو کچھ عالم ہست وبود کائنات میں ہے یہ سب میری دو انگلیوں کے قبضے میں ہے یعنی میں اس پر اپنے تصرف کی طاقت رکھتا ہوں۔ اولیا اللہ کو جو طاقت عطا کی جاتی ہے یہ اللہ کی دین ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں اُس کے پیچھے اللہ کی طاقت ہوتی ہے یعنی اولیا سب کچھ اللہ کے اِذن سے کرتے ہیں۔

از بزمِ طرب بادہ گساراں رفتند
وز قیدِ جنوں سلسلہ درازان رفتند
نہ کوہ کنٔے ماند و نہ مجنون صفتے
مابا کہ نشینیم کہ یاران رفتند

عٔشقہٕ موے چیٚتھ یم تہِ گٔے دیوانہٕ آسی
در حقیقت باخبر مستانہٕ آسی
نے چھ کنہِ فرہاد نے مجنوٗن بوز
دوستی قٲبل تمے دردانہٕ آسی

عٲشہِ عشرٕتچو محفِلو منٛز درایہِ مس چینہٕ وٲلی، تہٕ تم تہِ یم حقیقی دیوانہٕ آسی۔ نہ روٗ دوٚوٚن کانٛہہ فرہاد تہٕ نہ کانٛہہ مجنوٗن، ووٚنی کس ستی بیٚہمو آسی ییٚلہِ زن سٲری دوس نیرِتھ گٔیہ۔ فرہادن گٔر شیریٖنہِ ہندِ باپتھ دوٕدٕ کول جٲری تہٕ مجنون گوٚ ولٲلہِ پیٚٹھ فناہ۔ یوٗ ہے امتیاز چھُ یمن ازتانٛی زندٕ تھٲوِتھ۔ یم چھِ پکہٕ عاشق آسی متۍ۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان زِ تِتھی عاشق چھِنہٕ ووٚنی موجود یم پنٕن زوٗ جان معشوقہٕ سٕندِ باپتھ فِدا کرن۔ ووٚنی ہےَ دوستی کرَو تہٕ کَس ستی۔

(یہِ کتھ چھےٚ مشہور رِباعی چھےٚ نقشبند صأبن، دسگیر صأبنِس وفاتس پیٚٹھ تحریر کٔرمٕژ۔ اللہ تعالیٰ کٔرِن ہرٗدوصاحبن رحمت عطا۔)

عیش ونشاط کی محفل سے میخوار چلے گئے اور دیوانگی کی بندشوں میں جکڑے ہوئے حقیقی رہنما اس دنیا سے رخصت ہوگئے اب نہ کوئی فرہاد رہا نہ کوئی مجنون صفت قیس، اب ہم کس کی صحبت میں بیٹھا کریں گے جب کہ دوست ہی ہم کو چھوڑ کر چلے گئے۔یعنی میر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ جیسے اولیا جو دوستی کے قابل تھے۔جن سے فیض حاصل کیا جاتا، جو راہِ خدا پر گامزن ہونے کے لیے رہنمائی کرتے۔سلوک کی باتیں بتاتے۔روحانی منزل طے کاتے۔جن کا ہر عمل اللہ کے لیے یعنی اُس کی رضا کے لیے اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفا حاصل کرنے کے لیے تھا۔اسی بات پر افسوس کرتے ہیں۔اور اس بات کو سمجھانے کے لیے فرہاد اور مجنون کی مثال پیش کرتے ہیں۔جو اپنے زمانے کے پکّے عاشق تھے، جنہوں نے اپنے معشوق کو خوش کرنے کے لیے گوناگوں مصائب وآلام برداشت کیے اور سچے عاشق ہونے کا ثبوت پیش کیا۔اسی وجہ سے ان کو زمانہ یاد کرتا ہے۔

(مشہور ہے کہ یہ رباعی حضرت خواجہ بزرگؒ نے حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کے انتقال پُر ملال پر تصنیف فرمائی ہے)

اگر از آفت دوران شکستہ حال شوی
امان طلب ز جنابِ مقدّس نبوی ﷺ
وگر سہام حوادث ترا نشانہ کنند
پناہ بر بحصارِ درودِ مصطفوی ﷺ

یۆ دوے ژٕے أندی پۂکھی آسہٕ نے غم حم تہٕ مصیبت
دربارِ نبویؐ گژھ ژٕ عرضی ہێتھ لبکھ راحت
یۆد تیر ییٚن بِریانہٕ گٔرِتھ تراونے جِگرس
پرٕ با درودٕ بر نبی ﷺ چیکھ مس تہٕ معرفت

اگر چأنٛی حالت زمانہٕ کیٛو وَ کانوٕستی خراب گژھِ تیٚلہِ گژھِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدس دربارس کُن رجوع کرُن امان طلب کرُن۔ اگر حادثہٕ پیش یِنے تیٚلہِ گژھن درۆد پرٕنی تہٕ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدس قلعس منٛز پناہ حأصل کرُن۔ زان زِ پتہٕ چھُکھ امانس منٛز۔ تِی چھُ پۆز تہِ یُٛمہِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہنٛدِس شرعی قلعس منٛز پناہ حأصل کۆر سُہ چھُ شادتہٕ آباد سپدان۔ تس چھِ دنیاہ تہِ بہتر بنان تہٕ آخرت تہِ۔

اگر تمہاری حالت زمانے کے مصائب سے بری اور پتلی ہوجائے تو تم دربار رسالتؐ سے ان آفات کی امان طلب کر۔ اگر تمہیں حادثات کے

تیر نشانہ بنائیں درودِ مصطفوی ﷺ کے قلعے میں پناہ پکڑ۔ تمہیں امان حاصل ہوگا۔ اور دنیا میں خوش حال رہنے اور آخرت میں کامیابی کی سنَد ملے گی۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایک درود بھیجنے سے دس رحمتیں عطا ہوتی ہیں۔ درود پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے اور خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ خدا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتا ہے۔

یا رب سبب حیات حیواں بفرست
وز خوانِ کرم نعمتِ الواں فرست
از بہر لب تنہ وفلان نبات
از دایہ ابر شیر باراں لفرست

پۆش بنن فر بیٚہہ خدایا رۄد تراو
کر سا اسہِ نعمٔژ عطا مِنتھ ژٕ تھاو
گُلی تہٕ کٔٹ سأراب کرتکھ اے خدا
تریشہِ ہتٕ سأری چھِ أسی اسہِ تریش چاو

اے میانہِ مولا حیوانن ہنٛزِ زندگی ہیٛند سبب یعنی رۄد تراو تہٕ پننہِ لُطفہِ کرمہٕ سٟتی کرر نگہٕ رنگہِ نعمژ عطا، گُلی کٔٹ تہٕ سبزی کرُکھ میٹھِ آبہٕ سٟتی سأراب۔ چونکہ پرٚیتھ شَیہِ ہنٛزِ زندگی ہیٛند دار مدار چھُ آبس پیٹھ، پرٚیتھ چیزس مِٹاو تریش تہٕ خوشک سأل کر ختم۔ دلن ہِنٛدی کھل تہٕ کرُکھ سأراب تاکہِ تِمن پھیرِ سبزار۔

اے میرے اللہ حیوانی زندگی کا سبب پانی نازل فرما اپنے خوانِ کرم سے نعمتیں عطا کر۔ طفلانِ نبات کے پیاسے ہونٹوں کو شیر باراں سے یعنی میٹھے پانی سے سینچ تر و تازہ کر۔ دِلوں کی کھیتیاں بھی سیراب کر۔ اے اللہ خشک سالی دور فرما، مینہ برسا اپنے فضل و کرم سے۔

یارب زِ قناعتم تو تونگر گرداں
وزِ نورِ یقیں دلم منوّر گرداں
اسبابِ من دل بندہ سرگرداں
بے منتِ مخلوق میّسر گرداں

صبرِ چ تۂ بیّبہِ قناعتچ دولت عطا مے کرتم
دل کرتۂ میون روشن قوّت عطا مے کرتم
حأران تۂ پریشان چھُس برتم ہلم خدایا
پنۂ کأنسہِ منگُن پیّبہِ مُرَّوَت عطا مے کرتم

فرماواں خدایہ صبرتۂ قناعتچ دولت عطا کرِتھ کَرقُوّت عطاتۂ نورِ یقین ئُیمہ ءستی خدایہِ سُند (یعنی چون)مُعرفت پأدِ چھُ سپدان۔ میون دل بناوتمہ ءستی نُو رأنی۔ بوٗ چھُس حأران تۂ پریشان مے کرپنۂ نی دربارِ عطا۔ باقین ہِنٛد محتاج مہ بناوُم۔ میون یہِ عاجزی تۂ انکسأری سان کوٚرمت دُعا کرقبوٗل۔ صبر کرن والیّن ءستی چھُ خدا، قناعت کرن وألی چھِ ہمیشہ خوش روزان۔ فضول خرچی کرن والیّن چھُنہٕ اللہ تعالیٰ پسند کران۔

اللہ مجھے قناعت کی دولت عطا کر اور نور یقین سے میرے دل کو منوّر کردے تاکہ مجھے معرفت حاصل ہو۔ مجھ حیران و پریشان کو بلا منّتِ مخلوق

عطا کر۔ اللہ میری یہ عاجزانہ دعا قبول فرما۔صبر وقناعت سے انسان میں قوّت پیدا ہوتی ہے۔ایسا شخص کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ جو کچھ اُسے اللہ دیتا ہے، اُس پر راضی رہتا ہے اور اللہ کا شُکر کرتا ہے۔ اللہ ایسے بندوں کے درجات بلند کرتا ہے۔

اللہ تُرا عزیزی دارم و بس
با عزتِ آنکہ نیست مانند تو کس
اللہ دریں واقعہ و ستم گیری
اللہ باین زمان بریادم رَس

چھُکھ سارِنے ہنٛدِ کھوتہٕ مےٚ ژٕ ے محبوب خدایا
کأفی مےٚ چھُکھ چھَم سبہٕ چانہِ شوٗب خدایا
چھُکھ بیمثال آسہِ ژٕ ےٚ ہیوٗ کانٛہہ یہِ چھُنہٕ ممکن
کاسُم مےٚ غم ژٕ یےٚ ستۍ چھُس منسوٗب خدایا

اے خدایہ بو چھُستھ ژٕ سارِنے ہنٛدِ کھوتہٕ ٹوٹھ تھوان تہٕ مےٚ چھُکھ ژٕ ی کأفی بو چھُس چانہِ عزّتُک قَسم کھیٚتھ ونان زِ ژٕ ےٚ ہیوٗ چھُنہٕ کانٛہہ، ژٕ چھُکھ بے مثال۔ خدایہ یہِ مےٚ بِنتھ آواتھ منٛز کرِ مےٚ مدتھ، دستگیری کرُم تہٕ غم تہٕ حم کرُم دوٗر۔ دراصل چھُ پرٛیتھ پریشانی دوٗر کرن وول اللہ، تسٕی چھُ منگُن سُے دیہِ۔

شیخ سعدیؒ فرماوان:

بادشاھا جُرم ما را در گذار ما گنہگاریم تو آمرز گار
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم جرم بے انداز بیحد کردہ ایم

معین الدّین چستیؒ فرماوان:

مستغرقِ گناہیم ہر چند عذر خواہیم
پژمردہ چوں گیاہیم باران ما محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم

تہٖ شیخ نورالدّین نورانیؒ فرماوان:

سُے ہو اوس تے سُے ہو آسی سُے سُے کُری زِ ہے زوو
سُے ہو ساَری اندیشہِ کاسی ہا زوو پاَیس پیٚتو

میں تیری ذات کو سب سے عزیز رکھتا ہوں اور کافی سمجھتا ہوں۔ میں تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی تم جیسا نہیں ہے۔تو بے مثال ہے میں مشکل میں ہوں میری دستگیری فرما۔ مجھے درد و الم سے نجات عطا کر۔اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے، اُسی نے ہمیں پیدا فرمایا ہے، وہی ہمیں نعمتیں عطا کرتا ہے۔ چونکہ دینے والی ذات اُسی کی ہے اس لیے اُسی سے مانگنا چاہیے اور وہی دے گا۔ ہمیں اللہ کے ساتھ شدید یعنی پکّی محبت ہونی چاہیے۔جیسا کہ رباعی میں حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اُسی کی دستگیری پر بندے کو بھروسا ہونا چاہیے۔ وہی رنج وغم دور کرتا ہے۔ بس مانگنے کا سلیقہ آ جائے۔کیسے مانگنا ہے اُس بارے میں حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیمات کو مدِ نظر رکھنا لازم ہے۔اُن کا طریقہ جو بھی اختیار کرے اُس پر اللہ مہربان ہوتا ہے اور تمام مصائب و آلام سے نجات دیتا ہے۔

اے جُملہ کساں عالم را کس
یک جوز کرمت ہم عالم رابس
من بیکسم و تو بے کساں را یاری
یا رب تو بفریاد من بے کس رس

ژٕ چھُکھ کُل بے کسن ہینٛد کس خدایا
کران امداد پرٛیتھ فردس خدایا
بۆ چھُس بے بس مےٚ چھَم مدژِ ضرورت
دِتم تاثیر ئے منگہٕ نس خدایا

اے بے کسن ہندِ مددگارٕ چانہِ جوٗدُ کرمُک اکھ ذرٕ چھُ تمام حاجت مندن ہِندِ باپتھ کاٗفی بۆ چھُس بے کس مےٚ چھےٚ مددژِ ضرورتھ تہٕ مددگار چھُکھ ژٕ ے۔ اے پروردگار میون فٔریاد بوزتہٕ مےٚ کر امداد۔ مےٚ چھُنہٕ کانٛہہ یُس مےٚ یتھ بے کسی منٛز مدتھ کرِ، بۆ چھُس چانہِ برُک گداگر، چون کمزور تہٕ گونہگار بندٕ۔ مےٚ پیٚٹھ کر رحم تہٕ مےٚ بچاو مصیبتو تہٕ غموٗنش۔ یتھ ربأعی منٛز تہِ چھےٚ اللہ تعالیٰ ہس زارٕ پارٕ کرنٕچ ترغیب دِنہٕ آمٕژ۔

دراصل چھُ خدایس ہِندس دربارس منٛز فٔریاد کٔرِتھ حاجتھ روا کرناونہٕ باپتھ اِنسانس نِش بہترین تہٕ اثر دار ہتھیار اۆش۔ یِلہِ بندٕ اۆش چھُ ہاران

اللہ تعالیٰ ہنٛز رحمت چھےٚ بر جوش یوان تہٕ سُہ چھُ بندس تہِ عطا کران یہِ منگیٚس۔

بو چھُس لاغر بو چھُس بیمار آغا
نظر اکھ چاٸنٛ چھم درکار آغا

(مؤلف)

حافظ شیرازیؒ چھِ فرماوان:

تو از خاکم بخواہی بر گرفتن　　بجاے اشک اگر گوہر بیارم

علامہ اقبالؒ چھِ فرماوان:

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

تہ اثر لکھنویؔ چھ ونان:

اِک نظر اور تری شانِ کریمی کے نثار
یاد عصیاں کی ابھی دل سے فراموش نہیں

”آہ زاٗری کرٕ و سِمتھ ساٗری　　عرضین پھیُرلِکِن خدا بوزِن“

(مؤلف)

اے بے کس و ناچار بندوں کے مدد کرنے والے ہم سب کے لیے تمہارے جود و کرم کا ذرّہ کافی ہے۔ مجھے مدد کی ضرورت ہے، فریاد لے کے

آیا ہوں میری دعا قبول کر۔ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں تمہارے دربار میں گداگر بن کے آیا ہوں، کوئی بھی شخص میری امداد کرنے کے لیے سامنے نہیں آتا۔ مان لیا میں تمہارا کمزور بندہ ہوں، مجھے غم وآلام سے نجات دے۔قرآن مجید میں نجات سے متعلق بہت سی آیات موجود ہیں۔جن کا فائدہ پیغمبروں نے اُٹھایا ہے۔اور اُن دعاؤں کو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم صحابۂ کرام کو سکھایا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُن آیات کا فائدہ حاصل کریں تا کہ ہم بھی اُن لوگوں میں شامل ہوجائیں جنہوں نے اِن دعاؤں سے مستفید ہوکر نجات کا راستہ تلاش کیا ہے۔

اللہ بفریاد من بیکس رس
لطف و کرمت یار من بے کس رَس
ہرکس بہ کسے وحضرت خود مے نازد
جُز حضرت تو ندارد ایں بیکس کس

خدایا چھُس بوٚ بے کس بوز فٔری یاد
ژٕ کر لطف وکرم دل میون کر شاد
چھ آساں پریٚتھ أکِس کانٛہہ دوس غمخوار
مےٚ چھُکھ ژٕے بس مےٚ کرتم پانہٕ امداد

اے اللہ کریم میون فٔری یا د بوز۔ مےٚ پیٚٹھ کر پنُن لطف وکرم۔ پریٚتھ کأنسہِ چھُ کانٛہہ مہربأنی کرن وول آسان۔ مگر مےٚ چھُنہٕ ژےٚ ورأے کانٛہہ۔ مےٚ چھُ ژےٚ پیٚٹھ بروسہٕ، مےٚ کر مدتھ۔ چون برترأ وِتھ کوٚت گژھِ بوٚ۔ پریٚتھ انسانس گژھِ اللہ تعالیٰ سِنٛدِس قو درتس پیٚٹھ مکمل یقین تہٕ بروسہٕ آسُن زِ سُے چھُ حاجت روا۔ سُے چھُ کرم کرن وول۔ دنہٕ وول تہٕ تہٕ نِنہٕ وول تہٕ تسِنٛدِ حکمہٕ ورأے ہیٚکہِ نہٕ کِہہ پکھ تہٕ ژھیٚنتھ۔ پوٗر کأینا تس منٛز چھُ تسُندے حکم چلان۔ سُے چھُ مألکِ کأینات تہٕ خألقِ شش جہات۔

اے اللہ میں فریاد لے کے آیا ہوں۔ میری مدد کیجیے اپنے لطف وکرم سے۔ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی مہربان ہوتا ہے مگر میرا تیرے سوا کوئی نہیں۔ مجھے تمہی پر بھروسہ ہے۔ میں تمہارا در چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

''امداد کن امداد کن از رنج وغم آزاد کن''

(بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ)

ژ چھُکھ بے کسن ہیٔند مددگار مولا
ژ چھُکھ غمزدن ہیٔند غمخوار مولا

(غلام حسن غمگینؔ مؤلف)

حق تعالیٰ کہ مالک الملک است
لَیسَ فی المُلک غَیرُہٗ مَالک
برساں ہمہ ماں بیک دیگر
انہ قادر علی ذالک

مُلکُک مأ لک حق تعالیٰ
خأ لق سُے بس کُن تنہا
شیرُ شکر گرٛھنک توفیق
دتہٕ اسہِ اے قو درتہٕ والیٚا

اے اللہ ژٕ چھُکھ مالکُ الملک، ژٕ ےٚ سِوا اچھُنہٕ دوٚیُم کانٛہہ مأ لک۔ ہمدم تہٕ دوس سمکھاوُ کھ اکھاَ کِس ۔ بے شک چھکھ ژٕ ےیُس یہِ کرنُک موختار چھُ ۔ اے اللہ یم اکھاَ کِس نِش الگ چھِ گمتہٕ تِمن کر جوڑ، شیر شکر بناوُ کھ پانہٕ وأنۍ ۔ یِمن منٛز کرقو ربٲنی ہیٚنٛد جذبہٕ پأدٕ ۔ ماے محبت کرنُک توفیق دِکھ ۔ میون دُعا کر مولا قبول ۔ اسہِ چھُ اسلام اکھاَ کِس ٮ۪تہِ محبت کرنُک درس دِوان ۔ فرماوان مؤمن چھ پانہٕ وأنۍ بأے بارٕنۍ ۔ یِمن گرٛھن اَکھاَ کِس ٮ۪تہِ بہتر تعلقات آسنۍ ۔ یم گرٛھن اکھاَ کِس مدتھ کرن وأ لی آسنۍ ۔ کُنہِ کُنہِ چھِ بأے بارٕنٛین تہِ پانہٕ وأنۍ مُژکری گرٛھان تہٕ اکھاَ کِس نِش دوٗ ران۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہِ علیہ چھِ اللہ تعالہٰس یتھ رباعی منٛز عرض کران زِ یم اکھأ اَکس نِش دوٗر چھِ گمتی تِمن کر پانہٕ وأنی جوڑ، تِم اَنٛگھ اکھأ اَکس نکھہٕ، شیر وشکر بناوُ کھ۔ یِمن منٛز کر ایثارُک جذبہٕ پٲدٕ تاکہ اکھأ اَکس لگن بکارتہٕ دوکھس دأ دِس منٛز کرن اکھأ اَکس ہمدردی۔ یِ چھُ فرمان حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم یم رشتہٕ جوڑنہٕ باپتھ دُنیہس منٛز تشریف فرماسپدی مِتۍ چھِ۔ تاریخ چھےٚ یتھ کتھِ شأہد زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو یُس کارنامہٕ رشتہٕ جوڑنس منٛز کوٚرمُت چھُ سُہ ہیٚکہِ نہٕ بیٚیہِ کانٛہہ کٔرِتھ۔ یِم چھِ باہمی دوستی تہٕ اشتراکس پیٚٹھ زور دوان۔ یُس "مواخات" حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو مہأجرن تہٕ انصارن درمیان قأیم کوٚر سُہ چھُ از تانی تہٕ جأری تہٕ یِنہٕ وأ لِس زمانس منٛز تہِ روزِ جأری۔ مہأجرن تہٕ انصارن سپُد تیتھ مِیل یُس بےمثال چھُ۔

جان باز کشتو اٚ ڑی ونان:

"اگر نے جذبۂ ایثار آسی نٹیٚو چیٚتہٕ آبِ زمزم تو تہِ کیاہ گوٚو"

اے مالکِ الملک میرا تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔ جو ایک دوسرے کے ہمدم اور دوست ہیں انہیں آپس میں ربط قائم کیجیے ایسا صرف تم ہی کر سکتے ہو۔ انہیں جوڑ دو جو ایک دوسرے سے الگ ہوئے ہیں۔ اور اُن میں قربانی کا جذبہ پیدا کیجیے۔ انہیں آپس میں محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ میری دعا کو شرفِ قبولیت بخش۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے مؤمنین کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے۔حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس طرح مہاجرین اور انصار کو ایک پرچم تلے ''مواخاۃ'' کے تحت جمع کیا اُس کی مثال تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔انہوں نے لوگوں کے دلوں کو آپس میں ایسا جوڑا جس کا کوئی توڑ نہیں۔مہاجرین اور انصار حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے وقت میں آپس میں جُڑے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔
حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اس رباعی میں اللہ سے دعا کرتے ہیں جو مؤمن غلط فہمیوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہوئے، انہیں آپس میں جوڑ دیجئے، تاکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔اُن میں قربانی کا جذبہ پیدا کرتا کہ وہ ایک دوسرے کے ہمدرد بن کے رہیں۔

یا رب بدو نور دیدۂ پیغمبر
یعنی دو چراغ دُود مان حیدرؓ
بر حالِ ما بعین عنایت بنگر
دارم نظر ایں کہ من نیفتم ز نظر

یا رب بپاسِ نورِ پیمبر مےٚ کن نظر
جانانۂ علی ہنڈی حسن حسین سر بسر
أنمے وسیلہ بخش تم مولا مےٚ عاصیَس
اؤش ژالہِ تڑوو آلوَن میانین ہٖنۂ اثر

یا اللہ مےٚ پیٚٹھ کر حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن تۂ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ ہنڈیٚن دون شہزادن ہندِ پاسۂ عنایچ نظر۔ وومید چھَم مولا مےٚ کرکھ نۂ ژِ ردئلی کہ تھوِ ہم پنۂ نیٚن نظرن تَل۔ اے اللہ بو چھُس بوٚ ڈ گونہگار تۂ سیاہ کار مےٚ چھِ تیٚتیٚ گوناہ زِمےٚ چھےٚ ژےٚ نِش ینۂ شرم یوان امی أنمے وسیلہ حضرت امام حسن تۂ امام حسین رضی اللہ عنہما زِ میانیٚن گونہن کر عفوٗ، یُس اؤش مےٚ نأدم ہٖنتھ تڑ ووتتھ کر تأثیر عطا تۂ مےٚ کر درگزر۔ حضرت امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہم تۂ یہِنڈ والدِ گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہٗ چھ سیٚٹھاہ محترم تۂ مکرّم، یِم چھِ اہلِ بیتوٚ منٛز۔ یِم چھِ امہِ کنٛہ تۂ جادے معظم زِ حضورِ کریم صلی

اللہ علیہ وسلّم اُ سی یمن ءَ ستی والہانۂ محبت کران ۔یہنڑ یہے حیثیت مدِ نظر تھوُ تھ
چھ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ یِہنٛد وسیلہٕ پیش کرِتھ دُعا کران تا کہ اتھ بنہِ
اجابت ۔ءَ ستی چھ پننہِ ندامتک اظہار کرِتھ عفوٗ منگان ۔

حافظ شیرازیؒ فرماوان:

تو از خاکم نخواہی بر گرفتن
بجاے اشک اگر گوہر بارم
سری دارم چو حافظ مست لیکن
بہ لطف آں پری امیدوارم

یا اللہ میں حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے شہزادوں کا وسیلہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ مُجھ پر عنایت کی نظر کر۔ مجھے امید ہے کہ میری فریاد کو تم رد نہیں کرو گے۔اللہ میں گنہگار بھی ہوں سیاہ کار بھی،اس لیے حسنینؓ کا وسیلہ پیش کیا کہ میرے گناہ بخش دو۔تمہارے پاس آوں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے، جو آنسو میری آنکھوں میں چھلک رہے ہیں ان میں تاثیر پیدا کر میری ندامت کا بھرم رکھ اور مجھے درگزر فرما۔

حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اہلِ بیت کا وسیلہ ان کی عظمت اور شان مدِّ نظر رکھ کر اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ ساتھ عجز وانکساری اور

ندامت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔اولیاء اللہ کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ نادم ہوتے ہیں۔انہیں اپنی عبادت پر کوئی فخر نہیں ہوتا۔وہ ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں سر جھکائے رہتے ہیں۔ان کی یہی ندامت انہیں عظیم بناتی ہے۔ان کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہوتا بلکہ یہ عُقبا سنوارنے کے لے زبردست محنت کرتے ہیں۔یہ خدا کی یاد میں آنسو بہاتے ہیں،اُسے ہمیشہ یاد کرتے اور حاجت روائی کے لیے دعا کرتے ہیں۔اسی لیے ان کو روزِ محشر میں غم نہیں ہوگا۔یہاں بھی سرخرو اور وہاں بھی سربلند۔اللہ ہمیں اِن سے محبت کرنے کی توفیق دے آمین۔

یا رب تو مرا بار دمساز رساں
آوازہ دردم بہم آواز رساں
آں کس کہ من از فراقِ او غمگینم
او را بمن و مرا باو باز رساں

یتھٕ کٕنٛ نَے واین وول مولا وایاں نَے
یس چھِ وناں دمساز بوٚ لبہٕ نا تٔمسنٛد پے
کتہِ چھُ سہٕ رہبر چھُس غمگین سٕنٛ شاد کرٛیم
یِ ونہ تیِ وَنہ لوٕلکی منزِل مولا کر ہا طے

اے خدایہِ یتھٕ کٕنٛ نَے واین وول اتھ پھوکھہٕ ستی وایاں چھُ تہٕ تٔمِس چھِ دمساز ونان۔ طریقتس منٛز چھِ دمساز مرشدس ونان یُس پننہِ باطنی توجہ کٕنٛ مُریدسُنٛد دل چھُ روحانیتہٕ ستی بران تہٕ یہِ کینٛژھا یژھِ تہِ چھُس ونہٕ ناوان۔ حدیثِ شریفس منٛز چھُ آمُت ییٚلہِ انسان عبادتہٕ کہِ کمالہٕ ستی خدایس قریب چھُ گژھان سہٕ چھُ پتہٕ خدأیی زبان بولان، خدایی گوشوٕ ستی بوزان تہٕ تسٕنٛدی اتھہِ بنان تہٕ تسٕندِ ؤرے قدموٕ پکان۔

خواجہ صابؒ چھِ فرماوان مےٚ واتہٕ ناوتہٕ دمسازٕ سٕنٛدس خدمتس منٛز، میون دردُک تہٕ محبتُک فٔری یادواتہٕ ناوتس تانٛ یسٕندِس فراقس منٛز بوٚ غمگین

ڇھُس ۔سُه سمکھاوتن مےّ تۃِ مےّ سمکھا وتۃِ لَتس۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان:

بالب دمساز گر من حضمے همچُو نے من گفتیها گُفتمے

حضرت سعدیؒ چھِ فرماوان:

''ز حد گذشت جدائی میان ما اے دوست
بیا بیا که غلامِ تو اَم بیا اے دوست''

تۃِ حافظؒ چھِ فرماوان:

''پروانه وشمع وگُل بلبل جمع اند اے دوست بیا رحم برتنهائی ما کن

اے اللہ جس طرح بانسری نواز بانسری کو سانسوں سے بجاتا ہے اور اُسے دمساز کہتے ہیں۔ طریقت میں تو دمساز مرشد کو کہتے ہیں جو اپنی باطنی توجہ سے اپنے تعلق داروں (چیلوں) کے دل روحانیت سے بھر دیتے ہیں اور جب بھی کہلوانا ہو کہلواتے ہیں۔ مجھے بھی ایسے ہی دمساز کی عنایتوں سے نواز۔

دمساز وہ ہوتا ہے جو اپنی سانسوں میں اللہ کی یاد بساتے ہیں۔ یہ دایم الذِّکر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے اور انہیں رہبر اور رہنما بناتا ہے۔ یہ اپنے مریدوں کو اللہ سے جوڑنے کا کام کرتے ہیں۔ اور انہیں روحانیت کے منازل طے کرانے میں مدد کرتے ہیں انہی کے قُرب کے لیے نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اللہ سے درخواست کرتے

ہیں۔

یا رب برسالت رسول الثقلینؐ
یا رب بغزا کُنندہ بدر و حنین
عصیانِ مرا دُو حصہ کُن درعرصات
نیمے بحسنؓ بخش و نیمے بحسینؓ

یَم بدر و حنینکی چھِ بٔڈی قٲیِد رسول پاکﷺ
أنمے وسیلہ لولہِ تھٲنڈِ کر بۄ سینہٕ چاک
اللہ گوناہ میٲنٛی دون حِصن منٛز کٔری زِ تتہِ تقسیم
أڑی پاسہِ حسن بخش زیٚم أڑی لِحسین بے باک

اے خدایہ دون عالمن ہندس رسولﷺ سٕندِ پاسہ یَم بدر تہٕ حنین غزون ہٕندی قٲیدآسی۔ میانٛین گونٛہن کٔری زقیامژ دوٚہہ زٕ حصہٕ اکھ حصہٕ بخش زیٚم امام حسنؓ تہٕ دویم امام حسینؓ سٕنٛدِ پاسہٕ۔ یِمو حضراتو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن سٕتی جہادن منٛز شرکت کٔرِتھ چھِ سیٚٹھاہ سعادت مند۔ تہٕ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ رحمتہً للعالمین۔ یِہنٛدس مرتبس کُس اِکھاہ واتِہ۔ یِہنٛد وسیلہٕ پیش کٔرِتھ یُس دعا کرنہٕ یِیہِ سُہ چھُ اللہ قبوٗل کران۔

حضرت سعدی فرماوان۔

نگوئم خدمت آوردیم و طاعت   عمریست کہ پیوستہ دریں آزارم

چیزی نباید بشود از من شُد   بر فضل نظر بکُن نہ بر کردارم

یا اللہ دونوں عالم کے رسول حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم جو بدرو حنین غزوات کے قاید تھے، کے صدقے میں میرے گناہوں کے دو حصے کرنا ایک حصہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرا امام حسین رضی اللہ عنہ کے طفیل بخش دینا۔

اے قادرِ ذوالجلال وے رحمٰن تو
سمان دہ کار ہاے سامان تو
خصمانِ مرا مطیع مرا گردانی
بے رحماں را رحیم من گردان تو

اے ذوالجلالہ چھُکھ ژٕ بوٚڈ رحمٰن بلاشکھ
سوزان چھُکھ پرٛیتھ کٲنسہِ پرٛیتھ سامان بلاشکھ
دشمن مےٚ چھِم تِم دوس بناوُکھ مے اے مولا
توفیق دِکھ زِ تِم کرن احسان بلا شکھ

اے خداوند کریم ژٕ چھُکھ قودرت تھون وول ذوالجلال تہٕ ژٕے چھُکھ رحمٰن، ژٕے چھُکھ سورُے سامان عطا کرن وول، میٲنۍ دشمن بناوُکھ میٲنۍ مطیع تہٕ بےرحم بناوُکھ میانہِ باپتھ رحم کرن وٲلۍ۔

یعنی یم تہِ مےٚ پتہٕ چھِ لگتھ تہٕ نوقصان واتہٕ ناوُن یژھان چھِم، تِم کرُکھ زیر تہٕ بناوُکھ مےٚ ماتحت۔ تہٕ مےٚ پیٚٹھ کر رحم تاکہ تمام حاسِد، مخالف تہٕ دشمن ہیٚکن نہٕ مےٚ خلاف قدم تُلِتھ۔ دشمن مطیع بناونہٕ نِش چھُ مقصد زِ تِمن ہاوِ بو راہِ حق تہٕ تِم تہِ گژھن تتھ کاروانس منٛز شامل یم خدایہٕ سٕندی بٔنتھ زندگی

گزاران چھِ ۔ تہٕ بے رحم بناوکھ رحم کرن وٲلی، تاکہ بہٕ روزٕ تِہنٛدِ ذٕررِ نِش محفوظ۔ اللہ چھ پرٛیتھ کینٛہ عطا کرن وول اتھ کتھِ ہیٚکہِ نہٕ کانٛسہِ مومِنس شکھ آسِتھ ۔ سُے چھ رحم کرن وول یہِ چھُ صفتِ خدا۔ اگر نہ سُہ رحم کرِتیٚلہِ نے أسی کُنہِ لایق روزَو۔

اے اللہ تم قادر مطلق ہو، ذوالجلال اور رحمٰن ہو، تم ہی سب کچھ عطا کرنے والے ہو، میرے دشمنوں کو میرا مطیع بنادے اور جو بے رحم ہیں انہیں میرے رحمت کا سبب بنا۔ تا کہ وہ مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکیں۔

یارب ندٕہی درد بدرد منداں
درد چشم و درد گوش و درد دنداں
دارم گلہ از چرخ نہ چنداں چنداں
با گریہ تواں گفت بخنداں بخنداں

مولا پننٕی عاشق تھوکھ دنٛدٕ دادِ نِش ژٕ دوٗر
گَن تھٲوِزیٚکھ محفوٗظ، أچھن گاش دِکھ بر پوٗر
فَلَکُک مےٚ گِلہ چھُے نہٕ کاںٛہہ کرِ کتھ أسِتھ وٕ دِتھ
وۄمید چھم غم دوٗر کرکھ پانہٕ ژٕے ضروٗر

اے پروردگار پننٕی عاشق تہٕ محبت کرن وٲلی کٕری زیٚکھنہٕ أچھ، کن تہٕ دنٛدٕ دٲدِس منٛز مُبتلا۔ مےٚ چھُنہٕ ظٲلم اسمانٕک کاںٛہہ معمولی گِلہ۔ یُس گِریہِ کٕرِتھ یا أسِتھ کرنہٕ ییِہ۔ غم چھُ اکھ الگ چیز یُس صرف ژٕی دوٗر کٕرِتھ ہیٚککھ۔ دنٛدٕ دۄدچھُ پرٛیتھ انسانس پریشان کران، تہٕ انسانس چھُ سورُے مُشِتھ گڑھان۔ أچھس تہٕ کنَس اگر دود کرِ ییتہِ چھُ انسانس سخ تکلیف دِوان۔ عاشق گڑھن نہٕ ذکرِ نِش غافل امی چھ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ یہِ دعا کران۔

حضرت غوث الاعظمؒ چھِ فرماوان:

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس بیمار ہم

یک قدح زاں شربت دار الشفا دارم اُمید

تہٕ شیخ سعدیؒ چھِ فرماوان:

خداوندا! مارا نظر کن بجُود که جرم آمد از بندگاں در وجود

اے اللہ اپنے عاشقوں کو درد ِاُذن، چشم آشوب اور درد ِدندان میں مبتلا نہ کرنا۔ مجھے ظالم آسمان کا کوئی معمولی گِلہ نہیں۔ جو گریہ ہنس کر یا رو کر کیا جائے، غم ایک الگ چیز ہے جسے صرف تم دور کر سکتے ہو۔ یعنی بیماروں کو شفا دینے والی ذات اللہ کی ذات ہے چاہے درد کسی بھی عضو میں ہو وہی غم دور کرنے والا ہے۔ اس لیے اسی سے شفاعت طلب کرنی چاہیے۔

اے شعلہ طور، طور پر نور از تو
وے مست بہ نیم جرعہ منصور از تو
در ہر شہر جہاں جہاں سوز از تو
مے از تو مست از تو مخمور از تو

چوٗنۍ تجلی اوس سپُد نور کوہِ طور
پڑھ چاۍنۍ آۍسس لولہٕ دارس کھوٚت سُہ موٚت منصوٗر
روشن چھِ سأری شہر چانی نورٕ خدایا
یُس معرفت مس چووتھن گوٚو مس تہٕ بیٚیہٕ مسرور

اے کوہِ طورس پیٚٹھ تجلی ترٛاون والہِ، طور سپُد چانے نورٕ ستی پرنوٗر تہٕ چانی نوٗرُک اکھ ڈ پیالہٕ چیٚنہٕ ستی گوٚو منصوٗر مس تہٕ مدہوش۔ تمام دُنیہکیٚن شہرن منٛز چھُ چانی الفتکہِ نورٕ ستی ناردزان۔ اصل محبتُک عطا کرن وول چھُکھ ژٕ ی تہٕ مس تہٕ بےٚخود کرن وول تہِ چھُکھ ژٕ ے۔

یمہِ نورٕ چ تہٕ شرابٕچ کتھ کرنہٕ آمٕژ چھَ حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ سُنٛد جلوۂ خدا اوُ چھِتھ بے ہوش گژھنٕچ تہٕ منصورٕ سنٛدِ عشقہٕ شراب چیٚتھ مس گژھنٕچ کتھ ۔یُس سیٚٹھاہ شوقہٕ سان دارس کھوٚت۔ تہٕ یہِ ہیٚکہِ صرف عاشق کٔرِتھ تہٕ

بس۔ در اصل چھےّ تمام جہانن منٗز خدایہٕ سٕندِ عشقہٕ سٕتی گرمی تہٕ حرارت موجود۔

حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان:

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار ہم

یک قدح زان شربت دار الشفا دارم امید

تہٕ مولانا جامیؒ چھِ فرماوان:

اے در ہوائے مہر تو ذرّاتِ کائنات

واقف نہ از کما ہی ذات تو ہیچ ذات

اے کوہِ طور کو اپنی تجلی سے منوّر کرنے والے اللہ، طور تیرے نور سے نورانی بنا، اور یہ وہ نور ہے جس کا نصف پیالہ پینے سے منصور مست و مدہوش ہوا۔ تمام عالمین کے شہر تمہارے ہی نور کا پیکر ہیں۔ اصل محبت تم ہی عطا کرنے والے ہو اور تم ہی مست و مدہوش کرنے والے بھی ہو اور بے خود کرنے والے بھی ہو۔

جس نور کی بات کی گئی ہے وہ وہی نور ہے جس سے موسیٰ کلیم اللہؑ بے ہوش ہو گیا اور منصور مست و مدہوش ہوا۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی فرمایا تھا کہ تم میرا جلوہ نہیں دیکھ سکتے اسی لیے وہ بے ہوش ہوا۔ اللہ کے نور کا پرتَو دیکھا تو ہوش کھو بیٹھا۔

فیض احمد فیض نے کہا ہے:

مقام فیضؔ کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے وہ کوئے دار چلے

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر
حیراں شدہ ام زِ خویشتن دستم گیر
تا چند کُنم توبہ وتا کے شکنم
ای توبہ دہ و توبہ شکن دستم گیر

فضل چونُے مےٚ چھم دسگیر یا رب
مےٚ ژھٹم حأرِچ زنجیر یا رب
کران چھُس توبہٕ پھُٹران دِتہ مےٚ توفیق
بہٕ کرِ ہا توبہ یِے تقصیر یا رب

اے مولا چون فضل چھُ میون مددگار، پرٚیتھ کأم چھےٚ چانہِ فضلہٕ ستی اَنٛد واتان، بہٕ چھُس چأنی عجایبات وُچھتھ حأران و پریشان۔ مےٚ دِتہٕ یِم عجایبات پرزٕ ناوُنک طاقت، توبہٕ چھُس کران تہٕ پھٹراوان۔ مےٚ دِتہٕ تیُتھ توبہٕ کرُنک توفیق یُس نہٕ کُرتھ پھٹراو۔ توبہ گوٚ وسُہ یُس نہٕ پھُٹراونہٕ یِیہِ یعنی پکہ توبہ، بیأری توبہ نہٕ کیٚنہ۔ توبہٕ قبول گژھنٕچ علامت چھےٚ یِی زِ امہِ پتہٕ کرِ نہٕ بندٕ تم گوناہ یِم اوٚت تأنی کران اوس۔ أتھی چھُ توبہٕ نصوحا ونہٕ آمُت۔

فرماتے ہیں کہ اے مولا کریم تیرا ہی فضل میرا دستگیر ہے۔ ہر کام

تیرے ہی فضل سے انجام دیا جا سکتا ہے۔اس لیے اے رب کریم، میری دستگیری فرما۔ میں حیران ہوں یعنی میں اپنے نفس، اپنے وجود سے، یا کارخانۂ قدرت کو دیکھ کر یا مناظرِ کائنات عالم کی دید سے یا واقعات عالم کے مشاہدہ سے اور قدرت کے عجائبات اور الوان نعمت کو دیکھ کر حیران ہوں اور حیرت زدہ ہوں اے اللہ مجھے اس حیرانگی سے نجات ملے، میری مدد کر۔ اور مجھے ان عجائبات کو پہچاننے کی توفیق عطا فرما۔

اے خداوند میں کب تک توبہ کرتا رہوں اور توڑتا رہوں۔اے توبہ کی توفیق دینے والے، توبہ توڑنے والے کی دستگیری فرما، تاکہ توبہ کرنے کے بعد اُسے نہ توڑ دوں۔ اے اللہ مجھے تم نے فضل کے راستے سے بلایا ہے۔اس لیے اپنے ہی فضل سے میری مدد فرما۔ کیونکہ تو ہی توبہ کی توفیق عطا کرنے والا ہے اور توبہ کو قائم رکھنے والا ہے۔

میں گناہ کرتا رہا تجھے غفّار سمجھ کر بخش دے میرے گناہ گنہگار سمجھ کر

حضرت حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

کہ بدیوان عمل نامہ سیاہ آمدہ ایم آبرو می رود اے ابر خطا پوش ببار
کہ جُز ولائے توام نیست ہیچ دستاویز فقیر خستہ بہ درگاہت آمدم رحمے!

''من نہ می گویم کہ ہستم سالہا در راہ تو
ہستم آں گمراہ کہ اکنوں روبرو آوردہ ام''

فریاد از روز زما جاں طلبند
ما را عیان خاک مہمان طلبند
آئندہ فرشتاں باہیئتِ جنگ
اما بزبان حال مہمان طلبند

یمٕہِ دوہ قبض کر رُوح ملکھ اعمال گرٛھن بند
مہمان بٕنتھ روزِ بو روزُن چھُ رضامند
پتہٕ قبرِ منٛز پرٛژھِ غأرلگہِ وخ آسہِ سیٚٹھاہ کریوٚٹھ
امداد کٔری زیم تتہِ مےٚ مولا چھُکھ ژٕ خداوند

اے اللہ بو چھُسے تتھ دوہس متعلق سوال کران ییٚلہِ فرشتہٕ میانہِ جسمہٕ منٛزٕ روح کڈِ یعنی میون وفات سپدِ۔ تہٕ بو یمٕہ قبرِ منٛز دفن کرنہٕ۔ سُہ دوہ آسہِ نہٕ خطرٕ نشہِ خألی۔ تہِ کیا زِ ترٚین سوالن گرٛھِ جواب نیرُن۔ اوِ کنٛہ کٔری زِمےٚ حفاظت یی چھُ میون فٔری یاداے مولا۔ (بخاری شریفس منٛز چھُ صرف اکہِ سوالُک ذکر یعنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن متعلق کیاہ اوسُکھ ونان)
اللہ چھُ مألک سُہ یوٚ دوے کأنسہِ معاف کرِ گونہگار آسِتھ تس کُس ہیٚکہِ سوال کٔرِتھ۔ دراصل چھُ پریٚتھ حالس منٛز تسُند کرم تہٕ فضل درکار۔ اللہ

دِپن سارنےٚ تارتہٕ کامیابی۔تتہٕ ،ییتہِ نہِ سوائے اللہ کانُہہ کانسہِ ہیٚنڈ مددگار تہٕ معاون آسہِ ۔ سأری آسن النفسی النفسی کران ۔ سأری آسن پنہٕ نیٚو عملو مطأبق پنہٕ نسےٚ عأرقس منٛز غرق۔سأرِنےٚ آسہِ لرزٕ زِحساب چھُ دیُن تہٕ اَسہِ گژھنہٕ شرمندگی تُلنۍ پیٚنۍ۔

بہرحال گوڈنیک مرحلہٕ یُس موتہٕ پتہٕ پیٚش ییہِ سُہ چھُ قبرِ منٛز سوالن ہیٚنڈ مرحلہٕ۔ یُس اتہِ کامیاب سپدِ سُے گژھِ خدایہٕ سنٛدِ یژھنہٕ بتھِ تہٕ کامیاب۔تہٕ جنتس منٛز میلیٚس جاے۔

اے اللہ میں اُس دن کے بارے میں فریاد کرتا ہوں جس دن فرشتہ میری جان لینے آئے گا اور مجھے بطور مہمان خاک کے درمیان طلب کیا جائے گا، وہ دن خطرے سے خالی نہیں، اُسی دن کے بارے میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔

یعنی اُس دن مجھے تین سوالوں کے جواب دینے ہوں گے۔اور وہ سخت آزمائش کا وقت ہوگا۔اُس موقع پر مجھے اپنی حفاظت میں رکھنا۔میں تم سے رحم بھی طلب کرتا ہوں اور فضل بھی۔ (بخاری شریف میں صرف ایک سوال کا ذکر ہے۔یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں کیا کہتا تھا)

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

روزنامہ سیاہ نہ ترسم کہ روزِ حشر　　ما فیض اوصد ازیں نامہ طے کُنم

اورحضرت سعدیؒ فرماتے ہیں:

دراں تنگی کہ ما باشیم و آہے　　ز لطف خود بما بِکشائی راہے
ازاں رہ خواں سوے درگاہ مارا　　بہ ایماں بر بروں ہمراہ مارا

از لطف تو ہیچ بندہ نو مید نہ شُد
مقبول تو جُز جاوید نہ شُد
مہرت بکدام ذرہ پیوست دمے
کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نہ شُد

سارنٕے آسہِ آش گَر لطف وکرم
یُس تہٕ بنہِ مقبول مشہِ نس غم تہٕ ھَم
بندٕ حق گژھنہٕ زانٛہہ شرمندٕ بوز
ڈیکہٕ چھُ لَس ناپان واللّٰہ دمبدم

خدایا چانہِ لُطفہٕ تہٕ کرمہٕ نِش چھُنہٕ کانٛہہ بندٕ مایوس تہٕ نا ومید۔ چون لطف چھُ ہمیشہِ جاٗری تمام بندن پیٚٹھ۔ یُس ژٕرٕےٚ قبول کٔرتھن سُہ چھُ قبولےٕ قبول۔ مقبول بندٕ ہیٚکہِ نہٕ زانٛہہ مردٔ دٲ سِتھ۔ یتھ شیہِ پیٚٹھ چانہِ آفتابٕچ زٕ ژٕپیٚیہِ، ساس آفتابہ اکہِ طرفہٕ تہٕ سُہ اکہِ طرفہٕ، سُہ چھُ عطا کرمٕژ روشنی ہٕستی یٕمن تمام آفتابن مات دِوان۔ بندس شوبہِ نہٕ اللّٰہ تعالیٰ ہٕنٛدِ رحمتہٕ نِش زانٛہہ ناومید سپدُن سُہ چھُ قرآنِ پاکس منٛز فرماوان میانہِ رحمتہٕ نِش مہٕ

گژھ نا وومید۔ میاٗنِس غضبس پیٛٹھ چھےٛ میاٗنۍ رحمت بندن ہنٛدِس معاملس منٛز سبقت نوان، تہٕ یُس گونہگار گونہن پیٛٹھ ناٗدِم گژھِتھ مغفرت چھُ منگان تِمِس چھس بہٕ معاف کران۔ یہِ چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد بجر زِ سُہ چھُ کاٗنسہِ بنٛدِ سٕنٛدۍ گوناہ ثواب منٛز تبدیل کران تہٕ کیاز خدایس چھِ پننۍ بنٛدٕ سیٛٹھا ٹاٹھۍ۔

تاٗثیر آلون خدایہِ لا جواب دِم زٕ ژاکھ منگے خدایہ ژٕ اکھ آفتاب دِم

(مؤلف غلام حسن غمگیںؔ)

اے مولا کریم تیرے لطف وکرم سے کوئی بندہ مایوس اور نا امید نہیں ہے۔ تیرا لطف تمام بندوں پر ہمشیہ جاری وساری ہے۔ جس کو تو نے قبول کرلیا اس کو قبولیتِ جاوید حاصل ہوتی ہے۔ تیرا مقبول بندہ کبھی مردود نہیں ہوتا۔ جس ذرے پر تیرے لطف وکرم کے آفتاب کی ایک شعاع بھی پڑی وہ ذرّہ ہزار خورشید سے زیادہ روشن ہوجاتا ہے۔ بندہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہو یہ اُس کے شایان شان نہیں۔ کیونکہ اللہ خود فرماتا ہے کہ میری رحمت سے نا امید نہ ہوجانا۔ تم میری طرف چل کے آو، میں تمہاری طرف دوڑ کے آجاؤں گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کروں گا۔ بس شرط یہ ہے کہ تم پچھلے گناہوں پر نادم بن کر توبہ کرو۔ توبہ کرنے سے تمام گناہ زائل ہوجاتے ہیں۔ پھر بندہ راندہ درگاہ نہیں بلکہ مقبول درگاہ بن جاتا ہے۔ اُس کی دنیا بھی بنتی ہے اور اُس کی عاقبت بھی سنور جاتی ہے۔

سرمدؒ شہید نے فرمایا ہے:

ہرکس کہ لُطف وکرمت دیدۂ کشور لطف و غضب غیر نداند موجود
مردود تو ہیچ جاگردد نہ قبول مقبول تو ہیچ جا نگردد مردوٗد!

من بندۂ عاصیم رضائے تو کُجا است
تاریک دِلم نور وصفائے تو کُجا است
ما را تو بہشت گر بطاعت بخشی
ایں بیع بہ لطف وعطائے تو کجا است

رضا چون ژھانڈاں گونہگار چھُس
مےٛ دِل چھُم سیاہ بوٛڈ سِیاہ کار چھُس
عبادتہٕ بدل دِکھ مےٛ جنّت چھُ پوٛز
کرم کر مےٛ مولا تباہ کار چھُس

میانہِ مولا بو چھُس چون اکھ گونہگار بنذٕ۔ چانِس رضہس پیٛٹھ راضی۔ مگر چون رضا کتہِ چھُ بو چھُس تمہِ کُے طلب گار۔ مےٛ چھُ دل سیاہ، مےٛ کرپننہِ نورٕ دل صاف کُرِتھ مدتھ۔ یہِ ما چھُ لطف وکرم زِ ژٕ دِکھ مےٛ عبادتس عوض جنّت۔ مےٛ پیٛٹھ کرتہٕ کرم۔ گوناہ گار بنذٕ ییٚلہِ پننہٕ نیٚن گونہن ہیٚنذ اعتراف کران چھُ، تہٕ خدایس چھُ وٗدی وٗدی زارِ پارٕ کران، اللہ چھُ اُمِس پیٛٹھ راضی سپدان تہٕ ستی چھُس مغفرت کرن۔ یُس بنذٕ خدایہِ سُنٛد رضا

طلب کرِتس چھُ خدارأضی گژھان۔ تسُند سیاہ دِل چھُ روشن سپدان خدایہ ِسنْدِ نورٕ ستی۔

اے اللہ میں تو گنہگار بندہ ہوں اور تیری رضا پر راضی رہا ہوں۔ تیری رضا کہاں ہے۔ میرا دل سیاہ ہورہا ہے، نور اور صفائی سے میری مدد کیجئے۔ اگر تو نے مجھے بہشت میری اطاعت وعبادت کے عوض عطا کیا تو وہ لطف وکرم نہ ہوگا بلکہ وہ تو بیع بعوض طاعت وعبادت ہوگی۔ مُجھے پر اپنے لطف وکرم سے نواز۔ اِس دُعا میں عاجزی اورانکساری کا اظہار کیا گیا ہے۔ بڑے لوگوں کی بات ہی بڑی ہوتی ہے۔ انہی دعاؤں میں اثر ہوتا ہے اور یہ قبول بھی ہوجاتی ہیں۔

عصیاں میرے بڑے ہیں کہ رحمت تیری بڑی
محشر میں یہ سوال خدا سے کریں گے ہم!!

حضرت حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

گدائے کوئے شمایم وحاجتے داریم روا مدار کہ محروم زِ آستان بردیم

کسی اورشاعر نے کہا ہے:

برآستان تو ہرکس رسید مطلب یافت
روا مدار کہ من ناامید بر گردم

ای در صفت ذات تو حیراں کہ و مہ
و زہر دو جہاں خدمت درگاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفاہم تو دہی
یا رب تو بفضلِ خویش بستان وبدہ

چاۓنِ صفت وُچھِتھ چھِ حاۓران ادنیٰ تہٕ اعلیٰ
چون درگاہ چھ از دُ جہاں بہتر مولا
چانہِ اِذنے مےٚ ڈیٚلو زُو تہٕ شفاعت دِم
یوٚ د فضل پانہٕ کرکھ باغ پھولیم واللہ باللہ

مطلب أسی چھِ حاۓران زِ چاۓنِ تعریف کتھٕ پٲٹھۍ کرنہٕ، تہٕ کیا زِ اسہِ نِش چھنہٕ تِم لفظےٚ۔ چاۓنِ تعریف کرنہٕ باپتھ چھُ تھوٚد تخیّل، سوچ تہٕ فکر آسُن ضرورت۔ تہٕ چانہِ دربارٕچ خدمت چھےٚ دون جہانن ہندِ کھوتہٕ بہتر۔ یا اللہ ژٕ چھُکھ بیمارن شفا دِنہٕ وول سانٚین دادٚین کردوا۔ فرماونہٕ چھُ آمُت اگر دُنیہکٚین تمام سمندرن میٚل بیہِ بناونہٕ تہٕ کُلین قلم خدایہِ سنٛدی تعریف روزن باقی یعنی حق ہیٚکہِ نہٕ کُنہِ تہِ حالس منٛز لکھِ والنہٕ یِتھ۔ یہِ چھُ اللہ تعالیٰ سُنٛد بجر

تہٕ عظمت۔ سُہ اوس، سُہ چھُ، سُہ روزِ تہٕ سُے روزِ باقی۔ سُہ چھُ کُن تہٕ تِمس چھنہٕ کانٛہہ شریک کُنہِ تہِ کارس منز۔ سُے چھُ دادیٚن دوا کرن وول تہٕ غم دوٗر کرن وول۔ شیخ نورالدّین نورانی رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان:

کُنۍر ہے بوزَکھ کُنہِ نو روزَکھ
اَمۍ کُنۍرن کوتاہ دیُتنَم جلاو
عقل تہٕ فکر تور کوٚت سوزَکھ
کمۍ مالہِ چیٚتھ ہیوٚک سُہ دٔری یاو

حضرتِ فخرالدّین عراقی چھِ فرماوان:

دل پر درد را درماں تو باشی
شفاء جان بیارم تو باشی

اے مولا کریم تیری ذات کی صفت وثنا میں اعلیٰ وادنیٰ حیران ہیں۔ اور تیرے درگاہ کی خدمت دونوں جہانوں سے بہتر ہے۔ تو ہی بیماری دور کرنے والا اور شِفا دینے والا ہے۔ اے اللہ ہمیں بھی شفا عطا کر۔ سمندروں کے پانی کو سیاہی بنائی جائے اور کائنات میں موجود درختوں کو قلم تب بھی اللہ کی تعریفیں مکمل نہیں ہوں گی۔ وہ اتنا عظیم ہے۔ وہ تھا، وہ ہے، وہ رہیگا، وہی بیماروں کو شفا دیتا ہے وہی غمگین دلوں کے لیے راحت کا سامان مہیا کرتا ہے اور وہی حاجت روا ہے۔ اُس کے دستِ قدرت میں

سب کچھ ہے وہ ناممکن کو ممکن اور ممکن کو ناممکن بنا سکتا ہے۔یعنی وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

اے ذاتِ تُو بر ترشناسائی ما
وصف تو بروں زِ حد گویائی ما
حمد تو چُنا است کہ خود مے گوئی
بے واسطہ عبارت آرائی ما

وارِیاہ مُشکل چھُ پہچانی ژےٚ کانْہہ
زانہِ صفت چانْٛز کتھِ زانی ژےٚ کانْہہ
پانہٕ صفت چھِی پنٕنز کری متٕ بیان
صِفّتن منٛز چھےٚ نہٕ پوٚز ثانی ژےٚ کانْہہ

اے خدایہِ اے دارین پأدٕ کرن والہِ ،اے تمام خلقتس روزی دِنہٕ والہِ ،اے خلقتس آرام دِنہٕ والہِ ،اے اللہ چانْٛز ذات چھےٚ میانہِ شناختہٕ نِش بالاتر۔بوٚ کیاہ تہٕ میأنز بساط کیاہ زِ چأنِس حقیقتس تانٛی واتہٕ ۔بوٚ ہیکہٕ نہٕ چانْٛز ذات پہچأنِتھ ،ییٚلہِ زن حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ فرماوان ما عرفنا کَ حقَّ معرفتک ،مےٚ ہیوٚک نہٕ چون معرفت تمہِ علاوٕ حأصل کرِتھ زِیوٚ ت مےٚ

حٲصل کوٚر۔ پانے زٲنۍ وبیا کھ کتھ ہیٚکہِ اللہ تعالیٰ سُنٛد معرفت حٲصل کرِتھ۔ عام انسانس چھےٚ عقل محدوٗد، عٕلم محدوٗد تہٕ ہیٚیہِ وٲنس کم۔ مخلوق چھِ حادث، ییٚلہِ زن ذات مولا قدیٖم، ازلی تہٕ ابدی چھےٚ، سُہ چھُ وُچھان تہٕ بوزان، تس چھِ علم تہِ تہٕ خبر تہِ سُہ چھُ زندٕ تہٕ ہمیشہ قٲیم روزن وول۔ امہِ کنٛز ہیٚکہِ نہٕ کانٛہہ تہِ یہِ دعویٰ کٲرِتھ زِ سُہ ہیٚکہِ اللہ تعالیٰ سٕنٛدی تعریف بیان کٲرِتھ۔

یہِ کتھ چھےٚ یاد تھاوٕنۍ زِ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم چھِ آخری نبی، یم چھِ رحمتہً للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم اوٚ کنٛز گژھِ نہٕ کانٛسہِ یہِ غلط فہمی سپدٕنۍ زِ یوس کتھ تمو معرفتس متعلق فرمٲو سو چھےٚ تہنٛد باپتھ تہٕ تژھے یژھ سانہِ باپتھ چھےٚ۔ تمن چھِ اللہ تعالیٰہن علمہٕ سمندر عطا کٔری متہٕ۔ یہِ کتھ چھےٚ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو اُمّتہٕ کہِ باپتھ بیان کٔرمژ۔ تہٕ یوس تہِ کتھ یا عمل نبی علیہ الصواۃ والسلام کران چھِ سو چھےٚ امّتس رہنمٲیی باپتھ آسان۔ مثالہِ پٲٹھۍ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرموو ٲسۍ چھِ توبہٕ کران تہٕ تعداد تہٕ فرموو کھ زِ کاژھاے لٹہٕ، تمن کیاہ ٲس توبہٕ کرنٕچ ضرورت، یہِ چھُ بُنیٲدی طور امّتہٕ کہِ باپتھ سبق۔ نبیؑ چھِ معصوم آسان پتہٕ ییٚلہِ ذات ذی جود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم آسہِ۔

دروٗد و سلام ٲسِن برذاتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم۔

درود بر تو سلام بر تو ہمیشہ از حق مدام نازل
شمارِ قطرات ریگ صحرا بقدر انجم نبیؐ اُمی

اے اللہ تیری ذات میری شناخت سے بالاتر ہے میں کیا اور میری

بساط کیا کہ تیری حقیقت تک پہنچ سکوں۔ تیری شناخت کرنے سے میں قاصر ہوں۔ تیری ثنا کیسے کروں جیسے کہ تو نے خود فرمایا ہے کہ ''میری ذات عبارت آرائی سے بہت اعلیٰ ہے۔''

تو ازلی ہے، قدیم ہے، کریم ہے علیم وخبیر ہے۔ تیری ذات بہت برتر اوراعلیٰ ہے۔ کہ تیری صفات کو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ یہی حق ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

''تیری دنیا ہے ستاروں سے پرے
میری دنیا آپ تک محدود ہے''

یعنی تیرے سوا کس کے پاس جائیں کس سے مانگیں، تو ہی ہمارا معبود ہے اور ہم سب تمہارے بندے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اپنے خزانوں سے عطا کر۔ تیری حقیقت کو پہچاننا ہم جیسے ناکارہ بندوں کا کام نہیں، تمہیں صرف وہ لوگ پہچانتے ہیں جو عارف باللہ ہیں۔ تمہارے دوست ہیں یعنی اولیاء اللہ۔

اے رب ذوالجلال ولے بار خدا
تا چند روم در بدر جا بجا
یا خانہ امید مرا در بند
یا قفلِ مہمات مرا در بکشا

روزٕ کوتاہ کال پھیران اور گرا یور
یا تھاو بر بند، کھول نتہٕ پنہٕ نٟین خزانن تور
خاۓلق تہِ چھُکھ ماۓلک تہِ چھُکھ چھم آش سیٹھاہ چاۓنی
فٲری یاد ہێتھ آس عرضین پێٹھ کرتہٕ مولا غور

میانہِ خدایہِ بۄ کتِس کالس روزٕ اکہِ جایہِ پێٹھہِ بێیس جایہِ در بدر پھیران۔ یا تہٕ کر میانہِ آشہِ ہٕنٛد بر بٕنٛد نتہٕ کھول میانٮ۪ن مُہماتن ہنٛد قُلف۔ ژٕ ہے چھُکھ عظمتہٕ وول، مےٚ مَہ پھرٕ ناوارٕ یورٕ ژٕ ہے چھُکھ پرٛیتھ وومید پورٕ کرن وول، مےٚ یوس وومید ژےٚ ستی وابستہٕ چھےٚ تتھ بُتھِ ینہٕ وٲلی تمام ٹھُٲری کر دۄر تا کہ بۄ سپدٕ تمن پێٹھ غاۓلب۔ مہمانن ہِنٛد قُلف کھولُن گۄ وےٚ کر

سر براہ مےٌ چھےٌ ژیےٌ ستی تمام وومید وابستہ، ژے چھگہ مےٌ یاوری کرن وول۔ تۂ پریشانی مژ کڈن وول۔ اللہ مےٌ پیٹھ سپد مہربان تۂ میانیٔ مسلۂ کر حل۔

اے رب کعبہ میں کب تک در بدر پھرتا رہوں گا۔ یا تو میری امید کا دروازہ بند کر یا میری مہمات کا قفل کھول دے۔ تا کہ میں اُن پر غالب آجاؤں۔ مجھے اِدھر اُدھر مت پھرا بلکہ اپنے دربار سے عطا کر۔

دراصل جو رحمت کے طلبگار ہوتے ہیں وہ اللہ سے مانگتے نہیں تھکتے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ عطا کرنے والی ذات اللہ کی ذات ہے۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اسی جانب ہر بندے کی توجہ مبذول کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میری پریشانیوں کو دور کر، میں اِدھر اُدھر بھٹکتا ہوں، اِس کا علاج صرف تیرے پاس ہے۔ اس لیے مجھ پر کرم کیجیے تا کہ میں صراط المستقیم پر گامزن ہو جاؤں اور صرف تمہارا بندہ بن کر رہوں تا کہ میری تمام پریشانیاں دور ہوں۔ قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد موجود ہے۔ ''مجھ سے مانگ میں عطا کروں گا۔'' دیکھئے خدا کی عظمت کہ اپنے بندوں کو خود پکارتا ہے کہ تمام حاجات مجھ سے طلب کر، میں اپنے دربار سے کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ مل کر ہم سب دعا کریں کہ اللہ پاک ہم پر مہربان ہو اور ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے۔ آمین

یا رب زِ تو من ترا می خواہم
فزوں زِ ہزا ر بادشاہ می خواہم
ہر کس زِ درِ تو حاجتے می خواہد
من آمدہ اَم،از تو ترا می خواہم

یا رب کمیٚک تلاش چھُم سورُے ژےٚ چھےٚ پتاہ
دیدار بنیم چون بس دادین سُہ چھُم دوا
کیاہ ساس بادشاہ منگن بو تی چھُسے منگان
چھنہٕ بٔڈی کتھاہ ژےٚ نِش خدایہِ کرتہٕ مےٚ عطا

میانہِ پروردگارٕ ژےٚ چھےٚ معلوم زِ بوٚ کُس چیز چھُس ژھانڈان یا مےٚ کمیٚک طلب چھُ، بوٚ یمہٕ چیزُک مطالبہ کران چھُس سُہ چھُ ساسہٕ بدٚین بادشہن ہندِ کھوتہٕ تھوٚد۔یعنی اگر میون مطالبہ سیٚٹھاہ بوٚڈ چھ مگر چأنٛی شان چھےٚ زِ اگر بندٕ لوکُٹ مطالبہ تہِ کرِ ژٕ چھکھ تِمس پننہِ شانہٕ مطابق سیٚٹھاہ جادٕ عطا کران۔خدا چھُ لوکٕٹ تہٕ بٔڈی مطالبہ پوٗرٕ کرنس پیٹھ قادر۔تس چھُ معلوم زِ بندس

کیاہ چھُ ضرورت، مگر تِمس چھےٚ بندٕ سٕنٛز آہ وزاری خوش کران۔ نتہٕ چھُ سُہ سمیع تہِ تہٕ بصیرتہِ۔

تاثیرِ آلوَن خدایہِ زور دار دِم
زٕ ژ اکھ منگے خدایہٕ ژٕ اکھ آفتاب دِم
(غلام حسن غمگین) مؤلف

یہِ کتھ چھےٚ صحیح زیُس اللہ تعالیٰ سُنٛد بنیو، اللہ چھُ تسُنٛد بنان۔ یحکم من کان اللہ کان اللہ لہٗ۔ یہِ سپدِ تھ چھُ اللہ عاشقس پنہٕ نیٛو انعاموٕ ستیٚ مالا مال کران۔

اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ میں کس چیز کا طالب ہوں۔ جس شئے کی تلاش میں، میں ہوں وہ ہزار بادشاہوں سے بڑھ کر ہے۔ ہر حاجت مند کی کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے اور میں جس چیز کا طلب گار ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں تجھ سے تجھ ہی کو مانگتا ہوں۔

اللہ سے طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خدا سے زبردست محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اللہ اُسے نور عطا کرے تا کہ اُس کا پورا وجود منزّہ و منوّر ہو جائے۔ وہ صرف اللہ کا ہو جائے اور اللہ کے سِوا کسی کا نہیں۔

بندہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی رہنمائی میں اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف چل پڑتا ہے اور اِس طرح وہ دنیا میں بھی خوش رہتا ہے اور اُس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

یا رب نظرے بر سرِ من سرگرداں کُن
رحمے بہ منِ دلشدہ حیران کن
بر من مکن آنچہ سزاوارِ آنم
ہر چیز کہ از لطف تو آید آں کُن

بو چھُس غمگیں پریشان چھُس نظرِ لطفِچ مےؔ کر آغا
گوناہ بُڈی گُری سزا شوٗ بیم نظر کرِمچ مےؔ کر آغا
عطا کر چھس سیٹؔھاہ بےکس مگر پڑِھ چھَم ژےؔ پیٹؔھ محکم
بو گرِژھِ آباد وأنسن پیٹؔھ نظر رِحِمچ مےؔ کر آغا

میانہِ مولا! مےؔ پیٹؔھ کر لطفُ کرِمچ نظر بو چھُس پریشان تہِ غمگین، یتھ لایق بو گونھوکِز چھُس تہِ مہ کرمےؔ ءستی ئلی کہ یہِ چانہِ لطفہِ تہِ کرمہِ ءستی میلان چھُ تہِ کر عطا۔ میأنی خستہِ حألی تہِ پسماندگی کر دوٗر۔ مےؔ گونھگارس کر پنُن کرم۔ اگرچہ بو سزٕہس لایق چھُس مگر ژٕ چھُکھ بخشنہِ وول تہِ درگُزر کرن وول مےؔ کر معاف۔

خدایا آس ژیٔے کُن بَر مُژ رتم
دریں سختی بو چھُس رُت چارٕ کرتم

حضرت شیخ سعدیؒ چھِ فرماوان:

من بندۂ شرمسارم تو رحم کن رحیما
در فسقِ بے شمارم تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی کردم گناہ تو دانی
درماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیما
شرمندہ روے زردم جرمِ عظیم کردم
خود را بتُو سُپردم تو رحم کن رحیما

میرے مولا میں غمگین و پریشان ہوں۔ لطف وکرم کی نگاہ چاہتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ میں گناہوں کی وجہ سے سزا کا مستحق ہوں۔ لیکن ساتھ ہی تمہارے کرم کی بھی امید ہے۔ میرے گناہ بخش دے۔ میری خستہ حالی اور پسماندگی دور کر۔ میرے گناہ اَن گنت ہیں لیکن تیری رحمت بھی تو عمیق ہے۔ اس میں کبھی کمی آنے کا امکان نہیں۔ اس لیے مجھے عطا کر کے تیرا کچھ بھی نہیں جائے گا۔

بستم دم مار دم عقرب بستم
نیش دم و دم ہر دوشاں بستم
بر نوح نبی سلام کردم رُستم
شیخم ترشیا قرشیا بستم

بچھ سورف یُس دم ہمن گنڈی متِہ مےٚ پچھِم
ٹوپھ تہٕ دم یکجا ژٕ وُچھ کُری متِہ مےٚ پچھِم
نوح نبی صائبس بوٚ چھُس سوزان سلام
شرقیا تے قرشیا گنڈی متِہ مےٚ پچھِم

مےٚ چھُ بچھن تہٕ سورفن ہینٛد دم پنہٕ نِس قبضس منٛز کوٚرمُت ۔ دَپِچ ٹوپھ تہٕ دم پچھِم رام کُری متِہ ۔حضرت نُوح نبی صابس چھُس سلام عرض کران ،تہٕ رستم ،شیخ تہٕ ترشیا تہٕ قرشیا چھ مےٚ گنڈِتھ تھٔوی متِہ ۔یس شخص بچھ یا سوُرف ٹوپھ دِیہ تس پزِ اول آخر درود ترٛیہ لٹہِ پرُن تہٕ یہِ رباعی پرِتھ دم کرُن ،اللہ تعالیٰ سندِ یژھنہٕ گژھِ زہرُک اثر زائِل ۔

میں نے سانپ اور بچھو دونوں کا دم باندھ دیا ہے۔دم کی ڈنک اور دم دونوں کو باندھ دیا ہے۔حضرت نوح نبی پر سلام ہو،اور رستم،شیخ ترشیا اور قرشیا کو باندھ دیا ہے۔حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ دراصل نفس کی بات کرتے ہیں۔جو انسان کو مختلف طریقوں سے ورغلاتا ہے۔اگر انسان اس کا ایک بار تابع بنا یہ اس کی تباہی کا باعث ہے۔اور یہ ہمیشہ خسارے میں رہے گا۔کامیاب ہوا وہ جس نے نفس کا اپنا تابع بنایا۔جو نفس نے مانگا وہ نہ دیا اور جو نہ مانگا وہ دیا۔نفس کی غلامی کی وجہ سے ہی انسان نے ہمیشہ نقصان اُٹھایا ہے۔نفس انسان پر غالب نہ آئے اس کے لیے مجاہدہ کرنا ہوتا ہے۔مجاہدہ کرنے سے نفس مرتا نہیں بلکہ کمزور اور پست ہوتا ہے۔

تو نازنینِ جہان و ناز پرورده
ترا سوزِ دروں و نیاز ما چہ خبر
چوں دل برمہر نگارے نہ بستہ اے ماہ
ترا زِ حالت عشاق بے نوا چہ خبر

دگ أندری کتھ ناو پیۆو زانکھ ژٕ کیاہ
سینہٕ برِیان کتھ وۄنکھ مانکھ ژٕ کیاہ
خانہ مالئِا چھُے نہٕ وُچھمت رنج تہٕ غم
دود عشقُک کتھ وۄنکھ، زانکھ ژٕ کیاہ

اے دوست ژٕ چھُکھ جہانُک نازنین، سیٹھاہ تھٔدِس ماحولس منٛز رچھنہٕ آمُت، نہ چھُے کانہہ غم وُچھمُت، امہِ کِنۍ کیاہ تری ژٕ ےفکرِ سوزِ دروں یعنی أندری دگ کیاہ گیہِ تہٕ محتاجی کتھ چھِ ونان، اگر بیٚیس دودآسہِ سُہ کتھِ ہیٚکِکھ ژٕ محسوس کٔرِتھ۔

حافظ صأب چھِ فرماوان:

شبِ تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حایل

کُجا دانند حال ماسبک ساراں ساحل ہا

اے چاند کی طرح خوبصورت دوست، جب تیرا دل کسی محبوب خوبرو اور معشوق پر نہیں آیا تو پھر تجھے عشق کی کلفتوں کا کیا علم۔ تجھے کیسے پتا چلے گا کہ عشق اور مہجور لوگوں کا کتنا بُرا حال ہے۔ خدا کرے کہ تو بھی دردِ عشق میں مبتلا ہو جائے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نفیس ترین پیرائے میں یہ مضمون باندھا ہے فرماتے ہیں:

خدائی اہتمامِ خشک و تر ہے
خدا وندا خدائی دردِ سر ہے
ولیکن بندگی استغفر اللہ
یہ دردِ سر نہیں دردِ جگر ہے

تپ لرزہ با اندام تو اے سروِ قبا پوش
یا رب کہ کند دگرِ عاشق مدہوش
بستم تب لرزہ بفرمانِ خدا!!
تا روز رہی از الم و رنج بردوش

عشقن تہٖ مایہٖ چھُکھ ژٕ کوٚ رمُت مست اے دلبر
چھُے لرزٕ طاری چھُکھ ژٕ گومُت پست اے دلبر
تھرِ تھرٕ ژٕےٚ چھےٚ چھُکھ بے قرار میانہٖ محبوٚ با
زانان مولا کوٕ گرٛھکھ وارفتہٖ اے دلبر

اے محبوب، خدایہٖ سِندِس عشقس تہٖ محبّتس منٛز مست گرٛھن والہٖ، ژٕ چھُکھ تیوٚت بے قرار زِ چانِس جِسمس چھےٚ تھرِ تھرٕ، لرزٕ کہٖ پٕچ کیفیت چھُے ژٕےٚ پیٚٹھ طاری۔ اے خدایہٖ سُہ کُس چیز چھُ یمہٖ سٟتی مدہوش عاشقس عشقہٖ دود ہُرِ۔

اے محبوب! اے خدائے عزوجل کے عشق ومحبت میں مُستغرق رہنے والے تو خدا کی محبت میں اس طرح بے قرار ہے کہ فرطِ محبت میں تیرا جسم کانپ رہا ہے اور تپِ لرزہ کی کیفیت طاری ہے۔ اے خدا وہ کون سی چیز

ہے جو عاشقِ مدہوش کو مزید مستانہ بنا دے۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تپِ لرزہ کا علاج کر دیا ہے تا کہ غموں اور دکھوں سے نجات ملے۔اور تجھے شفائے کاملہ نصیب ہو۔

ساقی نہ مے کہ نہم مستیم مخمور
صبائی الستیم سر شار کردیم
مارا تو بما گماں کہ تا ما
با خویشتنم بت پرستیم!!!

اے ساقیا ژھوٚڈ ژھوٚڈ قدم تُلی پڑ وو اسہِ منزِل
ذکرے الستٕکی جام از اسہِ چیوو پنُن دِل
بیٚیہِ چاو ساقی اسہِ پیوٚٹھُس پیٚٹھ مہربانی کر
یتھ اسہِ ''انا'' گژھ دوٗر پانے حل گژھن مشکل

ساقیا بوٚ چھُس عشقٕکی حقیقی منزِل طے کرنہٕ باپتھ ژھوٚڈ ژھوٚڈ قدم ترٛاوان، مےٚ چھُ پتاہ زِ اتھ سلسلس منٛز چھُ میون رفتار سیٹھاہ سُست تہِ کیازِ بوٚ چھُس الست بربکُم ہٕکی شرابن مست کوٚرمُت۔ اے ساقیا اسہِ تراوپنہٕ نِس حالس پیٚٹھ، مہربٲنی کر اسہِ چاو جامِ یسلہٕ پاٗٹھی تا کہ اسہِ منٛز یوس ہم ہستی چھےٚ سو سپدِ دوٗر۔

اے ساقی میں عشقِ حقیقی کی منزل کو پانے کے لیے سُستی سے چل

رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے الست بربکم کے شراب طہور نے مست و مدہوش کیا ہے۔ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو۔ مجھے جام بھر بھر کے پلا دو تا کہ میں اپنی ہستی کو مٹا سکوں، اِسے بھول جاؤں۔ ''انا'' ایک بری صفت ہے، اس سے انسان میں کبر پیدا ہوتا ہے اورغرور کی وجہ سے انسان وہ کچھ کر بیٹھتا ہے جو اس کے شایان شان نہیں ہوتا۔اس کا علاج ذکر اللہ ہے۔

من گریہ خندم و ہمی پیوندم
پنہاں گریم و آشکار را خندم
اے دوست گماں مہ برکہ من خرسندم
آگاہ نئ کہ من نیاز مندم

بو چھُس وداں تےِ رِواں پتےِ اَساں تےِ نژان
اسان بو چھُس یتھِ کئِ أندری بو وَدان
ژےؔ ما خیال چھےؔ زِ چھُس بو خوشحال سیٹھاہ
مےؔ چھِ غم تےِ اَلم ذاتےِ پاکس کُن بو نمان

بوچھُس وَدان تےِ تےِ اسان تےِ۔ بوچھُس اسےِ نَس تےِ ودنس کُنےِ کران۔ ژورِژور چھُس ودان تےِ ظاہرن چھُس اَسان۔ میانےِ دوستاہ یہِ مَہ کرخیال زِبوچھُس خوش تےِ خوشحال۔ ژِ چھُکھ نہ یہِ کتھ زانان زِبوچھُس نیاز مند۔

دراصل چھُ یہِ آلو خدالیس کُن دِنےِ آمُت، زِ اے مولا بوچھُس چاَنِس عشقس منز دیوانن ہَندی پاَٹھی ودان تےِ کُنےِ اَسان، میون اُسُن تےِ ودُن چھُ زن تےِ کُنےِ۔ ہاں وَدان چھُس لُکن نِش دۄرِ گژھِتھ، تےِ تمن تھی

چھُس اسان۔یتُھ نۂ تِمن میانۂِ ژےؔ ءستِ کرِمتۂِ عشقۂِ سودہِچ زان گڑ ھِ۔

میانۂِ مولا بو چھُس نۂ خوش، مےؔ کر مدتھ، ژےؔ بروٗنٹھ کنۂِ چھُس بو محتاج،عاؔجزتۂ نیازمند۔

میری روح کی حقیقت میرے آنسوؤں سے پوچھو
میرا مجلسی تبسّم میرا ترجمان نہیں ہے !!!

جب عاشق یا سالک اللہ کے عشق اوراس کی محبت میں غرق ہوجاتا ہے۔تواس کی ظاہری حالت بھی بدلتی ہےاور باطنی بھی۔کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے۔اُس کے ہسنے اوررونے میں مماثلت پیدا ہوجاتی ہے۔جوظاہراً اُسے دیکھتے ہیں لگتا ہے کہ یہ بہت خوش وخرم ہے۔عاشق عام لوگوں پر اندرونی کیفیت ظاہرنہیں ہونے دیتا ہے۔جب وہ یکسوئی میں ہوتا ہےتو اللہ کے فراق میں زارزارروتا ہے۔اوراللہ سے مدد طلب کرتا ہے۔

اے دادہ رُخ تو ماہِ زیبائی
خاک قدم تو دیدہ را بینائی
درخدمتِ تو جان و دل و دیدہ وتن
می دربازم اگر قبول فرمائی

چون روٗخ زن زوٗن تابان کوٗت باسان تابدار
گرد چانٛین دوٗن قدأمن ہٕنز بناواں گاش دار
کرےٚ کُن کرٕچ نظر گژھ مہربان کر شادمان
کربو چانٛین دوٗن قدأمن پیٛٹھ زُو پنٕن یاراہِ نثار

چون بُتھ چھُ زوٗنہِ ہندی پأٹھی شوٗبہٕ وُن، چانٛین قدمن ہٕنز گرد چھےٚ انٛین أچھن گاش بخشان۔ اگر ژٕ مےٚ کُن کرٕچ نظر کرٕ ہکھ، بو کرٕ ہا چانہِ باپتھ پنٕن زُو جان قوربان۔ یعنی اے ماہِ عرب محبوبِ خدا اللہ تعالیٰہن چھُ تُہند روے مبارک زوٗنہِ ہندی پأٹھی خوبصوٗرت بنوومُت، لیس تو ہہ کُن وُچھان چھُ سہ چھُ تُہنٛد شیدأیی بنان۔ تُہنٛدٮ۪ن قدمِ نازن ہٕنز گردِ چھُ تیٚتھ تأثیر زِ امہِ سٟتی چھُ گاشہِ روٗستٮ۪ن گاش یِوان۔ اے محبوٗبہٕ اگر توٚہی ﷺ میانٛی بٔنی ہِو، مےٚ کُن توجہ کٔری ہِو، مےٚ پنٕن غولام بنأوِہو، بو کرٕ ہا پنٕن زُو جان توٚہہ پیٛٹھ

نثار۔ يِ چهُ ميون مقصدتۂ يِ چهُم تمناه۔

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان:

دارم سرے نہادہ براہت کہ مست ناز
ناگاہ در رسی و شود پایمالِ تُو!

تا جان دارم در غمت آویزم
تا اشک بُود سر بکویت شُدم
چون صبح قیامت برمد با عشقت
از خاک درت نعرۂ زناں برخیزم

یوٚت تانٛ جسمس منٛز چھ زُوہنہِ ہنہِ مےٚ گرٛشیم سوٗر
کوچس اندر چانِس بوٚ سرٕ نُمراوِ چھُس مجبور
وٕنِس تےٚ رِوٕنِس منٛز بوٚ وَکھ گُزراوِ اے محبوب
در روزِ محشر نعرٕ دِمہٕ چھِوٕ نوٗر، نوٗرے نوٗر

اے حقیقی محبوبہٕ یوٚت تانٛ مےٚ جسمس منٛز زُو چھُ توٚ تانٛ روزٕ بوٚ گلان أندرِ چانہِ غمہٕ۔ یوٚت تانٛ مےٚ أچھو کنٛ اوٗش وسان روزِ بوٚ روزٕ پنٕن سر چانٮ۪ن گلِہ ین منٛز نُمراوان، زِ یوٚت تانٛ قیامت سپِد، بوٚ ووتھٕ چانِس عُشقس منٛز نعرٕ دِوان زِ توٚ ہی چھِوٕ نورِ خدا۔ اللہ تعالیٰ ہن چھُ سارِوٕے برونٛٹھ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہینٛد نوٗر تخلیق کوٚرمُت یہِ چھُ فرمانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم۔

اے اللہ جب تک میں زندہ ہوں تیری یاد، تیرے غم اور تیرے شوقِ دیدار میں آہ وفغان کرتا رہوں گا۔ جب تک میری آنکھوں میں آنسو

رہیں گے میں تیرے کوچے میں سربسجود ہوکر زاری کرتا رہوں گا، حتّٰی کہ روزِ قیامت کی صبح طلوع ہوجائے گی تو پھر تمام لوگ یہ دیکھیں کہ میں تیرا دیوانہ ہوں۔ اورکس شان سے آرہا ہے۔ عاشقان خدا کی محنت اور مجاہدہ بروزمحشر رنگ لائے گی۔ وہ خوش وخرم ہوں گے ان کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا۔ اور اس سے بڑی کامیابی کیا ہوسکتی ہے۔ مبارک ایسے خوش نصیبوں کو۔ اللہ کرے ہم بھی عاشقانِ خدا کی فہرست میں شامل ہوجائیں۔ آمین

نظیری نیشاپوری فرماتے ہیں:

چوں بگذرد نظیریؔ خونین کفن بمحشر
خلقے فغاں کند ایں داد خواہ کیست؟

جُز صحبتِ عاشقاں مستاں مپسند
دل در ہوس قوم فرماید بند
ہر طابعٔہ ات بجائے خویش کُنند
چغدرت سوئے ویرانہ وطوطی سوے قند

عاشق چھِ یِم مستانہٕ تِمن سٟتی سٟتی روز
ڈُلمتۍ چھِ یِم تراوکھ أتی کتھ عاشقن ہٕنٛز بوز
پرٕیتھ کانٛہہ چھُ پرٕیتھ أکِس یہِ وُچھ پانس کُنتھ لمان
وأران نوان راتہٕ موغل، طوطہٕ باغ بوز

صحبت کرحاصل عاشقن تہٕ مستانن ہٕنٛز، یِمو خدایس سٟتی تعلق پأدٕ کوٚرمُت چھُ۔ یِہنٛز نےمجلسن منٛز آس بیٚہان بیٚیہٕ نہٕ کانٛسہِ نِش، باقین نِش أگر بیٚہکھ خسارس گژھکھ۔ اللہ والیٚین سٟتی میلی خدایس نزدیک گژھنُک موقعہٕ۔ سورخ روسپدَ کھ، دِلس میلی سکوٗن، یِم کرِناونے روحانی دُنیہس گتھ۔ سرتہٕ اسرارزانہٕ ٹُک موقہٕ سپدی فراہم۔ خدایہِ سٟندی دوس چھِ تسٟندی مقرّب بندٕ یِمن اللہ تعالیٰ رنگہٕ رنگہٕ یاوری کران چھُ۔ یِمن سٟتی صحبت تھوٚنی چھےٚ نوٚفل نیماز پرنہٕ کھوتہٕ بہتر۔

یعنی دنیاداروں سے دور رہ، کیونکہ یہ لوگ اس مرتبہ کے اہل نہیں ہیں ان سے گریز بہتر ہے۔ کیونکہ اُلو ویرانے کی طرف کھینچتا ہے اور طوطی باغ و بہار کی طرف۔ الّو کو ویرانہ پسند ہے تو وہ دوسروں کو بھی اُسی جانب لے جاتا ہے اور طوطی کو باغ و بہار پسند ہے ظاہر ہے کہ وہ سرسبز چمنوں اور پھولوں کی طرف لے جائے گا۔ دنیادار دنیا میں مگن رہتے ہیں، اور خدا کے دوست یعنی اولیا اللہ، دنیا کو تیاگ کر آخرت کی فکر کرتے ہیں اور اللہ ان کو نفسِ مطمئنہ سے سرفراز فرماتا ہے وہ ہر حال میں خوش رہتے ہیں۔ ان کا اصول ہوتا ہے کہ ''وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔''

عراقیؔ فرماتے ہیں:

ز منزل گاہ دوناں رخت بر بند
ورائے ہر دو عالم جوے منزل
بروں کُن از دروں سودائے گیتی
کزیں سودا بجُز سودا چہ حاصل

قدر گُل و مل بادہ پرستاں دانند
نے خود منشاں و تنگ دستاں دانند
از نقش تواں بہ سوئے بے نقش شدُن
کیں نقش غریب نقشبنداں دانند

پوشِچ تہٕ شرابِچ قدر زانان چھِ چینہٕ وٲلی
چینہٕ وٲلی یم نہٕ آسن تِم دِن زمِینس زٲلی
یم نقشہٕ نِش بے نقش سپدن تِم چھِ نقشبند
زانان تِم با نقش بٔنن ذاتہٕ سٕنٛز چھےٚ ڈٲلی

پوشِچ تہٕ شرابِچ قدر چھِ شرابہ نوش کرن وٲلی زانان۔ نہ کہ تِم یم غریب تہٕ مسکین آسن، نقش دار آسنہٕ نِش بے نقش بٔنن یہٕ زانن سیٹھاہ عٲجز تہٕ غریب نقشبندی۔ یعنی تِم یمن نقشبندی سلسلس سٕتی تعلق آسہِ تہٕ بزرگ آسن۔ اتھ سلسلس سٕتی یم جُڑان چھِ تِم چھِ وٕلی تہٕ وٕلی خدایس تانی واتان۔ تہِ کیازِ یہِ سلسلہٕ چھُ فضلی۔ یعنی اللہ چھ یمن فضل کران۔

نقشہٕ نِش چھُ مُراد انسانی وجود تہٕ بے نقش گۓ اللہ تعالیٰ سٕنٛز ذات۔ تہٕ اتھ ذاتس سٕتی چھِ نقشبندی سلسلکی سٲلک خاص فضلہٕ کنٛز نزدیکی حٲصل کران۔ یہے کتھ چھِ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماوان۔

پھول اور شراب کی قدر بادہ پرست ہی جانتے ہیں نہ کہ خود منش وتنگ دست لوگ۔ نقش سے بے نقش ہو جانے کے عمل کو نقشبندی جانتے ہیں۔ مطلب یہ کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ایسا طریقہ ہے جس میں سالک بآسانی خداوند تعالیٰ تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلے پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

نقش سے مراد وجودِ انسانی اور بے نقش اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تک پہنچانے کا گُن غریب نقشبندی ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ اُن کو ذکر و فکر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہو جاتا ہے۔

لفظِ غریب حدیث مبارک سے لیا گیا ہے ''بدہ الاسلام غریبا''۔ جب اسلام کا آغاز ہوا تو اُسے عجیب سمجھا گیا، یہ لوگوں کے لیے اجنبی تھا۔ دورِ اوّل گزر گیا تو دنیا داروں نے علمبر دارانِ اسلام کو بھی ''اجنبی'' ہی سمجھا۔ اس بات کی طرف خواجہ صاحب نے بڑے بلیغ انداز میں اشارہ فرمایا ہے۔

از کردۂ خویش رو سیاہے
وز گفتہ خویش شرمسارے
حاشا زورِ تو باز گردد
نومید چنیں امید وارے

سیاہ رو چھُس مےٚ عملےٖ چھم نہ مولا
گونہگارس مےٚ چھم ستھ چائٔ اللہ
چھُ بوٚڈ دربار چونُے خأل گوٚو کُس
ہلم برتم گژھی کیاہ کم ژےٚ آغا

اللہ اکبر، عاجزی اور انکاری دیکھئے، فرماتے ہیں کہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے رُوسیاہ ہوں، اپنی گفتار نازیبا سے شرمسار ہوں۔ اللہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں، کیونکہ تیرے ہی در سے لوگوں کی امیدیں پوری ہوتی ہیں۔ اس لیے میں کبھی اس دروازے سے مایوس نہیں ہوسکتا۔ میں خالی ہاتھ لوٹوں یہ ممکن نہیں۔ میں اللہ کی رحمت سے سیراب وسرشار ہوں گا۔ اس کو کہتے ہیں اللہ کی ذات پر مکمل یقین۔ یعنی عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ وہی ہر بندے کا ناصر و مددگار ہے۔ جس بندے نے اس کا در پکڑ لیا کامیاب ہوگیا۔

تیرے آستاں پہ آئے تیری یاد کھینچ لائی
ہے دعا رہے سلامت تیرے در سے آشنائی

گر شانہ کفن طرہٗ لیلیٰ باشی
گر در سر مجنون ہمہ سودا باشی
گر آئینہ جمال یوسفؑ کردی
گر آتشِ خرمن زلیخا باشی

کُنہِ چھُ زُلفن لٲلہِ شانہٕ کران
وارے مجنون چھُ پریشان گژھان
یوسفسؑ حُسنِ بے بدل دیُتہٕ تھس
وُچھ زلیخا چھےٚ وُچھتھ سینہٕ ژٹان

یہ ربأعی چھِ وحدتِ وجوٗ دس متعلق ارشادفرماوان۔
کُنہِ چھُکھ ژٕ لٲلہِ زُلفن شانہٕ کران، مجنون چھُ یہِ وُچھِتھ تس پتھ دیوانہٕ گژھِتھ پریشان گژھان۔ کُنہِ چھُکھ ژٕ حضرت یوسف علیہ السلام سِنٛدِ حسن و جما لُک آینہٕ بنان تہٕ زلیخا چھنہٕ صبر کٔرِتھ ہیکان تہٕ اتھ بے مثال حُسنس کُن ماٸِل سپدان۔

اے خدایہ ژٕے چھُے سورُے کیٛنہٕ پننہٕ نِس دستِ قدٕ درتس منز۔ یُس یژھِہن محبوب بناوِہن، چون تجلی یتھ ڈیکس پیٹھ پیٛیہِ سُہ چھُ نپان۔ عاشق تہٕ معشوق بناوُنک طاقت چھُے ژیٚے تہٕ بس۔

مولانا رومؒ فرماوان:

جملہ معشوق است عاشق پردہ اے
زندہ معشوق است و عاشق مردہ اے

کبھی تو لیلیٰ کی زلفوں کو سنوارتا ہے اور کبھی مجنون کو لیلیٰ کی پریشان کُن زلف دکھا کر سودائی بنا دیتا ہے۔ کبھی حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کا آئینہ بن جاتا ہے اور کبھی زلیخا کے صبر وسکون کے خرمن پر حسنِ یوسفؑ آگ اور بجلی برساتا ہے۔ اے مولا یہ سب کچھ تیرے ہی دستِ قدرت کا کرشمہ ہے تو جس کو چاہے محبوب بنا دے اور اپنی نُورانی تجلی سے اس کی پیشانی منوّر فرما دے۔ عاشق و معشوق بنانا تیری ہی صفت ہے۔

پیوستہ تو گر دودہ و معذوری
غم ہیچ نیاز مودہ و معذوری
من بتو ہزار شب بخون در خفتم
تو بے من دلے نبودہ معذوری

ژٚ کیٗمٚی ۑنڈی پاٗٹھِی چھُکھ کمزور باسان
غمو دادیٗو نِشن چھُکھ دۄر روزان
بۄ چانہٕ موکھٕ ودان گوہم دۄر
ژےٗ چھُے نہٕ میون غم بۄ دود چھُس للوان

اگر چہ ژٚ ہمیشہ أکِس کیٗمٚی ۑنڈی پاٗٹھِی معذور چھُکھ، غم چھُے نہٕ وُچھمُت توتہِ چھُکھ کمزور مےٗ وۄد چانہِ باپتھ ساسَس راتس خۄن ترووُم أچھَو کِنۍ۔ مگر ژےٗ باسے یِی نہ کانہہ کمزوری مےٗ نِش دۄر روٗ زِتھ۔
اگر چہ تو ہمیشہ ایک کیڑے کی طرح ہے اور معذور ہے۔ تو نے کوئی غم نہیں دیکھا اور اس کے باوجود بھی کمزور ہے۔ میں تو ہزاروں راتیں تیرے فراق میں روتا رہا ہوں لیکن تمہیں میرے بغیر دم بھر بھی معذوری

محسوس نہ ہوئی۔یعنی تم نے مجھے بھلا دیا، میرا خیال نہ کیا، یہ بھی کوئی دوستی ہوتی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

''دُو حرفی ہے یہ داستانِ محبت
میرا یاد رکھنا تیرا بھول جانا''

حافظ شیرازی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

عمریست تا براہ غمت رو نہادہ ایم
روی دریائے خلق بیکسو نہادہ ایم

اور حفیظ جالندھری یوں فرماتے ہیں۔

ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات یاد تم کو نہ آسکے
تم نے ہمیں بھُلا دیا ہم نہ تمہیں بھُلا سکے



در وقت سپیدہ دم خروس سحری
دانی کہ چرا ہمے کند نوح گرمی
در آئینہ صبح نمودند اُو را
از عمر شبے گذشت و تو بے خبری

سُلہِ صبحٲے کوٗکُر کران نوحہ وُچھ
سنُٕن گژھِ کیاہ سنا آلَو دِواں وُچھ
وناں گوٚو بیاکھ دوہ بیٚیہِ غفلتس منٛز
اَمی کِنٛز بوز ناداں کریکھ تُلاں وُچھ

اے نادانہٕ پتاہٕ چھُیا زِ کوکر کیازِ چھُ صبحٲے بانگ دِوان، کریکہٕ دِوان۔ اتھ چھُ یہِ وجہ زِ تمِس چھُ یِوان صبحُکِس شیشس منٛز ہاوُنہٕ زِ چانہِ وٲنسہِ ہینٛڈ بیاکھ دوہ تہٕ راتھ گزرے یہِ غفلتس منٛز مگر ژٕ روزُکھ امہِ نِش بے خبر۔ یعنی

غٲفِلو غفلتن کوٚرنکھ تباہ
راوِتھ یم نفس کیاہ اوے نفع

کیا تمہیں علم ہے اے نادان کہ صبح سویرے مرغ نوحہ گری کیوں کرتا ہے۔یعنی پکارتا ہے۔دراصل اس کو صبح کے شیشے میں دکھایا جاتا ہے کہ تیری عمر کا ایک اور دن اور رات چلی گئی اور وہ بھی غفلت میں، اور تو بے خبر رہا۔دراصل غفلت انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔عقل منداور سنجیدہ لوگ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ آج کا دن غنیمت ہے کل کا دن دیکھیں نہ دیکھیں اس پر کوئی بھروسہ نہیں۔

دراصل پوری زندگی کا سفر چار دن مانا گیا ہے۔بقولِ ظفؔر

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

حضرت نقشبند رحمۃ علیہ اسی حقیقت کی طرف ہماری توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔اس لیے آج ہی اپنا طور طریقہ بدل لو، اُس راستے پر گامزن ہو جاؤ جو سیدھا منزل کی طرف لے جائے۔اپنا وقت غافل بن کر صَرف مت کرو، ہوش کے ناخن لو اور آخرت کے لیے تیاری کرو۔دراصل عقل مند لوگ دنیا کو بھول کر آخرت کے لیے محنت کرتے ہیں۔کیونکہ دنیا چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔کسی سے وفا نہیں کرتی۔دنیا چھوڑ کر سب کو جانا ہے اور محشر کے روز اعمال کو تولا جائے گا۔عملِ صالح وزن میں بڑھ کر ہوں تو کامیابی۔اگر نہیں تو ناکامی۔اللہ ہم سب کو محشر کی رسوائی سے محفوظ رکھے۔آمین

ای دیدہ! مرا عاشق زارے کردی
حیران رُخ لالہ عذارے کردی
کارے کردی کہ ہیچ نتواں گفتن
اللہ اللہ چہ چہ خوب کارے کردی

قو درتُک شاہکار واللہ میانہِ أچھ، ہاوان چھم
آغہِ سُنْد دیدار لولے یم مےؔ کرناوان چھم
چھُس گرٛھان عاشق بو تہندِس قو درتس واللہ بوز
تُمسِنْدِس کل عالمس مےؔ گتھ یمے دیاوان چھم

اے میانیٖو أچھو توٚ ہی چھِو مےؔ قو درتُک تماشہِ ہاوان، تہٕ بو چھُس خدایہِ سِنْدِس عشقس منٛز مست گرٛھان۔ مےؔ چھِ خدایہِ سِنْدی سرسأوی عالم بروٚنٛہہ کُن یِوان۔ یہِ دیوانگی چھےؔ میانہِ باپتھ تہنْدُے دیُت۔

اے میری آنکھ تو نے قدرت حق کا تماشا دیکھا اور پھر مجھے اُس کا گرویدہ بنایا۔ مولا کی خوبصورتی اور صفات کا نقشہ جو دل میں جمایا، وہ تم ہی نے جمایا۔ اور پھر اس محبوبِ بے مثال کا دیوانہ اور عاشق بھی تم ہی نے مجھے بنایا۔ اُس کا چہرہ دکھا کر تم نے مجھے حیران کر دیا۔ میری عقل گُم ہوگئی۔ میری

قوتِ گویائی اور قوّت نطق جواب دے گئی۔ سبحان اللہ کتنا بہتر کام تم نے انجام دیا۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہے دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

جو آنکھیں تمہیں عطا ہوئی ہیں اُن سے تم قدرت کی کائنات کو کیسے دیکھ سکتے ہو، ہاں اگر دیکھنا ہے تو دل کی آنکھوں سے دیکھ۔ قدرت کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی پھر تم قدرت کی قربت حاصل کرنے کے لیے سعی کرو گے۔ اور یہی ہر فرد کی کامیابی کا راز ہے۔

یا سرکشی زمانہ را سر کوبی
یا خاور خس زمانہ را جاروبی
دجال و دشاں را بنشا بر خرشان
عزلی بے یقینی و قیامت آشوبی

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں
غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

دراصل دنیا میں رہ کر جدوجہد کرنا ہے، جو خرابیوں اور برائیوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات اور انتظام کرتا ہے۔ یہ وہی کرسکتا ہے جس میں مجاہدانہ صلاحیتیں ہوں۔ شرافت، امانت داری اور دیانت داری کے جو نقوش مِٹ چکے ہیں، اِن تمام صفتوں کو پھر سے تلاش کرنا اور پھر جاری کرنا، تا کہ سماج میں سکون واطمینان پیدا ہو۔ جو ایسے کام نہیں کرتے وہ دین سے دور ہیں۔ اُن سے ترکِ تعلق کرنا لازم ہے۔

گر طاعت خود نقش کُنم بر نانے
واں نان بنہم پیش سگے نادانے
آں سگ باشد گرسنہ در کہدانے
از غار براں نان نہ نہد دندانے

ژؤ ٹ آسہِ تتھ پیٹھن بناوِ نقشِ اطاعت
نادان ہوٗن کھیٚیِہٕ نہٕ بوٚچھِ ہوٚت کرِ سُہ قناعت
غارس اندر مسکن تِمس آسیٚس نہٕ کانہہ ووٚمید
مازی نہٕ تتھ ژوچہِ ہوٗن وُچھِو میانٛی کرامت

اگر بوٚ کنہِ ژوچہِ پیٹھ پننہِ اطاعتُک نقش تراوٕ، تہٕ سو ژؤ ٹ تھوٕ کانٛسہِ نادان ہوٗنِس بروٚنٛھہِ کنہِ، تہٕ سُہ ہوٗن آسہِ بوٚچھِ ہوٚت تہٕ مسکن آسیٚس پہاڑٕ کِس غارس منٛز تہٕ تِس آسہِ نہٕ ژؤ ٹ میسّر سپدٕنٛچ کانہہ ووٚمید سُہ مازِ نہٕ اتھ اطاعتُک نقش آسن واجنہِ ژوچہِ۔
یعنی مےٚ ہیوٚک نہٕ خدایہ سُنٛد حق ادا کرِتھ، امہِ کِنہٕ کھیٚیِہٕ نہٕ میانہِ نقشہٕچ ژؤ ٹ بوٚچھِ ہوٚت ہوٗن تہِ۔ وُچھِو نقشبند صأب رحمتہ اللہ علیہ کوتاہ چھِ پانس ادنا زانان، حتیٰ کہ یِم چھِ مقبولِ درگاہ۔ سبحان اللہ۔ یوہے چھُ نیک لُکن ہیٛنٛد طریقہ آسان۔ یِم چھِ سیٚٹھاہ تھدی آسِتھ تہِ پانس سیٚٹھاہ پست سمجھان۔ یِمن

چھےؔ ندامت۔ یتھِ کنٔ زمینس چھےؔ ندامت۔ یتھی لکھ چھِنہٕ اسمانٕ وُڈان حتیٰ
کہ یمن چھُ وُڈنک طاقت اللہ تعالیٰ ہن دیتُمت آسان مگر یم چھِنہٕ امیک باس
کانٔسہِ دِوان۔

حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی اطاعت کا
حق ادا نہ کرسکا۔ اس لیے میری اطاعت کے نقش والی روٹی بھوکا کتُا بھی
نہیں کھاتا۔ باوجودیکہ خواجہ صاحب قدس سرہٗ مستجاب الدعوات اور محبوبِ
بارگاہِ ربّانی تھے اور آپ کی عبادت بالکل خالص اور بے ریا ہوتی تھی اور پھر
شرفِ قبولیت سے ممتاز ہوتی تھی۔ پھر بھی حضرت اپنے آپ کو کتنا ادنیٰ خیال
کرتے ہیں۔ بزرگی اور شرف فقط فروتنی اور انکساری میں ہے۔ خواجہ
شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلھا

اے نیک نہ کردہ بدی ہا کردہ
وانگاہ نجات خود ممتا کردہ
بر عفو مکن تکیہ کہ ہرگز نہ بود
نا کردہ چو کردہ، کردہ چو نا کردہ

نجاتٕچ کتھ کراں چھُکھ، چھُکھ گونہگار
عفوٗ یتھٕ کنہِ نسا بنہِ گژھ ژٕ بیدار
مَسا نیکی بدی یکجا ژٕ کر بوز
فرق دوٚن منٛز کرکھ اِدٕ ناوِ لگہِ تار

ژٕے کرِتھ صرف خراب اعمال نیکی کٔرِتھ نہٕ۔ توتہِ چھُکھاہ نجاتٕچ ووٚمید تھٲوِتھ۔ میانٛی کتھ بوز خدایہِ سٕندِس عفوٗ تہٕ درگزرکرنس پیٚٹھ مَہ کرتکیہ یہِ کتھ چھےٚ خدایہِ سٕندِس شرحس تہٕ قانونس خلاف، چھایہِ ممکن زِ نیکی تہٕ بدی یِن ہِشے مانِنہٕ، یِمن منٛز فرق کرٕنی چھُ لاٰزم۔ نیکی کٔرِتھ چھُ انسان کامیابی ہنٛز وتھ بدِ کڈان تہٕ خرابی چھےٚ اُمِس پستی تہٕ گمراہی کُن نِوان۔

حضرت مولانا روم علیہ الرّحمۃ فرماتے ہیں:

از مکافاتِ عمل غافِل مہ مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تک توبہ کے بعد صحیح ایمان اور نیک اعمال نہ ہوں کسی کے گناہ نیکیوں میں تبدیل نہیں ہو سکتے۔

دیکھئے اس خدائی حکم کی تفسیر شیخ سعدیؒ کن الفاظ میں کرتے ہیں:

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت

دماغ بیہودہ پُخت و خیالِ باطل بست

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ نیک اعمال نہ کیئے، بد اعمالیوں میں مگن رہے۔ اور پھر نجات کی تمنا۔ انسان کو چاہیے کہ عفو اور در گزر پر تکیہ نہ کرے خدا کا قانون یہ نہیں ہے کہ نیکی اور بدی میں فرق نہ کیا جائے۔ بہتر کیا ہے اور خرابی کس چیز میں ہے ان میں فرق کر کے فائدہ مند شئے کو تلاش کرنا ہی کامیابی کی علامت ہے۔ یہی نجات پانے کا ذریعہ ہے۔

من کیستم؟ آتش بدل اندوختہ
در شعلہ عشق چہرہ افروختہ
در راہ وفا چوں سنگِ آتش بدیم
شاید کہ رسم نصیحت سوختہ

مےٚ کتہِ زانکھ بوٗ کُس چھُس کیاہ مےٚ چھُم ناو
مےٚ در دل نار عشقٕک چھُم دِواں تاو!
یہِ عشقٕک تب کراں چھُم بُتھ مےٚ روشن
اگر طالب ژٕ چھُکھ کتھ میأنٕی آزماو!

پتاہ چھُیہِ بوٗ کُس چھُس۔ بوٗ چھُس سُہ یُس خدایہٕ سندِ عشقٕک نار دِلس منٛز جمع کرِتھ چھُ تھوٚومُت تہٕ اَمی عشقہٕ نارن چھُ میون بُتھ روشن کوٚرمُت۔ فرماوان مُومِنس بیٚلہِ ولایتُک تہٕ شرفِ قبولیتُک خلعت عطاسپدان چھُ تس چھُ ایمان تہٕ یقین دِلس منٛز جاے کران۔ تہٕ یوٚہے ایمانُک نوٗر چھُ تٔمسٕندِس بُتھِس پیٹھ نمایاں سپدان۔ یتھ نارٕ ریٚہہٕ ستی تشبیہ چھےٚ دِنہٕ آمٕژ۔ یعنی
''عاشق گوٚو سُے یُس عشقہٕ نارٕ دزَے
سون زن پرٛیزِیس پٔنٕن پان''

عشقٕچ نارٕ چ تمازت تہٕ گرمی ژاٮ۪نٛز چھےٚ اصل عاشقٕ سٕنٛز پٔز ییٚنتھ تہٕ پہچان آسان۔ییٚلہِ یہِ نار تیز ان چھُ تہٕ شدت اختیار کران چھُ اَمِکۍ اثرات چھ عاشقٕ سُنٛد بُتھ روشن کران۔أمِسٕنٛدِس وجودس منٛز چھُ طلاطم تہٕ اِنقلاب پٲدٕ سپدان۔نظر چھَس ییٚلہٕ گژھان تہٕ أمِس چھُ پرٛیتھ طرفہٕ یارٕ سُنٛد انہار درٛیٚنٛٹھی گژھان۔تہٕ یہِ چھُ أمِس خدایہٕ سٕنٛدِ طرفہٕ دودللہٕ ناوٕنک انعام آسان۔

تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں جس نے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ کو جمع کر رکھا ہے اور اسی عشق کی آگ کے شعلوں نے میرے دل سے نکل کر چہرے کو روشن کر دیا ہے۔(مومن کو جب خلعتِ ولایت اور شرفِ قبولیت عطا ہوتی ہے تو نورِ ایمان و یقین سے اُس کا دل معمور کر دیا جاتا ہے اور نورِ ایمان اس کے چہرے میں نورانی ضیا سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو یہاں شعلے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

راہ وفا میں ہم سنگِ آتش کی طرح رہے ہیں۔شاہ نیاز احمد بریلوی نے اس جلنے کو یوں بیاں کیا ہے:

سرو ساماں وخودم شرر عشق بسوخت
ہمچو فانوس آتش دلسوز نہانم با قیست

اور ایک بزرگ فرماتے ہیں:

من آں پروانہ عشقم کہ در آتش وطن دارم
چو فانوس آتشے در دل پیرہن دارم

ایک دل جلے عاشق کا یہ شعر دیکھئے:

مشو ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی
با سوختگان نشیں شاید کہ ہم سوزی

بد کردارم و اعتذار بد تر گناہ
چو ہست ازیں عذر سیاہ دعوائے تباہ
دعویٰ وجُود، دعوی قدر، دعوی فصل
لا حول ولا قوّۃ اِلا باللّٰہ

مےؔ چھنہٖ عملےٖ بوٗ چھُس مولا سیاہ کار
عُذر کوٗر پیش چھنہٖ آغا سُہ دم دار
مےؔ چھنہٖ دعویٰ مےؔ چھُم عظمت سیٹّھا تھُز
چھِ کُری متہٖ کارِ بد کتھِ کرِ بوٗ انکار

اے اللہ بوٗ چھُس سیٹّھاہ بوٗڈ بےعمل، کردار چھُم نہٖ ٹھیک تہٖ یُس عذر بوٗ پیش کران چھُس سُہ چھُ گونہو کھوتہٖ تہِ بدتر۔ سُہ عذر گناہ تہٖ عذر سیاہ کاٰری چھُ میانہِ باپتھ تباٰہی تہٖ برباٰدی ہینٛد باعث۔ بوٗ چھُس پننہِ ذاتُک مرتبہٖ یا فضیلت دعویٰ کرنہٖ نِش لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ پران۔ تہِ کیازِ ہم ہستی تہٖ خودی چھُ سورُے شیطان سُنٛد کار۔ یا اللہ مےؔ تھوٚپننہِ فضیلتک تہٖ مرتبُک دعویٰ کرنہٖ نِش دوٗر۔

اے خداوندِ قدوس میں بہت گنہگار، بےعمل اور سیاہ کار ہوں۔

میرے دامن میں گناہوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھراس پرطرہ یہ کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ است" کے مِصداق اپنے گناہوں اور عیبوں پر پردہ پوشی کے لیے جوتاویلیں کرتا ہوں وہ میری مزید تباہی اور بربادی کا باعث ہیں۔

میں اپنی ذات، مرتبہ اور فضیلت کا دعویٰ کیسے کرسکتا ہوں۔ میں تو ایسے خیال سے ہی لاحول ولا قوۃ پڑھتا ہوں۔ کیونکہ ایسے تمام دعوے شیطانی دعوے اور انانیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اے اللہ مجھے ایسے دعویٰ سے محفوظ و مامون فرما اور اپنی رحمت کاملہ میں ڈھانپ لے۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں:

فقیرم بجرم گناہم مگیر
غنی را ترحم بود بر فقیر

ایک اور شاعر کہتا ہے:

عصیان سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
لیکن تو نے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو ٹھانی تھی جہنم کی تدبیر
مگر تیری رحمت نے گوارا نہ کیا!!

در مملکت وجود فرمان از تو
آرام دل بے سرو سامان از تو
ما را بہ دوائے دردِ دل کارے نیست
دل از تو دوا و درد و درمان از تو

خدایا چھُکھ ژِ مألک چھُکھ ژِ مختار
پریشان حال چھُس دِکھنا مےؔ دیدار
دِلس چھم دَگ شفا بنہِ چھنہٕ ضرورت
عطا پانے کوٗ رُتھ چھُکھ میون غم خوار

اے مولا سورُے مُلک چھُے ژےؔ ماتحت ژٕ چھُکھ مأ لکِ کُل تہٕ مختار۔ بوٗ چھُس پریشان حال تہٕ سیٹھاہ پس، دِلس چھُم چانی ہتی سکون تہٕ اِطمنان میلان۔مےؔ چھُنہٕ دِلہٕ کِس دأ دِس کانہہ دوا ضرورت تہِ کیا زِیہِ دوٗ د چھُے مےؔ چانی دربارٕ عطا سپد مُت۔ یہِ ژٕ میانہِ باپتھ یژھکھ بوٗ چھُس تتھی منٛز خوٗش۔بوٗ چھُس چأنِس پرٛیتھ فأصلس پیٹھ خوٗش تہٕ رأضی تہِ کیا زِ چون پرٛیتھ فأصلہٕ چھُ فأیدٕ مند آسان۔ بوٗ کرٕ دلہِ کہ دادِچ دگ برداش، مےؔ چھُنہٕ دأ دِس کانٛہہ دوا ضرورت، ہاں چون آسُن چھُ مےؔ ہیمتھ تہٕ حوصلہٕ عطا کران

تۂ ہستی سکوٗن تۂ اِطمنان تۂ۔

اے روزِ محشر کے مالک۔ ہر شئے تیری دسترس میں ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے یہ تیرے ہی حکم سے ہو رہا ہے۔،تو جسے چاہے عزّت دے اور جسے چاہے ذلّت دے۔ تیرے ذکر مقدس سے ہی بے چین دلوں کو سکون ملتا ہے۔تو ہی کُل کائنات کا مالک و مولا ہے۔ جو تم چاہتے ہو وہ ہو جاتا ہے جو نہیں وہ کسی صورت میں نہیں ہوتا۔اس سلسلے میں تجھے کسی معاون و مددگار کی ضرورت نہیں۔

''قرآن میں لکھا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔''

حضرت نظامی گنجویؒ کیا خوب فرماتے ہیں:

کہ رحمے بر دل پر خونم آور
و زیں غرقاب غم بیرونم آور

اے میرے مولا مجھے اپنے دردِ دل اور مصائب و آلام کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ یہ سب کچھ تیری طرف سے ہے، جو کچھ تو نے مجھے دیا میں اُس پر راضی ہوں۔

''تمھیں نے درد دیا ہے تم ہی دوا دینا''

دروێشاں را بخیر دل مست بتو
ہر دم کہ زنند جز دم ہست بتو
زنہار ازیں قوم بصری باش
صد سر نردد کہ درمیان دست بتو

چھِ أسی درویش نیکی کُن چھِ مأیِل
کران أسی ذکرِ دأیم تِی چھُ حأصل
ووتھو بیٚہمو شرح کیاہ ونہِ کرو أسی
سرو وحدت امِکی سأری چھِ قأیِل

اے اللہ درویشن ہنٛدی دل چھِ چانٛس محبتس منٛز مست تہٕ ژےٚ کُن مأیِل۔ یِمن ہِینٛد سورُے وکھ چھُ چانہِ ذکرِ منٛز گُزران۔ یِتھ قومس سٟتی کر صبرُک سلوک۔ اگر ساسہٕ بٔدی سرژٹنہٕ یِن تو تہِ چھ تتھ منٛز چونٔے یژھن۔ یعنے اے دُنیاہ دارو یِمن خدایہِ سٟندیٚن بنٛدن خلاف تٕلِو زیونہٕ کانٛہہ قدم، یِمن سٟتی کٔری زیٛورُت سُلوک یِمن سٟتی یِیِو صبرِ سان پیش۔ یِم لُکھ چھنہٕ خدایہِ سٟنٛزِ مرضی ورأے کانٛہہ قدم تُلان۔ یِم چھِ فنافی اللہ تہٕ باقی باللہ۔

اے دنیا دارو! خبردار ان اللہ والوں کے خلاف کوئی غلط قدم نہ

اُٹھانا، ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ان کے ساتھ نہایت صبر واستقامت سے پیش آنا، یہ لوگ اللہ کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اُٹھاتے۔ یہ فنا فی اللہ ہیں یہ بقا باللہ ہیں۔ان کی زبان فیض ترجمان اللہ کی زبان ہے۔ ان کی آنکھ اللہ کی آنکھ ہے اور ان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ان اسرار کو سمجھ لو۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لیے انہوں نے صعوبتیں جھیلی ہیں۔تکلیف اٹھائی ہے، کیا کیا برداشت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جذبۂ ایثار پرکھ کر ان کو نعمتوں سے نوازا۔ایسے اعلیٰ وارفع مقام حاصل کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔اللہ جسے چاہتا ہے عظمت عطا کرتا ہے یعنی ہر حال میں ''وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔''

اے در خمِ چوگان تو ام ہمچو بگوی
بیروں زِ فرمانِ تو ام نہ یکسر موی
ظاہر کہ بدستِ ما ہستم بعذر
باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی

بوٚ چھُس بیکس تہٕ بے حرکت یواں چھم ہالہِ ہٕنٛدی ٹاس
گرا ہوٚکُن گرا یوٚکن نوان چھم واے ڈُبہ ڈاس
یژھُن تٔمسُنٛد نصیٖبس کیاہ مےٚ لیوٚکھٕکھ
شُکر مولا یوٚ ژھتھ یوٚکُن بوٚ توٚت دراس

اے مولا بوٚ چھُس چوگانس منٛز گِندن واجنہِ بالہِ ہیوٗ ، یعنی بے کس تہٕ بے بس ۔ یوٚکُن ہالہِ گِندن وول مےٚ نیٚن یژھان چھُ توٚکُن چھُم نِوان تِتھے کٔنٛز ۔ تتھِ کٔنٛز میٚچوٚن حکم چلاوان چھُ تہٕ بوٚ چھُس زانان زِ یہ سورُے چھُ مےٚ قِسمتس لیٚکھِتھ ۔ تہٕ اتھ خلاف چھُس نہٕ کہین ہیکان کٔرِتھ ۔ یعنی: یِی مالہِ لیوٚکھنم لوحِ محفوظس تِی چھُس نکھِ والان'' اگر انسانس تدبیر کران وٲنس تہِ راوِتوتہِ بنہٕ تِی یہ ازل لأنِس لیٚکھِتھ آسہٕ ۔

”دلم ہر چند می گوید چناں باشد چنیں باشد
ولے تقدیر می گوید نہ ایں باشد نہ آں باشد“

اے مولا کریم میں تیرے چوگان میں گیند کی مانند ہوں یعنی اسی طرح بے بس اور بے کس ہوں جس طرح گیند بے بس و بے حرکت ہوتی ہے۔ جس طرف کو بلا چاہے اس کو دھکیل کر لے جاتا ہے اور اسی طرح جس طرف مجھے تیرا حکم چلاتا ہے، میں چلتا ہوں یعنی تیرے حکم کے خلاف کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ تیرے حکم کے بغیر درخت کا پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ تیرے حکم کے سب غلام ہیں۔ یعنی تم معبود ہو اور ہم سب عبد ہیں۔

امیدوں کی جھولی کو بھر پور کردے
جو بے نور ہیں ان کو با نور کردے
تیرے لیے تو یہ مشکل نہیں ہے
جو کانٹے ہوں رستے میں وہ دور کردے

افسوس کہ عمر رفت بر بے ہودہ
ہم لُقمہ حرام و ہم نفس آسودہ
فرمودہ و ناکردہ سِیہ رویم کرد
فریاد ز کردہ ہا نا فرمودہ

حرامس لور روٗدُس گٔے مےٚ غفلت
خدأیی کامہِ تراوِیم کٔر بغاوت
مےٚ چھم معلوم مولا چھُس سیاہ روے
مےٚ دل بدلاو مولا کر عنایت

سیٹھاہ افسوس سأرے وأنس گٔے بے مقصد کامیٚن منز برباد۔ آرام طلب تہِ بنےیہِ تہٕ حرام خوری تہِ کٔر۔ اللہ تعالیٰ سِندیٚن حکمن پیٹھ کٔرنہٕ عمل روے سپُد سیاہ۔ یا اللہ بوٗ چھُسے ژٕرٕے برونٛٹھ کنہِ تِم عملہٕ کرنہٕ نِش نجات منگان ییمن منع کرنہٕ آمُت چھُ۔ اے خدایہٕ مےٚ پیٹھ سپد مہربان تہٕ مےٚ دِ نیک کامہِ کرنٕک توفیق۔ تاکہ بولہٕ تتہِ کامیأبی ییٚتہِ نہٕ کانٛہہ کأنسہِ ہیٚنٛد آسہِ۔ یعنی

''مول پلزِ نہٕ گوٚبرس تمہِ گژھہٕ کارے
صبر روزِ نہٕ صأبرن تِم تہِ کھیٚن تراس''

(شیخ نورالدین نورانی رحمتہ اللہ علیہ)

افسوس کہ تمام عمر بے ہودہ اور بے مقصد کاموں میں برباد ہوگئی۔ حرام خوری اور آرام طلبی میں زندگی کے اوقات ضایع ہوگئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہ کرنے سے مجھے روسیاہی ملی۔ میں نافرمودہ (نہیات) اعمال کرنے سے فریادی ہوں۔ دہائی دیتا ہوں اے ربّ کریم مجھ پر اپنا فضل وکرم فرما اور مجھے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ انسان کوشش کرسکتا ہے اور کوئی کام کرنے کی توفیق اللہ عطا کرتا ہے۔ بعض اوقات اللہ اپنے گنہگار بندوں سے بھی ایسے کام کرواتا ہے کہ لوگ حیران ہوجاتے ہیں کہ ہماری آنکھیں یہ کیا دیکھ رہی ہیں۔ مگر اللہ کی مرضی، اُسے کسی معاملے میں کوئی سوال کرنے والا نہیں۔ وہ مالک ہے مختار ہے، کارساز ہے، رحمٰن ہے، رزّاق ہے۔ عزّت والا اور عظمت والا ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگویم خدمت آوردیم و طاعت
کہ از تقصیر خدمت شرمسارم
ز درویشاں کوئے انگا ما را
گر از خاصاں حضرت بر کنارم

یہ دیکھئے مومن خان مومنؔ کیا کہتے ہیں:

عمر ساری تو کٹی عشقِ بتاں میں مومنؔ

آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہونگے

از بس کہ شِکستم و بہ بستم توبہ

فریاد ہے ندارم و مستم توبہ

دیر وز بتوبہ شکستم ساغر

امروز بساغرے شکستم توبہ

توبہٕ کٔری کٔری خدائے مُشروُم

توبہٕ کوٚرمُت دوہے مےٚ منسوُم

شرا ٹبک پیالہٕ پھُٹروُم مےٚ واللہ

مےٚ چیوٚو از بیٚیہٕ پگاہ کیتھ کینہٕ نہٕ تھووُم

مےٚ کوٚر رواریاہہِ لٹہِ توبہٕ تہٕ بار بار پھٹر ووُم۔امہِ موکھ چھُس نہٕ بو فریاد کران۔مگر توبہٕ چھُس کُنہ کران تہٕ پتہٕ پھُٹر اوان۔امہِ کِنۍ چھُس بوٲ تھی منٛز مست۔راتھ ییٚلہِ مےٚ توبہٕ کوٚر مےٚ ژھُن شرا ٹبک پیالہٕ پھُٹرٲ وِتھ،تہٕ از کوٚ رُم بیٚیہٕ تِی یہ بو کران چھُس۔یعنی مےٚ چھُ بار بار توبہٕ کرُن خوش کران۔دراصل چھُ نٲدِم سپدُن اکہِ نہٕ اکہِ دوہ توبہٕ قبوٗل سپد نُک وجہ بنان تہٕ انسان چھُ سیٚزِ وتہِ پیٹھ گامزن سپدان تہٕ منٛزِلس واتان۔

میں نے کئی بار توبہ کیا اور توڑ دیا کیونکہ میں مست توبہ ہوں اور اس

بات سے فریاد نہیں کرتا کبھی توبہ کرتا ہوں پھر توڑ دیتا ہوں اسی وجہ سے میں مست ہوں توبہ کرنے اور توڑنے میں۔ کل میں نے توبہ کیا شراب کا پیالہ توڑ دیا اور آج توبہ بھول کر پھر وہی کیا جو میں کرتا تھا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

میں توبہ تو کرچکا تھا لیکن اے جلیل
کالی گھٹا کو دیکھ کے نیّت بدل گئی



درویشانم نشستہ بر کوہ و درہ
کانجا کہ پلنگ و شیر و اژدہ گذرہ
پیران قوی دارم مردان مرہ
ہر کس کہ بما کج نگرد جاں نبرہ

بالہٕ تھنگیٚن پیٹھ چھہِ روزان أسی چھہِ واللہ بڈٕی فقیر
سٕہہ تہٕ اژدھاہ نکھہٕ چھہِ روزان اسہِ کراں چھنہٕ زانٛہہ تہِ گیر
اَسہِ نسا پرواے چھُنہٕ أسی خواجہ خاصن ہنٛدی مرید
سائٕنی مرشد واریاہ قوّی تہٕ واراہ بے نظیر! !

أسی چھہِ درویش بالہٕ تھنگیٚن پیٹھ چھہِ لسان بسان۔ییٚتہٕ سٕہہ تہٕ اژدہ اسہِ نکھہٕ چھہِ روزان۔سائٕنی پیر خواجہ گانِ عظام چھہِ سیٚٹھاہ جادٕ طاقتور،تم چھہِ جواں مرد یعنی مولاسنٛدی طاۂلب صاف تہٕ پاکیزٕ۔اِوٕ کنٕ یُس اسہِ کُن أچھ تُلہِ تسُنٛد زُوکتھہٕ روزِ سلامت۔فرماوان درندٕ چھہِ اسہِ ماتحت تہِ کیازِ سائٕنی مرشد چھہِ زبردس روحانیکتی ماٗلک۔یہِ چھُنہٕ ممکنے زِ اسہِ ہیٚکہِ کانٛہہ ددارٕ واتہٕ ناٗوِتھ۔

''ہم سے جو ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا'' ہم اللہ کے فرمان

کے تابع ہیں۔لہٰذا ہمارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کرسکتا۔ یہ جو درندے ہیں یہ ہمارے ماتحت ہیں۔ کیونکہ ہمارے مرشد زبردست روحانیت کے مالک ہیں یعنی خواجہ گانِ عُظام۔ وہ طالبانِ مولیٰ ہیں اس لیے طاقتور اور قوّی ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اپنا تعلق اللہ اور اُس کے پیارے حبیب حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جوڑا ہے۔اس لیے جو بھی ہم سے جنگ کرے گا، وہ ہم سے نہیں بلکہ اللہ سے جنگ کرے گا اور تباہ و برباد ہو جائے گا۔ یہی حقیقت ہے کہ اللہ اپنے ولیوں کا خاص خیال رکھتا ہے۔ ولیوں کے ساتھ کوئی پنگا لیتا ہے تو اللہ ایسے دشمنوں کو خود سزا دیتا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیا اللہ کے متوصلین ومحبین کی عزت بھی کرتا ہے اور اکرام بھی فرماتا ہے۔ اُن کے ساتھ کوئی اُلجھے تو اُن کو سخت سزا دیتا ہے۔حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اس رباعی میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ خبردار کوئی اللہ کے دوستوں کی طرف آنکھ نہ اُٹھائے۔ بلکہ ان کی عزّت کرے جس میں ان کا اپنا فائدہ ہے۔ کامیابی اُن کے قدم چومے گی۔

ہم سے اُلجھو گے تو دنیا میں رہو گے کیسے
ہم تو ظُلم کی ہر دیوار گرا دیتے ہیں



در راہ یگانگی نہ کفر است و نہ دین
یک گام ز خود برون نہ راہ بہ بین
اے جانِ جہاں تو راہِ اسلام گزیں
با مارِ سیہ نشیں و با منشیں

چھُنہٕ دوستی ہنزِ وتہِ انٛدر کفرُ ے نہٕ اتھ منٛز دین
ہےٚ تراو خودی اکھ برُنٛزاہ وُچھ مُصحفے مبین
ذاتس پسند اسلام رَٹھ با اصل دپٲنٛچ وتھ
بد اعتقٲدی تراو بن مومِن ژٕ بہترٟن

دوستی ہنزِ وتہِ منٛز نہ چھُ کُفر تہٕ نہ چھُ دٟن۔ خودی تراو برٛ ٛنزِس پھِرس، سیٚز وَتھ سَر۔ اے دوستہٕ اسلام رَٹھ، یہِ چھُ خدایہِ سُنٛد پسندیدٕ دٟن۔ سورفس نِش اگر ژٕ گرٛ ھکھ لتس نِش چھےٚ ٹوٗپہٕ ہُنٛد خطرٕ۔ مگر بداعتقادس نِش چھُ دٟنس تہٕ ایمانس خطرٕ۔ بداعتقاد گوٚ وُسہ یُس خدایس پٮ۪ٹھ یقین تہِ آسہِ مگر حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن ہندِس کمالس تہٕ جلالس آسیٚس شکھ۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمن آسہِ نہٕ قاسم مانان، تِمن آسہِ نہٕ حیات مانان تہٕ

تہنٛدِس شفیع امت آسنس آسہِ اِنکار کران۔ تہٕ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم یِنٛدِس علمس آسہِ پننہِ تزٕ کرِتولان۔

مولانا رومؒ چھِ فرماوان:

''یارِ بد بدتر بُود ز مارِ بد''

بیٚیہ

صحبتِ صالح تُرا صالح کند

صحبت طالح تُرا طالح کُند

خواجہ صأب رحمتہ اللہ علیہ چھِ فرماوان اصل دٕین رَٹھ۔ أتھی منٛز چھےٚ کامیأبی تہٕ کامرأنی۔

دوستی کی راہ میں نہ کُفر ہے نہ دین۔ خودی کو کچھ وقت کے لیے چھوڑ دو اور اصل راستے پر گامزن ہو جاؤ۔ اسلام پر چلو یہ اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اگر سانپ کے پاس جاؤ گے وہ ڈنک مارے گا اور اگر بد اعتقاد کے ساتھ رہو گے تو دین وایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ سلامتی اسی میں ہے کہ خدا کے پسندیدہ دین کی پیروی کی جائے اسی میں کامیابی ہے۔ دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی۔ جو بھی شخص اللہ کا بندہ بن کر اور حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع میں زندگی گزارتا ہے، وہ سرخ رُو ہو جاتا ہے۔ اس کی دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔ ہر کام جو بندہ اللہ کی رضا اور حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شفا حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے وہ قبول کیا جاتا ہے اور اجر بھی دس گُنا ملتا ہے۔ مبارک ہے اُن لوگوں کو جو

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو نیک اعمال کر کے خوش کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو بھی نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دستے نہ کہ با قضا آویزم من
پائے نہ کہ از میانہ بگریزم من
بختے نہ کہ با دوست آویزم من
صبرے نہ کہ از عشق پرہیزم من

یُس اتھِ نہٕ واپس پھیرِ قضا زانہِ مقدّر
جنگہٕ منٛزٕ نہٕ یُس کھور پھیرِ سُہ کھور گۆو نہٕ کیٛنٛہہ بہتر
میوٚلُے نہٕ دوستس سُہ بنیوٚ سون یہِ کتھ بوز
صابِر چھِ أسی واللہ چھُ پوٚز حصہٕ آو اسہِ مژَر

فرماوان قٕسمتن کوٚرنہٕ زانٛہہ میون اتھِ بنٛد۔ تہٕ بوٚ آس نہٕ جنگہٕ منٛزٕ زانٛہہ ژٕلتھ بوٚ روٗدس دٕہکِس مأدانس منٛز ڈٔٹتھ تہِ کیازِ بوٚ چھُس سیٛٹھاہ بہادر تہٕ جری مےٚ چھُنہٕ دوستس نِش نصیبہٕ حأصل سپدان۔ میأنِس قٕسمتس چھُ ہجر تہٕ فراق لیٚکھِتھ۔ بوٚ چھُس ؤدی ؤدی فریاد کرن وول۔ عشقٕکی تکلیف چھُس تُلان۔ تہٕ یہِ سورُے چھُس بوٚ صابِر بٔنِتھ کران۔ یعنی بولوٚگُس دُنِہس بتھِ تہٕ اتھ پیٛٹھ سپدُس غأب تہٕ آخرت سرنس منٛز سپدُس کامیاب۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ کبھی قضا سے لڑکا ہی نہیں اور میرا پاؤں جنگ سے کبھی پیچھے نہیں مُڑا، میں ڈٹا رہا اور بہادری کے کارنامے انجام دیتا رہا۔ میں ہمیشہ صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتا ہوں۔ میرے نصیب میں ہجر وفراق لکھا ہے، اس لیے ہمیشہ رورو کر فریاد کرنے والا ہوں۔یعنی ہر معاملے میں اللہ کا فیصلہ مجھے منظور ہے۔ کیونکہ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ مجھے کوئی گِلہ نہیں نہ کوئی شکوہ میں اس سلسلے میں کبھی صبر کا دامن نہیں چھوڑوں گا نہ چھوڑا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اولیاء اللہ کی سیرتِ مبارکہ پڑھ کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کی زندگیاں تکلیف میں گزری ہیں لیکن انہوں نے کسی بھی صورت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا ہے۔

ایں کعبہ پرست چیست بس من و تو
صاحب نظر نہ خوردہ بین من و تو
گر بر بہ سنجہ کفرو و دین من و تو
دانند نہایت یقین من و تو

اسہِ ستۍ عداوت تھوان چھُکھ کعبہ پرستا
ژیٚتہِ چھۓ نہ فراست عطا نے مۓ امیُک پتا
چھُکھ ظأہرن باسان ژٕ چھُکھ سأَلکن افسر
اسہِ آیتن تھوٚومُت تٔمِس یُس بارٕ بادشاہ

اے کعبس نمن والہِ مےٚ تہٕ ژےٚ یُس عداوت چھُ اتھ کیاہ وجہ چھُ۔ یم صاحبِ نُور چھِ تِمن چھُ پتھ کالُک تہٕ بِنہٕ والہِ زمانُک پتاہ۔ نہ چھُکھ باریک بین ژٕ تہٕ نہ بو۔ اگر چون دین تہٕ میون کفرتولن، تولن والیٚن لگہِ پے زِ چانہِ دینُک تہٕ یقینُک کیاہ انتہا چھُ تہٕ میانہِ کفرُک کیاہ انتہا چھُ۔ یعنی چون تہٕ میون علم کوتاہ کم چھُ تہٕ أسی کأتیاہ کم ظرف چھِ۔ اتھ رباعی منٛز چھُ نِدامتُک اظہار تہِ تہٕ اکھ اہم شیٚچھ تہٕ پیغام تِمن لُکن ہنٛدِ باپتھ یِم پنُن ظأہر بناونس منٛز

وِکھ صرف کران چھِ تہٕ پنٕہٕ نِس بٲطنس کُن توجہ چھنہٕ کران۔ موٗل چھُنہٕ ظٲہرس ئلۍ کہ بٲطنس آسان۔ أتھۍ پیٹھ چھ بزرگنِ دین محنت کران تہٕ اللہ تعالیٰ چھُ یمن عظمت عطا کران۔ اللہ تعالیٰ تھوِن اسہِ تمام شرٕ وِنش محفوظ۔ تہٕ اصل وتہِ پیٹھ کرِن گامزن۔ آمین۔

اتھ رباعی منٛز چھےٚ خواجہ صٲبنۍ ظٲہر پرستن تہٕ بے عمل لۄکن خبر ہیٚژ مژ۔ یتھۍ لُکھ چھِ پانس متّقی تہٕ پرہیزگار زانان مگر یم چھِ بدکردار تہٕ خراب لُکھ آسان۔

اے کعبہ پرست میری اور تمہاری عداوت کی وجہ کیا ہے۔ صاحب نظر ماضی اور مستقبل کو نورِ فراست کی وجہ سے جانتے ہیں۔ ہم دونوں میں سے کوئی باریک بین نہیں ہے۔ اگر تیرا دین اور میرا کُفر تولا جائے گا، تولنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ تیرے دین اور یقین کی کیا انتہا ہے اور میرے کفر کی انتہا کیا ہے۔ اس رباعی میں حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے کم علم، کم ظرف اور بدکردار لوگوں کی خبر لی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم گنہگاروں کو صراط المستقیم پر گامزن کرے اور ہماری عاقبت کو سنوارے تاکہ ہم نیک اور پرہیزگار لوگوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔ آمین

حضرت سرمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان دیکھئے:

سرمد غم عشق بوالہوس را نہ نہند
سوز و غم پروانہ مگس را نہ دہند

عمرے باید کہ یار آید بہ کنار
دین و دولت سرمد ہمہ کس رانہ دہند
اے رہنما دمے بہ من یاری کُن
درماندہ و بیکسم تو غم خواری کُن
بر درگہ حاکم خدایا مفرست
بے منّتِ مخلوق روزیم جاری کُن

اے رہبرا امداد کرتم بر تۂ ہلم بوز
پے چھے بو چھُس پیوُمت پتھر از تُل تۂ قلم بوز
بے یارو مدد گار چھُس کر رہبری مولا
تھوتم میسّر زادِ سفر کرتۂ رقم بوز

اے میانہِ مولا دماہ اکھ کرتۂ مےؔ یأری، یہ آسہِ میانہِ باپتھ کأفی۔ بو چھُس درماندٕ، بے یارو مددگار تۂ عأجز۔ خدایہِ مےؔ کر رہبری تا کہ بو بنۂ رستگار۔ میأنٕی حالت بدلاوِن وول چھُکھ ژٕی۔ یا اللہ مےؔ مہٕ نہِ تِمن دروازن پیٚٹھ یمن نِش نہِ گُنہِ نصیحت چ و ومید چھےؔ، مے کر خلقن ہندِ منتۂ ورأے رزق عطا۔

اے میرے اللہ، دم بھر کے لیے میری امداد فرما کیونکہ تیری دم بھر کی عنایت میرے لیے کافی ہوگی۔ میں تھکا ماندہ، بے یار و مددگار اور عاجز ہوں۔ اے میرے مولا میری رہنمائی فرما، تو ہی میرا اصل غم خوار و مددگار ہے۔ دراصل اللہ کی نظرِ کرم کا اتنا اثر ہے کہ ایک بار وہ مہربان ہوجائے تمام مسئلے حل ہوجاتے ہیں۔ وہ کُن فیکون کا مالک ہے۔ وہ کہتا ہے تو ہوجاتا ہے۔ وہ مالک ہے، طاقت والا ہے اُس کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں وہ چاہے تو پل بھر میں انسان بدل جائے۔ جو آج روسیاہ اور گنہگار ہیں وکل رخِ روشن کے حامِل بن جائیں، یہ اللہ کرسکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں نیک اور ایک بنادے۔ آمین

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

تو دست گیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ می روم و ہمرہاں سوارانند

ایک اور معتبر شاعر فرماتے ہیں:

الٰہی نہ کر مجھ کو محتاج زمانے میں
کمی ہے کون سی یارب تیرے خزانے میں



ابر از دہقان کہ لالہ می روید ازو
دشت از مجنون کہ لالہ می روید ازو
خلد از صوفی و حورِ عین از زاھد
ما دولتے کہ نالہ می روید ازو

اۆبرس تہٕ رۄدس ؑستی دہقانس چھُ محبت
گُلہِ لالہٕ وُچھ جنگلن اندر مجنون لبہِ راحت
صۆفین چھُ جنّت ٹۆٹھ پۆز، حورِ زٲہدن
أسی لول بران اکھ أکِس جندٕ متّی تسٕنز رحمت

اۆ بُرتہٕ رۄد چھ گرٕیستِس یعنی دہقانس پسند زِ امہِ ؑستی چھُ تسُند فصل پرٛیتھان پۆٛھان، مجنون چھُ دشتس یعنی کوٚہن تہٕ بیابانن پسند کران تہِ کیازِ اتھ منٛز چھ گلہِ لالہٕ بوان۔ صۆفِس چھُ جنّت ٹۆٹھ تہٕ زٲہدس حورن ہینٛد تماہ، مگر اسہِ جندٕ متّین چھُ اکھ أکِس سُند محبت، جندٕ چھِ أسی امہِ کنٕز لاگان زِیم لاگنہٕ ؑستی چھُ آہ وزٲری تہٕ زارٕ پارٕ کرنُک توفیق عطا سپدان۔ یِس زارٕ پارٕ کرُن تگہِ سُہ چھُ انہِ گٹہ منٛزٕ نیرِتھ کاشش کُن سرایت کران تہٕ منزلِ مقصۆدس تانی واتان۔

سیدنا حضرت غوث پاک قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

ہر کسے امید دارد از خدا و جُز خدا
لیک عمری شُد کہ از تو من تُرا دارم امید
این زمان از خاکِ کویت تو تیا دارم امید
روشنیٔ چشم من از گریہ کم شد اے حبیب

مطلب یہ کہ ابر اور باران دہقان کو پسند ہے کیونکہ اس سے اُس کی فصل کو فائدہ پہنچتا ہے اور مجنون کو دشت پسند ہے کیونکہ اس میں گلِ لالہ کھِلتے ہیں۔ صوفی کو جنّت اور زاہد کو حور عین کی خواہش اور تمنا ہوتی ہے۔ مگر ہم پھٹے پرانے کپڑے پہننے والوں کو ایک دوسرے سے محبت ہے، ہم ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ اور پرانے اور بوسیدہ کپڑے جو پہنتے ہیں اُن میں آہ وزاری اور گریہ زاری کی توفیق پیدا ہوتی ہے۔ وہ رگڑ رگڑا کر اللہ سے مانگتے ہیں، اللہ کو اپنے بندوں کی ایسی ادائیں پسند ہیں۔ اور وہ ایسے بندوں کے پھیلائے ہوئے ہاتھ کبھی خالی نہیں لوٹاتا۔ ان پر مہربان ہوتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

یا رب دل ما را بِھدایت بادا
دُور از روشِ اہلِ ضلالت بادا
یا رب ہمگی زیستن و مُردنِ من
در مذہب اہلِ سنّت و جماعت بادا

میون دل کرتن منّور از ہدایت مولا
گُمرہی نِش دۆر تھوتم کر عنایت مولا
اتھِ تُلتھ چھُس منگان مِنّتھ تھوتم خدایا
مےٚ لیٚکھتم در اہلِ سنّت و الجماعت مولا

یعنی اے مولا میون دل کرتن پننہِ ہدایتہٕ سٟتی روشن تہٕ منّور۔ تہٕ یم گمراہ چھِ تھٕنزٕ وتہٕ کُن متہٕ نِتم، تہِ کیاٚ زِ سو وتھ چھنہٕ بہتر، تہٕ میون مرُن زیوٚن آسِن اہلِ سنّت ولا جماعت کِس طریقس پیٚٹھ۔

دِل چھُ انسانہٕ سِندِ جسمُک اکھ اہم عضُو۔ اگر یہِ صلاح کر، تیٚلہِ چھُ سورُے جسم صلحس پیٚٹھ روزان یعنی رٕژرس تہٕ بہتری پیٚٹھ، اگر دِلس منٛز فساد

آسہِ سورُے جسم چھُ فساد کران یعنی انسان چھُ اصل تہٕ سیٚز وتھ ترٲوِتھ خراب وتہٕ رٔٹتھ پٔنٕن دُنیاہ تہِ تہٕ آخرت تہٕ خراب کران۔ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّمو فرموو "جسمس منٛز چھُ مازُک اکھ ٹُکرٕ۔ اگر یہ صلاح کرِ جسم روزِ ڈنجہِ تہٕ اگر یہ فساد کرِ سأرسے جسمس منٛز سپدِ فساد برپا فرموو کھ خبردار روٗ زِ و یہِ چھُ دل۔

مطلب یہِ زِ یُس دِلس حفاظت چھُ کران، تہٕ اتھ ذکرِ خدا کٔرِتھ مضبوط بناوان سُہ چھُ سرِ سأوی عالمس منٛز سرایت کران تہٕ تمو کتھو نِش وأقف سپدان یم عقبا بہتر بناونہٕ باپتھ اہم تہٕ بہتر آسان چھےٚ۔ یُس نہ دِل سنبلان چھُ سُہ چھُ خسارس گژھان۔

یا اللہ میرے دل کو ہدایت کے نور سے منوّر کر۔ میرے دل کو اِس طرح روشن کر کہ اس کی شعائیں دوسروں کو بھی اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں تا کہ ان کو بھی ہدایت عطا ہو۔ فرماتے ہیں کہ جو اصل راہ سے ہٹ کر ٹیڑھے راستے پر چل پڑتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور گمراہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اور پھر مجھے اہلِ سنّت والجماعت کا طریقہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اہلِ سنّت والجماعت کا سلسلہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانۂ مبارک سے جاری وساری ہے۔ اور انشاءاللہ یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

من دوش دُعا کردم بادا آمینا
تا بہشود آں دُو چشم بادا آمینا
از دیدۂ بد خواہ تُرا چشم رسید
در دیدۂ بد خواہ بادا آمینا

یَمن بادام چشٔمن، خدا تھٔوی نے سلامت!
دُعا کوٚر راتھ شامن، خدا کٔری نے حفاظت
نظر یِمہِ ہیٚز لٔجی اَسِن سہٕ کانٛہہ بوز
پیٚیِن لتس نٔون زخمن، خدا کٔری نے رفاقت

انسانس یُس دوس تہٕ رفیق آسان، یا وَنو ییٚلہِ کانٛسہِ ستیٚ عشق کران چھُ سہٕ چھُ اُمِس محبوب بناوان۔ عاشقس چھےٚ معشوقہٕ ہیٚز پرٛیتھ کانٛہہ ادا خاص باسان، سہٕ چھُنہٕ تسٕندِ اَچھ پیٚٹھ مُچھ ذرٕ وان۔ یتھ رباعی پیٚٹھ غور کرنہٕ پتہٕ چھُ یِی سمجِ یِوان اتھ منٛز چھُ سُے جذبہٕ بروے کارانہٕ آمُت۔ فرماوان مےٚ کوٚر راتھ چانہِ باپتھ دعا، اے میانہِ محبوبہٕ چانہِ اَچھ روٗ زِنِ سلامت یم سیٹھاہ خوبصورت چھےٚ۔ اگر ژےٚ کانٛسہِ ہنٛز نظر لٔج ہرٛ آسی تِمس وٲتِن

تکلیف، خدا کری نے ژٕرے اتھ سلسلس منٛز رفاقت تہِ تہٕ حفاظت تہِ، میون دُعا چھُ چانہِ سلامتی باپتھ۔ راہ حقہٕ چہ وتہِ منٛز یمو پٕنُن پان پیوٚس تِمن خدا دوستن ہِستی محبت کرُن چھُ وأجب۔ امی کِنۍ چھُنہٕ عاشق یہِ برداش کرنہٕ باپتھ تیار زِ تسِنٛدس معشوقس کُن تُلہِ کانٛہہ أچھ یا وَنو زِ زریْر واتہٕ ناوٕیس۔ یہِ دُعا چھُ مخصوٗص، عام نہٕ کینٛہہ۔

جس کی محبت دل میں گھر کرے یا کہئے اُتر جائے، عاشق کے لیے وہ اتنا اہم بن جاتا ہے کہ وہ اس کے خلاف کسی کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں سُننا چاہتا ہے، جس سے اُس کے محبوب کو تکلیف پہنچے۔ جہاں محبوب کو کسی نے تکلیف دی یہ اُسے اپنی تکلیف سمجھتا ہے۔ محبوب کی ہر ادا اس کو محبوب ہوتی ہے۔ اس وجہ سے یہ جذباتی ہو کر محبوب کے دل دُکھانے والے کی سرزنش کرتا ہے۔ یہی بات اس رباعی میں کی گئی ہے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کی محبت کو امانت جان، اس کی قدر کر، اُس کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہ۔

عاشق ہمہ دم فکر دوست کُند
معشوق کرشمہ کہ نیکومست کُند
ما جرم و گنہ کنیم او لطف و کرم
ہرکس چیزے کہ لایقِ اوست کُند

عاشق چھُ یژھان پرٛیتھ وِزیٛن معشوقہٕ سُنٛد دیدار!!
معشوقہٕ سٕنٛز پرٛیتھ کانٛہہ ادا آسان سخ دمدار
مجرم چھ أسی بے شکھ مگر اللہ چھُ بوٚڈ غفوٗر
معلوم چھُ اسہِ عاشقن أسی بٔڈی چھِ گونہگار

عاشقہٕ سٕنٛدِ باپتھ چھےٚ پرٛیتھ گر تہٕ پرٛیتھ ساعت اضطرابہ وول آسان۔أمسُنٛد وُنن چھُ ''دیدارِ چانہِ بلہٕ وولہٕ معشوقو''یعنی دیدارِ معشوق چھُ أمِس مقصد آسان ۔ تہٕ معشوق چھُ ناز تہٕ نخرٕ ہاوُنس منٛزمس آسان، یہے معشوقہٕ سٕنٛز اداچھےٚ عاشقس تٔنبلاوان۔فرماوان عٔشقٕچ بندگی کرن وٲلی چھِ گوناہ کران تہٕ آغہٕ چھُ پننہٕ نِس لُطفس تہٕ کرمس کٲم ہیوان۔یُس یوس تہِ کٲم کرنٕک اہل چھُ آسان سُہ چھُ سوے کٲم کران۔

''چھُنہٕ غفلتس میأنِس حدٕ ے چھُنہٕ رحمتس چأنِس حدٕ ے
نہ شمار میأنٛین خطہِ ہینٕ نہ شمار چأنٛین عطہِ ہینٕ''

(مؤلف)

بندٕ چھُ جرم کران تہٕ اللہ تعالیٰ چھُ اُمس ستۍ ہمیشہ رحمتک تہٕ نرمی ہنٛد معاملہٕ کران۔ یعنی یہِ چھےٚ اسہِ پیٛٹھ اللہ تعالیٰ سٕنز مہربأنی زِ اسہِ عأبہٕ لدن چھُ مٹہِ ہیوان، وزِ وزِ سأنٛین عأبن پردٕ کران۔

حضرت نقشبندؒ چھِ رُباعی منٛز اللہ تعالیٰ سٕندِ رحمتُک ذکر کران۔ زِ تسٕنز رحمت کأنٛژاہ وسیع چھےٚ۔ زِ سیاہ کارن تہٕ بڈٕین گونہگارن چھُ مغفرت کران۔

عاشق معشوق کی اداؤں کا گرویدہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ ہمیشہ بہت فکرمند رہتا ہے کہ اُس کو معشوق کا دیدار ہو۔ اس کے دل میں اُس کی محبت ہوتی ہے۔ محبت کے دوران جو خطائیں ہوتی ہیں۔ عاشق اُس پر شرمندہ ہوتا۔ اسی لیے کہتا ہے کہ ہم سیاہ کار اور گنہگار ہیں۔ مگر اللہ ہمارے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرتا ہے۔ یہ اُس کی صفت ہے کہ وہ مجرموں کے گناہ بخش دیتا ہے۔ دراصل جس میں کوئی کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ وہی کام کرتا ہے۔ بقولِ اثر صہبائی:

میری غفلتوں کی بھی حد نہیں تیری رحمتوں کی بھی حد نہیں
نہ میری خطا کا شمار ہے نہ تیری عطا کا شمار ہے!

علامہ اقبالؒ اسی بات کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم نا گزیر
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں:

ہست امیدم کہ علی الرغم عدو روزِ جزا
فیض عفوش نہد بازِ گُنہ بر دوشم



مردان رہش میل بہشتے نہ کُند
خود بینی و خویشتن پرستی نہ کند
آنجا کہ مردان حق مے پوسیند
خُم خانہ تہی کنند و مستی نہ کند

راہِ حق کیٚن مسأفرن چھنہٕ جنتچ رغبت
یَم طأَلب مولا چھِ آسان ذکر چھیٚکھ شربت
نے چھِ تَم پانس وُچھان نے خود پرستی یَم کران
عأبد چھِ آسان بے ریا، کِبرس چھِ دِوان لتھ

اللہ تعالیٰ ہٕندی طأَلب یعنی راہِ حقکی مُسأفر چھِنہٕ جنتچ رغبت تھوان۔ یَم چھنہٕ پانس کُن وُچھان نہ چھِ یَم پانس پرستش کران، یعنی پنُن پان چھنہٕ تھوٚد زانان بلکہ چھِ یَم پانس سیٹھاہ حقیر زانان۔ یَمن منٛز چھنہٕ کِبرٕچ دأنٛی تہٕ آسان نہ چھِ یَم پانس پیٹھ فخر کران، یَم چھنہٕ ریا کار آسان۔

یتھ رباعی منٛز چھِ حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ راہِ حقہٕ کیٚن مسأفرن ہٕندی صفات بیان کران تہٕ فرماوان یَم چیز انسانس تباہ تہٕ برباد چھِ کران، یَمو ہٕستی دأیمی خسارٕ چھُ باگہِ یِوان، تہٕ یَم انسانہٕ ہٕنٛدِس عظمتس ٹھِلن چھِ

کِنداں، یِموٚ تمام خرٲبیو نِش چھِ خدایہٕ سٕنٛز وتہٕ پیٹھ گامزن بنٕد مُچھِ تہٕ الگ آسان تہٕ یہَے چھےٚ یِہنٛز پہچان۔ یِم چھِ عشقٕک شراب نٹٕو ناریٚو چیوان مگر بد مست چھِنہٕ گژھان تہٕ نہ چھِ اللہ تعالیٰ سٕنٛدی سِر آشکار کران۔ یِم چھِ پاکباز آسان۔ عشقُن شراب چیٚتھ چھِ یِم ہُشیار بنان۔ تہٕ تہِ حاصل کران یِنہٕ عام لُکن میلان چھُ۔

طالب مولا یعنی راہ حق کے مسافروں کو جنّت کی تمنا نہیں ہوتی۔ یہ نہ خود بین ہوتے ہیں نہ خود پرست۔ یعنی یہ اپنی عظمت کو اُجاگر نہیں کرتے۔ بلکہ خود کو حقیر و فقیر جانتے ہیں ان میں کِبر نہیں اور نہ یہ فخر کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ جھک کر چلنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں انا نہیں ہوتی۔ اور ایسے لوگ ریاکار بھی نہیں ہوتے۔

اس رباعی میں حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ راہِ حق کے مسافروں کی صفات بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں جو اعمال انسان کو تنزل کی طرف لے جاتے ہیں اور ان کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں یہ خود کو اُن سے الگ کرتے ہیں۔ یہ تمام اعمال بد سے منزّہ اور پاک ہوتے ہیں۔ اور یہی ان کی پہچان ہوتی ہے۔ یہ عشق کا شراب تو پیتے ہیں، لیکن مدہوش نہیں ہوتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سِری دنیا کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتے۔ یہ پاکباز ہوتے ہیں۔ ان کا ہر عمل خدا کے لیے ہوتا ہے۔ یہ خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے عاشق ہوتے ہیں۔ یعنی انہیں دنیا پرستی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

روزے کہ چراغ عمر خاموش شود
بر بسترِ مرگ عقل مدہوش شود
با بے درداں مکُن خدایا حشرم
ترسم کہ بخشم فراموش شود

ییٚلہِ میانہِ زندگی ہیٚنڈ ژھیتہٕ ژونگ گژھ خدایا
ییٚلہِ عقل سپدِ روٗخصتھ مدہوش گژھ خدایا
بے درد یم تہِ آسن پنہٕ مےٚ تھوکھ تمن ستۍ
پرہیز گار بندن تھٲوِ زیم مےٚ نکھہِ خدایا

اے اللہ یمہِ دوہ میانہِ زندگی ہنٛدی دوہ انٛد واتن، میانہِ زندگی ہیٚنڈ ژونگ ژھیٚتہٕ گژھ، بو آسہِ بسترس پیٚٹھ مدہوشی ہنٛدِس حالتس منٛز، عقلہِ آسہِ جواب دِتھمُت۔ میانہِ مولامےٚ تھٲوِ زِنہٕ پتہٕ درروزِ محشر تمن لُکن ستۍ یم بے درد آسن یعنی پرہیز گار آسن نہٕ، یعنی وتہِ ڈٕلمتۍ آسن، یموٗ نہٕ چانیٚن حکمن پیٚٹھ عمل آسہِ کٔرمُت۔ مےٚ تھٲوِ زِتمہِ دوہہ تمن ستۍ یم ژےٚ ستۍ محبت کرن وٲلی آسن تہٕ عشقہٕ دادِچ دَگ للہٕ ناون وٲلی آسن۔

دراصل چھِ نقشبند صاٖب رحمۃ اللہ علیہ یتھ رباعی منز عشقہٕ والێن تہٕ خدایس ءستی سیٹھاہ محبت کرن والێن ہنٛد بجر بیان کران ۔ یم یتھ نہٕ پوشہٕ وٕنس دُنیہس منز صرف خدایہٕ سنٛدی بٔنتھ روزان چھ۔ تہٕ یمن خدایہٕ سنٛدِس وحدأنتیس پێٹھ مکمل یقین چھُ آسان۔ یژی پأٹھی یمن قیامتس کیتھ یمن نِش جاے میلہِ تم چھِ سعادت مند، بے دردگے ، یمن نہٕ دویم سٕنز دگ پٕنٕز دگ باسہِ ، یم دلہٕ ڈری آسن ۔ یم نہٕ خدایس خوش کران آسن ۔ یمن ءستی حشر سپدُن چھُ رسوأیی ہنٛز علامت۔

اے اللہ جب میری زندگی کے دن پورے ہوجائیں گے، جب میں بسترِ مرگ پر بے عقل اور مدہوش پڑا ہوں گا اور راہ عدم کی طرف روانہ ہوجاؤں گا۔ پھر حشر کے دن حساب ہوگا۔ جس میں کوئی شک نہیں۔ مجھے اُس دن بے درد اور انصاف نہ کرنے والوں کے ساتھ نہ رکھنا، جو تجھ سے محبت کرنے والے نہ ہوں گے، جو تیری وحدانیت پر مکمل یقین رکھنے والے نہ ہوں گے، بلکہ مجھے اُن کے ساتھ رکھنا جو تیرے پرہیز گار بندے ہوں گے، تجھ سے شدت سے محبت کرنے والے ہوں گے، جو تجھ پر مکمل بھروسہ کرنے والے ہوں گے۔ یعنی میرا حشر اپنے مقرب بندوں کے ساتھ کرلینا۔ تاکہ میں اس دن کامیاب بندوں کی فہرست میں شامل ہوجاؤں۔ میری دعا کورد نہ کرنا یا اللہ۔

اے آئینہ ذاتِ تو مرات ہمہ کس
مرات صفات تو صفات ہمہ کس
ضامن شدہ ام از ہرنجات ہمہ کس
بر من نیویس سیات ہمہ کس

چون أپنے بندن ہینٛد أنہٕ گوٚو
عکس امہِ کُے سارِنےٕ پیٛٹھ پیٚیہِ تہٕ پیوٚو
بنٛدٕ یم چھی ژاس بو ضأمن یمن
بار گوٗہن ہینٛد یہُنٛد تتہِ أسی رٹو

یوس یہ رباعی چھےٚ امہِ کہِ گوڈ نکہِ شعرُک تعلق چھُ وحدت الوجودس ستی ۔حضرت نقشبند صأب رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان اے میانہِ خدایہِ چانہِ ذاتُک أینہٕ چھُ تمام خلقتُک أنہٕ ۔یعنی تمن تمامن ہینٛد یم ژےٚ پأدٕ کٔری متی چھِ تھکھ ۔یہِ چھُ یمن لُکن ہِنٛدی صفات ظأہر کران ۔گوٚ ویہِنٛدی صفت چھِ چانہِ نےٕ صفتن ہنٛز دویم شکل۔

یہِ وننہٕ پتہٕ چھِ حضرت نقشبند صأب رحمۃ اللہ علیہ فرماوان زِ یا اللہ بو چھُس یمن تمام لُکن ہینٛد ضأمن بٔنتھ چأنس دربارس منٛز آمُت ۔عرض چھُم یہنٛدِ باپتھ میون منٛز اژُن کر قبول ۔یمن کر گوٗہن مغفرت تہٕ یہٕنٛدی تمام گوناہ

لیکھ میائٔنس نامۂ اعمالس۔ یہِ چھُ نقشبند صاٲبنٕ بجرتٕچ تمام خلقتہٕ باپتھ تھٔدِ زبردس محبتُک اِظہار۔ تِتھنٕے مطہِ چھِ ییٚنہٕ الّٰیِن چھ اولیاونان، خدایہِ سٕندی دوس یِم خدایہِ سٕندین بندن ہنٛدِ باپتھ پیٚز پیٚچہِ قربانی دِنہٕ باپتھ ہمیشہ تیار روزان چھ۔

حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اس رباعی کے پہلے شعر میں وحدت الوجود کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اے اللہ تیری ذات کا آئینہ تمام مخلوق کا آئینہ ہے اور تمام لوگوں کے دلوں میں تیرے ہی آئینے کا عکس پڑتا ہے اور ان کی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی جو بھی صفات اُن میں ہیں ان کا منبع اور خزانہ تیرے پاس ہے، جس میں سے بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ وہ سرفراز ہوتے ہیں اور تیری عظمت میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ اے مولا یہ جو گنہگار لوگ ہیں ان کا ضامن بن کر آیا ہوں، آپ میری ضمانت قبول کیجئے اور انہیں بخش دے۔ اب جو ان کے تمام گناہ ہیں وہ میرے کھاتے میں درج کر۔ فرماتے ہیں ان کی مغفرت کیجئے اور مجھے اُن تمام گناہوں کی سزا دیجئے۔ اس کو کہتے ہیں جذبۂ ایثار جو اللہ والوں میں بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے بندوں کے لیے کوئی بھی قربانی دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ یہ ہے اولیاء عظام کی عظمت۔

”رشتہ در گردیم افگندہ دوست
می برو ہر خاکہ خاطر خواہ اوست“

دارم گناہ از قطرۂ باران بیش
وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
آواز بر آمد کہ سل باشد دردش
تو خور خود کنی و من در خور خویش

روِدِ قطرن ہیٚکہِ نہٕ زانٛہہ گرینٛد کانٛہہ گٲرِتھ
أسی تِتھےٚ کنہِ ہیٚرِ بوٚنہٕ گونٛہو بٔرِتھ
چھُس بوٚ سخ شرمندٕ سر نٔمرِتھ تھوٚوُم
رحمتچ ووٚمید امہِ کنہٕ چھُس دٔرِتھ

درویشن ہینٛد اصول چھُ زِیم چھنہٕ خود بینی تہٕ خودستأیشہِ ہنٛدی حأمل آسان۔ یم چھِ خدایہِ سِنٛدِس دربارس منٛز پانس سیٹھاہ کم تر، نہایت عأجز تہٕ گونہگار زانان۔ أتھی حالس منٛز چھِ یم اللہ تعالیٰہس منگہٕ منگ کران تہٕ یمن چھُ خدا زیادٕ برکت تہٕ رحمت عطا کران یم چھِ سرفراز سپدان اللہ چھُکھ تمہِ کھوتہٕ جادٕ عطا کران یؤت یم منگان چھِ۔ یم چھِ پننہِ حیثیتہٕ مطأبق منگان اللہ چھُکھ پننہِ عظمتہٕ مطأبق عطا کران۔

حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ چھِ فرماوان اے اللہ میأنی گوناہ چھِ رُدِ قطرو کھوتہٕ جادٕ یعنی لاتعداد تہٕ بےٚ گرینٛد۔ بوٚ چھُس امی کلہٕ نٔمرِتھ شرمندگی کنہٕ، بتھ چھُس نہٕ ہیکان دِتھ۔ فرماوان ییٚلہِ میانہِ انکسأری تہٕ عأجزی کُن

وُچھنہٕ آو رحمکہِ درواز پیٹھٕ آیہ آواز زِ خدایہ سُند عشق تہٕ محبت چھےٚ اکھ آسان کٲم، یُس ذکرِ سِتی حٲصل ہیٚکہِ کرنہٕ یِتھ۔ خداتعالیٰ چھُ پرِیتھ ذکر کرن وٲلِس محبوب تھوان۔ یِنہٕ أمِس گمانس منٛز آسہِ تہٕ چھُس عطا کرنہٕ یِوان۔ خدایہِ سٕندی خزانہٕ چھِ بڑی یم نہٕ زانٛہہ سورن۔

درصل درویشی کا ایک پکا اصول ہے کہ درویش کبھی نہ خود بین ہوتا ہے نہ خودستائش کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں اپنے آپ کو نہایت عاجز و بے کس اور گنہگار تسلیم کرتے ہیں۔ اور اللہ انہیں ان کی ندامت اور انکساری کی وجہ سے زیادہ انعامات عطا کرتا ہے۔ان پر برکتوں اور رحمتوں کی بارش کرتا ہے۔

حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں کہ میرے گناہوں کی تعداد بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے۔یعنی میرے گناہ گنے نہیں جاسکتے اس لیے میں سر جھکائے اور شرمندہ ہوکر تیرے دربار میں آیا ہوں، میں منہ دکھانے کے لائق نہیں، اللہ کی مہربانی رب کریم کے بابِ رحمت سے آواز آئی کہ میری محبت کو بڑی آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔شرط یہ ہے کہ دنیا کو بھول کر اللہ کا ذکر کیا جائے۔ حضرت خواجہ عزیزان علیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ درویشی کیا ہے۔فرمایا ''درویشی برکندن و پیوستن است''یعنی خدا کیساتھ لو لگانے کا نام درویشی ہے۔'' فرمایا گیا ہے کہ دنیا سے تعلقات حجاب ہوتے ہیں اور ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ان کو توڑنے سے خُدا ملتا ہے۔